انه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بالثقلین کتابہ الکریم وعترۃ
نبیہ المصطفین ووفقنا للتبری من الذین حرفوا احدھما وحرفوہ
ونبذوہ وراء ھم ظھریا وخذلوا الاخر وظلموہ وجعلوہ نسیا
منسیا والصلوۃ والسلام علی من بعث بکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید وعلی الہ الذین ھم
الراسخون فی العلم یعلمون تاویلہ علی نھج سدید اما بعد تمام
مرآۃ نظار ارباب افکار صائبہ و رخ خواطر صفا مظاہر اصحاب انظار ثاقبہ پر مخفی و مستتر رہی کہ
اس زمان ملالت اقتران میں ایک رسالہ کہ اسم اوس کا تقلیب صحیح ہے برعکس نہند نام زنگی کافور
تجویز کیا گیا ہی مولوی رافت علی صاحب نے تصنیف کرکی چہپا کرایا اور اپنی زعم میں اوسکو
تحریر فرمایا تو یہ جناب سلطان العلماء رضوانمآب طاب ثراہ کا کہ جواب میں سوال کسی شخص کی
اہل سنت سے نسبت قرآن مروج کی اصابع فیض منابع سے صرح ہوئی تہی جواب ٹھہرایا

بعد مطالعہ دریافت ہوا کہ وہ اصلا اوس تقریر متانت تصویر کا جواب ہونے کے قابل نہین
اور کسی طرح اوسکو یہ رتبہ حاصل نہین دل نے چاہا کہ اوس کا کچھ جواب نہ دیجیے اور بمفاد اے
ع جواب جاہلان باشد خموشی سکوت اختیار کیجیے مگر جب کوتہ نظری عوام مصداق
اولئک کالانعام پر نظر ہوئی تو ناچار یہ صورت ذہن مین جلوہ گر ہوئی کہ وہ جب اوسکو بیجواب
پائینگے حقیقت حال سے غض بصر کر کے کلمات طعن زبان پر لائینگے اوسی وقت
نقض پر اوسکے آمادہ ہوا تحریر جواب کا ارادہ ہوا لاجرم اس عجالہ کو زیور تحریر سے
محلی کیا اور باسم تنزیہ القرآن عن وساوس اتباع العثمان مسمی کیا اور اصل سوال
مع جواب لاجواب جناب رضوان مآب کے واسطے اظہار اپنے صدق مقال کے
اس عجالہ مین درج کیا اور تمام کلام مولوی سید آل محمد صاحب کو جو بعنوان رسالہ تحریر کیا ہے اور خطبہ اور
توطیۃ التمہید صاحب رسالہ کو واسطے اشعار محاسن عادات و مکارم صفات اور
حفظ مراتب و پاس مناصب دونون صاحبون کے بدون نقض و جرح بدستور رہنے دیا
ہر چند کہ سخت زبانی اور درشت بیانی اور زبان درازی اور بلند پروازی دونون
صاحبون کی کہ اونکی تحریر سے ظاہر ہے بمقتضاے وَجَزٰٓءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا
مقتضی اسکی ہوئی کہ بموجب وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ
مِّنْ سَبِیْلٍ انتقام اوسکا لیجیے بلکہ بمفاد اے ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
اونکے اکابر کی نسبت جو لائق کہنے کی ہے کہیے اور اپنا دل خورسند کیجیے مگر بملاحظہ مضمون
آیت مشحون وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا اور آیہ وافی
ہدایہ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صبر کیا اور

ان باتون کا اصلا جواب نه پایا باقی تمام اقوال کی اجوبهٔ شافیه دیی گئی اور کل مقالات
مصداق هَبَآءً مَّنثُورًا و کَانَ لَمْ یَکُن شَیْئًا مَّذْکُورًا کی گئی رد مین ہر قول کے
مضمون جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ آشکارا کیا۔ اور ہر مقام مین اہل خلاف کو
مصداق تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ کیا۔ اگرچہ یہ عجالہ میری تصنیف کیا ہی
بیشتر کتب علماے اعلام اعلی الله دار السلام کا انتخاب ہی مگر بفضل اللہ کہ واسطی تلمیعات
و تدلیسات صاحب رسالہ کی من جمیع الوجوہ شافی وکافی جواب ہی طرفہ ماجرا ہی کہ میز
ایک ادنی طالب العلم صغر سن سے فکر تحصیل وجہ معاش دامنگیر امور متعلقہ و اشغال آکشفا گیر
ایسی شخص کی کہ جو بکمال فارغ البالی شبانہ روز مناظرہ مین مصروف اور اوسکی عنان توجہ
ہر جانب سے اسیطرف معطوف مقابل ہوا اور پھر بفضلہ تعالی میدان سے سر بہ آیا کیون نہ کرار حیدر
غیر فرار کا غلام وفادار ہون شیعیان اہل بیت اطہار مین شمار ہون ؎ علی امام من است و
منم غلام علی ہزار جان گرامی فدا ے نام علی ناظرین بعین انصاف معائنہ کرین کہ صاحب رسالہ
کتب سہلۃ الحصول سے اپنی مذہب کی ناواقف ہی اور طرز تحریر اوسکا داب مناظرہ سی
بالکل مخالف ذہن رسا عطیۂ خداداد ہی اسمین کسی کا زور نہین اپنی ذہن کو سلیم و فہم کو
مستقیم کری کسی شخص کا مقدور نہین ؎ این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نبخشد خدای
بخشندہ ٭ ہرچند اوسنی تلبیس حق و باطل مین بہت کوشش کی مگر ملمع سازی سی کچھ کام
نہین چلتا پرکھنی والا کھوٹی کھری کو پرکھلیتا ہی مس کو مس اور زر کو زر بتا دیتا ہی الحمد للہ
مضمون الحق یعلو ولا یعلی بہمہ وجوہ ہویدا ہوگیا دودہ کا دودہ پانی کا پانی
جدا ہوگیا فانظروا بعین الانصاف ولا تقربوا التعصب الاعتساف

فها انا اشرع فی المقصود متوکلا علی مفیض الخیر والجود
قال المولوی السید آل محمد الحمد لله الذی اذهب
عنا وساوس الشیاطین والصلوة علی محمد سید المرسلین
وعلی آله واصحابه اجمعین اما بعد مخفی و مستتر نہی کہ خاکسار سراپا انکسار
آل محمد ابن سید مولوی بہادر حسین عفی عنہما بخدمات عالیات طالبان صراط مستقیم
کی التماس کرتا ہی کہ اس عرصہ مین ایک سوال اہل سنت کا کہ حقیقت اسکو عقدہ
لاینحل کہیی تو بجا ہی بیچ بحث کلام اللہ کی مع جواب ناصواب شیعہ نظر احقر سی گذرا اور
دیکہنی سی کمال جہالت و بی علمی اوس صاحب جواب کی اپنی مذہب ناحق سی منکشف
وہویدا ہوئی اسواسطے دل نی چاہا کہ جواب الجواب اسکا کسی واقف سے ایسا تحریر کراؤن کہ
جس سے ان گمراہان بادیہ ضلالت کو آگاہی اپنی عقیدہ خبیثہ کی کہ جو در باب کلام اللہ کی
رکہتی ہین حاصل ہو اور خباثت اس مذہب ناحق کی کہ جسکی تاریخ ظہور بہی اس لفظ مین ظاہر ہوتی ہے
معلوم کر کر توبۃ النصوح کرین اور احقر العباد بہی اس باعث سی مسرت جاودانی حاصل
کری لہذا اس سوال و جواب کو بخدمت بابرکت جناب مولانا و مقتدانا عالم باعمل فخر العلما
اکمل الکملا جناب مولانا سید محمد رافت علی صاحب نواسہ حیدر علی کمترین کے کہ اس عرصہ مین
مباحثہ مذہبی مین اپنا نظیر و عدیل نہین رکہتی ہین پیش کیا جناب مولانا ممدوح نی بمجرد
مشاہدہ اس سوال و جواب کی جواب الجواب اسکا تحریر کرادیا ربنا افتح بیننا و
بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بسم اللہ الرحمن الرحیم
سوال کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کی باب مین آیا یہی قرآن

منزل من اللہ ہی بلا کم وکاست اور اسی کی تمسک کرنی کو وصیت کیا تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہی اکبر ثقلین ہی اور اسی کو امیر المومنین علی علیہ السلام نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سی لکہا تہا اور اسی کو ائمہ ہدی علیہم السلام نی حفظ کیا تہا اور اسی پر صاحب الامر عم عمل کرینگی اور اسی کو نمازین پڑہین گی اور اسی کی احکام سچ اور واجب العمل ہین اور یہی قرآن ہی کہ جسکا قول وفعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہی اور یہی ہی کہ جس مین تبدیل وتحریف کو دخل نہین اور یہی ہی کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین اور یہی ہی کہ جسکی شان مین ہے وَاِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیزٌ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یا وہ اور قرآن تہا اور یہ اور ہی اگر وہی ہی تو ویسا فرمائیی اور اگر وہ قرآن اور تہا تو اوسمین کتنی آیات تہین اور اوسمین کیا مذکور تہا اور اوسمین اور اسمین کتنا ہیر پہیر تہا اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اور موجود ہی تو فرمائیی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو فرمائیی کہان ہی اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سی غائب ہوا اور اس قرآن مروج نی کیونکر رواج پایا اور اس قرآن مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کی اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہ کام نہین کہ نیا قرآن بنائی اور کہی کہ یہ قرآن منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنون کو منافقونکی روایات پر اعتماد کرنا اور اوسکو نمازین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اوس سے احکام دینیہ نکالنا دینداری ہی یا بیدینی سائل چونکہ محض طالب حق

قال سلطان العلماء ہی اسواسطی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتابونسی لکھین
طاب ثراہ حقیقت حال یہ ہی کہ جو قرآن مجید کہ بالفعل مروج او متداول
ہی اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی خلافت مین جمع کروایا ہی اور پیشتر جو عہد خلیفہ اول
مین جمع کیا تہا سب کو حضرت عثمان محرق القرآن نی آگ مین جلوا دیا اور خاکستر کو
اوسکی خاک مین ملوا دیا چنانچہ مشکوۃ شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت
طولانی لکھی ہی کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ زید نی کہا بعد جنگ یمامہ کی جسمین اکثر
قرا قرآن شہید ہوے مجکو ابوبکر نی بلایا اور بمشورہ عمر بن الخطاب کی بہت اصرار اور
تاکید کی مجہپر کہ قرآن کو جمع کر آخر الامر مینے جا بجا سی تلاش کر کی قرآن کو جمع
کیا تہا تا اینکہ آخر سورہ توبہ کو نزدیک ابو خزیمہ انصاری کی پایا اور کسی کی
پاس نہتا وہ یہ آیت تہی **لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ** آخر سورہ توبہ
تک اور جو کچہہ کہ مینی جمع کیا صحیفونمین لکہکر ابوبکر کو دیدیا اور اونکی پاس تا دم
حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر کی مدۃ العمر اونکی پاس رہا پہر بعد وفات اونکی
نزدیک حفصہ اونکی بیٹی کی رہا اور در روایت انس بن مالک مین مذکور ہی کہ
عثمان نی اوس مصحف کو حفصہ سی منگوا لیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل اپنی کی
اوسکو واپس کرونگا جب عثمان نی قرآن کو جمع کروایا تو اوس مصحف کو
حفصہ کی پاس بہیجدیا اور اپنی قرآن کا ایک ایک نسخہ اطراف ممالک مین
بہیجا اور حکم کیا کہ سوای اس قرآن کی جو کچہہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو
اوسکو جلا دین شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی

که جو مصحف نزدیک حفصه کی تهی بعد واپس کرنیکی پهر وه بهی جلا دی گئی انتهی ملخصاً اور
یه روایت تو مشهور هی که جبکه ابن مسعود نی انکار دینی اپنی مصحف کی کیا تو عثمان نی
اونکو ضرب و تادیب کی اور اونسی بزور قرآن مجید کو لیکر جلوا دیا اور کچه پاس اونکی
صحابیت او جلالت قدر کا نکیا خلاصه یه هی که دلسوزی خلافت پناه کی قرآن عزیز
ملتست ازبام افتاده هی که علماء اهل سنت بهی انکار اوسکا نهین کر سکتی بلکه فخر رازی
نی نهایة العقول مین لکها هی که جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نهایت تعظیم تهی کیونکه مبادا
کوئی پرزه اوسکی زمین پر گر پڑی تو باعث اهانت او بیکی کا هوگا سبحان الله جلانا قرآن کا
تو تعظیم ٹهرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا هو حال آنکه جلال الدین سیوطی نی کتاب اتقان
مین قاضی حسین سی نقل کی هی که اونهون نی کها که جلانا قرآن کا خلاف احترام هی اور جو چیز که خلاف
احترام هو وه اهانت او استخفاف هی انتهی اب هم پوچهتی هین کیا اعتقاد هی حضرات
سنیه کا اس مقدمه مین که جو مصاحف عهد ابوبکر مین لکهی گئی تهی اور وه قرآن جو ابن مسعود
وغیره نی جمع کیی تهی اور عثمان نی اون سبکو جلا دیا منزل من الله تهی یا نهتی اگر کهو منزل
من الله اور واجب العمل تهی تو پهر کیون جلا ڈالی گئی اور اونمین کتنی آیتین تهین اور اونمین
کیا مذکور تها اور اون مصاحف محرقه مین اور اس قرآن مروج مین کتنا ایر پهیر تها اسکا
بتانا تو تمکو لازم هی هم سی کیا پوچهتی هو طرفه ماجرا هی که تم جلاؤ اور هم سی پوچهو که
کیا ایر پهیر تها اگر کهو که ایسا اختلاف تها که جیسا اختلاف قراءتون قراء سبعه یا عشره کی هی
تو یه نهین هو سکتا اسواسطی که ایسا اختلاف تو اب بهی موجود هی پهر اسکو کیون جلا دیا
اور اوسکو جلایا اسکی صاف معلوم هوتا هی که اختلاف بهت تها اور بڑا ایر پهیر تها پهر

بتاؤ کہ وہ قرآن کہان گئی اور دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل
اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین ہی اگر موجود ہی تو فرمایئی کہان ہی اور اگر موجود
نہین تو آیۂ انا لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا و لَا یَاْتِیهِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ بنا بر زعم اہل سنت کے
کیونکر صحیح ہوگا اور اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل من اللہ نتھی اور یہی قرآن مروج
منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین اور اوائل عہد عثمان مین کونسا قرآن تھا اور کس پر عمل
کیا جاتا تھا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تھا اور تالیف کرنیوالی اون مصاحف کی
اعتقاد حضرات سنیہ مین مومن تھی یا منافق اگر مومن تھی تو مومن کا کام یہ نہین کہ
کوئی نیا قرآن بنالیوی اور کہی کہ یہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہون نے
پہلی قرآن جمع کیا تھا وہ منافق تھی اور اونکا جمع کیا ہوا غلط تھا تو مقام تعجب ہی کہ
شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقون سی لیکی نہ جلوایا اور اوسکو مقبول رکھا اور
احکام شرع کی اوس سی نکالی اور نمازون مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ بہی تو اصحاب تھی
پہر حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ تم کو یاد ہی یا بالکل
فراموش ہوگئی اور فرمایئی کہ جناب رسالتمآب نی جو اپنی امت کو وصیت کی تھی
کہ مین تم مین چھوڑتا ہون کتاب اللہ اور اہل بیت اپنی کہ یہ دونون جدا نہون گی
تا وقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر مراد کونسا کلام اللہ تھا اگر یہی قرآن مروج
تھا تو عہد عثمان مین مروج ہوا اوسوقت کہان تھا اور وہ قرآن جو جلائی گئی وہ قرآن
منزل من اللہ تھی تو پہر اہل بیت اور قرآن مین عہد عثمان تک جدائی لازم آتی ہی شاید

اس حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رہگیا ہی کہ عہد عثمان سی اتمین ایسمین جدائی نہوگی تا ورود
حوض کوثر مگر توجیہ اس فقرۂ شریفہ کی کہ مین چہوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہل بیت کو
کسطرح کروگی اور ابن عبد البر مالکی نی کتاب استیعاب مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہی
کہ جب لوگون نی ابوبکر سی بیعت کی تو حضرت امیر علیہ السلام نے بیعت مین تاخیر کی اور اپنی گہر
مین بیٹہہ رہی ابوبکر نی کہلا بہیجا کہ کیون دیر کی تمنی میری بیعت مین آیا کراہت کی تم نی
میری امارت اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیر نی کہ کراہت تو نہین کی ہی لیکن قسم
کہائی ہی مینی کہ نہ اوڑہونگا اپنی ردا کو سوای وقت نماز کی جبتک کہ نہ جمع کرلون قرآنکو
کہا ابن سیرین نے یہہ روایت پہنچی مجہکو کہ اون حضرت نے جمع کیا قرآن کو موافق اوسی کی کہ
نازل ہوا تہا اور اگر ہاتہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوس سی علم کثیر حاصل ہوتا فقط اور
اوسکی قریب دوسری روایت عبد الرزاق کی اسنادسی اوسی کتاب مین مذکور ہی
اب ہم پوچہتی ہین کہ وہ قرآن کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کوئی وسکا [illegible]
اوسکی علم کثیر کا عالم ہی یا نہین اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک مین ہی اور کس
شہر مین ہی اور جتنی سوال کہ تمنی ہم سی کیی تم سی بہی کیی جاتی ہین اوسکا جواب تمہی
لازم ہی فقط اور تحقیق یہہ ہی کہ یہ قرآن منتج اور جتنی قرآن کہ محرف ہوی [illegible]
منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتی ہین اور اہانت اور استخفاف
اونکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم ہی اور بنا بر روایات
سبعۃ احرف کی جو اختلافات اونمین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قرآن مجید
اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ مین لکہا ہی کہ خلیفۂ ثانی نی خود فرمایا ہی کہ مینی سنا

ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی کہ جو مین پڑہتا تہا
اور جناب رسول خدا صلعم نی مجہکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ مین اوس سی اوسی وقت
بہڑ جاؤن لیکن مینی اوسکو چھوڑ دیا یہانتک کہ قرارت کو تمام کیا پہر تو مینی ردا اوسکی
گلیمین ڈالکی کہینچتا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ کی پاس لیگیا اور کہا کہ سنا مینی
اس سی کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی کہ مجہکو آپ نی تعلیم کیا ہی فرمایا اون
حضرت صلعم نی مجہسی کہ چہوڑ دی اسکو بعد ازان ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح پڑہتا
اوسنی پڑہا اوسیطور سی کہ پہلی مینی اوس سے سنا تہا اونحضرت صلعم نی فرمایا کہ اسیطور سے
یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر آپ نی مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مینی بہی پڑہا فرمایا کہ
اسیطرح نازل کیا گیا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسیطرح نازل ہوا
پہر حضرت نے فرمایا کہ یہ قرآن نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو
اور مخفی نرہی کہ یہ سات حرف غیر قراتون قرا سبعہ کی تہی کہ وہ حرف باقی نرہی اور
یہ باقی ہین مانند قرارت ابی بن کعب اور ابن عباس کی کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً
چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن البر جریری نی بہی اقرار اسکا کیا ہی کہ سبعۃ
احرف سوا ہی قراۃ سبعہ کے ہین اگر تم کہو کہ قرارت الی اجل مسمی کی شاذہ ہی
اسکا اعتبار نہین ہی تو ہم کہین گی کہ یہ قراۃ شاذہ نہین ہی بلکہ عثمنی اوسکو
شاذہ بنایا ہی اسلیے کہ بہت سی قرآنون کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی رکہا
پہر جو قرارت اوسکی سوا ہوگی وہ شاذہ کہی جاگی اگر وہ سب قرآن مع جو ہوتی

توکاہی کوشاذہ ہوتی اور یہ قرارت توتفاسیر اہل بیت سی ثابت ہی اور اتفق
حدیث ثقلین کے جدائی قرآن کی اونسی محال ہی خلاصہ مطلب یہ ہی کہ یہ قرآن مروج
بلاشبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہی مگر یہ جو پوچہتی ہو کہ کچہ کم وکاست اوسمین ہوا
یا نہین سو روایات احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے
لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع اور منافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلیے حضرات
اہل بیت علیہم السلام کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی
ہی ہان بعض علمائی ہماری بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین
اس امر پر کہ نقصان کچہ اسمین نہین ہوا ہی مشکل ہی لیکن زیادتی کسی آیت کی تو
البتہ نہین ہوئی ہی اور جو تمنی پوچہا کہ جمع کیا ہوا حضرت امیر علیہ السلام کا بہی قرآن
ہی تو یہ سوال تمسی بعید تہا اسواسطی کہ اگر یہ وہی قرآن ہوتا تو محنت اور مشقت
حضرت عثمان کی جمع کروانی قرآن مین زید بن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی
مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتی اسکو تم کیونکر گوارا کرسکتی ہو اور وہ قرآن
جو حضرت امیر عم نی موافق تنزیل کی جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس
اور اونکی اولاد طیبین و طاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت
صاحب الامر عم کی پاس موجود ہی جسوقت کہ اون حضرت کا ظہور اور خروج ہوگا
تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط اب حضرات سنیہ کو بیان اپنی اعتقاد کا اور جواب ہمارے
سوالونکا ضرور اور محتم ہی واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

قال الفاضل المتوحد بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی

اذھب عنا رجس زعم التحریف فی نظم الایات وطھرنا عن دنس
وھم التصحیف فی جمع تلک البینات والصلوۃ علی محمد سید
الکائنات وعلی الہ واصحابہ معدن البرکات امابعد فھذہ
سطور یسیرۃ بلسان اھل ھذہ الدیار مشتملۃ علی جواب من
اجاب عن اعتراض اھل السنۃ علی الشیعۃ فی مقدمۃ ھذا
القران وتوثیقہ وھو یتوقف علی تمہید انیق تقریرہ ھذا
تمہید الجواب مخفی نرہی کہ جسطرح درمیان اکثر طیبات او خبائث کی
مثل گلاب و پیشاب کی صورت مین شباہت اور التباس آتا ہی کہ ناظرین کو
اندیشی کی یہ دونون طیب او خبیث ہمشکل معلوم ہوتی ہین اور واقع مین درمیان
اونکی زمین و آسمان کا فرق ہی ویسی ہی قول اہل سنت اور قول شیعہ مین درباب
تحریف و تصحیف اور زیادت و نقصان اس قرآن مروج مدون بین الدفتین کے
صورت مین اگرچہ کسی قدر تشابہ و التباس از روی روایات معتبرہ یا غیر معتبرہ
ماؤلہ یا غیر ماؤلہ مرویۂ اہل سنت کی آتا ہو اور وہ بخاطر داشت شیعہ کی مسلم بھی
کیا جاوے تو واقع مین بین القولین ویسی ہی فرق زمین و آسمان کا بلکہ اس سے
بھی زیادہ تر حاصل و موجود ہی اور کالشمس فی وسط النہار وہ فرق ظاہر و باہر
ہی الا علی من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور وہ فرق بشہادت
کتب فریقین یہ ہی کہ اہل سنت کی نزدیک ہر شخص فردا فردا اجامعین اس قرآن
سی ورع اور تقوی اور دیانت اور امانت مین فائق تر ہی تمام روی زمین کے متدینین

ومتواترین ہر زمانہ سی الا من تقدیر استثناء عنہم کالانبیاء علیہم السلام **اقول وبہ نستعین**
یہ کچھ جناب مخاطب نی افادہ فرمایا بچند وجہ مردود ہی **اولاً** قول مخاطب وہ فرق
بشہادت کتب فریقین یہ ہی الخ محض غلط ہی فرق مذکور نہ مطابق کتب اہل سنت
ہی نہ موافق کتب امامیہ بلکہ جناب مخاطب نی اپنی طبع عالی سی افادہ فرمایا ہی کما سیاتی
ثانیاً جناب مخاطب نی ہنوز تحریر نہین فرمایا کہ قرآن مروج مدون بین الدفتین کس زمانہ مین
جمع ہوا اور جامعین موصوفین بصفات مذکورہ کون کون تہی اور کس کس نی اوسکی صحت پر
اجماع کیا تو اولاً ہر ایک شخص کی ایمان و اتصاف باوصاف مرقومہ مین و ثانیاً اوسکی
جامعیت اور اتفاق علی الصحۃ مین بحث کیجائی مگر بسبیل احتمال کہا جاتا ہی کہ اگر مراد
جمع سی جمع فی زمن النبوۃ ہی چنانچہ شیخ عبدالحق شرح مشکوٰۃ مین تحریر فرماتی ہین تنبیہ
گفتہ آمد کہ جمع قرآن سہ بار واقع شدہ یکی در حضور پیغمبر خدا صلعم لیکن نہ در مصحف واحد
اگر کہا جائی کہ سند اس احتمال کی قول شیخ ہی اور اسمین فقرہ لیکن نہ در مصحف واحد ہیچ ہی
تو جواب اوسکا یہ ہی کہ خود شیخ صاحب اوسی کتاب مین فرماتی ہین و شک نیست کہ قرآن
معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود نزد ایشان متمیز از ماسوای خود و مجمع علیہ
میان ہمہ نہ آنکہ مشتبہ بود و چیزی از آن نزد بعضی بود کہ مردم دیگر آنرا نمی شناختند
یا منکر بودند قرآنیت آنرا و اثبات میکردند آنرا بحلف و شہادت حاشا وکلا میدانستند
آنرا بتالیف معجز و نظم معروف و بتحقیق مشاہدہ میکردند تلاوت آنرا از آنحضرت صلعم مدت
بست و سہ سال و یاد داشتند مجموع آنرا جمعی از صحابہ پس از خلط چیزی کہ نہ از قرآن
مامون بودند انتہی حالانکہ ناظرین الفاظ ذیل کو کہ قرآن معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود

نزد ایشان متمیز از ماسوای خود و مجمع علیه میان همه نه آنکه مشتبه بود ملاحظه فرماوین
اور داد انصاف دین لیکن ش درمصحف واحد کی کیا معنی هین اور اسکا ثبوت کیا هی
آیا اهل سنت کی نزدیک معلوم بالقطع والیقین و متمیز از ماسوا خود مجمع علیه میان همه
غیر مشتبه وهی چیز هی جو منتشر هوا اور جسکی تلاش جابجا سی کیجاتی یا خلاف اسکی فاعتبروا
یا اولی الابصار طرفه یه هی که مصنف طعن اللسان رساله مذکوره مین تحریر کرتی هین که
کتابت قرآن کی مستحدث نهین حضرت نی لکهنی کا حکم دیا اور وه پرچون پر نوشتین
لکها هوا منتشر جابجا تها نه اوسمین ترتیب تهی اور نه وه ایک مصحف مین جمع تها اس
مقام مین بعضی شراح مشکوة لکهتی هین که اوسمین کچه آیه منسوخ التلاوة اور منسوخ الحکم
بهی داخل تهی اسواسطی ایک مصحف مین جمع نهوا که اوس زمانی تک اور بهی
احتمال نسخ و ابدال کا باقی تها پهر جب زمانه وحی کا منقطع هوا تو حقتعالی نے
موافق اپنی سچی وعدے انا له لحافظون کے خلفاے راشدین کو جمع کرنیکا الهام کیا چنانچه
آنحضرت کی بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سی بمشورت حضرت عمر اور انتها اوسکی
حضرت عثمان پر بمشورت حضرت امیر علیه السلام کی قرار پائی شیخین کے عهد مین
بسبب کثرت حروب اور تجهیز جیوش اور رجوع مهمات کی اگرچه ایک مصحف مین
جمع هوا لیکن بدستور نامرتب رها انتهی بملاحظه عبارت مذکوره واضح هی که
اهل سنت قرآن شریف جمع کیے هوے زمانه نبوت کو منتشر جابجا اور غیر مرتب بیان
یه بهی کهتی هین که اوسمین آیه منسوخ التلاوة اور منسوخ الحکم بهی داخل تهی
پس یه قول که قرآن معلوم بود بالقطع والیقین و معروف بود نزد ایشان

متمیز از ما سوای خود مجمع علیہ میان ہمہ اینجا کہان ہا سبحان اللہ واسطی پیدا کرنی
فضیلت شیوخ ثلثہ کی آنحضرت صلعم کی وقت کی جمع کو منتشر و غیر مرتب ادرجا دی
منسوخ التلاوۃ و منسوخ الحکم بنایا الغرض جب اہل سنت پر یہ الزام صریح عائد ہوا
تو عذر کیا کہ آنحضرت صلعم کی وقت سی زبانی اکثر کو یاد تہا یہ عذر بدتر گناہ سی ہی
اسلیے کہ نہایت بعید ہی کہ لکہا اور طرح ہو اور حفظ اور طرح پر ہو نہین جیسا حفظ تہا
ویسا ہی لکہا ہوگا اور جیسا لکہا تہا ویسا ہی حفظ ہوگا کیونکہ عہد نبوت سی قرآن
اپنی ما سوا سی متمیز تہا اور یہ بہی ثابت نہوا کہ شیخین نے جو قرآن جمع کیا تہا اوسکو
غیر مرتب کس مصلحت سی رکہا اسلیے کہ باوصف کثرت حروب و تجہیز جیوش کہانا پینا
روزہ نماز کرتی ہونگی دو گہڑی کتاب اللہ کی تلاوت بہی کر لیا کرتی اگر شیخین
حافظ قرآن نہین تہی تو دیکہکر پڑہ سکتی ہونگی اگر یہ بہی نہتا تو خیر کسی حافظ کو بٹہا لیتی کہ
قرآن شریف مرتب ہو جاتا شیخین کو پڑہنا آجاتا اور اگر اونسی یہ بہی ممکن نہتا تو
کسی حافظ کی ہی سپرد کر دیتی وہ صحیح کر دیتا یہ کام ایسا دشوار نہین تہا صد حیف کہ بیندرہ
برس قرآن شریف بعد آنحضرت صلعم باعتراف صاحب طعن السنان بوقت خلافت
شیخین و ابتدا خلافت شیخ ثالث غیر مرتب رہا سبحان اللہ قرآن شریف کے باب مین
ایسی غفلت شعار اند کی از غم دل گفتم و خاموش شدم + کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است
المختصر اگر مراد جمع سی جمع فی زمن النبی ہی ورجامعین وہ سب لوگ مراد ہین جو آنحضرت
صلعم کی سامنی کلمۂ طیبہ پڑہا کرتی تہی تو یہ غیر مسلم ہی کیونکہ وہ تین کئی قسم مین اول
مومنین دوم منافق سوم مرتد پہر مومن دو قسم ہین ایک عادل دوسری فاسق مرتکب کبیرہ

پس یہ چار اقسام ہوئی ہم ہر ایک قسم کو مفصل کتب اہل سنت سی بیان کرتی ہین اول
مومنین عادل ہر چند یہ گروہ حق بزمرہ صفات جامعین مندرجہ قول مخاطب کی جامع ہین مگر
چونکہ اولیاے مخاطب انکی جامعیت کی دافع ہین چنانچہ اسماے اسامیہ اعلام و عالیہ انکی بتفصیل
محل مناسب مین بیان کیے جاینگی اور معلوم ہوگا کہ اہل سنت کسی کو انمین سی جامع قرآن
نہین جانتی اسلیے اس مقام مین ذکر انکا تطویل لاطائل سمجھا گیا دوسرے فاسق مرتکب کبیرہ
اگر ہر ایک کا حال مرتکبان زنا و شراب خواری و سرقہ وغیرہ سی مفصل تحریر کرون تو ایک
کتاب جداگانہ ہوجاے لہذا مجملاً علماے معتبرین اہل سنت کی اقوال نقلاً عن التنزیہ للعلامۃ
الدہلوی طاب ثراہ بیان کرتا ہون علامہ تفتازانی در شرح مقاصد میفرماید وما وقع
بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی
التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات تدل بظاہرہ علی ان
بعضہم قد حاد عن الحق وبلغ حد الظلم والفسق والباعث علیہ
الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات
والمیل الی اللذات والشہوات انتہی یعنی آنچہ واقع شدہ است درمیان
صحابہ از محاربات و مشاجرات بروجہی کہ در تواریخ مسطور و بر السنہ ثقات مذکور است
بظاہر خود دلالت میکند بر آنکہ بعضی از انہا از طریق حق انحراف ورزیدہ بسر حد ظلم و فسق
رسیدہ بودند و باعث بران کینہ و عناد و حسد و لداد و طلب ملک و ریاسات و میل
بلذات و شہوات بود چہ ہر صحابی معصوم نیست و ہر کہ ملاقات با پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نمود
بخیر موسوم نہ قال المولوی الجامی ع ہر کرا روی بہ بہبود نداشت + دیدن روی نبی سود نداشت

نیز امام رازی در تفسیر کبیر در اثنای تفسیر آیهٔ کریمه وَلَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ نص نموده که
صحابه پیش از شیوع نور اسلام بسبب انهماک در تحصیل زخارف دنیاویه خصومت دائمه
و محاربت شدیده باهم داشتند بعد از استعداد بسعادت ایمان و مشرف شدن بشرف
متابعت سرور انس و جان و بعد اجتهاد ایشان در تحصیل کمالات باقیهٔ اخرویه اینهمه
خصومت و عناد که بسبب حب جاه و مال و منال دنیاوی بران مجبول و مفطور بودند
به محبت و الفت مبدل گشت چون آنحضرت علیه و آله الصلوة و السلام ازین سرای فانی بعالم
جاودانی انتقال فرمودند و ابواب فتوحات دنیاویه بر روی روزگار ایشان مفتوح گشت
از طریقهٔ مرضیهٔ اعراض و ترک دنیا و سجیهٔ رضیهٔ اقبال بر عالم عقبی رجوع و ارتداد نموده
بضغائن جاهلیت عود نموده باهم داد کشش و کوشش در دادند و هذه عبارته والمسئلة
الثالثة دلت هذه الآية على ان القوم كانوا قبل شروعهم في الاسلام
ومتابعة الرسول في الخصومة الدائمة والعداوة الشديدة فقتل
بعضهم بعضا وتنبر بعضهم على البعض فلما آمنوا بالله ورسوله
واليوم الآخر زالت الخصومات وارتفعت الخشونات وحصلت المودة التامة
والمحبة الشديدة واعلم ان التحقيق في هذا الباب ان المحبة لا تحصل
الا عند تصور حصول خير وكمال فالمحبة معللة بهذا التصور المخصوص
فمتى كان هذا التصور حاصلا كانت المحبة حاصلة ومتى حصل تصور
الشر والنقصانات كانت النفرة حاصلة ثم ان الخيرات والكمالات على

قسمين احدهما الخيرات والكمالات الباقية الدائمة المبراة عن جهات
التغير والتبدل والثاني هو الكمالات المتبدلة المتغيرة وهي الكمالات
الجسمانية والسعادات البدنية فانها سريعة التغير والتبدل
كالزيبق ينتقل من حال الى حال فان الانسان يتصور ان يحصل له في
صحبة زيد ما الاعظم فيحبه ثم يخطر بباله ان ذلك المال لا يحصل
ولذلك قيل ان العاشق والمعشوق ربما حصلت الرغبة والنفرة
بينهما في اليوم الواحد مرارا لان المعشوق انما يريد العاشق بالمال
والعاشق انما يريد المعشوق لاجل اللذة الجسمانية وهذان الامران
مستعدان للتغير والانتقال فلاجرم كانت المحبة الحاصلة بينهما
والعداوة الحاصلة بينهما غير باقيتين بل كانتا سريعتي الزوال و
الانتقال اذا عرفت هذا فنقول الموجب للمحبة والمودة ان كان
طلب الخيرات الدنيوية والسعادات الجسمانية كانت تلك المحبة
سريعة الزوال والانتقال لاجل ان المحبة تابعة لتصور الكمال
وتصور الكمال تابع لحصول ذلك الكمال واذا كان ذلك
الكمال سريع الزوال والانتقال كانت معلولاتها سريعة التبدل
والزوال واما ان كان الموجب للمحبة تصور الكمالات الباقية
المقدسة عن التغير والزوال كانت تلك المحبة ايضا باقية امنة
من التغير لان حال المعلول في البقاء والتبدل تبع لحال العلة

وهذا هو المراد من قوله الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا
المتقين اذا عرفت فنقول العرب كانوا قبل مقدم الرسول طالبين
للمال والجاه والمفاخرة وكانت محبتهم معللة بهذه العلة فلاجرم
كانت تلك المحبة سريعة الزوال وكانوا بادنى سبب يقعون
فى الحروب الفتن فلما جاء الرسول عليه السلام ودعاهم الى
عبادة الله تعالى والاعراض عن الدنيا والاقبال على الاخرة
زالت الخشونة والخصومة عنهم وعادوا اخوانا متوافقين
ثم بعد وفاته عليه السلام لما فتحت عليهم ابواب الدنيا و
توجهوا الى طلبها عادوا الى محاربة بعضهم بعضا ومقاتلة
بعضهم مع بعض فهذا هو السبب الحقيقى فى هذا الباب انتهى

سوم منافق جسکو زمان نبوت مین وجود منافقین مشکوک ومشتبہ ہوا وسکو مناسب
ہی کہ تلاوت کلام اللہ کری اور تفاسیر کو دیکہی اور تہدید وبیان عذاب منافقین
بنظر بصیرت مطالعہ کری یہان تک کہ قرآن شریف مین ایک سورہ بنام سورہ منافقون
وارد ہی بنابر تسکین قلوب عوام چند آیات قرآن مجید جو بحق منافقین وارد ہوئی ہین
تحریر کیجاتی ہین بملاحظہ آیات مذکورہ واضح ہی کہ اکثر بصیغہ جمع ہین کسی کا یہ امکان
ممکن نہین کہ باوجود نزول قرآن وجود منافقین سی انکار کری یا اونکو ایسا اقل
وقلیل بتائی کہ جسکی واسطی اسقدر تہدید واہتمام جناب باری جیسا کہ قرآن
شریف مین ہی لغو ٹہرائی دیکہو سورہ منافقون بسم اللہ الرحمن الرحیم

إذا جاءك المنافقون قالوا نشهد إنك لرسول الله والله يعلم
إنك لرسوله والله يشهد إن المنافقين لكاذبون اتخذوا
أيمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله إنهم ساء ما كانوا
يعملون ذلك بأنهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم
لا يفقهون سورہ بقرہ میں ہے ومن الناس من يقول آمنا بالله
وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين يخادعون الله والذين آمنوا
وما يخدعون إلا أنفسهم وما يشعرون في قلوبهم مرض
فزادهم الله مرضا ولهم عذاب أليم بما كانوا يكذبون
وإذا قيل لهم لا تفسدوا في الأرض قالوا إنما نحن مصلحون
ألا إنهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون وإذا قيل
لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا أنؤمن كما آمن
السفهاء ألا إنهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون وإذا
لقوا الذين آمنوا قالوا آمنا وإذا خلوا إلى شياطينهم قالوا إنا معكم
إنما نحن مستهزئون الله يستهزئ بهم ويمدهم في طغيانهم يعمهون
أولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم و
ما كانوا مهتدين در سورہ توبہ دیکھو وما منعهم أن تقبل نفقاتهم إلا أنهم
كفروا بالله وبرسوله ولا يأتون الصلوة إلا وهم كسالى ولا ينفقون
إلا وهم كارهون فلا تعجبك أموالهم ولا أولادهم إنما يريد الله

لیعذبهم بها فی الحیوة الدنیا وتزهق انفسهم وهم کافرون
ویحلفون بالله انهم لمنکم وما هم منکم ولکنهم قوم یفرقون
ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل ابالله و
ایاته ورسوله کنتم تستهزءون الم یعلموا ان الله یعلم سرهم
ونجوٰهم وان الله علام الغیوب المنافقون والمنافقات
بعضهم من بعض یامرون بالمنکر وینهون عن المعروف
ویقبضون ایدیهم نسوا الله فنسیهم ان المنافقین هم
الفاسقون وعد الله المنافقین والمنافقات والکفار
نار جهنم خالدین فیها هی حسبهم ولعنهم الله ولهم
عذاب مقیم کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوة و
اکثر اموالا واولادا فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم
بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقهم و
خضتم کالذی خاضوا اولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا
والاخرة واولئک هم الخاسرون سورہ ن الذین
یتربصون بکم فان کان لکم فتح من الله قالوا الم نکن
معکم وان کان للکافرین نصیب قالوا الم نستحوذ
علیکم ونمنعکم من المؤمنین فالله یحکم بینکم یوم القیامة
ولن یجعل الله للکافرین علی المؤمنین سبیلا ان المنافقین

يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا
كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا مُّذَبْذَبِيْنَ
بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ
لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا سورہ عنکبوت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
فَاِذَآ اُوْذِىَ فِى اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَآءَ
نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِىْ
صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
سورہ احزاب میں قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ
هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً
عَلَى الْخَيْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ
كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا سورہ حدید
يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا
نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ
بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ

الْعَذَابُ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ سورۂ محمد فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ

اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطبا لعلی فرمایا ہی ضغائن فی صدور قوم لا یبدونہا لک حتی یفقدونی چنانچہ شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں روایت کرتے ہیں اول وسکا بقدر حاجت یہ ہی قال قلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونہا لک الا من بعدی الخ یعنی وہ اشخاص بہی موجود تہی جو علی مرتضی سے دشمنی رکہتی تہی اور جنکی دشمنی کا خیال فرما کر جناب سرور کائنات صلعم گریہ فرماتے تہی فافہم والنصف چہارم مرتد جناب علامہ دہلوی طاب ثراہ نزہۃ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں در کتب احادیث اہل سنت وصحاح ستۂ ایشان بلکہ در صحیح بخاری و

صحیح مسلم کہ اینہا را اصح الکتب بعد کلام اللہ میدانند روایات بسیار وارد است کہ
نص ست در وقوع ارتداد از صحابہ بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعالم عقبی
درینمقام بر چند حدیث اکتفا نمودہ می شود از انجملہ بخاری در صحیح خود روایت کردہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یرد علی رھط من اصحابی
فیحلئون علی الحوض فاقول یارب اصحابی فیقول انک لا علم لک
بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارھم القھقری نیز بخاری روایت کردہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا قائم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتہم
خرج رجل من بینی وبینہم فقال ھلم فقلت این قال الی النار واللہ
قلت ما شانہم قال انہم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القھقری
ثم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتہم خرج رجل من بینی وبینہم قال
این قال الی النار واللہ قلت ما شانہم قال ارتدوا بعدک
علی ادبارھم القھقری فلا اراہ تخلص منہم الا مثل ھمل النعم
نیز بخاری در صحیح روایت کردہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم
علی الحوض ولیرفعن معی رجال منکم ثم لیختلجن دونی فاقول یارب اصحابی
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک نیز بخاری در صحیح خود روایت کردہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی ناس من اصحابی الحوض
حتی اذا عرفتہم اختلجوا دونی فاقول اصحابی فیقول لا تدری ما احدثوا
بعدک نیز بخاری در صحیح خود روایت کردہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم

من مر علی یشرب و من شرب لم یظما ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم و
یعرفونی ثم یحال بینی و بینهم قال ابو حازم فسمعنی النعمان بن ابی عیاش
فقال هکذا سمعت من سهل فقلت نعم فقال اشهد علی ابی سعید الخدری
لسمعته وهو یزید فیها فاقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا
بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیره بعدی و قال ابن عباس سحقا بعدا
فیقال سحیق بعید سحقه و اسحقه ابعده مسلم در صحیح خود روایت کرده عن
ابن عباس قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه و سلم خطیبا بموعظة فقال
یا ایها الناس انکم تحشرون الی الله حفاة عراة کما بدانا اول خلق
نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین الا و ان اول الخلائق یکسی یوم
القیامة ابراهیم الا و انه سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بهم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا فاقول کما قال
العبد الصالح کنت شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیهم الی قوله و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لی
انهم لن یزالوا مرتدین علی اعقابهم مذ فارقتهم و فی حدیث وکیع و معاذ
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک نیز مسلم از عائشه روایت کرده که گفت
سمعت رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول و هو بین ظهرانی اصحابه انی علی
الحوض انتظر من یرد منکم فوالله لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب
منی و من امتی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابهم

نیز مسلم در صحیح خود روایت کرده قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یرد علی امتی
الحوض وانا ازود الناس عنہ کما یزود الرجل ابل الرجل عن ابلہ قالوا
یا نبی الله اتعرفنا قال نعم لکم سیماء لیست لاحد غیرکم تردون علی
غرا محجلین من اثار الوضوء ولیصدن عن طائفۃ منکم فلا یصلون
فاقول یا رب ہؤلاء من اصحابی فیجیئ ملک فیقول ہل تدری ما احدثوا
بعدک نیز مسلم از انس بن مالک روایت کرده عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال لیردن
علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رایتہم ورفعوا الی اختلجوا دونی
فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فیقال لی انک لا تدری ما احدثوا بعدک
نیز مسلم و بخاری روایت کرده انہ قال النبی صلی الله علیہ وسلم انی علی الحوض حتی انظر
من یرد علی منکم وسیوخذ ناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال
ہل شعرت ما عملوا بعدک والله ما برحوا یرجعون علی اعقابہم فکان ابن ابی ملیکۃ
یقول اللہم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا ونفتن علی دیننا وقال
ابو عبد الله علی اعقابکم ینکصون یرجعون علی العقب مالک در موطا روایت کرده
قال ان النبی صلی الله علیہ وسلم لشہداء احد فقال ہؤلاء اشہد علیہم فقال
ابو بکر السنا باخوانہم یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اسلمنا کما اسلموا
وجاہدنا کما جاہدوا فقال صلی الله علیہ وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون
بعدی فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک یعنی گذشت پیغمبر خدا
صلی الله علیہ وسلم بر شہدای احد پس فرمود اینہا آن گروه اند کہ من گواہی میدہم برایشان یعنی

بثبات دین قوت ایمان پس گفت ابوبکر آیا ما برادران اینها نیستیم ای پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم اسلام آوردیم چنانچه اینها اسلام آوردند و جهاد کردیم چنانچه اینها جهاد کردند
پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم بلی ولیکن نمی دانیم که بعد من چها خواهید کرد پس گریست
ابوبکر و گریست پس گفت آیا بدرستیکه ما بعد تو باقی خواهیم بود احادیث باین مضمون بطرق
متعدده که اکثر در کتب صحاح اهل سنت مروی ست این اخبار و احادیث دلالت میکنند
که بسیاری از اصحاب بعد آنحضرت علیه و آله الصلوة والسلام مرتد خواهند شد اکثر علمای
اهل سنت بطریق رجم بغیب و رمی ظلام حمل بر مانعین زکوة می کنند یعنی اصحابی که
بعد آنحضرت علیه و آله الصلوة والسلام عاملان خلیفه اول را زکوة ندادند و این تخصیص که
دعوی بغیر دلیل ست مسموع نیست لاجرم بعضی از علمای اهل سنت این تخصیص را
مقبول نداشته بنوعی دیگر تخصیص فرموده بلکه در حقیقت تعمیم نموده اند مناوی
در شرح جامع صغیر میفرماید قیل هم اهل الردة بدلیل روایة
سحقا سحقا وقیل اهل الکبائر والبدع والظلمة المسرفون فی
الجور وطمس الحق وقیل المنافقون وقال القاضی هم صنفان
المرتدون عن الاستقامة والعمل الصالح والمرتدون عن الدین
انتهی محصل معنی آنکه اهل سنت را در تعیین این صحابه اختلاف ست بعضی میگویند مراد ازان
اهل رده است و بعضی میگویند صاحبان کبائر و صاحبان بدعت و ظلمه اند که در ظلم
و جور و اطفای نور حق اسراف نموده اند و بعضی حمل بر منافقین نموده اند قاضی عیاض گفته مرتدین
دو صنف اند یکی جماعه که از استقامت بر دین و از عمل صالح ارتداد نموده باشند دوم

بعضی کہ از دین برگشتند و مرتد شدند انتہی اور بشہادت طبقات واقدی و کشاف
زمخشری بعضی مہاجرین سے کافر تھے اور بعضی مبایعین بیعت رضوان سے مرتد تھے اور
اگرچہ بعضے خاص اہل بدر مراد ہیں تو وہ بھی بچند وجہ مردود ہے اول یہ کہ منجملہ بدریوں کے
ایک شخص مسطح ہے جسنے ام المومنین عائشہ زوجہ آنحضرت صلعم پر تہمت زنا کی اور قذف
بالعموم گناہ کبیرہ ہے پس قذف عائشہ کس حد کو پہنچیگا اور آنحضرت صلعم نے اسکے درّے
جو حد قذف مقرر ہے مسطح پر لگائے پس اول تہمت زنا اور دوسرے جاری ہونے سے
حد قذف کے یقیناً معلوم ہوا کہ مسطح قذف کرنیوالا اور مرتکب گناہ کبیرہ تھا اہل سنت
وجماعت شرم وحیا کو دور کرکے فرماتے ہیں کہ حق تعالی نے بدریوں کے حق میں حدیث قدسی
فرمایا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم طرفہ ماجرا ہے کہ انبیا علیہم السلام کا
رتبہ اسقدر ہوا کہ حق تعالی نے درجہ عصمت اونکے واسطے قرار دیا اور ارتکاب معصیت سے
اونکو باز رکھا اور بدریونکے واسطے یہ حکم ہوا کہ جو چاہو کرو خدانے معاف کیا چاہو
شراب پیو چاہو زنا کرو چاہو قذف کرو نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات اگر بالفرض یہ روایت
بسند معتبر وارد ہوتی تو بھی اہل سنت وجماعت کو مناسب تھا کہ اسکو متشابہات
میں شمار کرکے تاویل کرتے نہ یہ کہ ظاہر معنی کے معتقد ہوجاتے حالانکہ روایت مذکورہ کے
عدم اعتبار کے واسطے یہی کافی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قسم سے مسطح
کی لگائی اور معصیت قذف کو معاف نفرمایا چنانچہ شاہ عبد العزیز جواب میں طعن پنجم
کے مطاعن عثمان سے تحریر کرتے ہیں کہ نزد اہل سنت عصمت خاصہ انبیاست صحابہ را
معصوم نمیدانند و لہذا حضرت امیر و شیخین بعضی از صحابہ را حد زدہ اند و [illegible]

مسطح را که از اہل بدر بود و حسان بن ثابت را زیر حد قذف گرفته اند و کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع و ہلال بن امیہ را که دو کس از ایشان حاضران غزوہ بدر بودند در سزای تخلف از غزوہ تبوک تا پنجاہ روز مطرود و مغضوب داشته اند و ماعز اسلمی را رجم فرمودہ و بسیاری را تعزیر و حد شرب خمر جاری فرمودہ اند انتہی دوم یہ کہ تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ خلیفہ ثانی نی سعد بن عبادہ کی نسبت قتلہ اللہ انہ منافق فرمایا ہی حالانکہ دونون اہل بدر سے ہین جناب امام المتکلمین طاب ثراہ تشئید المطاعن مین بعد نقل عبارت طبری افادہ فرماتے ہین از قول عمر قتل اللہ سعدا با فسق و فجور عمر و معاندت و مخالفت او باخدا و رسول ثابت میشود که چنین صحابی جلیل را که آیات و احادیث عامہ بیشمار دلالت بر نہایت فضیلت و مدح و ثنا و جلالت و رفعت و عظمت و وجوب تعظیم و تبجیل و تکریم و حرمت سب و تحقیر و توہین او دارد و احادیث خاصہ که در حق او وارد ست نیز شرافت مرتبت و علو منزلت او ظاہر میکند تحقیر و توہین نمودہ و دعای بد در حق او کردہ و بر سب و شتم او اقدام نمودہ و باآنکہ اہل سنت از ادعای وجوب لزوم تعظیم و تبجیل جمیع صحابہ و حرمت تحقیر و سب ایشان دست بردارند و بر دراز نفسی ہای خود در بارہ تحقیر و تہجین و توہین خلفای ثلثہ و احزابہم ندامت نمایند در ہر صورت مطلوب ما حاصل ست و شبہہ زائل و للہ الحمد علی ذلک طرفہ تر آن ست که از روایت طبری واضح شد که عمر سعد بن عبادہ را منافق گفت حالانکہ جلالت منزلت سعد نزد سنیہ دارد مخفی نیست آنفا معلوم خواہد شد که سعد بدر حاضر شدہ و بیعت عقبہ نمودہ و جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ طلب جزای خیر از حقتعالی برای انصار عموما و برای او و برای عبد اللہ بن عمرو بن حرام خصوصا فرمودہ و نیز گفته اللہم اجعل صلواتک

ورحمتک علی ال سعد بن عبادة پس کمال تعجب ست کہ ہرگاہ چنین صحابی جلیل الشان را عمر منافق گوید و اینمعنی نزد سنیہ در کمال ایمان و فضائل و مناقب وی سیچ بکار نیاید پس چہ وقعت باشد کہ با اہل حق بجہت منافق گفتن ایشان ثلثہ را نہایت طعن و ملام نمایند بلکہ خارج از ایمان و اسلام می پندارند انتہی اور بخاری مین ہی کہ جناب عمر ابن خطاب نی بخطاب قاتلک اللہ سعد بن عبادہ کو مخاطب فرمایا اور قاموس مین ہی قاتلہ اللہ ای لعنہ اللہ و ظاہر ہی کہ سعد بن عبادہ قابل لعن نہین تہی اور جب مخاطب قابل لعن نہوا تو عاقل خود سمجھیگا کہ مستحق لعن کون ہوا اور لعن نی طرف کسکی عود کیا سوم یہ کہ منجملہ اہل بدر وہ دس شخص ہین کہ جن کو اہل سنت عشرہ مبشرہ کہتی ہین ایک انمین سی عبد الرحمن بن عوف ہین کہ اہل سنت و جماعت کی نزدیک بالقطع مبشر بجنت اور منجملہ دہ یار بہشتی تہی حالانکہ وہ بموجب شہادت ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ دوزخی تہی اور اصدق اللہجہ ہونا ابی ذر غفاری کا متفق علیہ بین الفریقین ہی اور یہ ممکن نہین کہ اگر عبد الرحمن بالقطع مبشر بجنت ہوتا تو حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ شہادت اسکی دوزخی ہونیکی دیتی چنانچہ جناب عمدۃ المناظرین قدوۃ المتکلمین مولانا سید محمد قلی اعلی اللہ فی ملاء الاعلی ذکرہ تشئید المطاعن مین فرماتی ہین مبشر بودن عبد الرحمن بیاران او بجنت از بعضی یکی از شرکای این بشارت ست و وجوہ بطلان حدیث بشارت دہ یار بجنت در کتب شیعہ بشرح و بسط تمام مسطور ست از جملہ وجوہ ابطال آن شہادت دادن ابو ذر غفاری علیہ رحمۃ الباری بناری بودن عبد الرحمن ست زیرا کہ بحکم حدیث صحیح کہ از پیغمبر خدا مروی و منقول شدہ ابو ذر صادق و راست گو بودہ بنا بران ہرچہ ابو ذر می گفت

بلا شک و ریب راست و درست بود و شک کردن در صدق و راستی ابوذر ممکن نیست
زیرا که حدیث مشار الیه متفق علیه فریقین است و حکم کردن ابوذر بناری بودن عبد الرحمن
از جهت غفلت و نسیان حدیث موضوع نبود و الا نداست بران بعد تذکر ظاهر می کرد
بلکه از جهت قطع و یقین اینکه آن حدیث را بعضی از یاران برائے تفاخر خود وضع نموده اند چنانچه
حضرت امیر المومنین علیه السلام زبیر را در جنگ جمل الزام داده اشاره بموضوع بودن حدیث
مذکور نموده و در جمله عشره مبشره طلحه و زبیر ہیں جنکی حق میں صاحب ازالة الخفاء روایت کرتی ہیں
واخرج ابو بکر عن محمد بن بشر قال سمعت محمد بن عبد الله بن الاصم یذکر عن
ام راشد جدته قالت کنت عند ام هانی فاتاها علی فدعت له بطعام
فقال ما لی لا اری عندکم برکة یعنی الشاة قالت فقالت سبحان الله والله ان
عندنا البرکة قال اعنی الشاة قالت فنزلت فلقیت رجلین فی الدرجة
فسمعت احدهما یقول لصاحبه بایعته ایدینا ولم تبایعه قلوبنا قالت
فقلت من هذان الرجلان فقالوا طلحة والزبیر قالت فانی قد سمعت
احدهما یقول لصاحبه بایعته ایدینا ولم تبایعه قلوبنا فقال علی من
نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما
اب میں کیا کہوں خود جناب مخاطب انصاف کریں کہ اول تو بیعت دو قسم ہوئی ایک وہ جو
دل سے ہو اور دوسری وہ جو فقط ہاتھ سے ہو طلحہ و زبیر کی بیعت حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب علیه السلام کی بموجب روایت مذکورہ کے دل سے نہیں کی ہوئی تھی دوم
جناب علی مرتضی نے طلحه و زبیر کو ناکثین بیعت قرار دیکر سزاوار وعید من نکث فانما

ینکث علی نفسہ الایہ قرار دیا اور یہ آیت درباب تحت بیعت جناب رسولخدا
صلعم نازل ہوئی ہی پس بموجب ارشاد مرتضی صلواۃ اللہ علیہ ناکث بیعت علی مرتضی مثل ناکث
بیعت رسول خدا قرار پایا اور وہی وعید مین داخل ہوا اور منجملہ عشرہ مبشرہ خلفا ثلاثہ کے ہین
حال ونکا یہی کہ جناب سلطان العلما بوارق موبقہ مین فرماتی ہین چنانچہ در جامع الاصول
از موطا آوردہ کہ آنحضرت در حق شہدای احد فرمودہ ہؤلاء اشہد علیہم یعنی بر نجات
این زمرہ گواہی میدہم ابوبکر گفت آیا نیستیم ما برادران ایشان اسلام آوردیم چنانچہ ایشان
اسلام آوردند وجہاد کردیم چنانچہ ایشان جہاد کردند جناب رسالتمآب فرمود بلی ولکن
لا ادری ما تحدثون بعدی نمیدانم بعد از من چہ حادث وابتداع در دین نمائید فبکی
ابوبکر ثم بکی پس گریست ابوبکر وبسیار گریست این روایت صریح ست در اینکہ ابوبکر
مبشر بہ بہشت نبودہ فضلاً عن ازنانیہ جناب علی مرتضی علیہ السلام نی عمر بن خطاب کو جبان
اور بد دل کہا چنانچہ ازالۃ الخفا مین مرقوم ہی علی مرتضی گفت فلم یلبثوا ان ہزموا
عمر واصحابہ فجاء یجبنونہ ویجبنہم اخرجہ الحاکم اور تاویل شاہ ولی اللہ کے
کہ مراد جبن سے ترک اقتحام در حرب ہی محض لغو اسلیئے کہ جب جہاد سے فرار کیا تو جبن مین اوسکی کیا
تامل رہا اور حضرت علی مرتضی وعباس عم رسول خدا ابوبکر وعمر کو باعتراف عمر بن خطاب
کاذب آثم خائن غادر جانتی تہی چنانچہ صحیح مسلم مین قول عمر بن خطاب کا خطاباً لعلی وعباس منقول ہے
قال فلما توفی رسول اللہ صلعم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب
میراثک عن ابن اخیک ویطلب ہذا میراث امرأتہ من ابیہا فقال ابوبکر قال
رسول اللہ ما ترکناہ صدقۃ فرأیتماہ کاذباً آثماً خائناً غادراً واللہ یعلم انہ

الصادق بارا راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر و قلت انا ولی رسول الله و
ولی ابوبکر فرأیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق
بار تابع للحق رشید الدین خان تلمیذ رشید صاحب تحفہ شوکت عمریہ مین جواب مین اسکی تحریر
کرتی ہین وآنچہ از ظاہر حدیث صحیح مسلم مستفاد میشود وقوع منازعت درمیان حضرت امیرؓ و حضرت
عباسؓ ست و ظن کذاب و کذا دانستن این ہر دو جناب شیخین را گمان حضرت عمرؓ ست پس مفاد ظاہر حدیث
مزبور وقوع نکیر درمیان حضرت امیرؓ و حضرت عباسؓ ست نہ شیخین چہ این ہر دو جناب در حق شیخین
حرفی بر زبان نیاوردند آری حضرت عمرؓ گمان کذاب و کذا دانستن ایشان شیخین را بحسب ظن خود
ذکر کردند بعد اسکی ایک کلام طویل کہ ذکر اوس کا موجب تطویل ہی بیان کرکی لکھتی ہین پس
بنا علی ہذا می گوییم کہ چون ظاہر حدیث صحیح مسلم مستلزم شناعت فظیعہ بطرف چہار یار عظیم المقدار
اعنی شیخین و حضرت امیر و حضرت عباسؓ ست و آن نزد اہل سنت مخالف ما استقر فی شریعۃ
الاسلام ہست و خبری کہ باین صفت مملو باشد باتفاق شیعہ و سنی یا محکوم علیہ ببطلان ست
بجہت وہم راوی یا ماول ست چون حکم ببطلان یا تاویل آن واجب گشت لہذا بعضی علمای
اہلسنت نسبت وہم بطرف رواۃ آن نمودہ رد آن حدیث کردہ اند چنانچہ امام نووی در شرح
صحیح مسلم در شرح این حدیث نقلا عن القاضی عیاض عن المازری فرماید اذا انسدت طرق
تاویلہا نسبنا الکذب الی رواتہا قال وقد حمل ہذا المعنی بعض الناس
علی ان ازال ہذین اللفظین من نسخۃ تورعا عن اثبات مثل ہذا و
لعلہ حملہ الوہم علی رواتہ انتہی و قائل شدن بوہم رواۃ در صورت بطلان معنی خبر استبعادی
ندارد و شیخ طوسی ہم بجای در تہذیب تصریح بآن فرمودہ چنانکہ در باب الرجوع فی الوصیۃ می آید

قال محمد بن الحسن ما يتضمن هذا الخبر من قوله ان اوصى بركابه فهو جائز وهم
من الراوي انتهى در كتاب الوقف ميفرمايد قال محمد بن الحسن ما تضمن هذا الخبر من
قوله يعني صاحب الدار حين ذكر ان رجلا يجعل الرجل سكنى داره فانه غلط
من الراوي انتهى وهمچنين در مواضع بسيار لفظ يجوز ان يكون للراوي وهم لفظ انما اشتبه الامر على
فلان وامثال لها ميگويد وصاحب شافي شارح كافي كليني در باب ابطال الروية در شرح حديث چهارم
آن باب مي نويسد لما كان هذه الاحاديث من تقرير الرواة فان رايت القصور في
عباراتها فهو من الرواة لانهم كانوا عاميين في الاكثر انتهى نيز شارح مذكور در شرح
باب ما جاء في اثنا عشر والنص عليهم بعد ذكر حديثي كه نسبت بطرف ابي جعفر ثاني وهذه الفاظه قال
رسول الله لاصحابه آمنوا بليلة القدر انها تكون لعلي بن ابي طالب ولولده و
لابي بكر يوما ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم
يرزقون واشهد ان رسول الله مات شهيدا والله ليأتينك فايقن
اذا جاءك فان الشيطان غير متخيل به فاخذ علي عليه السلام بيد ابي بكر
اراه النبي فقال يا ابا بكر آمن بعلي وباحد عشر من ولده انهم مثلي الا النبوة
تب الى الله مما في يدك فانه لا حق لك فيه الخ ميفرمايد اقول هذه الفقرة
مما اختلف فيها اختلافا يلعن بعضهم بعضا ونحن مستعيذون بالله بل نقول
هذا من ملحقات الجاهلين بالله وبرسوله انتهى اينجا مقام غورست كه هرگاه بعضي از
مصنفين شيعه جمله حديث كليني بجهت مشتمل بودن آن بر اهانت صديق اكبر قائل شده كه آنرا جاهلين بالله
ورسوله الحاق كرده اند پس اگر اهل سنت نيز يك جمله حديث صحيح مسلم را بسبب بودن آن مستلزم اهانت حضرت

علی مرتضی و شیخین و توجه طعن از ان بطرف حضرت عباس ؓ نمایند کدام استحاله از ان لازم می آید این است
تقریر رد حدیث صحیح مسلم بجهت قائل شدن بوهم بعضی رواة آن و اگر باب تاویل در ان مفتوح کنیم گوییم
معنی لفظ الکاذب الواقع فی قول عباس رض فی مخاطبة امیر المومنین علی علیه السلام من یکذب حاله قال
فعلی هذا مراد العباس من هذا اللفظ ان المخاطب یقول لی عمه و لا یراعی حق العمومة بان لا یطیعنی
فیما آمره و معنی الآثم الواقع فی قوله رضی الله عنه من صدر عنه الاثم بالنسبة الی ای عصی امره و معنی الخائن الواقع فیه
من خان فی عطاء و معنی الغادر المذکور فیه الذی لا وفاء له کما فی کتب اللغة قال فی القاموس الغدر ضد الوفاء
و مثله فی مجمع البحار و قال فی الصراح غدر بیوفائی پس مفاد قول حضرت عباس ؓ که خطاب بحضرت عمر و اشاره
بطرف حضرت امیر کرده گفته بودند آن است که ای امیر المومنین قضا بکن در میان من و این که حالش مطابق
حال کسیست که مراعات حق اطاعت نمی نماید و بیوفائی بمن میکند و اگرچه نسبت این معنی بطرف حضرت امیر
از عامه مومنین قبیح و شنیع است حاشا جنابه الرفیع من هذا اللفظ الفظیع لکن این از صدور الادب حالت غضب
این است بیان معنی الفاظ مقوله حضرت عباس اما معنی همین الفاظ که مقوله حضرت عمر است آنست که درین مقام معنی
الکاذب الخاطی فی رایه علی ظنکما و الکذب کثیرا ما یجی بهذا المعنی قال فی مجمع البحار و منه حدیث
صلوة الوتر کذب ابو محمد ای اخطا شبهه بالکذب لانه ضد الصواب کما الکذب ضد الصدق الی انه قال و قد یستعملوا
الکذب فی الخطا نحو کذبتک عینک و نحو ما فی سمعه کذب الی آخر ما قال و مثله فی نهایة ابن الاثیر بزیادة بعض الشواهد
و اذا تبین معنی لفظ الکاذب فعلی هذا معنی لفظ الصادق الذی یقابله هو المحق فی رایه و قد یطلق الصدق علی
غیر الاقوال و ان شاع اطلاقه علیها فی الاستعمال کما اومی الیه الی اطلاق الصدق علی غیر الاقوال العلامة
سعد الملة و الدین التفتازانی فی شرح العقائد النسفیة بقوله و الصدق فقد شاع فی الاقوال و صرح به المحشی
الخیالی حیث قال فی القول المتعلق بهذا المقام من شرح العقائد قوله قد شاع فی الاقوال یشیر الی

ان الصدق قد يطلق على غير الاقوال انتهى وفى ذكر عمر رض لفظ الصادق فى حق ابى بكر تلميح الى
ان من اشهر اوصاف ابى بكر رض الصديق فلا يتاتى منه يطلق عليه الكذب وانما ذكر الصادق دون الصديق
رعاية للموازنة وهى مهمة عند البلغاء كما تقرر فى موضعه ومعنى لفظ الآثم الواقع فى قول عمر رض من ياتى
بالافعال المبطئة عن الثواب هو معناه اللغوى قال الامام الراغب فى مفردات القرآن الاثم والآثام
اسم للافعال المبطئة عن الثواب انتهى وهذا الاثم الذى ليس من الموبقات مقابلته بالبر واقع فى استعمال الفصحاء
قال الامام الراغب فى الكتاب المذكور وقوبل الاثم بالبر فى قوله البر ما اطمأن اليه النفس والاثم ما حاك
فى صدرك والخائن ليس ههنا على معناه الحقيقى لان الخيانة عدم النصح فى الامانة كما فى القاموس
لظهور انه ما كان ثمه عقد امانة فكيف يتصور الخيانة التى لا تمكن الا فيها فعلى هذا يكون المراد بها
عدم وقوع النصح منهما اى الشيخين فيما كانا اى سيدنا على وعباس يظنانه نصحا لهما ومعنى الغادر عند اطلاقه
على الخليفة تارك الشفقة والتربية كما هو مصرح فى مجمع البحار فعلى هذا فى لفظ الراشد الذى فات تلميح الى
قوله صلى الله عليه وآله وسلم عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى بان ابا بكر رض منهم
فكيف يتصور منه الغدر الذى ينافى الرشد ولما كان امامنا عمر رض من معتقدى حقية خلافة ابى بكر رض
وكونها راشدة حسن هذان التلميحان فى ضمنها انكار اللذين ليس مفاد قول حضرت عمر رض
كه در خطاب حضرت امير وحضرت عباس فرموده اند آن ست كه شما گمان كرديد ابو بكر صديق را
خاطى وآثم آتى بما لا ينبغى وتارك شفقت وخير خواهى خدا مى داند كه او راست گفتار نيك كردار
مهتدى تابع حق بود هذا ما حصل للعبد الضعيف فى بيان معنى هذا الحديث الشريف واظن ان مثل هذا
التفصيل ليس مودعا بطون الاسفار بل ما دونه ما قرع سمع او الم الابصار وهذا البيان فى ظن العبد
الذليل كانه تفسير لا تاويل وان كان تاويلا فهو ليس ببعيد كما لا يخفى على من له قلب او القى السمع وهو شهيد

وکفی فی رده افید فی العزیة الحیدریه مخفی نماند که قاعده کلیه این ست که هرگاه امری بدلیل قطعی
ثابت شود پس مخالف آن را طرح خواهند نمود اگر قابل طرح باشد والا تاویل آن را مستحسن دانند و در
انقسام آیات و روایات بمحکمات و متشابهات شکی نیست لیکن در قول عمرو بکر محکم و متشابه قرار دادن
معنی ندارد تاهم اگر دلیل قاطع باشد قاطع نزاع میتواند شد و چون هیچ دلیل قطعی بل ظنی قابل
القبول عند اهل الانصاف بر ایمان و جلالت شان شیخین قائم نشده چنانچه بتصدیق این دعوی از
مباحث امامت و مطاعن ظاهر میشود پس هر چیزیکه دلالت بر شنعت لوم آنها داشته باشد واجب الطرح
والتاویل نخواهد بود و معلوم ست که نصوص مخصوص در حق اصحاب ثلاثه در قرآن مجید وارد نشده
و عمومات معارض ست بالمثل که در مثالب مطلق صحابه دارد و معهذا قابل تخصیص اخبار نبویه در مناقب
ثلاثه که از متفردات سنیه ست معارض با خبار متفق علیها که دلالت بر مذمت شان دارد و احتمال
وضع روات مناقب آنها متطرق و داعی بران موجود و در معارض آن مفقود و اجماع جمیع امت
ممنوع و اتفاق شرذمه مقلدین ثلاثه بلا مستند غیر کافی پس حمل معارض بر غیر ظاهر و تاویل آن
علیل و غیر صحیح باشد اما کلام نووی در شرح مسلم ناقلا عن القاضی عیاض که فاضل رشید
نقل فرموده پس صریح ست در اعتراف و بانسداد طرق باب تاویل ولله الحمد علی ذلک آمدیم
بر تکذیب روات چون حدیث در صحیحین موجود ست و بخاری اگرچه بکنایه کذا و کذا اخراج نموده
لیکن ابلغ من التصریح ست پس احتمال تکذیب را دران راه دادن راه تصحیح صحاح مسدود
ساختن ست و وقوع طلاق زن بر حالف بعدم تصحیح صحاح کما صرح به ابن روزبهان
لازم و لهذا ابن ابی الحدید گفته ولولا ان هذا الحدیث اعنی حدیث خصومة
العباس و علی عند عمر مذکور فی الصحاح المجمع علیها لما اطلت التعجب من

من موضوع اذ لو کان غیر مذکور فی الصحاح لکان بعض ما ذکرنا
یطعن فی صحته وانما الحدیث فی الصحاح لاریب فی ذلک انتهی آنچه بود
فرموده که بعض ناس ازالهٔ این فقره از بگذر تورّع نموده اند غالبًا اشاره بجانب بخاری و نظرایش باشد
پس چنین تدلیس و خیانت فی النقل را تورّع نامیدن بعید از تورّع ست علاوه آنکه می گوییم
بمقتضای شعر شاعر ؎ نه هر جای مرکب توان تاختن + که جاها سپر باید انداختن
در هر مقام قول بکذب و وهم راوی کذاب نمی تواند شد بسا که بمقتضای الکذوب وضاع باشد
لیکن بمساعدت قرائن احتمال رد وهم بروایتها و متطرق نمیتواند شد ع هر سخن جایی و هر نکته
مقامی دارد + پس بمجرد ملاحظه اینکه در بعض روایات سنیه یا روایات امامیه احتمال وهم راوی
نظر بقرائن دالّه بران مجوّز شده باشد در هر روایت چنین احتمال جاری نمی تواند شد و مانحن فیه
بحمد الله بقرائن جلیه و ادلهٔ قطعیه صدق راوی در خصوص اسناد کذب و غدر و خیانت بشیخین
ثابت ست گو در فقرات آخر احتمال کذب را بوده باشد چه اصرار جناب سیده بر مطالب فدک
و ترک مکالمت با ابوبکر تا دم وفات و فرمودن لادعونّ الله علیک در هنگام اعتذارش
و استدلال و احتجاج بر حقیت خود در خطبهٔ طولانیه که ابوبکر جوهری و ابن اثیر و جمعی کثیر اعتراف
بآن نموده اند و همچنین دعوی فدک از جانب جناب امیر بعد انقضای زمان ابوبکر نیز در عهد عمر همه دلائل
واضحه است بر آنکه آن حضرت شیخین را در روایت موضوعه نحن معاشر الانبیاء الخبر کاذب
و غادر و در باب اخذ فدک ظالم و فاجر می پنداشت و ایضا تعدد طرق این روایت
دلالت بر صدق آن دارد چنانکه ابوبکر جوهری بچند طریق آنرا روایت کرده و فی
بعضها وانما تزعمان ان ابا بکر فیهما ظالم والله یعلم انه فیهما

لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی الله ابابکر فقلت انا اولی الناس
بابی بکر و برسول الله فقبضتها سنتین او قال سنین من امارتی
اعمل فیها مثل رسول الله و ابی بکر ثم قال و انتما تزعمان انی فیها
ظالم فاجر والله یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق وفی روایۃ
اخری زعمتما ان ابابکر کان فیها خائنا فاجرا والله لقد کان
امرا مطیعا تابعا للحق ثم توفی الله ابابکر فقبضتها فجئتمانی تطلبان
میراثکما الی قولہ وزعمتما انی فیها خائن فاجر پس تکذیب شیخین روایت
یا توہم توہیم راوی کہ باین شد و بیان میکند بہدم خانۂ انصاف ست و پس مؤید مافی
الجامع الابراہیم خانی ناقلا من کتاب الامامۃ والسیاسۃ للعلامۃ ابن قتیبۃ فی ذیل خلافۃ
عثمان ولفظہ ہکذا فبایعوہ علی التسلیم والرضا و شرط علیہم کتاب الله
وسنۃ رسولہ قال فجاءہ رجل من خثعم قال لہ علی بایع علی کتاب الله
وسنۃ نبیہ قال لا ولکن ابایعک علی کتاب الله وسنۃ نبیہ و
سنۃ ابی بکر و عمر فقال وما یدخل سنۃ ابی بکر و عمر مع کتاب الله
وسنۃ نبیہ انما کانا عاملین بالحق حیث عملا فابی الخثعمی الا
سنۃ ابی بکر و عمر وابی علی ان یبایعہ الا علی کتاب الله وسنۃ نبیہ
فقال لہ حیث الح علیہ بایع قال لا الا علی ما ذکرت لک فقال لہ
علی اما والله لکانی بک قد نفرت فی ہذہ الفتنۃ وکانی بحوافر
خیلی قد شدخت وجہک قال فلحق بالخوارج وقتل یوم النہروان

قال فبیضه قرابته یوم النهروان قتیلا وقد وطأت الخیل

وجهه وراسه ومثلت به فذکرت قول علی وقلت لله ابو الحسن

ما حرک شفتیه بشیء قط الا کان کذلک انتهی پس توهم وهم راوی

وهمی بیش نباشد خصوصاً نظر بمعاضدت آن باخبار متواتره عترت طاهره چه اکثر فرق شیعه

با انشعاب طرائق شان متفق الکلمه اند براینکه اهل بیت طیبین همواره احقاق خود و اسناد

ظلم و غصب بشیخین می نمودند و صدها دربیاده فرموده اند و این معنی در کتاب نهج البلاغه

که مصنفین اهل تسنن اعتراف نموده اند باینکه کلام معجز نظام آنحضرت ست مصرح ست حیث

قال بلی کانت فی ایدینا فدک من کل ما اظلته السماء فشحت علیها

نفوس قوم وسخت عنها نفوس آخرین و این کلام صریح ست در اینکه آنحضرت

تا هنگام خلافت خود که شیوخ ثلاثه بمقر خود شتافته بودند بر همان عقیدهٔ اولین راسخ

و ثابت قدم بوده و این زمرهٔ خلفا را غاصب و کاذب میدانستند و ایضاً چگونه عقل

عاقل تجویز می تواند کرد که خلیفهٔ ثانی با آن مهابت و رعب خلافت متصف باشد و راوی

روایت هم از خدام و اولیای خلیفه باشد باز توهم امری شنیع بلا حجت و سند نماید و علی

رؤس الاشهاد آنرا اذکر سازد و احدی از صحابهٔ کبار برا و نکیر ننماید و راوی بیچاره را

بران هم متنبه نسازد المعنی هرگز بعقل راست نمی آید بلکه مقتضای مقام این بود

که اگر خلیفه این کلام میگفت راوی توهم خلاف آن مینمود و پاس خلیفه را مرعی داشته باخفای

آن می پرداخت پس توهم وهم فاسد و وهم کاسد ست کما لا یخفی علی من اوتی کفلا من

الانصاف و قیاس این روایت بر روایات دیگر که جناب شیخ الطائفه دران حکم بتوهم و اشتباه

راوی یا غلط او فرموده قیاس مع الفارق ست چه حکم شیخ ناشی ست از امارات و دلایل
داله بر ظهور اشتباه و وهم از قبل راوی بخلاف ما نحن فیه که امارات و دلایل عدم توهم در آن
موجود و هر منصفی که از حال خلیفه و راوی و سیاق روایت مطلع باشد بعین الیقین میداند که
او بکمال تیقظ و عزم و جزم فقرهٔ مذکوره را روایت کرده نه این که بسبیل اشتباه و غلط ازو
سرزده و چون مقام استطرادی ست بذکر اسباب امارات داله بر وهم راوی در روایتیکه
جناب شیخ احتمال وهم را در آن متطرق فرموده نپرداخته شد تا کلام از ما نحن فیه خارج نشود
اما عبارت شافی شرح کافی که نقل فرموده پس حقیقت حال این ست که شرحی باین نام درین بلاد
بنظر نرسیده و حال مصنفش هم کما ینبغی معلوم نیست کاش فاضل رشید تصریح بنام مصنف
آن میفرمود و آنچه از شروح درین باب بملاحظه رسیده شرح ملا صالح مازندرانی ست
و شرح فارسی ملا خلیل قزوینی ست و شرح ملا صدر الدین شیرازی و هیچیک از اینها عبارت
از شافی موجود نیست لا بعینها و لا بمضمونها بلی از دیباچه شرح فارسی مذکور واضح میشود که
شرحی عربی مسمی بشافی از ملا خلیل سابق الذکر بقالب تصنیف در آمده محتمل که شرح منقول عنه
همان شرح باشد لکن مضامینی که فاضل رشید از آن نقل نموده در شرح فارسی از آن عینی و اثری
نیست و کیفما کان اگر تمام عبارت صحیحه شرح شافی بملاحظه می آمد حقیقت حال منکشف می شد
عبارتیکه درین مقام از شرح باب ما یاتی الاثنی عشر نقل نموده سقم و غلط آن نه چندان واضح ست
که حاجت به بیان داشته باشد زیرا که عبارت حدیث را که نقل فرموده اعنی قال
رسول الله لاصحابه آمنوا بلیلة القدر و انها تکون لعلی بن ابیطالب
و لولده و لا تکذبوا بها و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله الخ

ممدوح والموجود فی الکافی هکذا وبهذا الاسناد قال قال
رسول الله لاصحابه آمنوا بلیلة القدر انها تکون لعلی بن ابی طالب
ولولده الاحد عشر من بعده وبهذا الاسناد ان امیر المؤمنین قال
لابی بکر یوما لا تحسبن الذین قتلوا الآیة واین حدیث علیحده است که
فاضل رشید یک حدیث دانسته آورده وشاید غالب که سقم نسخه منقول عنها باشد پس جای
مواخذه از فاضل مخاطب نباشد لکن عجب که بلحاظ عدم ارتباط فقرات سابقه با عبارت لاحقه هم
نظر نفرموده اند طرفه آنکه در آخر حدیث چنین نقل نموده وتب الی الله مما فی یدیک فانه لا
حق لک فیه الخ حال آنکه تمام این فقره در کافی چنین است وتب الی الله مما
فی یدیک انه لا حق لک فیه قال ثم ذهب فلم یر پس تحریر کرد لفظ ثم
ذهب تا آخر را نقل نفرمودند با اینکه چندان طولی نداشت که اشاره بسوی آن بکلمه
الی آخره نموده شود وغالب که بخیال شریف ایشان چنین گذشته که اگر این فقره را نقل نمایم
مبادا شخصی تفطن نماید باینکه قول صاحب شافی اقول هذه الفقرة مما اختلف
فیها اختلافاً اشاره بسوی همین فقره است لهذا حذف آن اولی دانستند لکن قدرت
الهی را تماشا باید نمود که لفظ الی آخره بدون قصد از زبان قلم وقائع رقم جاری شده
وبخیال شان نرسیده که هرگاه کسی علامت الی آخره را خواهد دید البته خواهد دانست که
در آخر حدیث عبارتی بود که در اینجا منقول نشده پس لا محاله بذهن او خواهد رسید که فقره
هذه الفقرة که در عبارت شافی مذکور است میتواند شد که اشاره بسوی آخر حدیث بوده باشد
بالجمله احتمالات مختلفه در فقرهٔ اخیرهٔ محذوفه من حیث المعنی متطرق میتواند شد از جانب ضمیر فیها

بسوی پیغمبر خدا یا بسوی خلیفهٔ اول و همچنین در لفظ لم یرکه مبنی للفاعل هم میتواند شد و هم مبنی
للمفعول و در مرجع ضمیر مستتر نیز وجوه کثیره محتمل کما یظهر من الرجوع الی الشروح پس گمان
غالب همین است که قول صاحب شافی فی هذه الفقرة مما اختلف فیها اختلافا فاشاره بسوی
همین فقره محذوفه باشد وکیفما کان چه یلعن بعضهم بعضا ونحن مستعیذون
بالله بل نقول هذا من ملحقات الجاهلین بالله ورسوله هیچ
درست نمیتواند شد واصلا ربطی وتعلقی بعبارت حدیث ندارد کما لا یخفی علی المتفطن
پس ما دامیکه تمام عبارت صحیحه که در کتاب شافی درینمقام مذکور شد بنظر نرسد حقیقت حال
دریافت نمیگردد ولا یبعد ان یکون هذه العبارة من ملحقات الجاهلین و آنچه فرموده که بعضی
از مصنفین شیعه درین جمله حدیث کلینی بجهت مشتمل بودن آن بر اهانت صدیق اکبر قائل شده که
آنرا جاهلین بالله ورسوله الحاق کرده اند طرفه مضمونی است اولا نمیدانیم که کسی که از اهانت
خلیفهٔ اول اینقدر استنکاف خواهد داشت چگونه در شیعیان محسوب خواهد شد وثانیا از عبارتیکه
از شافی شرح کافی نقل فرموده هرگز مستفاد نمی شود که بجهت استلزام اهانت ابوبکر احتمال
الحاق را نقل کرده باشد و معهذا مشار الیه در قول شارح هذه الفقرة هم متعین نیست بلکه
مظنون آنست که فقرهٔ ثم ذهب فلم یوکه ذی وجوه محتمل است مشار الیه باشد پس چنین
عبارت سقیمه که مقطوع الراس والذنب است و حال مصنف و مصنفه هنوز منقح نگشته جای
تمسک نیست و هرگاه بحمد الله و عونه از قدح و جرح احتمال طرح روایت کافی ذمین غادرین خائنین
فارغ شدیم عنان خامه را بسوی تزییف و توهین تاویل علیل منعطف میسازیم پس بدانکه
قطع نظر از اینکه خود از امام نووی نقل نموده که او معترف باشد و با به تاویل گشته آنچه در

مادهٔ تاویل الفاظ شنیعه فظیعه که راوی آنرا بکذب دروغ منسوب بعباس ابن عبد المطلب
مخاطباً بعلی ابن ابیطالب علیه السلام نموده وحاشاه عن مثله مرقوم قلم افادت رقم شده
پس شاهد و دلیلی بران مذکور نساخته اند و تاویل بلا قرینه و شاهد غیر مسموع ست طرفه ترا
این ست که اگر بسبب این تاویل که بکمال جد و جهد آنرا بر آورده اند کلام حضرت عباس را
از شناعت و فظاعت میشود چشم ما روشن لیکن درینصورت معنی کلام فاضل رشید که
نسبت اینمعنی بطرف حضرت امیر از عامهٔ مومنین قبیح و شنیع وحاشا جنابه الرفیع من هذا اللفظ
الفظیع هیچ مفهوم نمی شود چه هرگاه شناعت از کلام بسعی جمیل رشادت مقام زائل شده
باشد نسبت آن بطرف عامهٔ مومنین چه عیب دارد و اگر بعد از تاویل هم شناعت باقی ست
پس ازین در دسر چه حاصل و بر تقدیر معنی این فقره که لکن نه از صنو الاب در حالت غضب هیچ
درست نمی آید چه مرتکب امر رکیک شنیع و فظیع باشد مستحق ملام و عتاب خواه صنو الاب باشد و
خواه صنو الجد انما خلقت الجنة لمن اطاع الله ولو كان عبدا حبشيا
وانما خلقت النار لمن عصى الله ولو كان سيدا قرشيا کلام دینی امر
که دران اقارب و اباعد یکسان اند و عصوبت و عمومت دران بکار نمی آید اما حال غضب
فان بلغ حدا يسقط التكليف فلا كلام فيه ولا حاجة الى التاويل و اگر تکلیف باقی ست پس شناعت و
لوم هم باقی معهذا اگر غضب عذر موجه باشد برای عامهٔ مومنین هم عذر بآن صحیح باشد
لا خصوصية له بصنو الاب و اگر نا موجه ست همه جا نا موجه طرفه آنکه کلام فاضل مذکور دلالت
دارد بر آنکه نسبت معانی مذکوره که در الفاظ مزبوره تراشیده اند بسوی جناب امیر از
عامهٔ مومنین صحیح ست لاکن قبیح و شنیع و هذه من الاعاجیب چه مراد حضرت عباس کما هو حقه

اینست که مخاطب مرا بهم خود میگوید و رعایت حق عمومیت نمی نماید و اطنابت سخن میکند و نتیجه
اورا بآن امر میکنم انتهی خود ظاهرست که عامه مومنین بطرف آنجناب چگونه نسبت میتوانند نمود
و افاده عجیب جدا و کیفا کان چون کلام در تاویل این کلام تعلقی باین مقام ندارد لاجرم
طی کشح از اطناب و اسهاب کلام در بیان متعلقات آن نموده بر سر کاذبین غادرین
و اخوات آن قرار داده قطع نظر از بیهوده تکیه دارد با مقام نمی سازد چه حمل لفظ بر غیر ظاهر
محتاج بدلیل ست و لیس فلیس بلکه دلائل و قرائن جلیه که پاره از آن سمت نگارش یافته داعی
بر حمل آن الفاظ بر معانی ظاهره متبادره آن ست پس مساغ تاویل چه باشد لاسیما نظرا الی
الفاضل العزیز فی الباب الاول من تحفته حیث قال مشیرا الی اهل السنة و مذهب این فرقه
آنست که کلمات طیبات مرتضی را محمول بر ظواهر آن باید داشت نه بر تقیه و خلاف معانی
چنانچه کلام الله و کلام الرسول را نیز بر ظاهر آن حمل باید کرد چه امام بحق نائب پیغمبرست و
نصوص پیغمبر همه محمول بر ظاهرست الخ پس عمر که بزعمش نائب پیغمبرست چرا کلامش محمول
ظاهر نباشد و ما بحمد الله بعرض بیان و عیان می آریم که تاویلات اربعه که برای الفاظ
چارگانه نوشته اند تاویل خالی عن التحصیل ست که احدی از عقلا بآن رکون نخواهد نمود
تفصیل این اجمال آنکه لفظ کاذب که در تفسیر مذکور منسوب ست مفرد کاذبین ست پس
اشاره بسوی کریمه فنجعل لعنت الله علی الکاذبین بوده باشد عجب که لفظ راشد را
و کلام خلافت پناه تلمیح بحدیث علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین قرار دهند
و لفظ کاذب را تلمیح بسوی کریمه مذکوره قرار ندهند و معنی حقیقی کذب دروغ گفتن و معنی
کاذب دروغگو فی الصراح کذب کذب مثال گنبد و کذب و کذاب دروغ گفتن مع فاکه فهو

کاذب وکذاب وکیذبان بضم الذال وکذبان وکذبانة وکذبة مثال همزة وکذبذب بالضم مشدد الذال ومخففا دروغگو کذا [illegible] کاذب الخ واطلاق آن بغیر قول در سبیل توسع ومجاز در بعض موارد وارد وقال ابن الاثیر فی النهایة فی الحدیث صدق الله وکذب بطن اخیک استعمل الکذب ههنا مجازا حیث هو ضد الصدق والکذب یختص بالاقوال فجعل بطن اخیه حیث لم ینجع فیه العسل کذبا لان الله قال فیه شفاء للناس ومنه حدیث صلوة الوتر کذب ابو محمد ای اخطأ سماه کذبا لانه یشبهه فی کونه ضد الصواب الخ وقال الزمخشری فی الفائق قال ابو علی الفارسی الکذب ضرب من القول وهو نطق کما ان القول نطق فاذا جاز فی القول الذی الکذب ضرب منه ان یتوسع فیه فیجعل غیر نطق فی نحو قوله قد قالت الانساع للبطن الحق ونحو قوله وصف التنور فکر ثم قال فی التکفیر جاز فی الکذب ان یجعل غیر نطق فی نحو قوله کذب القراطف والقروف فیکون ذلک انتفاء لهما کما انه اذا اخبر عن الشیء علی خلاف ما هو به کان ذلک انتفاء للصدق فیه انتهی وهرگاه این را یافتی پس میگوییم اراده خاطی فی الرایه از کاذب بسبیل مجاز هم درین مقام صحیح نیست زیرا که قول عمر فقال ابوبکر قال رسول الله ما ترکناه صدقة فرأیتماه کاذبا غادرا خائنا صریح ست درانکه کذب فی الروایة منظور ست نه خطا فی الاجتهاد نقل روایت را اجتهاد نامیدن

وایضاً اگر جناب امیر را خاطی فی الرای میدانستند چرا جناب سیده غضبناک بر او
می شدند و ترک مکالمه بادی می نمود و هجرت از و اختیار میکردند و وصیت منع حضور وے
بصلوٰة جنازه میفرمودند آخر مجتهدین باہم اختلافها می کنند اما منجر بتفسیق و تکفیر
نمی شود پس لامحاله مراد از کذب همان معنی متبادر ظاهر باشد و پس ایضاً در مقابلۂ آن
قول عمر واللّٰه یعلم انه لصادق و قول او واللّٰه یعلم انی لصادق چه
دار و مجتهد را حلف بر عدم خطای خود یعنی چرا و چه میدانست که خدا صادق میداندیا
کاذب بلکه هرگاه خود میگوید که حضرت امیر را کاذب میدانستند بمعنی که باشد و جناب
رسالتماب در حق آنحضرت فرموده علی مع الحق والحق مع علی و حقتعالی میفرماید و
مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی پس حق میدانند که علی با حق است
پس چگونه برخلاف آن حقتعالی شیخین را صادق خواهد دانست خود انصاف فرمایند که
اگر یکی از مجتهدین ابو حنیفه و شافعی مر دیگری را بگوید واللّٰه یعلم ان فلانا کاذب و
فلانا صادق جائز نخواهد بود اللهم الا ان یقال منشا قوله هذا
موافق رایه بالکتاب وان هو الا شئ عجاب وایضاً قول عمر
فرایتماه و رایتمانی از افعال قلوب ست که متعدی الی المفعولین بمعنی علم و
قطع میباشد و در تخطیه و تصویب مجتهدین قطع حاصل نمی شود قطعاً وایضاً این تاویل
کذب مکذب آنست که نووی از مازری نقل نموده من اعترافه بانسداد ابواب التاویل
ولا یصار الی المجاز من غیر دلیل و آحدی انکار از استعمال کذب بالمعنی المجاز
باوجود قیام قرائن علی حسب اقتضاء المقام نکرده لیکن ما نحن فیه بخلاف آن ست

پس استشهاد بکلام تفتازانی وحیالی خیالی بیش نیست وانچه فرموده والکذب کثیرا ما یجیئ بهذا المعنی پس بر تقدیر تسلیم مستلزم رفع شناعت ست از قول قال ابو حنیفة کاذب عند الشافعی وبالعکس ولعله لا یرضی به منصف رشید وازہمین جاست که شارح کرمانی در ذیل شرح این حدیث در تفسیر صادق گفته صادق فی القول وبعد لفظ بار قید فی اصل زیاده فرموده الاثم هو العاصی المذنب وهو المعنی المتبادر الحقیقی فی القاموس الاثم بالکسر الذنب والخمر والقمار وان یعمل ما لا یحل اثم کعلم اثما ومأثما فهو اثم واثیم واثام واثوم وقال الجوهری فی الصحاح الاثم الذنب وقد اثم الرجل بالکسر اثما ومأثما اذا وقع الاثم فهو اثم واثیم واثوم ایض واثمه الله فی کذا یأثمه ای عده علیه اثما فهو مأثوم وانشد الفراء للنصیب فهل یأثمنی الله فی ان ذکرتها وعللت اصحابی بها لیلة النحر ویروی بکسر الثاء وضمها واثمه بالمد اوقعه فی الاثم واثمه بالتشدید ای قال له اثمت وقد یسمی الخمر اثما قال الشاعر شربت الاثم حتی ضل عقلی + کذاک الاثم یذهب بالعقول وتأثم ان یخرج عنه وکف والاثام جزاء الاثم قال تعالی یلق اثاما وناقة اثمة ونوق اثمات ای مبطیات قال الاعشی جمالیة تغتلی بالرواق اذا کذب الاثمات الهجیر انتهی ما اردناه

بر مبطی عن الثواب از قبیل توسع و مجاز باشد مثل ثم الناقة و التشبیه بها و اطلاق بر مجتهد
مبطی عن الثواب لو بالمجاز و در مقام بعید از صواب زیرا که خطای اجتهادی باعث
یک ثواب است پس اطلاق مبطی عن الثواب بران نتوان نمود کما زعمه الفاضل الرشید
بالجمله در خطای مذکور ثواب حاصل و سرعت و بطوء حصول آن معنی ندارد اللهم
الا ان یقول بطوء الثواب فی الخطاء و السرعة فی الصواب و لا اظن ان یرضی
احد من العقلاء بمثله فی الجواب الخائن فاعل من الخیانة و هو عدم النصح فی الامانة
ان دینیة فدینیة و ان دنیویة فدنیویة و امانت دینیه که عبارت از ادای
حقوق الله و حقوق عباد باشد بر ذمه خلیفه زیاده از دیگران ست انچه فرموده
مسطور انه ما کان ثمه عقد امانة فکیف یتصور الخیانة التی لا یمکن الا فیها عجیب جدا
لابتنائه علی الغفلة من قول ابن الخطاب حسبنا الکتاب مع انه ورد فی التنزیل
انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض قال فی النهایة و فیه انه رد شهادة
الخائن و الخائنة قال ابو عبید لا نراه خص به الخیانة فی امانات الناس
دون ما افترض الله علی عباده و ائتمنهم علیه فانه قد سمی ذلک امانة فقال
یا ایها الذین آمنوا لا تخونوا الله و الرسول و تخونوا اماناتکم فمن ضیع شیئا
مما امر الله به او رکب شیئا مما نهی الله عنه فلیس ینبغی ان یکون عدلا انتهی
و بر تقدیر تسلیم تاویل مذکور اعنی ارادة عدم النصح من الشیخین ثبت المطلوب ایضا
زیرا که چون خائن مقابل راشد ست پس منافی رشد باشد و لعله لا یرضی به الرشید
الغادر هو الغادر الذی قال فیه النبی صلعم لکل غادر لواء یوم القیامة و بروایة اخری

لکل غادر عند استه یوم القیامة وفی ثالثة لکل غادر لواء یوم القیامة یرفع له
بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة وازینجا واضح گردید که
نزد سرین شیخین لوای از ہمہ الویہ کلان تر خواہد بود چہ امارت شان نسبت
بما سوا ارفع وغدر شان بجناب رفیع حضرت امیر سید عباس صنو الاب آنجناب
اعظم بوده پس رفیع می باید ولی افلح من رفع رایة این ست حال لواء کلانی
اخروی ایشان اما لواء کوچکی المرفوع عند استه لا افلح الرافع المرفوع
علیه پس خوف اسارت ادب رخصت گستاخی بذکر آن نمی دهد فودی در
شرح حدیث مذکور بعد کلامی میگوید وفی المشهور ان هذا الحدیث وارد فی
ذم الامام الغادر وذکر القاضی عیاض احتمالین احدهما هذا وهو نهی الامام
ان یغدر فی عهوده لرعیته الکفار وغیرهم او غدره للامانة التی قلدها
لرعیته والتزم القیام بها والمحافظة علیها ومتی خانهم او ترک الشفقة
علیهم والرفق بهم فقد غدر بعهده والاحتمال الثانی ان یکون
المراد نهی الرعیة من الغدر بالامام فلا یشقق علیه العصی ولا یتعرض
لما یخاف حصول فتنة بسببه والصحیح الاول انتهی بلفظه پس
بر تقدیر تسلیم معنی ترک شفقت که فاضل رشید از راه شفقت
بحال شیخین ارشاد فرموده بنا بر نص قاضی و تسلیم
نووی تارک شفقت داخل در غادر که موضوع حدیث
است خواهد بود لاسیما هرگاه ترک شفقت در حق

مثل نفس رسول و زہرای بتول وعم نبی باشد خود انصاف فرمایند حاجت عرض نیست
فما افاده لا یغنی ولا یجدی نفعا علی ان مقابل الغادر ہو التابع للحق فیکون بمعنی الغادر الناکث
للحق والغدر کل الغدر عن الفاضل الرشید حیث زعم ان الرشید یقابل الغادر ولیس الامر کذلک
وانما الراشد یقابل الخائن والتابع للحق یقابل الغادر علاوه آنکه اگر قول عمر راشد اشاره
بحدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین باشد پس جناب امیر
شیخین را راشدین ندانسته باشند بلکه نزد آنجناب مثل دیگر خلفای جائر که بعد از خلفای
راشدین سفیان بهم رسیده بوده باشند وہو انفع لنا وقال فی النهایة بعد نقل الخبر المذکور
الراشد اسم فاعل من رشد یرشد رشدا ورشد یرشد وارشدته
انا والرشد خلاف الغی انتهی پس مقابل آن بمعنی غاوی باشد وانچه در بیان
مفاد قول عمر مخاطبا لعلی وعباس گفته که شما گمان کردید ابوبکر صدیق را خاطی در رای
وآتی بما لا ینبغی وتارک شفقت وخیرخواہی وخدا میداند که او راست گفتار نیکو کردار مہتدی
تابع حق بود انتهی مقام استعجاب ست زیراکه از رہگذر راست گفتاری ترجمه صادق
بلفظ راست گفتار فرموده اند ومقابل آن با خاطی فی الرای غیر صحیح پس مراد از کاذب
دروغگو باشد وہذا مناقض لما بینه آنفا فی العبارة العربیة وہو دلیل علی قوة القوة
الحافظة وتعبیر از راشد بمہتدی دلیل صریح ست براینکه غیر راشد ضال خواہد بود ودیگر
مسامحاتیکه در تقابل الفاظ مذکوره در حدیث مذکور واسقاط ترجمه بعض آن بعمل آورده اند
بر خبیر بصیر پوشیده نیست لا نطول الکلام بذکرها اما ما اتی به اخیرا
فی مقام الفخار فلیس من جلیة العار بعار ولو انصف الفاضل

السديد يعلم ان ما التقطه الا مما ارشدنا اليه ذلك الرشيد
فاغنانا وحرفه عن محله المشيد فما هي بضاعتنا سرقت فردت
الينا، وما هي لنا يجعلها علينا، وقد اجبنا عنه بحمد الله باجوبة
سديدة، وبطشنا بايدي النقوض بطشة شديدة وفي
اعتراف النووي والمازري بانسداد باب التاويل ابين
شاهد وادل دليل على ان ما ذكره لا يستاهل بازيد تاويلا
فضلا عن التفسير ولا ينبئك مثل خبير انتهى اور حال عثمان کا یہ کہ
حضرت عمار اور اور اصحاب کبار اونکی مذمت کرتی تھی اور معائب اونکی لکھتی تھی اور
اونکو دکھلاتی تھی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عثمان کو بشارت عذاب الیم کی دیتی تھے
چنانچہ سید المتکلمین جناب مولانا مفتی محمد قلی طاب ثراہ تشیید المطاعن میں بعد نقل
روایات کثیرہ کی کتب معتبرہ اہل سنت سے تحریر فرماتی ہیں مذمت کردن عمار رض
عثمان را در تاریخ صغیر بخاری مع اصابہ مذکورست کما سبق واز رسالہ تاخیر الظلامہ جلال الدین
سیوطی گذشت کہ اصحاب رسول خدا معائب عثمان نوشتند وعمار آن نوشتہ پیش عثمان
برد و دشمنی عمار با عثمان وخلع نمودن او عثمان را و برانگیختن مردم را بر او از استیعاب
العیون منقول شد ونیز از کتاب [illegible] التصنیف پدیدار است منقول شدہ کہ عمار
می گفت کہ عثمان [illegible] آورد و امارت و خلافت را بازی نمود [illegible]
کردن ابوذر رض بر عثمان از صحیح مسلم وشرح تجرید قوشجی سابقا مذکور شد [illegible] صحیح مسلم مذکورست
ابوذر در [illegible] آمد وگفت بشارت دہ [illegible] کہ [illegible] شدہ

باتش جهنم نهاده شود آن سنگ بر سر پستان یکی از ایشان پس بر آید
از استخوان شانه و نهاده شود بر استخوان بازو پس بر آید از سر پستان و در مفهم
تصریح کرده که گفته‌اند که این انکار ابی ذر برای آن بود که سلاطین برای خود مال
بیت المال گرفته جمع کرده بودند و سلاطین زمان ابی ذر همین خلفای ثلاثه
بودند غیر شان و علامه توربشتی تصریح کرده که ابوذر بعد صلوة جمعه مذمت
عثمان می‌کرد و اورا از اهل دنیا می‌گفت و هرگاه عثمان را می‌دید آیه یوم
یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم و
ظهورهم میخواند و در صواقع نصر الله کابلی که این مخاطب سرقه آن
کتاب کرده در جواب از راندن عثمان ابی ذر را بربذه مذکورست
لو فرضت صحة الضرب والنفي فلعل ذلك لما روي عنه انه كان
يتجاسر عليه بما هو يهد ولايته ويوبخه على ذخر الاموال و
يتلو اذاه الذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في
سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم و در تاریخ خمیس مذکورست فاما ابو ذر
فروي انه كان يتجاسر عليه ويجيبه الكلام الخشن ويفسد عليه
ويشهر الفتنة وكان يروي ذلك التجاسر عليه الى ذهاب هيبته
وتقليل حرمته و ابن مسعود نیز بر عثمان طعن می‌کرد چنانچه در صواعق محرقه گفته اما
ابن مسعود فكان ينقم على عثمان كثيرا فاقتضت له المصلحة في عزله و در تاریخ خمیس
مسطورست اما ما ادعوه من حبس عطاء ابن مسعود فكان ذلك في

مقابله ما بلغه عنه ونیز در صواعق گفته ولو فرضت صحته ای صحة ضرب
عثمان ابن مسعود لم یکن باعظم من ضرب عمر لسعد بن ابی وقاص
بالدرة علی راسه حین لم یقم له وقال انک لم تهب الخلافة فاردت
ان تعرف ان الخلافة لا تهابک فلم یتغیر سعد من ذلک فابن مسعود
اولی لانه کان یعیب عثمان بما لا یبقی له حرمة ولا هیبة اصلا انتهی
ازین کلام صریح معلوم می شود که ابن مسعود چنین طعن و تشنیع بر عثمان می کرد که با آن
عثمان را اصلا در نظر مردم وقعی و حرمتی باقی نمی ماند و آن نیست جز تفسیق و تضلیل او
ونیز وقتیکه عثمان ولید ابن عقبه را عامل کوفه کرد ابن مسعود را گفت لا زادک الله
خیرا ولا من بعثک کما سبق من انسان العیون و طعن کردن سعد نیز بر تولیت
ولید گذشت و عائشه صدیقه از طعن گاهی نشد نوبت بتکفیر عثمان رسانیده چنانکه گذشت از
انسان العیون و عبد الرحمن بن عوف که نزد اهل سنت از عشره مبشرین است بنابر
روایات موضوعه ایشان بسوء عهد آپس او نماز تمام خوانده بر عثمان ملامت کرد
و مهاجرت او نمود تا دم واپسین کلام با او نکرد کما سبق من المختصر فی اخبار البشر
و شرح العقیدة المرة اور عجیب کہ جس کلمہ گویان زبان آنحضرت اور انہین سے
خاص مجمع اہل بدر اور انہین سے خاص مجموع عشرہ مبشرہ اور انہین سے خاص
اصحاب ثلاثہ ساتھ صفات جامعین مصرحہ کلام مخاطب کی حسب روایات کتب معتبرہ
اہل سنت موصوف ہوئی تھی جامع ہوا انکا کیونکر پایہ ثبوت کو پہنچیگا اور جبکہ ذکر حضرات صحابہ جامعین
قرآن حسب مرویات اہل سنت معرض بیان مین آیا تو طبیعت چاہا کہ کچھ حال صحابہ مفسرین کا بموجب

جناب امام المتکلمین کاسر اعناق مخالفین کتاب استقصاء الافحام مین تحریر فرماتی ہین طبقۂ اولے

طبقۂ خلفا و صحابہ است چنانچہ جلال الدین سیوطی در اتقان میفرماید النوع الثمانون فی

طبقات المفسرین اشتهر بالتفسیر من الصحابة عشرة الخلفاء الاربعة

وابن مسعود وابن عباس وابی بن کعب وزید بن ثابت وابو موسی

الاشعری وعبد الله بن زبیر انتهی حقیر میگوید که ادخال سیوطی اسامی متبرکۂ

خلفای ثلثہ در زمرۂ مشتهرین بتفسیر ظاہرا محض برای تبرک بوده باشد ورنه ظاہر است که

ازین حضرات روایت تفسیر نہایت قلیل و نادر است والنادر فی حکم المعدوم علی

ما افاد جامع العلوم اعنی صاحب القوة القدسیة مصنف التحفة

الاثنی عشریة واما کون روایات الثلثة فی التفسیر نادرة نزرة فیظهر

من الاتقان حیث قال فیه فاما الخلفاء فاکثر من روی عنه منهم علی

ابن ابی طالب والروایة عن الثلاثة نزرة جدا و بعد بیان سبب قلت روایت میگوید

ولا احفظ من ابی بکر فی التفسیر الا آثارا قلیلة جدا لا تکاد

تتجاوز العشرة دانا قریب میدانی که مرویات جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام را

سیوطی آن را بکثرت متصف دانسته آنقدر کم است که نزد متکلمین حضرات اہل سنت در حکم عدم افتاده

پس ہرگاه روایات جناب امیر علیه السلام که اکثر بوده در حکم معدوم باشد از روایات خلفای ثلاثه که

سیوطی خود آن را نہایت قلیل گفته چه می پرسی و در تحقق آن بزمرۂ معدومات چه ارتیاب

و احتمال داری ہیچ میدانی که باعث این قلت روایت چه بوده از افادۂ جناب ابو ہریره که

مخاطب جناب ساعی بلیغ در تحریر او از کذب وافترا که بتقدیم رسانیده وان لم تکن

الاکرم علی الماء واعتراء بالهباء ظاہرست کہ سبب عدم اطلاع زمرهٔ مہاجرین انصار
بر مسائل و آثار استعمال بکار و بازار و دیگر اشتغال دنیاے ناپائدار و عدم ملازمت سرور رسل انجناب
بود چنانچه در صحیح بخاری مذکورست که ابوہریرہ گفت ان اخواننا من المهاجرین کان یشغلهم
الصفق بالاسواق وان اخواننا من الانصار کان یشغلهم العمل فی
اموالهم وان اباهریرة کان یلزم رسول الله صلی الله علیه وسلم
بشبع بطنه ویحضر مایحضرون ویحفظ مایحفظون انتهی واجمال
جناب ابی ہریرہ را کہ ایشم عند الاعیان خصوصاً بعد ملاحظهٔ افادات رشیدی کافیست
غنیمت شمرده حیلهٔ خلاص استغنای خلفای ثلاثه ازین بیان سازند که صحابهٔ عظام بالتخصیص
سیما خلیفهٔ ثانی با وصف آن همه فطانت و غلظت که تردانی امر حق باز گفتند چنانچه هرگاه
جناب شان جهل خود از آیات قرآنی یادے با انهمه دانی ظاہر فرموده اند بلکه از غایت جسارت
بعض آیات قرآنیه رد فرموده اند بیچاره ابی بن کعب را یا ای ضبط آن باقی مانده بر ملا گفت
که مرا قرآن شریف مشغول ساخت و ترا مشغول کرد صفق بالاسواق در کنز العمال
مذکورست عن ابن جریج عن عمرو بن دینار قال سمعت بجالة التمیمی قال
وجد عمر بن الخطاب فی حجر غلام فیه النبی اولی بالمومنین من
انفسهم وهو ابوهم فقال احککها یا غلام فقال والله لا احکها
وهی فی مصحف ابی بن کعب فانطلقوا الی ابی فقال له ابی
شغلنی القرآن وشغلک الصفق بالاسواق اذ تعرض رداءک
علی عنقک بباب ابن العجماء انتهی نیز در کنز العمال مذکورست عن الحسن ان عمر بن الخطاب

رد علی ابی بن کعب قراءة اية فقال ابی لقد سمعتها من رسول الله صلی
الله علیه وسلم وانت یلهیك یا عمر الصفق بالبقیع فقال عمر صدقت
الحدیث وعجب آنست که فاضل رشید با آنهمه رشادت وسعادت تحسین ابی بن کعب شان
خلافت مآب را در شوکت عمریه بشاشت وانبساط تمام وارد می نماید وتصدیق آن میگوید
وتحیط شوکت عمریه اقتضای نمیفرماید چنانچه بعد ذکر اینکه ابی بن کعب هرگاه عمر انکار بر قرارت او
شخصی را تعلیم آن کرده بود ونمود بمخاطبه ودر مرتبهٔ ثالث گفت والله لقد انزلها الله
علی جبرئیل وانزلها جبرئیل علی محمد فلم یستأمر فیها الخطاب و
لا ابنه گفته واز انجمله است مخالفت وتشدد ابی مذکور با ایشان یعنی خلیفهٔ ثانی در قرات
کریمه والذین اتبعوهم باحسان که قرات حضرت عمر بدون واو بود وقرات
ابی ودیگران با واو بود چنانکه در منهاج الهدایه در تفسیر کریمه والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار الخ می فرماید وروی ان عمر سمع رجلا یقرؤها
فقال من اقرأك هذا فقال اقرأنیه ابی بن کعب فدعاه فسأله
فقال اقرأنیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانك لتبیع القرظ
بالبقیع قال صدقت الی اخر الروایة وچنانچه جناب خلیفهٔ ثانی از مزید انصاف
بانصاف اعتراف بصدق ابی بن کعب در ادعای او که جناب شان را صفق بالاسواق
بلهو انداخته واز آیات قرآنی بیخبر داشته بودند همچنان در دیگر وقائع خود هم ابتدای انشای
چنین کلام صدق التیام فرموده اند چنانچه در صحیح بخاری مذکورست که جناب شان بعد آنکه
مسئلهٔ استیذان که ابوموسی اشعری بیان آن کرده بود وخود بآن جاهل بودند وبشهادت

ابو سعید خدری بثبوت پیوسته گفته خفی علی هذا من امر النبی صلی الله علیه
الهانی الصفق بالاسواق وظاهر است که بزاز بودن دلالی در میان بایع ومشتری
بوده باشد چنانچه کمال الدین محمد بن موسی بن عیسی دمیری شافعی که جلائل فضائل او ظاهر
کتب تراجم باشد و وجیز الکلام فی ذیل دول الاسلام تصنیف سخاوی وطبقات فقهای شافعیه
ابن جماعه وعقد ثمین فی تاریخ بلد الله الامین تالیف تقی الدین فاسی و مدینة العلوم وغیر آن
مخفی نیست در حیوة الحیوان میفرماید وذکر التوحیدی فی کتاب بصائر
القدماء وسائر الحکماء صناعة کل من علمت صناعته من قریش
فقال کان ابو بکر الصدیق بزازا وکذلک عثمان وطلحة وعبد
الرحمن بن عوف وکان عمر دلالا یسعی بین البائع والمشتری
اما جناب امیر المؤمنین یعسوب الدین علی بن ابی طالب علیه الصلوة والسلام پس که سیوطی
ادعای کثرت مرویات آنحضرت فرموده لیکن غالبا نزد متعصبین محمول بر کثرت اضافی باشد
زیرا که بتصریحات افاخم متکلمین و اعاظم متبحرین اینحضرات روایات تفسیر از انجناب کمتر است تا آنکه بعض دیگر
بعض حضرات انکار آن علی الاطلاق کرده گفته اند که هیچ تفسیری از آنحضرت ثابت نیست و اگر
شرم و آزرم را کار فرموده گفته اند که چیزی قلیل از آنحضرت مروی ست وجود وعدمش برابر
کرده اند که مصحح اطلاق مرجوع الیه بودن آنحضرت درباره تفسیر نمیتواند شد نمیبینی که چنانکه
اهل حق مرجوع الیه بودن آن جناب در علوم ذکر کنند این بزرگان دین جواب آن بهم آیند
در خبط و افترا جدال و جدال بلکه نفاق و ضلال بر بافند و انتساب علوم را با آنحضرت باطل

ان العلماء والحکماء والمنجمین یاخذون بقولہ فذلک من البہت و
التزویر ہذا التفسیر منسوب الی ابن عباس الی مقاتل الی مجاہد الی
الزہری وغیرہم ومنسوب الی علی احاد من مسائلہ وابن تیمیہ در جواب
منہاج الکرامہ در رد انتساب تفسیر بجناب امیر المومنین علیہ السلام میگوید ہذا ابن عباس
نقل عنہ من التفسیر ما شاء اللہ بالاسانید الثابتہ لیس فی شیء منہا
ذکر علی وابن عباس یروی عن غیر واحد من الصحابہ و بعد فاصلہ نیز
میگوید و روایتہ ای روایۃ ابن عباس عن علی قلیلۃ جدا ولم یخرج
اصحاب الصحیح شیئا من حدیثہ عن علی و نیز میگوید و ما یعرف بایدی
المسلمین تفسیر ثابت عن علی این کلام نص صریح ست بر آنکہ ہیچ تفسیر ثابت از
جناب امیر المومنین علیہ السلام در دست مسلمانان شناختہ نمیشود و شعبی کہ از اعاظم ائمہ اہل سنت
است نص کردہ بر اینکہ ہر قدر کہ بر جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام احادیث بافتہ شدہ بر ہیچکس
افترا نشدہ و ابن سیرین کہ از اکابر ایشان ست چنان گمان داشت کہ عامہ آنچہ از ان حضرت
روایت کردہ شدہ باطل و موضوع ست در میزان الاعتدال مذکور ست حصین عن
الشعبی ما کذب علی احد من ہذہ الامۃ ما کذب علی علی رضی اللہ
عنہ وقال ابن ایوب کان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی عن علی
باطل و در صحیح بخاری مسطور ست وکان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی
عن علی الکذب و شاہ ولی اللہ ہم اقتفای آثار اسلاف کبار خود کردہ از راہ کمال
نصب و عداوت تکیہ در بیخ ضمیر شان از دیر باز مضمر ست در رسالہ قرۃ العینین کہ مملو ست از افادات ابو مرہ

فرموده اند در هیچ فنی از فنون شرع اعتماد کلی بر آثار مرتضی بظهور نیامده انتهی پس هرگاه حضرات
اهل سنت در هیچ فن شرعی بر آثار جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام اعتماد کلی نداشته باشند
و در فن تفسیر چگونه اعتماد بر آثار آنحضرت کرده باشند بالجمله اگر اینکه فن تفسیر را از فنون شرع خارج
سازند بالجمله چون تفسیرات منقوله بآن مرتبه در قلت و ندرت رسیده که از کلمات خود این حضرات لحاق
آن بمعدومات واضح گشت تعرض بحال آن با اظهار عدم اعتماد آن بی سود نماید با وصف آنکه
غیر مستند و غیر ثابت بودن تفاسیر منقوله از جناب امیر المؤمنین علیه السلام از کلام ابن تیمیه ظاهر است لهذا
متوجه بیان حال صحابه که سیوطی آنها را مشتهرین بالتفسیر شمار کرده میشویم اما ابن مسعود پس
بحسب ظاهر نزد این حضرات مقبول و محمود است و در اصحاب عدول معدود ولیکن بعد از تتبع
منیر گردید که او قاصد اشارت فتنه عظیم در دین نبی کریم علیه و آله صنوف الصلوة والتسلیم بوده که
قراءات شاذه و عبارات تفسیر قرآن را و ادعیه قنوت را در مصحف خود داخل نموده بود و بمرتبه عناد و
عصبیت رسوخ داشت که با وصف تنبیه حضرت عثمان و دیگر صحابه اعیان از محو آن ابا می ساخت
و صیانت قرآن از اختلاف مثل اختلاف یهود و نصاری در کتب شان میخواست و آنقدر اصرار
بر انکار ورزید که نوبت بزد و کوب او رسید و در سزای آن کشید آنچه کشید و دید آنچه دید چنانچه
ملا محسن کشمیری در نجاة المؤمنین میآرد ان ضرب ابن مسعود کان لانه طلب
عثمان رض مصحفه حین اراد ان یجمع الناس علی مصحف واحد و ترتیب
واحد بین السور لئلا یختلف فیه کاختلاف الیهود والنصاری فی
کتابهم فابی ولم یتفق مع اجلة الصحابة فادبه عثمان لینقاد علی
هذا الامر الجلیل الشان العظیم البرهان الکثیر النفع لاهل الایمان

فهل فيه الا كمال عثمان رضی الله عنه وجزاه الله على ذلك الاحسان
اذ لا يليق بكتاب الله تعالى ما لا يليق بكتاب سيبويه وامثاله من
الاختلاف فان مفاسده اكثر من ان تحصى ولو سيب الامام الا
لامثال هذه الامور وحرق المصحف ليقلع مادة الفتنة والاختلاف
لاوزر فيه مع انه ادرج فيه دعاء القنوت ايضا ، ودر تاریخ خمیس تصنیف
حسین دیار بکری مذکورست قالوا ان عثمان احرق مصحف ابن مسعود فليس
ذلك بما يعتذر عنه بل هو من اكبر المصالح فانه لو بقي في ايدي الناس
لادى ذلك الى فتنة كبيرة في الدين لكثرة ما فيه من الشذوذ والمنكر
عند اهل العلم بالقرآن الخ وشاه عبد العزيز در تحفه میفرماید عبد الله بن مسعود
وابی بن کعب که بعض قراءات شاذه در مصحفهای خود نوشته بودند حالانکه بعضی عبارات دعا
وقنوت بودند و بعضی عبارات تفسیر که جناب پیغمبر در وقت تلاوت قرآن بیان معنی آن میفرمودند
از موقوف کردن مصاحف خود اباورزیدند و در ابقای مصاحف ایشان فتنه عظیم در دین پیدا
می شد که در نفس قرآن اختلاف واقع بود و رفته رفته منجر بقبائح بسیار میشد در گرفتن مصاحف
غلامان عثمان رضی الله عنه البته با ابن مسعود خشونت نمودند و ضرب وصدمه هم باو رسید بی آنکه عثمان رضی الله عنه ایشانرا
باین امر کرده باشد و راغب اصفهانی در محاضرات در بیان آنکه آنچه از قرآن نیست و آنرا در قرآن
داخل کرده اند میفرماید و اثبت ابن مسعود في مصحفه لو كان لابن ادم واديان
من ذهب لابتغى معهما ثالثا ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ويتوب

الله علی من تاب فی سکیه واثبت ابن مسعود بسم الله فی سورة البراءة

انتهی و پر ظاهر است که کسی که ادعیه قنوت و عبارات تفسیر وغیره را در قرآن داخل سازد

از القای آن فتنه عظیم در دین پیدا شود که منجر بتبدیل بسیار باشد و باز بر جهل و عناد خود

اصرار ورزد و بافهام و تفهیم دست از آن بر ندارد و همت را بر ایقاع اختلاف در قرآن مثل

اختلاف یهود و نصاری بگمارد و از اجلیل الشان عظیم البرهان که برای اهل ایمان کثیر النفع و عظیم

احسان است سربتابد و خواهد که مرتبه کتاب خدا از کتاب سیبویه هم پست تر افتد و مفاسد فی نهایت

و اسلام را و باید بلاشبه مقدوح و مجروح است از تتبع ذکر افادات این حضرات تصحیح میگردد که

او را با اصول انبیا بهره از ایمان و اسلام نبود فضلا عن الجلالة و السیادة و الفضل و السعادة زیرا که

او لوای مخالفت خلیفه ثالث افراشته و انکار و طعن بر افعالش ساخته تا آنکه گاه گاه دعای بد

در حق او میساخت و تبری از او بتحتم می پنداشت در انسان العیون علی بن برهان الدین الحلبی مذکور است و کان

الولید شاعرا ظریفا حلیما شجاعا کریما یشرب الخمر کل لیلة من

اول اللیل الی الفجر فلما اذن الموذن لصلوة الفجر خرج الی المسجد

وصلی باهل الکوفة الصبح اربع رکعات وصار یقول فی رکوعه

وسجوده اشرب واسقنی ثم قاء فی المحراب ثم سلم وقال هل ازیدکم

فقال له ابن مسعود لا زادک الله خیرا ولا من بعثک الینا هکذا

ابن مسعود دعای بد در حق خلیفه برحق حضرت عثمان نموده و گفته که حق تعالی خیر او را نیفزاید

بموجب تصریح شاه عبد العزیز دهلوی که در تحفه میفرمایند معاذ الله که تحقیق پیغمبر را کسی از اهل ایمان

بطعن یاد کند یا این امر قبیح بخاطر او گذرد انتهی از اهل ایمان بیرون و بار باب هلاک و ضلال

وعدوان مقرون باشد و ابن حجر در صواعق محرقه در مطاعن عثمان گفته ومنها انه
حبس عطاء ابن مسعود وابی بن کعب ونفی اباذر الی الربذة واشخص
عبادة بن الصامت من الشام الی المدینة لما اشتکاه معویة وهجر ابن
مسعود وقال لابن عوف انک منافق وضرب عمارا بن یاسر وانتهک حرمة
کعب بن عبدة فضربه عشرین سوطا ونفاه الی بعض الجبال و
کذلک حرمة الاشتر النخعی وجواب ذلک عن حبسه لعطاء ابن مسعود
وهجره له فلما بلغه مما توجب ذلک القاء لابهة الولایة این عبارت
صریح ست در آنکه از ابن مسعود چنین فعل شنیع واقع شده که موجب حبس عطا وهجران او
گردید ونیز ازان واضح ست که ابن مسعود معتقد حقیت خلافت عثمان نبود ورنه احتیاج
القاء هیبت ولایت برو چه بود وخود معلوم ست که عدم اعتقاد حقیت خلافت خلیفه برحق
ضلال صریح ست وفخر رازی در نهایة العقول در جواب مطاعن عثمان گفته قوله سادسا
ضرب ابن مسعود وعمارا وسیر اباذر الی الربذة قلنا اما فعل ذلک
فقد قیل عن هؤلاء انهم اقدموا علی افعال استوجبوا
ذلک منه ازینجا هویداست که امری که موجب ضرب صحابه کبار و توهین و ایذای
عدول اخیار باشد نیست مگر از کبائر موبقه و معاصی مهلکه و حرف بس درشت که
نسبتش بسوی خویش بتقلید حضرات سنیه حق ما نند و افتضاح ایشان بنهایت قصوی رسانیده
آنست که ابن مسعود انکار بودن معوذتین وسورة فاتحه که ام القرآن ست از قرآن مینمود
چنانچه در محاضرات در فصلی که معقود ست برای بیان ما ادعی انه من القرآن

مما لیس فی المصحف وما ادعی انہ لیس منہ وھو فیہ می گوید واسقط
ابن مسعود من مصحفہ ام القرآن والمعوذتین انتہی ودر مسند امام احمد
مذکور است عن عبدالرحمن بن یزید قال کان عبداللہ یحک المعوذتین
من مصاحفہ ویقول انہما لیستا من کتاب اللہ تبارک وتعالی
ودر تفسیر در منثور مذکور است اخرج عبد بن حمید ومحمد بن نصر المروزی فی
کتاب الصلاۃ وابن الانباری فی المصاحف عن محمد بن سیرین
ان ابی بن کعب کان یکتب فاتحۃ الکتاب والمعوذتین واللھم ایاک
نعبد واللھم انا نستعینک ولم یکتب ابن مسعود شیئا منہن و
کتب عثمان بن عفان فاتحۃ الکتاب والمعوذتین ونیز در در منثور مسطور است
اخرج عبد بن حمید عن ابراھیم قال کان عبداللہ لا یکتب فاتحۃ الکتاب
فی المصحف قال لو کتبتہا لکتبت فی اول کل شیء ودر تاریخ خمیس بعد
عبارتیکہ آنفا مذکور شدہ گفتہ وحذفہا ای ابن مسعود المعوذتین من مصحفہ
مع الشہرۃ عند الصحابۃ انہما من القرآن وبتصریحات ائمہ سنیہ انکار معوذتین
وسورہ فاتحہ کفر است قال فی الاتقان قال النووی فی شرح المہذب
اجمع المسلمون علی ان المعوذتین والفاتحۃ من القرآن وان من
جحد منہا شیئا کفر ہرگاہ انکار بعض معوذتین و فاتحہ باجماع مسلمین کفر باشد پس منکر
ہر سہ سورہ بکمالہا بالاولی کافر وبیدین وخارج از زمرہ مسلمین خواہد بود واز ہمین جاست کہ
امام رازی بجہت انکار ابن مسعود ام القرآن ومعوذتین را کہ خود ش از بعض کتب قدیمہ

نقل کرده سرگشته بیابان حیرت و اضطراب گشته و آنرا در غایت صعوبت دانسته و سیوطی هم
سالک همین مسلک شده آنرا از مشکلات شمرده چنانچه در اتقان بعد ذکر تواتر قرآن می فرماید
ومن المشکل علی هذا الاصل ما ذکره الامام فخر الدین الرازی قال
نقل فی بعض الکتب القدیمة ان ابن مسعود کان ینکر کون سورة
الفاتحة والمعوذتین من القرآن فهو فی غایة الصعوبة لانا ان قلنا
ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابة بکون ذلک من
القرآن فانکاره یوجب الکفر وان قلنا لم یکن حاصلا فی ذلک
الزمان فیلزم ان یکون القرآن لیس بمتواتر فی الاصل انتهی
و غایت سعی و کوشش و دست و پا زدن این بزرگان در حل این اشکال این است که اولا بزعم
ناصواب خویش که بی مراجعت بماخذ و تتبع کتب خود چیزی را که مشکل می یابند یکبارگی
بانکار آن می پردازند بانکار این انکار ابن مسعود بر خاسته اند چنانچه سیوطی بعد عبارت سابقه
از رازی نقل میکند که او گفته والاغلب علی الظن ان نقل هذا المذهب عن
ابن مسعود نقل باطل وبه یحصل الخلاص عن هذه العقدة وقاضی
ابوبکر و امام نووی و ابن حزم ظاهری هم راه غلط ظاهر پیموده بتکذیب این انکار
جسارت نموده بفراغ بالی خوشوقت گردیده اند و بزعم خویش از صعوبت اشکال خلاص
یافته اند ولات حین مناص زیرا که انکار مذکور در روایات صحیحه ثابت شده چنانچه
منتقدین محققین که بمرتبه شیخ الاسلامی خود دارند یعنی قاریء سیفرمایند و منکرین و مکذبین
را مطاعن طعن و انکار تشنیع بلیغ نمایند فی الاتقان قال ابن حجر فی شرح البخاری

قد صح عن ابن مسعود انكار ذلك فاخرج احمد وابن حبان عنه
انه كان لا يكتب المعوذتين في مصحفه واخرج عبد الله بن احمد في
زيادات المسند والطبراني وابن مردويه من طريق الاعمش عن
ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد النخعي قال كان ابن مسعود يحك
المعوذتين من مصاحفه ويقول انهما ليستا من كتاب الله و
اخرج البزار والطبراني من وجه اخر عنه انه كان يحك المعوذتين
من المصحف ويقول انما امر النبي ان نتعوذ بهما وكان عبد الله لا يقرأ
بهما اسانيدها صحيحة قال البزار لم يتابع ابن مسعود على ذلك
احد من الصحابة وقد صح انه قرأهما في الصلوة قال ابن حجر فقول
من قال انه كذب عليه مردود والطعن في الروايات الصحيحة
بغير مستند لا يقبل بل الروايات صحيحة انتهى درينجا لطيفه ايست
لائق شنيدن وطرفه ايست قابل ديدن كه بخاري هم روايت انكار ابن مسعود معوذتين را
در صحيح خود آورده ليكن با بعض رواة عجب دستكاري كرده كه حديث را مهمل نموده بجاي
حكايت انكار ابن مسعود لفظ كذا وكذا آورده حيث قال عن زر قال سألت
ابي بن كعب قلت يا ابا المنذر ان اخاك ابن مسعود يقول كذا وكذا
فقال ابي سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي قل
فقلت فنحن نقول كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى
وابن حجر در فتح الباري ميفرمايد كه اين ابهام از صنيع بخاري نيست بلكه بعض رواة بجهت

بزرگ پنداشتن این انکار شنیع وشناعت این ابهام عین آورده واعتراف نمایند باید از قبیل از سقف
حقیقت حال وگمان داشت که این ابهام از بخاری ست وبر کیفیت تقریر چیزی نمیکه از اخراج چنین روایت
مطلع اصلا معنای آن نکشاید حاصل چیست ثانیا بایند تاویلات رکیکه وتوجیهات سخیفه
گردیده بعضی میگویند که مراد از این انکار انکار کتابت بود یعنی معوذتین از مصحف مکتوب نیست
چنانچه ابن حجر در فتح الباری میگوید وقد تاول القاضی ابو بکر الباقلانی فی
کتاب الانتصار وتبعه عیاض وغیره ما حکی عن ابن مسعود فقال
لم ینکر ابن مسعود کونهما من القرآن وانما انکر اثباتهما فی المصحف
فانه کان یری ان لا یکتب فی المصحف شیئا الا ان کان النبی صلی
الله علیه وسلم اذن فی کتابته فیه وکانه لم یبلغه الاذن فی ذلک
قال فهذا تاویل منه ولیس جحدا لکونهما قرآنا وهو تاویل حسن انتهی
مستمسک گردیده علمای کبار وفضلای عالی تبار بچه تاویل عجیب وتوجیه غریب مقام تماشاست
اولا ابهام رسته زیرا که چیزی که از قرآن ست در کتابت آن در قرآن کدام عیب ونقصان نیست
که ابن مسعود تجویز آن نمی کرد واهتمام تمام در محو نمودن آن از مصاحف داشت وکدام
متمسک ودلیل در عدم تجویز آن بدست او بود باندک تامل واضح ست که نسبت این مذهب
مخترع با ابن مسعود محض عنایت آنحضرات ست بحال او والا او هرگز این مذهب نداشت
بلکه جسارتش بآن مرتبه رسیده بود که غیر قرآن را در قرآن نوشته بود واز قرآن ابا می نمود
وباوصف تنبیها [illegible] متنبه نمیشد پس کسی که غیر قرآن را در قرآن نوشتن جائز دارد وآنچه از قرآن است

چرا نوشتن آن قرآن جائز ندارد سبحان الله آنقدر تعصب و تجنن بجایی که ابن مسعود که شنیده اند
میفرمایند که آنچه از قرآن نیست آنرا در قرآن داخل ساخته بود و از مصحف خود آن را با انکار می تراشید
تا آنکه از دست عثمان بسزای خود رسید و صدمه ضرب شلاق کشید و آنچه از قرآن است آنرا
در قرآن نمی نوشت و انکار آن می نمود در حیرتم که ابن حجر که حضرات اهل سنت باستماع مناقب صحابه
او استماع عالمیان را که میسازند چگونه بحسن این تاویل علیل قائل گردیده لیکن غالبا حکم حب الشیء
بحسن این تاویل علیل نظیر دیگر خرافات اکابر قوم که بعضی از آن شنیدی باشد لا فی نفسه
بل هو المتیقن و الا خود آنرا چرا رد و میفرمود چنانچه متصل عبارت مذکوره میفرماید الا ان
الروایة الصحیحة التی ذکرتها تدفع ذلک حیث جاء فیها و یقول
انهما لیستا من کتاب الله و باز از راه حیرت و تشویش بتاویل این فقره صریحه
هم میگراید و میفرماید نعم یمکن حمل لفظ کتاب الله علی المصحف فیتم التاویل
المذکور و قال غیر القاضی لم یکن اختلاف ابن مسعود مع غیره
فی قرآنیتهما و انما کان فی صفة من صفاتهما انتهی و غایة
ما فی هذا انه ابهم ما بینه القاضی و سخافت این تاویل قطع نظر از انکه بتبادر
افاده مخاطب که لفظ امکان را دلیل ضعف و سخافت می گرداند از کلام خود ابن حجر
ظاهر است زیرا که در روایت بزاز و طبرانی که ابن حجر خود ذکر کرده تصریح است باینکه ابن مسعود
می گفت که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فقط برای تعوذ باین هر دو سوره حکم فرموده
و باین هر دو سوره قرائت نمی کرد و حصر این هر دو سوره در تعوذ و عدم قرائت باین هر دو سوره
دلیل صریح است بر اینکه آنرا از قرآن نمیدانست بار الها مگر اینها نمی فرمایند که از عدم قرائت هم

انکار بودن آن از قرآن ثابت نمی شود پس در حیرتم که هرگاه باوصف این همه مجاهده و تصریح و
اهتمام بلیغ ابن مسعود در انکار این دو سوره که از مصحف آنها را حک و محو می کرد و میگفت که این
هر دو سوره از کتاب الله نیست و جناب رسالتمآب صلعم برای تعوذ بآن حکم فرموده و بآنها
قرائت هم نمیکرد انکار بودن آن از قرآن ثابت نمی شود باز آن کدام عبارت است که افاده
این امر کند و کدام علامت است که بر این انکار دلالت نماید و از همین جاست که محسن
کشمیری چون در کشاکش الزام اهل حق سنیه را بعبارت عثمان بر ضرب ابن مسعود که از
اعاظم اشکالات است و ابن روزبهان بجواب نهج الحق قطعاً بعدم امکان صدور
آن از عثمان جزم نموده افتاده و از ثبوت آن واقف بوده مثل ابن روزبهان
جاهل بآن لهذا چاره جز این نیافته که از وجوب تعظیم و تبجیل و کف لسان از صحابه دست
بر داشته بوادی هتک حرمت ابن مسعود شتافته و مبالغه ابن مسعود در نفی معوذتین
و فاتحه از قرآن بلیغ تر ثابت ساخته چنانچه در نجات غیر منجی بجواب طعن عثمان بجهت ضرب
ابن مسعود بنقل عبارتیکه آنفا گذشت میگوید و اسقاط ابن مسعود عن رای
عن المصحف المعوذتین والفاتحة و بالغ فی انها لیست من القرآن
مع ان الفاتحة ام انتهی این عبارت بغایت صراحت واضح میکند که ابن مسعود قطعاً
وحتماً انکار بودن معوذتین و فاتحه از قرآن میکرد و مبالغه درین معنی داشت و بحمد الله که این کلام
سائر تاویلات و خرافات محامیان ناصران غیر مسعود ابن مسعود را هباءً منثوراً می سازد
و اطمینان بال و فراغ قلب ایشان را بملال می آرد و کلام دیگری که آنفا گذشته
نیز دلالت واضحه دارد بر آنکه ابن مسعود انکار قرآنیت معوذتین میکرد و در مسند احمد بن حنبل

نذکورست ولقد کان ابن مسعود یکان یری رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعوذ بهما الحسن والحسین ولم یسمعه یقرءهما فی
شیء من صلواته فظن انهما معوذتین واصر علی ظنه وبالغ فی
انکار کونهما من القرآن واین عبارت هم بتصریح تمام دلالت دارد بر آنکه ابن مسعود
قرآنیت معوذتین را منکر بود واین هر دو سوره را محض عوذه گمان میکرد و بنا بر تحقیق البته
خود ابن حجر هم بازسرها ابن خجالت می افگند واز این تاویلات بعیده وتوجیهات غیر سدیده
استحیا می کند واه انصاف می پوید واین حرف را هم بعید میگوید حیث قال ومن
تامل سیاق الطرق التی اوردتها للحدیث استبعد هذا الجمع
انتهی مختصراً قیل قال به نهایت جهل وجدال بیجا این ست که می گویند که وجه انکار ابن مسعود
معوذتین آن ست که نزد او این هر دو سوره متواتر نبود چنانچه ابن حجر از همه تاویلات آیس
شده بدامن این تاویل بلکه تسویل دست میزند و آنرا از ابن الصباغ باین رنگ و روغن
نقل میکند قد قال ابن الصباغ فی الکلام علی مانعی الزکوة وانما قاتلهم
ابوبکر علی منع الزکوة ولم یقل انهم کفروا بذلك وانما لم یکفروا
لان الاجماع لم یکن استقر قال ونحن الان نکفر من جحدها وکذلك
ما نقل عن ابن مسعود فی المعوذتین یعنی انه لم یثبت عنده القطع
بذلك ثم حصل الاتفاق بعد ذلك وقد استشکل هذا الموضع
الفخر الرازی فقال ان قلنا ان کونهما من القرآن کان متواترا فی
عصر ابن مسعود لزم تکفیر من انکرهما وان قلنا انه لم یکن متواترا

لزم ان بعض القرآن لم یتواتر قال وهذه عقدة صعبة واجیب
باحتمال انه کان متواترا فی عصر ابن مسعود لکن لم یتواتر
عند ابن مسعود فانحلت العقدة بعون الله تعالی انتهی واین
تاویل هم موجب حیرت افکار بلکه مورث قهقهه سرشار ست زیرا که اولا عدم تواتر معوذتین
نزد ابن مسعود مخالف تصریحات اعلام ایشان ست شیخ عبد الحق دهلوی در شرح مشکوٰة میگوید
که شک نیست که قرآن معلوم بود بالقطع والیقین معروف بود نزد ایشان متمیز از ما سوای خود
مجمع علیه میان همه نه آنکه مشتبه بود و چیزی از ان نزد بعض بود که مردم دیگر آنرا نمی شناختند
یا منکر بودند قرارت آنرا و اثبات میکردند آن را بحلف و شهادت حاشا وکلا سید استند
آنرا بتالیف نظم معروف و نیز در [illegible] و دیگر کتب اهل سنت مذکور ست که ابن مسعود
در وقت عرض جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم قرآن شریف را بسال آخر
از حیات خود بر حضرت جبرئیل علیه السلام که دو بار درین سال اتفاق افتاده حاضر بود و آنچه از قرآن
نسخ و تبدیل یافت همه را دانست پس قرارت او قرارت آخره ست فی الاستیعاب
روی وکیع وجماعة معه عن الاعمش عن ابی ظبیان قال قال لی
عبد الله بن عباس ای القراءتین تقرأ قلت القراءة الاولی قراءة
ابن ام عبد فقال لی بل هی الاخرة ان رسول الله کان یعرض
القرآن علی جبرئیل علیه السلام فی کل عام مرة فلما کان العام الذی
قبض فیه عرضه علیه مرتین فحضر ذلک عبد الله فعلم ما نسخ من
ذلک وما بدل انتهی هرگاه ابن مسعود در عرض آنحضرت قرآن را بر حضرت جبرئیل حاضر باشد

بلا ریب بیقین دانسته باشد که معوذتین هم از قرآن ست مگر اینکه التزام کنند که العیاذ بالله جناب
بشیر و نذیر در عرض اخیر تقصیر ورزید و معوذتین را عرض نکرد و جبرئیل هم در تصحیح و تفتیش آن کوتاهی
کرد تنبیه بران نفرمود و ثانیا اینکه چون معوذتین نزد دیگر صحابه بتواتر بود و ابن مسعود را اخبار کرده
پس ابن مسعود که انکار بعد اخبار صحابه اخیار از مهاجرین و انصار کرده لازم می آید که ابن مسعود قول
اینها را معتمد و معتبر ندانسته بلکه دلیل بر آن ست که اینها را بدتر از کفار و فساق شمرده بسبب آنست
زیرا که تواتر باخبار کفار هم حاصل میشود کما بین فی محله پس کمال تحیر ست که نزد ابن مسعود تواتر باخبار
صحابه که همه شان عدول بنص کتاب و سنت اند و اخبار یکی از جماعه ایشان بقول شاه عبد العزیز
در تحفه مفید قطع و یقین ست حاصل نشد و درینصورت اگرچه ما از الزام تکفیر ابن مسعود برای
انحضرات بجهت انکار آنچه متواتر ست از قرآن ست برمیداریم لیکن نجع این حضرات بدامن او
بجهت تکذیب او خدا و رسول را خواهند آویخت و خاک تفضیح و تقبیح بر سر او خواهند بیخت که
چرا اعیان فحول و صحابه عدول جناب رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم را کاذب پنداشت
و اعتماد بر ایشان نساخت و اگر التزام کنند که صحابه ابن مسعود را اخبار بقرآنیت معوذتین نکردند نیز
قباحت عظیم که تفسیق صحابه ست لازم می آید زیرا که این انکار منکر او استتاری نداشت که او
دران مبالغه می کرد و شیوع این انکار و اطلاع دیگران بران از حدیث صحیح بخاری واضح میشود
و در مسند احمد بن حنبل مذکور ست عن زر قال قلت لابی ان اخاک یحکهما من
المصحف پس اگر با وصف اطلاع بر انکارش تنبیه او نکردند و امر حق پوشیدند فاسق بوده باشند
و از عبارت حسن کشمیری در باریکی هم ظاهر میشود که عثمان اطلاع داشت بر اینکه ابن مسعود
انکار قرآنیت معوذتین میکرد که این معنی را در اسباب ضرب او و احراق مصحفش ذکر نموده اند

وهكذا عبارة المحب الطبري حيث قال في الرياض في مطاعن
عثمان واما الخامسة عشر وهي احراق مصحف ابن مسعود فليس
ذلك مما يعتذر عنه بل هو من اكبر المصالح فانه لو بقي في ايدي
الناس ادى ذلك الى فتنة كبيرة في الدين لكثرة ما فيه من
الشذوذ المنكرة عند اهل العلم بالقرآن ولحذفه المعوذتين
من مصحفه مع الشهرة عند الصحابة انهما من القرآن وقال عثمان
للمعوتب في ذلك خشيت الفتنة في القرآن قطع نظر از اینکه
اینقدر که بلاریب از ما ذکر واضح ست که ابن مسعود انکار قرآنیت معوذتین میکرد و چون اہل سنت
با اہل حق بجہت بعض روایات تحریف که محمول بر بعض محامل سدیده است کمال طعن و تشنیع
نمایند و آنرا در نہایت فظاعت انگارند باین جہت نسبت تہوین و توہین قرآن با اہل حق
و ایقان نمایند پس ابن مسعود که دو سوره کامله بلکه سه سوره را انکار کرده اولی و احق باین
امور باشد علاوه برین در احادیث اہل سنت کمال وعید و تہدید یعنی لعنت خدا و ملائکه
و جمیع مردم بر منکر معوذتین وارد گردیده چنانچه در فصول الاحکام تصنیف عماد الدین
سبط برہان الدین صاحب ہدایه مذکور ست و بعض المشائخ على انه اي من
زعم ان المعوذتين ليستا من القرآن يكفر وحكي عن خاله القاضي
الامام جلال الدين انه قد ذكر في آخر تفسير ابي الليث حديثا من زعم
ان المعوذتين ليستا من القرآن فاولئك عليهم لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين ومثل هذا الوعيد انما ورد في حق الكفار دون

المؤمنین ازینجا ثابت شد که ابن مسعود کافر و بیدین و خارج از جملهٔ مؤمنین ملعون بلعن العالمین
و ملائکه مقربین و انبیاء مرسلین و سائر الناس اجمعین بوده و بطلان جمیع تاویلات سخیفه و توجیهات رکیکه
حضرات سنیه که شنیدی افادهٔ مخاطب عالیجناب در مسلک اول است حیث قال یعنی که ابن مسعود مانند جمهور
صحابه اعتقاد آن داشت که معوذتین جزو قرآن مجید نیست و ابن مسعود بحکم روایت استاد کلینی تفسیر اهل سنت
معتقد آن بود که هرگز داخل قرآن مجید نیست بلکه بعمل و محو کردن این هر دو از قرآن مجید بود و این حکم
محض برای و اجتهاد و تقلید شیطان واقع شد عن ابی بکر الحضرمی قال قلت لابی جعفر
علیه السلام ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف فقال
کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برایه وهما من القرآن انتهی
ازین کلام هم واضح است که روایت تفسیر قمی اصلحه الله دار المقامة دلالت دارد بر آنکه ابن مسعود در انکار
قرآنیت معوذتین شبهه نمود و این حکم او بتقلید شیطان واقع شد و ظاهر است که روایات افادات اهل سنت
مثل روایت قمی بلکه اصرح از آن در انکار ابن مسعود و تعنت او ست زیرا که در روایات اهل سنت علاوه بر آنکه ابن مسعود
معوذتین را از قرآن محو میکرد این هم وارد گردیده که ابن مسعود میگفت این هر دو سوره از قرآن نیست کما فی روایة عبد الله
بن احمد و الطبرانی و ابن مردویه و در روایت بزاز و طبرانی وارد شده که ابن مسعود با وجود حضور جناب
رسالتمآب صلی الله علیه و آله و سلم و تعوذ با این هر دو سوره نمود و قرائت آن نمیکرد و هرگاه محو معوذتین
از قرآن نزد مخاطب عمدة الاعیان دلیل انکار قرآنیت معوذتین بمبالغه باشد پس این روایات
بمدارج بسیار در افادهٔ دلالت بر شدت انکار خواهد بود و هرگاه نسبت این فعل ابن مسعود برای او دلالت بر تقلید
شیطان کند ذکر آن در اسباب بطریق اولی دلالت بر این معنی خواهد کرد و هم ظاهر است که بنا بر روایات
اهل سنت هم این فعل ابن مسعود برای او بود و لا غیر فلله الحمد و المنة که تاویلات سنیه کالهباء فی الهواء ضایع

وابن الصباغ والرازی العسقلانی بنا بر افادهٔ شیخ مخاطب لاثانی باطل و منهدم المبانی گردید
جناب مخاطب در ازالة العين چنان ظاهر می سازد که لوم ملام ابن مسعود در باب انکار معوذتین از روایت
قمی طاب ثراه زیاده تر از عندیات سنیه ظاهر میشود فان کتب معتبرهٔ ایشان بدین قصه ناطق است که
حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه درین امر با اصحاب کرام شریک بودند بلکه شریک غالب که بمشوره
صوابدید این بزرگان قاطبهٔ محو و اثبات مذکوره بعمل آمد گو عبدالله بن مسعود که بعض امور در تفسیر از سنت
راه احداث و قیاس در بارهٔ قرآن مجید می پیمودند و اهل سنت خلاف مصلحت می نمودند گرامی
فرماید انتهی ازین کلام ظاهر میشود که ابن مسعود نزد اهل سنت انکار معوذتین محض خلاف مصلحت می نمود
و بس در راه احداث و قیاس نمی پیمود و این موئی [illegible] نیست زیرا که آنفا واضح شد که نووی
اجماع مسلمین بر کفر جاحد بعض معوذتین و فاتحه نقل نموده و نیز مجیبین مطاعن عثمان اینمعنی را از اسباب
ضرب و توهین او دانسته اند پس بنا بر این افادات ضلالت و کفر ابن مسعود ظاهر میشود نه اینکه محض
خلاف مصلحت می نمود و بس یا الهی مگر اینکه غرض حضرت مخاطب از مخالفت مصلحت همین کفر و ضلالت
باشد زیرا که خود او هم در ازالة العين انکار بعض الفاظ قرآن را موجب کفر دانسته پس چگونه انکار دو سوره
کامله را کفر نداند و در کتاب آسمانی و خطاب نورانی که منکر صحتش منکر دین اسلام است موجود است
ان رحمة الله قريب من المحسنين انتهی بالجمله بعد ملاحظهٔ ما ذکر در کفر ابن مسعود بنا بر
اصول اهل سنت ریبی نمی ماند و هرگز تاویلات و تسویلات سخیفه ازین اشکال خلاص نمی رهاند پس جرح و قدح مروی
ابن مسعود و ارتفاع اعتماد و وثوق از آن بنهایت وضوح ظاهر و باهر گردید و ازینجاست که حضرت ابن عمر
روایت ابن مسعود را تنها قبول نمی نمود بلکه رد و ابطال آن می نمود کما فی صحیح مسلم عن ابی رافع عن
عبدالله بن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من نبی

بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون
بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما
لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن
جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء
ذلک من الایمان حبۃ خردل قال ابو رافع فحدثت عبد اللہ بن عمر
فانکرہ علی فقدم ابن مسعود فنزل بقناۃ فاستتبعنی الیہ عبد اللہ
ابن عمر یعودہ فانطلقت معہ فلما جلسنا سالت ابن مسعود عن
ہذا الحدیث فحدثنیہ کما حدثت ابن عمر اما جہل و مفسر عبد اللہ
بن عباس کہ او را ترجمان القرآن ملقب سازند و ہمہ ائمہ عظیمہ جلیلہ نوازند و بسبب دعای مستجاب
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتقاد حصول علم تاویل قرآن شریف برای او دارند
واستدلال بفہم او در صحت مذہب خود آرند کما قال ابن القیم فی زاد المعاد فی
الاستدلال علی ان الخلع لیس بطلاق بقولہ تعالی الطلاق مرتان
الایۃ وہذا فہم ترجمان القرآن الذی دعا لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یعلمہ اللہ تاویل القرآن وہی دعوۃ مستجابۃ بلا شک پس
شنائع ہفوات وفضائح خرافات ایشان مقتضی آنست کہ او ہدف سہام ملام و داخل زمرہ
مجوزین حرام بودہ زیرا کہ او قائل ست بتجویز متعہ حالانکہ متعہ نزد اینہا زنای صریح و حرام محض
وسفاح بحت و موجب مفاسد عظیمہ و شنائع کثیرہ و مخالف صریح نص قرآنی و اخبار و اعلام منادی
رسول [illegible] و منع خلیفہ ثانی ست و بر شیعیان بسبب تجویز آن تشنیعات غلیظہ و استہزاات

برپا کنند و آن را از اعظم عیوب و قبائح ایشان انگارند و علاوہ بر اینہمہ روایت کنند کہ
جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام او را بر تجویز متعہ زجر شدید فرمود و بخطاب
انک لرجل تائہ یعنی تو مرد گمراہ و متکبر یا گرگشتہ مخاطب ساخت کما فی التحفۃ العزیزیۃ
و عبد اللہ بن الزبیر کہ صحابی جلیل القدر و ابن اخت جناب ام المومنین حضرت عائشہ بود و خدا
و رسول در مدح او باقصی الغایۃ کوشیدہ اند و آنحضرت او را محبوب ہمی گفتہ و ذکر فضائل
جلیلہ خاصۂ او بتفصیل از ریاض النضرۃ و غیرہ توان دریافت ابن عباس را بسبب تجویز متعہ
نسبت بعمای قلب نمودہ فاحش دشنام دادہ چنانچہ در شرح مشکوۃ ملا علی قاری مذکور ست
عن عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن الزبیر قام بمکۃ فقال ان اناسا اعمی اللہ قلوبہم
کما اعمی ابصارہم یفتون بالمتعۃ یعرض برجل فناداہ فقال
انک لجلف جاف فلعمری لقد کانت المتعۃ تفعل فی عہد
امام المتقین یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ
الزبیر فجرب بنفسک فواللہ لئن فعلتہا لارجمنک باحجارک
الحدیث ورواہ النسائی ایضا ولا تردد فی ان ابن عباس
ہو الرجل المعرض بہ وکان قد کف بصرہ فلذا قال ابن الزبیر
کما اعمی ابصارہم وہذا انما کان فی حال خلافۃ ابن الزبیر و
ذلک بعد وفاۃ علی فقد ثبت انہ مستمر القول علی جوازہا
و نیز بنا بر روایات مذکورات آنحضرات ابن عباس مرتکب افترای صریح و بہتان فضیح و کذب
عظیم و تہمت فخیم بر جناب رسالتمآب و رب الارباب بر می بست یعنی العیاذ باللہ

می گفت که آن سرور حق تعالی را دید و در رویت او تعالی شانه عما یقول الظالمون
علواً کبیرا آنحضرت را حاصل گردیده چنانچه در صحیح ترمذی مذکورست عن عکرمة
عن ابن عباس قال رای محمد ربه قلت الیس الله یقول لا تدرکه
الابصار وهو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنوره
الذی هو نوره وقد رای محمد ربه مرتین هذا حدیث حسن
غریب مبالغهٔ ابن عباس بنا بر روایات ایشان در اثبات رویت بمرتبه رسیده
بسبب مزید غیظ و غضب در جواب سائل از جا رفت و چندان تکرار اثبات کرد که آواز او
منقطع شد چنانچه در کتاب عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر مذکورست
وفی تفسیر النقاش عن ابن عباس انه سئل هل رای محمد ربه فقال
رآه رآه رآه حتی انقطع صوته و حضرت عائشه که مجتهده زمان و علامه
دوران او و حسب اب با صواب خود که بر اکذوبات صحابه اکثر تنبیه نموده برین
کذب بار دیگر تنبیه فرموده و فساد و بطلان این دروغ بیفروغ ظاهر نموده شناعت
این بهتان فاسد تا بمرتبه رسیده که سماع آن قشعریره در جسد انورش انداخته و موی تن
مبارکش خاست و بکسی که حکایت این قول شنیع بحضرتش کرده بود فرموده در اظهار حقیقت
پاکی نساخت که خبر کسی که بتو گوید که آن سرور حق تعالی را دید پس بتحقیق در
و تهمتی بزرگ بر بافته چنانچه ترمذی روایت می کند حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان
عن مجالد عن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفة فسئله عن شیء فکبر حتی
جاوبته الجبال فقال ابن عباس انا بنو هاشم فقال کعب

ان الله قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی فکلم موسی مرتین و
رآه محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشة فقلت هل
رای محمد ربه فقالت لقد تکلمت بشیء قف له شعری قلت
رویدا ثم قرأت لقد رای من آیات ربه الکبری فقالت
این یذهب بك انما هو جبرئیل من اخبرك ان محمدا رای ربه
او کتم شیئا مما امر به او یعلم الخمس التی قال الله ان الله عنده
علم الساعة و ینزل الغیث فقد اعظم الفریة ولکنه رای جبرئیل
ولم یره فی صورته الا مرتین عند سدرة المنتهی و مرة فی جیاد
له ست مائة جناح قد سد الافق انتهی و بخاری و مسلم نیز انکار عائشه
و تکذیب او رؤیت آنحضرت حق تعالی را روایت کرده اند و در کتاب عیون الاثر
مذکورست و قد تکلم العلماء فی رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم
ربه لیلة الاسراء فروی عن مسروق عن عائشة انها انکرت
ان یکون رآه قالت و من زعم ان محمدا رای ربه فقد اعظم
الفریة علی الله واحتجت بقوله سبحانه لا تدرکه الابصار و
هو یدرك الابصار هرگاه ثابت شد که ابن عباس و غیر او از صحابه رؤیت آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم را بسبب ضعف و جرح و ارتفاع اعتماد و اعتبار او کدام
مقام اشتباه است سمعانی و جلال الدین سیوطی و غیر ایشان تصریح نموده اند بانکه کسی که
کذب او و یک حدیث ثابت شود جمیع احادیث سابقه او رد کرده شود چنانچه گذشت در تقریب

میگوید قال السمعانی من کذب فی خبر واحد وجب اسقاطها
تقدم من حدیثه وجلال الدین سیوطی در تدریب میفرماید من کذب فی
حدیث واحد رد جمیع حدیثه السابق انتهی بنابرین جمیع احادیث
مرویه از ابن عباس در صحاح وغیر صحاح که حضرات اهل سنت بران می نازند وگردن کبر و
غرور بران میافرازند از اعتبار بمراحل دور افتاد وبلیه تخصیصه بسر اینها برخاسته وبعض
اکابر قوم دست از حیا وانصاف برداشته بهمت بیجا بجسارت پرخسارت گماشته اهانت
حضرت عائشه بنابر تقریر رازی در باب تخطئه شافعی سهل پنداشته اعتنائی بافتضاح
خود در میان معتقدین جناب حمیرا نساخته تخطئه او در ابطال رؤیت باری تعالی
و تکذیب مدعی آن خواسته فرموده اند که عائشه درین انکار تمسک باستنباط است نه بحدیثی
از جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم وقول عائشه با وصف مخالفت دیگران لیاقت
حجیت ندارد و از عجائب آنکه نووی هم با آن جلالت شان باین هفوه لاطائل متفوه
شده چنانچه در مواهب مسطور است قال النووی تبعا لغیره لم تنف عائشة
وقوع الرؤية بحديث مرفوع ولو كان معها لذكرته وانما
اعتمدت الاستنباط على ما ذكرته من ظاهر الاية وقد خالفها
غيرها من الصحابة والصحابي اذا قال قولا وخالفه غيره منهم
لم يكن ذلك القول حجة اتفاقا انتهى بطلان این خرافت حاجت
تنبیه ندارد زیرا که حضرت عائشه درین انکار تمسک بحدیث نبوی وارشاد آنحضرت
و آنحدیث در صحیح مسلم که نووی در صدد شرح آنست موجود اما از راه غفلت یا تغافل بلکه

حتمی یا تمامی این دعوی بی سر و پا آغاز نهاده چنانچه ابن حجر که از عمدهٔ محققین اهل سنت
بیان تشنیع نموده حیث قال فی فتح الباری وجزم ای النووی
بان عائشة لم تنف الرؤیة بحدیث مرفوع تبع فیه ابن خزیمة
فانه قال فی کتاب التوحید من صحیحه النفی لا یوجب علما
ولم تحک عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم اخبرها انه
لم یر ربه وانما تاولت الایة انتهی وهو عجیب فقد ثبت ذلک
عنها فی صحیح مسلم الذی شرحه الشیخ فعنده من طریق داود
ابن ابی هند عن الشعبی عن مسروق فی الطریق المذکورة قال
مسروق وکنت متکیا فجلست فقلت الم یقل الله تعالی ولقد
رآه نزلة اخری فقالت انا اول هذه الامة سأل رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فقال انما جبرئیل و
اخرجه ابن مردویه من طریق اخری عن داود بهذا الاسناد
فقالت انا اول من سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن هذا فقلت یا رسول الله هل رأیت ربک فقال لا
انما رأیت جبرئیل منهبطا انتهی از حدیث صحیح مسلم ظاهر شد که جناب
رسالتمآب صلی الله علیه و آله وسلم خود ارشاد فرموده که من حق تعالی را ندیدم جز این
نیست که جبرئیل را دیدم که نازل میشد پس حسبان الحال مسلمی در کذب و بطلان نسبت
رویت باری تعالی بآنجناب شک و ارتیاب خواهد کرد و تحیر است که چگونه حضرات اهل سنت

نص آن سرور و تنبیه ام المومنین را پس پشت انداخته اعتقاد حصول رویت برای آنجناب دارند
نعوذ بالله من استیلاء الجهالة والانهماک فی الضلالة و حضرت
عائشه بانکار در رویت او تعالی شانه متفرد نیست بلکه صحابهٔ دیگر هم با او موافقت دارند در
تاریخ خمیس مذکور است واختلفوا ایضا فی رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم
ربه فانکرت عائشة رضی الله عنها روی عن مسروق انه قال
لعائشة یا ام المؤمنین هل رای محمد ربه قالت لقد قف شعری
مما قلت ثم قرات لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار
وقال جماعة بقول عائشة وهو المشهور عن ابن مسعود ومثله
عن ابی هریرة فی قوله ما کذب الفؤاد ما رای انه رای جبرئیل
له ستمائة جناح ویؤید ذلک ما قال ابو ذر سالت رسول
الله صلی الله علیه وسلم هل رایت ربک قال نور انی اراه
وفی العروة الوثقی قال ابو ذر سالته عن رؤیة ربه لیلة المعراج
قال لا بل نورا رای و در سبل الهدی مذکور است روی النسائی وابن
خزیمة عن ابی ذر فی الایة یعنی انه ما کذب الفؤاد ما رای
لقد راه نزلة اخری قال راه بقلبه ولم یره بعینه و انچه لائق
آنست که بعض اکابر سنیه هوس جمع در انکار عائشه و اثبات ابن عباس [illegible]
چنانچه قسطلانی در مواهب بعد ذکر حدیثی از ابن عباس [illegible]
حق تعالی را بقلب بود بتقلید ابن حجر عسقلانی گفته وعلی هذا فیمکن الجمع

بین اثبات ابن عباس ونفی عائشة بان یحمل نفیها علی رویة البصر واثباته
علی رویة القلب انتهی بطلان این تاویل علیل که ضعف وسخافت آن بنابر افادهٔ
مخاطب باجلالت از خود این عبارت از افغا ممکن واضح وظاهر ست زیراکه از حدیث ترمذی
متضمن اثبات ابن عباس که نقل کردم واضح ست که عکرمه بر قول ابن عباس اعتراض کرده
گفت که چگونه می گوئی که آن حضرت حق تعالی را دیده حالانکه حق تعالی میفرماید لا تدرکه
الابصار پس اگر مراد ابن عباس رویت قلب میبود در جوابش تنبیه میفرمود که غرض من
رویت قلبیست این اعتراض بر کلام من ربطی ندارد حالانکه انچه در جوابش گفته حاصلش
این ست که مراد ازین قول حق تعالی آن ست که حق تعالی تجلی نور کند آنوقت ورا نتوان [illegible]
وبغیر تجلی آورا توان دید پس اگر مراد رویت قلبی می بود این کلام طرفی از صحت نداشت
زیراکه رویت قلبی شامل همه اوقات ست تخصیص آن بوقتی دون وقتی معنی ندارد مگر آنکه
مراد از رویت قلب خلق بصر در قلب باشد پس پیداست [illegible] علاوه برین از ابن عباس
تصریح صریح باینکه رویت آنجناب ببصر بوده وارد ست وخود قسطلانی برین تاویل نداست
در زیده اشاره بطلان آن کرده حدیثی صریح در نفی آن از ابن عباس روایت می کند
چنانچه متصل عبارت سابقه گفته وروی الطبرانی فی الاوسط باسناد
رجاله رجال الصحیح خلا جمهور بن منصور الکوفی وجمهور بن منصور
قد ذکره ابن حبان فی الثقات عن ابن عباس انه کان یقول
ان محمدا صلی الله علیه وسلم رأی ربه مرتین مرة ببصره
ومرة بفؤاده ونیز در مواهب آورده وصحح ابن خزیمة فی کتاب التوحید

الی ترجیح الاثبات واطنب فی الاستدلال بما یطول ذکرہ وحمل ما ورد
عن ابن عباس علی ان الرویۃ وقعت مرتین مرۃ بقلبہ ومرۃ بعینہ انتہی
ومحمد بن یوسف شامی تلمیذ رشید سیوطی ہم ادعاے امکان جمع در انکار عائشہ
و اثبات ابن عباس نمودہ و این اغفال را تنبیہ و ایقاظ گمان کردہ در جملہ
تنبیہات ذکر نمودہ حیث قال فی سبل الہدی فی ذکر تنبیہات ذکرہا
فی الباب الثالث فی اختلاف العلماء فی رویۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ربہ لیلۃ المعراج من جماع ابواب معراجہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الثالث علی ہذہ الآثار المقیدۃ عن ابن
عباس یمکن الجمع بین اثبات ابن عباس ونفی عائشۃ بان
یحمل نفیہا علی رویۃ البصر واثباتہ علی رویۃ القلب انتہی
لیکن بعد آن از خواب غفلت متنبہ و بیدار و از سکر عصبیت ہشیار گردید
چون نظری بر روایات ثقات رواۃ خود انداختہ حقیقۃ الامر را دریافتہ
بفاصلۂ یسیر برد صحیح بر این جمع ساختہ کہ بر نفی روایت رویت باری تعالی
بعینہ از ابن عباس دفع نمودہ و تصریح نمودہ کہ طبرانی بسند صحیح رویت
بعین از ابن عباس روایت کردہ قال فی سبل الہدی
والرشاد فی سیرۃ خیر العباد فی ذکر ہذہ
التنبیہات الخامس قال ابن کثیر من روی عن
ابن عباس انہ راہ ببصرہ فقد اغرب فانہ لا یصح فی

ذلك شيء عن الصحابة وقول البغوي وذهب جماعة الى انه
رآه بعينه وهو قول انس والحسن وعكرمة فيه نظر قلت
سبق البغوي الى ذلك الامام ابو الحسن الواحدي وقول
ابن كثير انه لا يصح في ذلك شيء عن الصحابة ليس بجيد فقد
روى الطبراني بسند صحيح عن ابن عباس انه كان يقول
نظر محمد الى ربه مرتين مرة ببصره ومرة بفؤاده از این روایت صحیحه
ظاهر شد که ابن عباس بتصریح تمام اثبات رویت بصری نمود و از شناعت آن اغماض نظر
و غض بصر می فرمود پس این روایت برای رفع و دفع جمیع صریح المنع کافی و بسند و متانت الزام
کما کانت مقبول طبائع وقت پسند و زهری که صاحب فضائل زاهره و مناقب باهره است
بوقت ذکر انکار حضرت عائشه رویت او تعالی را از جا رفته جسارت بر نفی اعلمیت
جناب او که حکم باخذ شطر دین از و روایت کنند نموده حط مرتبه حضرت او فرموده و
حضرت عروه که عروه متسنین ست شدت ناگواری از انکار جناب عائشه ظاهر می ساخت
در عیون الاثر مذکور ست وفي تفسير عبد الرزاق عن معمر عن الزهري و
ذكر انكار عائشة انه رآه فقال الزهري ليست عائشة اعلم
عندنا من ابن عباس وفي تفسير ابن سلام عن عروة انه كان
اذا ذكر انكار عائشة يشتد ذلك عليه ظاهرست که اگر جمع در میان
اثبات ابن عباس و نفی عائشه ممکن بودی حضرت زهری برای ابطال انکار عائشه تشمیر ذیل
نمی ساخت و بوادی تنقیص مرتبه حضرت او نمی شتافت و عروه متسنین این انکار ناگوار نمی شد

وبا اینهمه چونکه مراد از رویت قلبی هم دراینجا بقرینهٔ تخصیص بهمان شب بصری ست باینمعنی که قوت باصره درقلب آنحضرت مخلوق شد زیراکه اگر مراد از رویت قلبی انکشاف تام می بود که درهر وقت آنحضرت را حاصل بود تخصیص آن باینوقت وجهی نداشت چنانچه صاحب مواهب خود هم باینمعنی تصریح کرده حیث قال ثم ان المراد برویة الفؤاد رویة القلب لامجرد حصول العلم لانه کان عالما بالله علی الدوام بل مراد من اثبت له انه راٰه بقلبه ان الرویة التی حصلت له خلقت له فی قلبه کما تخلق الرویة بالعین لغیره والرویة لایشترط لها شیء مخصوص عقلا ولو جرت العادة بخلقها فی العین انتهی محمد بن یوسف شامی در سبل الهدی والرشاد در ذکر رویت او تعالی شانه عما یقول الظالمون گفته قال الحافظ المراد برویة الفؤاد رویة القلب لامجرد حصول العلم لانه صلی الله علیه وسلم کان عالما بالله علی الدوام بل مراد من اثبت له انه راٰه بقلبه ان الرویة التی حصلت له خلقت فی قلبه کما تخلق الرویة بالعین لغیره وزاد صاحب السراج بخلاف غیره من الاولیاء فانهم اذا اطلقوا الرویة والمشاهدة لانفسهم فانهم انما یریدون المعرفة فاعلمه فانه من الامور المهمة التی یغلط فیها کثیر من الناس انتهی والرویة لایشترط لها شیء مخصوص عقلا ولو جرت العادة بخلقها فی العین

قال الواحدی و علی القول بانه رای بقلبه جعل الله تعالی
بصره فی فؤاده او خلق لفؤاده بصرا حتی رای ربه رؤیة
صحیحة کما یری بالعین انتهی و بتصور شد در رویت قلب و رویت بصر
فرقی باقی نمیماند و بهمه وجهی که رویت بصر کذب عظیم و موجب شناعت خواهد بود بهمان وجه
بعینه چنین رویت قلبی هم بهتان صریح و باعث فظاعت خواهد بود پس اگر بالفرض مراد
ابن عباس همین رویت باشد آن هم نزد شان فریه بهتان عظیم خواهد بود و نیز جناب
ام المؤمنین بر ابن عباس در مسائل دیگر رد می فرمودند و نزد شاه عبد العزیز رد بعض
بر بعض دیگر موجب تساقط احادیث راوی و مردود علیه می باشند و جمع بین الصحیحین حمیدی
که نسخهٔ عتیقهٔ آن پیش نظر فقیر حاضر بود مذکور است عن عمرة بنت عبد الرحمان
ان زیاد بن ابی سفیان کتب الی عائشة ان عبد الله بن عباس
قال من اهدی هدیا حرم علیه ما یحرم علی الحاج حتی ینحر
هدیه وقد بعثت بهدیی فاکتبی الی بامرک قالت عمرة قالت
عائشة لیس کما قال ابن عباس انا فتلت قلائد هدی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بیدی ثم قلدها بیده ثم بعث بها مع ابی
فلم یحرم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم شیء احله الله له حتی
نحر الهدی و نیز ابن عباس قائل بوده بوقوع غلط و خطا در قرآن مجید و فرقان حمید که
مدار ایمان و اصل اسلام است چنانچه سیوطی روایات عدیده متضمن قائل بودن ابن عباس
باین قول نقل کرده و اگرچه سابقا این احادیث منقول شد لیکن باز درینجا نقل می کنیم

تا ناظر را احتیاج مراجعت بآن مقام نیفتد قال السیوطی بعد ذکر بعض
الاحادیث الدالة علی وقوع اللحن فی القرآن ویقرب مما
تقدم عن عائشة ما اخرجه ابن جریر وسعید بن منصور فی
سننه من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله حتی
تستأنسوا وتسلموا قال انما هی خطأ من الکاتب حتی تستأذنوا
وتسلموا اخرجه ابن ابی حاتم بلفظ هو فیما احسب مما اخطأت به
الکتّاب وما اخرجه ابن الانباری من طریق عکرمة عن ابن
عباس انه قرأ افلم یتبین الذین آمنوا ان لو یشاء الله لهدی
الناس جمیعا فقیل له انها فی المصحف افلم ییأس الذین آمنوا
قال اظن الکاتب کتبها وهو ناعس وما اخرجه سعید بن
منصور من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس انه کان یقول
فی قوله وقضی ربک انما هی ووصی ربک التزقت الواو
بالصاد واخرجه ابن اشتة بلفظ استمد الکاتب مدادا
کثیرا فالتزقت الواو بالصاد واخرج هو من طریق الضحاک
عن ابن عباس انه کان یقرأ ووصی ربک ویقول امر ربک
انهما واوان التصقت احدهما بالصاد واخرج من طریق
اخری عن الضحاک انه قال کیف تقرأ هذا الحرف قال وقضی
ربک قال لیس کذلک نقرأها نحن ولا ابن عباس انما هی ووصی

ربك كذلك كانت تقرأ وتكتب فاستمد كاتبكم فاحتمل
القلم مدادا كثيرا فالتزقت الواو بالصاد ثم قرأ ولقد وصينا
الذين اوتوا الكتاب ولو كانت قضاء من الرب لم يستطع
احد رد قضاء الرب ولكنه وصية اوصى بها العباد و
ما اخرجه سعيد بن منصور وغيره من طريق عمرو بن دينار
عن عكرمة عن ابن عباس انه كان يقرأ ولقد اتينا موسى و
هارون الفرقان ضياء ويقول خذوا هذه الواو واجعلوها
ههنا والذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم الاية
واخرجه ابن ابي حاتم من طريق الزبير بن خريت عن عكرمة
عن ابن عباس انزعوا هذه الواو فاجعلوها في الذين يحملون
العرش ومن حوله وما اخرجه ابن اشتة وابن ابي حاتم من طريق
عطاء عن ابن عباس في قوله تعالى مثل نوره كمشكوة قال هي
خطاء من الكاتب هو اعظم من ان يكون نوره مثل نور
المشكوة انما هي مثل نور المؤمن كمشكوة انتهى بنوع من
الاختصار ومخفى نيست كه قول بوقوع غلط وخطا در قرآن نزد اهل سنت عين كفر
وضلال ست وسبب بعض روايات چها فضائح وقبائح شنيعه وكفريات صريحه كه
باهل سنت نكنند كما لا يخفى على ناظر الصواعق والتحفة وافادات المخاطب وامثاله
حالا بايد ديد كه آنحضرت الزامات وتشنيعات استهزاءات بابن عباس هم متوجه كنند

و اگر راه تاویل این احادیث پیش گیرند چنانچه سیوطی سر آن دارد پس حیرانیم که بر احادیث اهل حق
چرا تشنیعات می کنند زیرا که اگر این احادیث با وصف نهایت صراحت آن در وقوع غلط و خطا
در قرآن از کاتبین یا ناسخین با وّل بتاویلی میتواند شد مثل همان تاویل احادیث اهل حق هم ماوّل
خواهد شد و چون باب طعن و تشنیع را بر اهل حق بجهت بعض روایات خود مفتوح ساخته اند
الحال چاره از قدح و جرح ابن عباس نمی یابند که خود کرده را درمانی نیست اما ابی بن کعب
پس گو اقرار لسانی بعلو کعب او در مناقب و محامد دارند لیکن کشان کشان او را هم بواد شنائع
قبیحه و مطاعن فظیعه می آرند چه ادخال او غیر قرآن را در قرآن و ابا از محو آن که موجب فتنه
عظیم در دین منجر بقبائح بسیار بود آنفاً از کلام شاه عبد العزیز دریافتی و انکار معوذتین
[illegible] از قرآن علاوه بران ست عماد الدین سبط صاحب هدایه در فصول الاحکام میگوید
ومن زعم ان المعوذتين ليستا من القرآن فقد ذكر في فتاوى
ابي الليث انه لا يكفر فانه روى عن ابن مسعود وابي بن كعب
رضي الله عنهما انهما ليستا من القرآن انتهى گو ابو اللیث منکر معوذتین را
[illegible] شمار د و بجانب ابن مسعود و ابی بن کعب دست از حق بردارد لیکن افادات دیگر
محققین سابقاً شنیدی نووی اجماع مسلمین بر کفر منکر آن نقل کرده و حدیثی که خود
ابو اللیث روایت کرده دلالت بر لعنیت و کفر منکر آن دارد و علاوه برین ظاهر است
که نزد جناب مخاطب دیگر مقلدین کابلی هم طوی انکار آیتی از آیات قرآن موجب
خروج از اسلام و ایمان ست که عین توهین و تهوین فرقان ست فکیف بانکار
السورتین الکاملتین منه و نیز دیگر مخالفات ابی بن کعب با مصحف عثمانی چنانچه شاهصاحب

افاده فرموده اند موجب فتنهٔ عظیم در دین بود و منجر بقبائح بسیار و دیگر آنکه بر اہل سنت
ہم مخالفت مصحف عثمانی را در کمال شناعت و فظاعت دانند بلکه موجب ہتک حرمت و
تعزیر و تفسیق و تضلیل و تکفیر بلکه قتل انگارند چنانچه یاقوت حموی در معجم الادبا که نسخهٔ عتیقهٔ
آن که پیش علامه سیوطی بوده بدست این قاصر افتاده در ترجمهٔ محمد بن احمد بن ایوب بن الصلت
بن شنبوذ گفته حدثنا اسمعیل بن علی الخطبی فی کتاب التاریخ قال و
اشتهر ببغداد امر رجل یعرف بابن شنبوذ یقرئ الناس و
یقرأ فی المحراب بحروف یخالف فیها المصحف فیما یروی
عن عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیرهما مما کان یقرأ
به قبل المصحف الذی جمعه عثمان و یتتبع الشواذ فیقرأ بها
و یجادل حتی عظم امره و فحش و انکره الناس فوجه السلطان و
قبض علیه فی سنة ثلث و عشرین و ثلثمائة و حمل الی دار الوزیر
محمد بن مقلة و احضر القضاة و الفقهاء و القراء و ناظره الوزیر
بحضرتهم فاقام علی ما ذکر عنه و نصره و استنزله الوزیر عن ذلک
فابی ان ینزل عنه و یرجع عما یقرأ به من هذه الشواذ المنکرة التی
تزید علی المصحف العثمانی فانکر ذلک جمیع من حضر المجلس و
اشاروا بعقوبته و معاملته بما یضطره الی الرجوع فامر بتجریده
و اقامته بین الهنبازین و امر بضربه بالدرة علی قفاه فضرب
نحو العشرة ضربا شدیدا فلم یصبر و استغاث و اذعن بالرجوع

والتوبة تخلى عنه وفيه ايضا قرأت في كتاب الفه القاضي
ابو يوسف القزويني سماه افواج القراء قال كان ابن شنبوذ
احد قراء المتنسكين وكان يرجع الى ورع ولكنه كان يميل
الى الشواذ ويقرأ بها وربما اعلن ببعضها في بعض صلواته التي
يجهر فيها بالقراءة وسمع ذلك منه وانكر عليه فلم ينته للانكار
فقام ابو بكر بن مجاهد فيه حق القيام واشتهر امره ورفع حديثه
الى الوزير في ذلك الوقت وهو ابو علي بن مقلة فاخذ وضرب
اسواطا زادت على العشرة ولم تبلغ العشرين وحبس واستتيب
فتاب وقال اني قد رجعت عما كنت اقرأ به ولا اخالف
مصحف عثمان ولا اقرأ الا بما فيه من القراءة المشهورة و
كتب عليه بذلك الوزير ابو علي محضرا بما سمع من لفظه وامره
ان يكتب في آخره بخطه وكان المحضر بخط ابي الحسين احمد بن
محمد بن ميمون وكان ابو بكر بن مجاهد تجرد في كشفه ومناظرته
فانتهى امره الى ان خاف على نفسه من القتل وقام ابو ايوب
السمسار في اصلاح امره وسئل الوزير ابا علي ان يطلقه و
ان ينفذه الى داره مع اعوانه بالليل خيفة عليه لئلا يقتله
العامة ففعل ذلك ووجه الى المدائن مستترا مدة شهرين ثم
دخل بيته ببغداد مستخفيا من العامة ونسخة المحضر المعمول

علی ابن شنبوذ بخط ابن میمون یقول محمد بن احمد بن ایوب
المعروف بابن شنبوذ قد کنت اقرأ حروفا تخالف بما فی مصحف
عثمان بن عفان رضی الله عنه المجمع علیه والذی اتفق اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنهم علی تلاوته ثم
بان لی ان ذلک خطاء فانا منه تائب وعنه مقلع والی الله
عز وجل بری اذ کان مصحف عثمان هو الحق الذی لا یجوز
خلافه ولا ان یقرأ بغیر ما فیه نسخة خط ابن شنبوذ فی هذا
المحضر یقول محمد بن احمد بن ایوب بن شنبوذ ما فی هذه
الرقعة صحیح وهو قولی واعتقادی واشهد الله عز وجل
وسائر من حضر علی نفسی بذلک وکتب بخطه فتی خالفت
ذلک او کان منی غیره فامیر المومنین اطال الله بقاءه فی
حل وسعة من دمی وذلک فی یوم الاحد لسبع خلون
من ربیع الآخر سنة ثلاث وعشرین وثلاثمائة الخ از عبارت
ظاهرست که مخالفت مصحف عثمان نزد حضرات اهل سنت بحدی قبیح وشنیع ست که بسبب آن
بیچاره ابن شنبوذ را که مردی بود متورع از فضلا و علمای سنیه که تعظیم و تجلیل شان از
متحتمات اسلام ست عقوبت کردند و تازیانها زدند و هتک حرمت نمودند و علمای اهل سنت
بآن فتوی دادند و ابوبکر بن مجاهد داد مجاهرت داده در مناظره و اظهار فضائح او مبالغه
فرموده تا آنکه او طوعا و کرها ازین مخالفت معاندت رجوع نمود و ندامت نمود فاعرف خطئی

متضمن اثبات و توبه خود ازین جرم و اعتراف شناعت آن و استحقاق قتل بصورت
معاودت باین مخالفت نوشته داد پس بحیرتم که هرگاه در حق کسی که مصحف مخالف قرآنست
عثمانی نماید بی آنکه انکار ورد آن نماید و الفاظ آن را غیر صحیح پندارد این همه تجویز بلکه
ایجاب نمایند باز میدانم که ابی بن کعب را که علاوه بر مخالفت مصحف عثمانی انکار ما ثبت فیه
هم می نمود یعنی معوذتین را که دران ثابت بود انکار میکرد و از جمله قرآن خارج میساخت
و همچنین دیگر الفاظ آن را منکر بود چرا از جملهٔ عدول و ثقات مقبول میگردانند بلکه از
مزید جسارت و خسارت تسمیه او بسید المسلمین از خلیفهٔ ثانی و دیگر اسلاف بی انصاف خود
نقل مینمایند چنانچه از رجوع بطبقات ابن سعد و غیر آن اوضح و ظاهرست هر چند افادات
و تصریحات ائمهٔ سنیه که مذکور شد برای تکفیر و تضلیل ابی بن کعب بسبب انکار قرآنیت معوذتین
کافی و وافی ست لیکن بعضی از تصریحات دیگر هم باید شنید قاضی عیاض در شفا گفته
قال ابو عثمان بن الحداد جميع من ينتحل التوحيد متفقون
على ان الجحد لحرف من التنزيل كفر وكان ابو العالية اذا
قرأ عنده رجل لم يقل له ليس كما قرأت ويقول اما انا
فاقرأ كذا فبلغ ذلك ابراهيم فقال اراه سمع انه من كفر بحرف
منه فقد كفر بكله ونیز در شفا مذکورست وقال محمد بن سحنون
فيمن قال المعوذتان ليستا من كتاب الله يضرب عنقه
الا ان يتوب وشهاب الدین خفاجی در نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض گفته
وقال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه فيما رواه عبد الرزاق

عنه من كفر بآية من القرآن فقد كفر به كله لانه تكذيب لقائلها عز وجل
وقال اصبغ بن الفرج بالجيم المصري من كذّب بالتشديد ببعض
القرآن فقد كذّب به كله ومن كذب به كله فقد كفر به ومن كفر
به فقد كفر بالله سبحانه اما زيد بن ثابت پس اگرچه فضل وعدالت وايمان
وجلالت او بزعم ايشان ثابت ليكن اگر اندک انصاف را کار فرمايند قطعا حکم بفسق وضلال
ومفقوديت او نمايند زيرا که ابو حسن مازنی که از اصحاب عدول و حاضرين عقبه و بدريست
چنانچه در اصابه ابن حجر عسقلانی مسطور است ابو حسن الانصاري ثم المازني
جد يحيى بن عمارة بن ابي حسن مشهور بكنيته واسمه تميم بن عبد عمرو
وقيل ابن عمرو وقيل ابن عبد قيس بن محرث بن الحارث بن ثعلبة
بن مازن قال ابن السكن بدري له صحبة وساق من طريق حسين
ابن عبد الله الهاشمي ثنا عمرو بن يحيى بن عمارة بن ابي حسن عن
ابيه عن جده ابي حسن وكان عقبيا بدريا ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان جالسا ومعه نفر من اصحابه فقام رجل
ونسي نعليه فاخذهما آخر فوضعهما تحته فجاء الرجل فقال نعلي
فقال القوم ما رأينا فقال الرجل انا اخذتهما وكنت العب
فقال النبي صلى الله عليه وسلم فكيف بروعة المؤمن قالها ثلاثا
زيد بن ثابت را از مضلان غويان در دعوت بنصرت عثمان مي دانست آية كريمه در حق
مضلين كفار وارد است بحق او خوانده چنانچه در استيعاب در ترجمه ابو الحسن مازني مذكور است

له صحبة یقال انه ممن شهد العقبة و بدرا و ابو حسن المازنی
هو القائل لزید بن ثابت حین قال یوم الدار یا معشر الانصار
کونوا انصار الله مرتین فقال ابو حسن لا والله لا نطیعك فنكون
كما قال الله تعالی اطعنا سادتنا و کبراءنا فاضلونا السبیل و
یقال قائل ذلك النعمان الزرقی انتهی ازین عبارت ظاهر و لائح ست که ابو حسن
مازنی زید بن ثابت را مضل و مغوی در دعوت بنصرت عثمان میدانست که امتثال امر او را
موجب صدق آیه اطعنا سادتنا و کبراءنا فاضلونا السبیل که حکایت
قول کفارست برخود دانسته و ماقبل و مابعد آیه مذکوره این ست ان الله لعن الکافرین
و اعد لهم سعیرا خالدین فیها ابدا لا یجدون ولیا و لا نصیرا
یوم تقلب وجوههم فی النار یقولون یا لیتنا اطعنا الله و
اطعنا الرسولا و قالوا ربنا انا اطعنا سادتنا و کبراءنا فاضلونا
السبیلا ربنا اتهم ضعفین من العذاب و العنهم لعنا کبیرا
پس ثابت شد که زید بن ثابت کار کبرا و مغویان کفار ادا می کرد و باضلال مردم پرداخته
او از مضلان کفار زیانکار برخود می نهاد فهو من سادات الکفار و ائمة اصحاب النار
و الخالدین فی السعیر و المستحقین للعن الکبیر و اگر قائل قول مذکور نعمان زرقی باشد باز هم خللی
در استدلال راه نمی یابد زیرا که او هم صحابی جلیل الشان ست چنانچه در استیعاب گفته است
النعمان بن العجلان الزرقی الانصاری هو الذی خلف علی خولة بنت
عیسی الانصاریة بعد قتل حمزة بن عبد المطلب عنها و کان

نعمان بن العجلان لسان الانصار وشاعرهم ويقال انه كان رجلا
احمر قصيرا يزدريه العين وكان سيدا وبعضى ديگر بعرض رسانم كه حضرات سنيه
بسماع آن هذيان حسرت از ديده بارند و سر بزير و افتخار بمقابلهٔ اهل حق بر ندارند كه جناب
خليفهٔ ثانى كه شاه ولى الله در ازالة الخفا بخرافات كثيره و ترهات عديده ملازمت حضرتش
با حق ثابت كرده و مولوى عبد العلى در شرح مثنوى مولوى تصريح صريح بعصمت او نقل كرده
بر خود باليده زيد بن ثابت را بجور و ظلم متصف مى ساخت و نقل صريح در بنيان مرصوص
عدالت او مى انداخت تفصيل اين اجمال آنكه جناب خليفهٔ ثانى را نزاعى با ابى بن كعب افتاد
تا آنكه ابى بن كعب از نهايت ناچارى گريه وزارى آغاز نهاد آخر نوبت بتحكيم زيد بن ثابت
رسيد بحالت تنازع بسوى او راه كشيدند چون متخاصمين نزد زيد حاضر شدند زيد بن ثابت
نظر بر آثار و اخبار جناب رسول خدا صلى الله عليه وآله الاطهار نكرده رعايت خلافت
خلافت مآب رعايت كرده براى جناب شان توشيح صدر فراش خود نمود و كلمه ههنا يا امير المومنين
بخطاب ابن خطاب گفت و تسويه بين الخصمين را بخلاف انصاف كه سيرت عدول ثقات
از دست داده جور و ظلم و اعتساف آغاز نهاد خليفهٔ ثانى داد انصاف داده
رعايت رعايت خود نكرده بمشافهه زيد فرمودند كه اين اول جورى ست كه در حكومت تو
واقع شد يعنى فرق در خصمين نمودن ظلم صريح و جور قبيح ست بعد اثبات جور نفى ادراك قضا
از زيد در صورت عدم تسويه مؤكد بالقسم فرمودند ملا على متقى در كنز العمال تبويب جمع الجوامع
سيوطى ميگويد عن الشعبي قال كان بين عمر وبين ابى بن كعب
خصومة فقال عمر اجعل بيني وبينك رجلا فجعلا بينهما زيد بن

ثابت فاتیاه فقال عمر اتیناک لتحکم بیننا وفی بیته یؤتی الحکم

فلما دخلا علیه وسع له زید عن صدر فراشه فقال ههنا یا امیر المؤمنین

فقال له عمر هذا اول جور جرت فی حکمک ولکن اجلس مع خصمی

فجلسا بین یدیه فادعی ابی وانکر عمر فقال زید لابی اعف

امیر المؤمنین من الیمین وما کنت لاسالها لاحد غیره فحلف عمر

ثم اقسم لا یدرک زید القضاء حتی یکون عمر ورجل من عرض

المسلمین عنده سواء ص ق کرای رواه سعید بن منصور

فی سننه والبیهقی فی سننه وابن عساکر فی تاریخه ونیز در کنز العمال

مذکور ست عن الشعبی قال تنازع فی جدا دخل ابی بن کعب وعمر بن

الخطاب فبکی ابی ثم قال افی سلطانک یا عمر فقال عمر اجعل

بینی وبینک رجلا من المسلمین قال ابی زید قال رضی

فانطلقا حتی دخلا علی زید فلما رای زید عمر تنحی عن فراشه

فقال عمر فی بیته یؤتی الحکم فعرف زید انهما جاءا لیتحاکما

الیه فقال لابی تقص فقص فقال له عمر تذکر لعلک نسیت

شیئا فتذکر ثم قص حتی قال ما اذکر شیئا فقص عمر فقال زید

بینتک یا ابی قال ما لی بینة قال فاعف امیر المؤمنین من

الیمین فقال عمر لا تعف امیر المؤمنین عن الیمین ان رایتها علیه

و ذکر به راوی حدیث اول از راه خیرخواهی تفصیل صاحب زید بن ثابت منظور نظر داشته

بر محض نسبت جناب ابن الخطاب جور را بزید اکتفا ساخته که نسبت راوی حدیث ثانی
پا را فراتر نهاده لیکن از تجسس و تفحص حقیقت حال کی مخفی می ماند از ملاحظه دگر روایات
واضح ست که جناب شان بتصریح تمام بزید گفتند که ازین روز تو همیشه جائر یعنی ظالم خواهی ماند
بلکه بران هم اکتفا نفرموده خلاف شان اکابر تعالی آغاز نهادند و بنقل کلمات زید که
در حق جناب شان از راه تعظیم گفته بود بر پرداختند و آن بیچاره را شرمنده و خجل ساختند
و سلام زید را بعبارت السلام علیک یا امیر المؤمنین گفتن او ههنا ههنا بخطاب شان و
سوال عفو یمین از زید بکلمه اعف امیر المؤمنین هم را دلائل جور و ظلم او گردانیدند ابو القاسم
مفضل بن محمد راغب اصفهانی که مخاطب لاثانی او را بامام راغب یاد نموده و فضل و جلالت
او سابقا از بغیة الوعاة سیوطی ظاهر شده در محاضرات گفته وکان زید بن ثابت
یقضی لعمر بالمدینة وتقدم الیه عمر مع ابی فی جدّ تنازعاه فخرج
الیهما فقال السلام علیک یا امیر المؤمنین ههنا ههنا ثم توجهت
الیمین علی عمر فقال زید لابی اعف امیر المؤمنین عن الیمین فقال
لہ عمر ما زلت جائرا منذ الیوم السلام علیک یا امیر المؤمنین
وههنا ههنا واعف امیر المؤمنین هرگاه زید بن ثابت بنا بر افاده خلیفه ثانی
جائر علی الدوام وظالم بالاستمرار باشد جلالت و عدالت او کجا ماند و حیرت ست که چگونه
حضرات سنیه در مدح و ستائش چنین ظالم جائر و هالک خاسر میکوشند و چشم از احادیث
و اخبار سرور اخیار صلی الله علیه و آله و سلم که در غایت ذم و ملام حاکم جائر وارد گردیده
می پوشند و هر چند این آثار از غایت اشتهار حاجت تبیین و اظهار ندارد لیکن بنا بر

ایضاح واضح بعض آن نقل کرده می شود تا معلوم شود که زید بن ثابت بکدام اوصاف
جلیله موصوف بوده حافظ عبد العظیم منذری که جلائل فضائل او سابقا از حسن المحاضره
سیوطی و تاریخ یافعی شنیدی در کتاب ترغیب و ترهیب می آرد عن ابی سعید
الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم احب الناس الی الله یوم القیامة وادناهم منه مجلسا
امام عادل وابغض الناس الی الله وابعدهم منه مجلسا امام
جائر رواه الترمذی والطبرانی فی الاوسط مختصر الا انه
قال اشد الناس عذابا یوم القیامة امام جائر وقال الترمذی
حدیث حسن غریب وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال افضل الناس عند الله منزلة
یوم القیامة امام عادل رفیق وشر عباد الله عند الله منزلة
یوم القیامة امام جائر خرق رواه الطبرانی فی الاوسط من روایة
ابن لهیعة وحدیثه حسن فی المتابعات وایضا فیه عن عبد الله
ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان اشد اهل النار عذابا یوم القیامة من قتل نبیا او قتله
نبی وامام جائر رواه الطبرانی ورواته ثقات الا لیث بن ابی سلیم
وفی الصحیح بعضه ورواه البزار باسناد جید الا انه قال وامام
ضلالة وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم اربعة یبغضهم الله البیاع الحلاف و
الفقیر المختال والشیخ الزانی والامام الجائر رواه النسائی
وابن حبان فی صحیحه وهو فی مسلم بنحوه الا انه قال وملك
كذاب وعائل مستكبر وایضا فیه وروی عن ابی هریرة رضی
الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة
لا یقبل الله لهم شهادة ان لا اله الا الله فذكر منهم الامام
الجائر رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله عنهما
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال السلطان ظل الله فی
الارض یاوی الیه كل مظلوم من عباده فان عدل كان
له الاجر وكان علی الرعیة الشكر وان جار او حاف او ظلم
كان علیه الوزر وعلی الرعیة الصبر واذا جارت الولاة
قحطت السماء واذا منعت الزكوة هلكت المواشی واذا ظهر
الزنا ظهر الفقر والمسكنة واذا اخفرت الذمة ادیل الكفار
او كلمة نحوها وایضا فیه عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال من طلب قضاء المسلمین
حتی ینا له ثم غلب عدله جوره فله الجنة وان غلب جوره عدله
فله النار [illegible] وعن ابن بریدة عن ابیه ان النبی
صلی الله علیه وسلم [illegible] القضاة ثلاثة قاضیان فی النار

وقاض فی الجنۃ رجل قضی بغیر الحق یعلم بذلک فذلک فی النار وقاض لا یعلم فاهلک حقوق الناس فهو فی النار وقاض قضی بالحق فذلک فی الجنۃ رواه ابو داود وتقدم لفظه وابن ماجة والترمذی واللفظ له وقال حدیث حسن غریب وعن ابی اوفی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلی عنه ولزمه الشیطان رواه الترمذی وابن ماجة وابن حبان فی صحیحه والحاکم الا انه قال فاذا جار تبرء الله منه رووه کلهم من حدیث عمران القطان وقال الترمذی حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمران القطان وقال الحاکم صحیح الاسناد قال الحافظ وعمران یاتی الکلام علیه انشاء الله تعالی وزیر خلیفهٔ ثانی زید را مطعون بزیاده وکم کردن قرآن میفرمودند چنانچه در کنز العمال مذکورست عن زید بن ثابت ان عمر بن الخطاب استاذن علیه یوما فاذن له وراسه فی ید جاریة ترجله فنزع راسه فقال عمر دعها ترجلک قال یا امیر المومنین لو ارسلت الی جئتک فقال عمر لیس هو بوحی حتی تزید فیه او تنقص انما هو شیء نراه فان رایته ووافقتنی تبعته والا لم یکن علیک شیء فابی زید

فحج عمر معضبا ازین روایت ظاہرست کہ زید بن ثابت نزد خلیفہ ثانی در
جمع وحی آسمانی و آیات قرآنی مامون و از خیانت و کم زیادت دران مصون نبود
بلکہ کم و زیادت را دران شیوہ عادت آن بی سعادت می دانستند کہ بسبب این جسارت
عاجز و تر آمدہ ضبط نفس نتوانستہ ہرگاہ وشورہ از و در امری خواستند و از لوائح استنکاف او
از انصاف دریافتند بطریق تعریض ارشاد کردند کہ این حق نیست کہ تو دران کم و زیادہ
کنی و ظاہرست کہ کم و زیادہ کردن در قرآن کفر صریح و ضلال قبیح ست قاضی عیاض در شفا
میفرماید وقد اجمع المسلمون علی ان القرآن المتلو فی جمیع اقطار
الارض المکتوب فی المصحف بایدی المسلمین مما جمعہ الدفتان
من اول الحمد للہ رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انہ
کلام اللہ تعالی و وحیہ المنزل علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
وان جمیع ما فیہ حق وان من نقص منہ حرفا قاصدا لذلک او
بدلہ بحرف آخر مکانہ او زاد فیہ حرفا مما لم یشتمل علیہ المصحف
الذی وقع الاجماع علیہ واجمع علی انہ لیس من القرآن عامدا
لکل ہذا انہ کافر واعجباہ کہ زید بن ثابت چنان بی اعتبار و بی اعتماد نزد
جناب خلافتمآب باشد کہ بکلام نحراش او را مخاطب ساختہ ہتک حرمت او فرمایند
و ظاہر نمایند کہ او در وحی آسمانی و کلام ربانی کم و زیادہ می کرد و نیز ذوا مر جور و ظلم او
ثابت فرمایند و حضرات سنیہ بکلام صدق نظام جنابش گوش نہ نہند و شقاقا و عنادا
بجنابش او را بمرتبہ جلیلہ امامت و جلالت نہ نہند کہ او را امام و پیشوای خود گردانیدہ

و جملهٔ اعاظم فحول و اجلهٔ عدول گردانیده اند و نیز بدین شهادت عمر بن الخطاب که وقت
جمع کردن قرآن در عهد ابی بکر داده بود ذکر کرده آیهٔ رجم را که ادخال آن در قرآن
میخواستند داخل نموده چنانچه در اتقان سیوطی مذکورست قد اخرج ابن اشته فی
المصاحف عن الليث عن سعد قال اول من جمع القرآن ابو بكر
وكتبه زيد وكان الناس يأتون زيد بن ثابت فكان لا يكتب
آية الا بشاهدي عدل وان آخر سورة براءة لم يوجد
الا مع خزيمة بن ثابت فقال اكتبوا فان رسول الله صلى
الله عليه وسلم جعل شهادته بشهادة رجلين فكتب وان
عمر اتى بآية الرجم فلم يكتبها لانه كان وحده پر ظاهرست که رد شهادت
خلیفهٔ ثانی با وصف قبول خبر شهادت خزیمه بن ثابت که هزار مرتبه کمتر از جناب او بود
از اعظم مطاعن و قبائح اوست و بتصریح شاه عبد العزیز خبر یکی از صحابه مثل عثمان و عبد الرحمن
بن عوف و زبیر بن عوام و سعد بن ابی وقاص مفید یقین ست پس خبر خلیفهٔ ثانی هم مفید
یقین باشد لعدم الفارق و اشتراک العلة بل لتحقق الاولوية و ظاهرست که رد این خبر
مفید یقین علاوه بر یقینی توهین شان جناب خلافت مآب موجب ابقای قرآن مجید
بر نقصان است که بعض آیات را که قطعاً ازان بوده داخل آن نکرده و فیه من
الشناعة ما لا يفي الاقلام بتحريره ولا الالسنة بتقريره و غالباً ارشاد خلیفهٔ ثانی که
ليس هو بوحي حتى تزيد فيه او تنقص بعد عبارت آن برنوشته
بر رد این شهادت و امثال آن از وقائع صریحهٔ اعتلالت بوده باشد انتهی و اگر

مراد جمع سے جمع فی عہد ابی بکر ہے اور جامعین موصوفین سے ابوبکر اور اوسکے احزاب
مراد ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نے شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہے مرتبہ ثانی در عہد ابی بکر یعنی
جمع قرآن ۱۲ تو قطع نظر عدم اتصاف جامعین مذکورین کے ساتھ صفات مذکورہ کے
جیساکہ سابقاً مرقوم ہوا یہ بھی درست نہین اسلیے کہ جمع کرانا شیخ اول کا ایک مصحف مین
بھی ثابت نہین ہے اسواسطے کہ شیخ عبدالحق جلد ثانی شرح مشکوٰۃ مین تحریر کرتے ہین
وچون جمع کرد آنرا زید بن ثابت باتفاق صحابہ در صحف متعدد ومکتوب شد وہنوز جمع وکتابت
در یک مصحف اتفاق نیفتاد پس بودند این صحیفہ ہا نزد ابی بکر تا آنکہ میرانید ابوبکر را خدا تعالیٰ
پس بودند آن صحیفہ ہا نزد فاروق در حیات عمر پس بودند آن صحیفہ ہا نزد ام المومنین حفصہ
رضی اللہ عنہا پس عثمان جمع کرد آنرا در یک مصحف واستکتاب فرمود در مصاحف و فرستاد آنہا را
بدیار اسلام انتہی عبارت مذکورہ سے مثل سپیدہ صبح روشن ہے کہ ابوبکر وعمر کسی سے جمع
قرآن جمع ہونا بیان کرتے ہین اوسکو قرآن جمع شدہ وقت آنحضرت صلعم پر کسی طرح کی
زیادتی نہین اگر بفرض محال وہ ایک مصحف مین نہین تھا تو یہ بھی ایک مصحف مین جمع نہین ہوا
اور اگر وہ غیر مرتب تھا تو یہ بھی ویسا ہی بدستور نامرتب ہا پس کتابت زید بن ثابت کو
[illegible] مرتبہ کی جمع قرار دینا جیسا کہ خود شیخ صاحب نے لکھا ہے تحقیق سے بعید ہے
طرفہ یہ ہے کہ جب علماے اہل سنت وجماعت نے شیخین کا یہ حال دیکھا کہ گو زید بن ثابت سے
ایک نسخہ قرآن شریف کا لکھوایا مگر اوسکو معائنہ کرکے صحیح نہ کیا نہ اوسکی آپ تلاوت کی
نہ اورونکو اوسکی تلاوت اور کتابت نسخجات کی اجازت دی وہ جیسا تھا ویسا ہی
غیر مرتب اولاً شیخ اول اور ثانیاً شیخ ثانی کے پاس رہا اور دونو کے بعد حفصہ کے پاس

امانۃ صندوق مین کہا رہا جو کہ ایسی بی پروائی امر قرآن شریف مین موجب قدح عظیم
بحق شیخین تہی تو جناب شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا مین یون ارشاد فرمایا ایشان آنکہ
قرآن عظیم در مصحف مجموع شد فاروق اعظم سالہا در تکلف تصحیح او صرف نمود و مناظرہا با صحابہ
می کرد گاہی حق بر وفق مکتوب ظاہر شد پس آنرا باقی می گذاشت و مردمان را از خلاف آن
باز میداشت و گاہی حق بر خلاف مکتوب ظاہر شد و بضرورت مکتوب را حک میفرمود
و بجای وی آنچہ محقق شدہ می نوشت الخ بلاحظہ عبارت منقولہ حال ہر دو اعتقاد
اہل سنت و جماعت کا نسبت قرآن مجید مرتب زید بن ثابت کے بخوبی روشن ہے کیونکہ
شاہ صاحب نے گو عمر خطاب کی توصیف نسبت صرف توجہ کی صحت قرآن عظیم مین تحریر
کی مگر نسخہ قرآن شریف مکتوبہ زید بن ثابت کو ایسا غیر معتبر ثابت کیا کہ اوسمین سے سقیم باقی
حک کرکے اوسکی جگہ جو کچھ اونکے نزدیک ثابت ہوا تحریر کیا اور باینہمہ وجود اثبات
تا حیات عمر ابن خطاب وہ قرآن شریف مرتب ہو کر اس قابل نہوا کہ اوسکی کتابت
کی اجازت دی جاتی فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر مراد جمع سے جمع زمان
عثمان ہے اور جامعین موصوفین سے عثمان اور اوسکے اعوان مراد ہین چنانچہ
شیخ عبد الحق نے شرح مشکوٰۃ مین لکہا ہے ثالث جمع عثمان است جمع کرد صحابہ را پس
نوشتند در مصاحف بلغت قریش و فرستاد بہر افقی مصحفی و بود آن در سنہ خمس و
عشرین تو باوجود غض بصر کے عدم موصوفیت اونکی سے تا اوصاف مذکورہ کے
جس طرح کہ ما سبق مین زیب تحریر ہوا موافق روایات اہل سنت کے درست نہین
کیونکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی و صاحب اتقان تحریر کرتے ہین کہ حارث محاسبی گفتہ مشہور

در مرقوم آنست کہ جامع قرآن عثمان نیست و نہ چنین است (شرح مشکوٰۃ) والمشهور عند
الناس ان جامع القرآن عثمان ولیس کذالک الخ (اتقان) پس
عثمان جیسا کہ جامع قرآن مشہور ہے فی الواقع بشہادت حارث محاسبی وغیرہ علماء
اہل سنت وہ جامع قرآن نہین اسلیے جب علماء اہل سنت نے دیکھا کہ جامعیت
عثمان روایات متعددہ سے ثابت نہین تو یون ارشاد فرمایا کہ عثمان جامع الی اللغۃ
القریش ہین جامع ہونا اونکا لغت قریش پر بھی موافق روایات اہل سنت
کے ثابت نہین چنانچہ عنقریب بیان ہوگا اور بفرض محال اگر یہ ثابت بھی ہو تو
عثمان کے واسطے موجب قدح ہے نہ باعث مدح کا سیطرح اور بھی شیخ مذکور نے لکھا
کہ سیوطی از حارث محاسبی نقل کردہ کہ صدیق اکبر امر کرد بانتساخ قرآن از جاہای
مجتمع کہ نا شیدو این بمنزلہ آن بود کہ گویا اوراق متفرق در خانہ آنحضرت صلعم یافتند کہ دران
قرآن نوشتہ بودند ولیکن منتشر بود پس جمع ساختند و در رشتہ انتظام و القیام کشیدند
تا چیزی از ان کم نشود عبارت مختصر جمع ساختند و در رشتہ انتظام و القیام کشیدند نقل ہے ایسکے دیکھیے
کہ ابوبکر کے وقت مین قرآن ایک جگہ جمع ہوا اور جبکہ مجتمع کرانا شیخ اول کا قرآن شریف کو
اور رشتہ انتظام و القیام مین کھینچنا اوسکا ثابت ہوا تو اس صورت مین جمع شیخ ثالث کی
از قبیل تحصیل حاصل ہے اور وہ البداہۃ باطل ہے قال الفاضل الملی
پس اجماع اونکا صحت وقت مین اوس حد کو بالغ ہوگا کہ اور کی نقل ہی مستغنی
ہے اقول وہم ستعین امام غزالی نے کتاب التفرقہ مین لکھا ہے
وشرط الاجماع ان یجتمع اهل الحل والعقد علی صعید

واحد و یتفقون علی امر واحد اتفاقا بلفظ صریح ثم یسکتون
علیه مدة عند قوم والتمام انقراض العصر عند قوم اور
میں لکھا ہے کہ قیل الاجماع الاکثر مع ندرة المخالف اجماع والمختار
انه لیس باجماع لانتفاء الکل اور دوسری جگہ مسلم میں لکھا ہے قال
احمد من ادعی الاجماع فهو کاذب پس بالتحقیق خاطر شریف پر منکشف ہوا ہو
جاننا چاہیے کہ اول تو یہ قول احمد بن حنبل معنی اجماع کا کاذب ہے اور بعد تسلیم
اصل اجماع جناب مخاطب پر لازم ہے بیان کرنا اس بات کا کہ قرآن شریف کس
وقت میں جمع ہوا اور اوس وقت میں کتنے اہل حل و عقد تھے اور اون سب نے بلفظ صریح
قرآن شریف متداول پر اتفاق کیا اور جب تک جناب مخاطب اس بات کو ثابت
نکرینگے اور اتفاق جمیع اہل حل و عقد بلفظ صریح قرآن متداول پر ثابت نکرینگے تو دعوی
اجماع بایں طور تحقیق نہیں ہے اور ناظرین کو اسی رسالہ میں معلوم ہوگا کہ بموجب مذہب
اہل سنت و جماعت قرآن متداول پر اجماع ثابت نہیں **قال الفاضل الموحد**
پس اہل سنت کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے بکمال دیانت و امانت و حفاظت و صیانت و
ورع و تقوی مع جد و جہد و تفقد و تفحص و تلاش بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنی کے
خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سے اور اسمیں سے وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قد
سی سے اور وحی متلو میں سے متواتر کو غیر متواتر یعنی آحاد اور شاذ سے اور اسمیں سے
غیر منسوخ التلاوة کو منسوخ التلاوة سے اور اسمیں سے لغت قریش کو غیر لغت قریش سے ممتیز
اور جدا کرکے خالص وحی متلو متواتر الروایة غیر منسوخ التلاوة کو بموجب لغت قریش کے

بین الدفتین مدون و منتظم کیا اور کسی نوع سے متواتر غیر منسوخ التلاوۃ میں تبدیل و تغیر
و کمی و زیادتی نہیں ہونے دی فجزاہم اللہ عن جمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات
بل عن کل المخلوقات والکائنات جزاءً احسنا **اقول وبہ نستعین** اولاً
ایک قول مختصر حضرات اہل سنت کا کہ مشعر حسن اعتقاد ان حضرات کی نسبت قرآن اور
رسول زمان کی ہے واسطے تفریح خاطر جناب مخاطب کے بیان کرتا ہوں اہل سنت
کہتے ہیں کہ ایک قرآن جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا آنحضرت صلعم
سارا وہ قرآن بھول گئے چنانچہ شرح بزدوی میں کہ جو کتب معتبرہ اہل سنت سے ہے مرقوم
ہے **قال الحسن ان النبی صلعم اوتی قرآنا ثم نسیہ فلم یک شیئا**
یعنی دادہ شد پیغمبر خدا را صلعم قرآن پس فراموش کرد آنحضرت آنرا پس باقی نماند
چیزے انتہی جب اہل سنت نے یہ حال دیکھا تو سراسیمہ ہو کر یہ تاویل کی ہے **فلم یبق
منہ شئ لما رفع اللہ تعالی عن قلبہ ذلک** یعنی باقی نماند ازان چیزے
بجہت آنکہ برداشت خدائے تعالی از دل مبارکش آنرا انتہی حیرت کی جگہ ہے کہ
ایک قرآن تمام و کمال خاطر عاطر رسول کریم سے کہ مبلغ احکام الہی تھے محو و نسی ہو گیا
اور کوئی چیز اوسکے احکام میں سے باقی نہ رہا اور پھر اوسپر یہ تاویل کرنی کہ خدا ہی نے
اوس قرآن کو بھلا دیا اعجب عجاب ہے کسلیے خدا نے یہ قرآن بھیجا تھا اور کسلیے اوٹھا لیا
اور اوسکو تاویل منسوخ التلاوۃ میں لیجانا مضحکۂ طفلان ہے اور اصل روایت میں
ہیچ کی لفظ ایسا نہیں کہ جس سے منسوخ التلاوۃ ہونا [illegible] جب [illegible]
اہل سنت کا ذہن نشین ہوا تو [illegible]

معروف کیجاتی ہی **قولہ** بکمال دیانت و امانت و حفاظت و صیانت و ورع و
تقوی م جد و جہد و تفحص و تفتیش تلاش با وجود قطع نظر کی اتصاف جامعین کے ساتھ صفات
مذکورہ کی جناب مخاطب سی پوچھا جاتا ہی کہ باعتقاد اہل سنت صحابہ عظام و اہل بیت کرام کو
قرآن مجید متواتر غیر منسوخ التلاوۃ جیسا کہ متداول ہی حسب تعلیم جناب رسول کریم
صرف یاد تھا یا فقط اونکی پاس لکھا ہوا تھا یا دونوں امر متحقق تھے یعنی موافق تعلیم
یاد بھی تھا اور لکھا بھی تھا یا حفظ موافق تعلیم تھا اور کتابت مخالف اوسکی یا بالعکس
یا دونوں مخالف تعلیم تھے یا دونوں مطلقاً متحقق نہتی یہ سات شقوق ہیں بتقدیر شق
اولی پہر تو کچھ ضرورت تدوین کی باقی نہیں رہتی تا کہ جامعین کی واسطے دیانت
امانت وغیرہ درکار ہوں ہر چند کہ دون پانچوں میں شق ثالث مسلم ہی و تقدیر شق
اربعہ باقیہ فاسد و منقوض و مجروح ہیں چنانچہ فساد شق سابع و شق خامس کا
ہویدا ہی ہی اسلئے کہ قرآن کی باب میں ایسا تسامح کیسی ہو سکتا ہی کہ لکھا اور طرح ہو
اور یاد اور طرح کچھ ایسا دشوار نہیں تہا کہ محفوظ و مکتوب کا مقابلہ کر کی غلط کو
موافق صحیح کی کر لیتی بلکہ اصل حال یہی ہی کہ جیسا لکھا ہوگا ویسا ہی محفوظ ہوگا اور جیسا
محفوظ ہوگا ویسا ہی لکھا ہوگا اور بنا بر چوتھی شق کی یہ اعتراض وارد ہوگا کہ صحابہ کرام
و اہل بیت عظام سب کی سب کلام اللہ کی طرف سی نعوذ باللہ ایسی بی پروا تھے کہ قرآن
شریف کو حسب تعلیم رسول خدا نہ یاد کیا نہ لکھا اور ہر شخص نی اپنی جی سی جیسا چاہا لکھا اور جیسا
چاہا حفظ کیا اور جبکہ محفوظ و مکتوب دونوں درست نہیں تو پھر قرآن مروج کیونکر
صحیح و درست ہوگا اور بطلان شق سابع کا ظاہر ہی کسواسطے کہ آنحضرت صلعم

خود وحی کو لکھوا لیا کرتی تھی یا دیگر کاتبان وحی حضرت کی تھی اور صحابہ نے بھی کلام اللہ
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین لکھا تھا اور کتب اہل سنت مین مذکور ہی کہ آنحضرت کی
زمانہ مین قرآن بہت لوگون نی یاد کیا تھا و قطع نظر ازین یہہ شق مخالف مضمون
حدیث متفق علیہ بین الفریقین انی تارک فیکم الثقلین ہی الغرض تحقیقا
شقین خبر پر کا تم اہل اسلام کو نہین ہوتا و شق خامس اولی ہی کیا احتیاج جمع کی
نہین کہ جسکی لیے دیانت و امانت جد و جہد جامعین کی ضرورت ہو بلکہ بوجہ لزوم
تحصیل حاصل یہ امر امکان بھی نہین رکہتا اب جناب مخاطب مختار ہین
جونسی شق چاہین اختیار فرمائین مخفی نہ ہی کہ اس تقریر سی کلام مخاطب مین
اولہ الی آخرہ منقوض ہوتا ہی فتامل اور اگر بالفرض قول مخاطب کہ حضرات
جامعین نے دیانت امانت وغیرہا کو جمع قرآن شریف مین کام فرمایا تسلیم کیا جاوے
تو اسکا کیا علاج ہی کہ حسب تحریر مولوی مہدی علی کہ مشاہیر علمای اہل سنت
مین کچھ اثر اوسکا نہین پایا جاتا بلکہ برخلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی چنانچہ تہذیب الاخلاق
صفحہ ۲۲ مین لکھتی ہین ہان ایک بات تو مین بہول گیا کہ ہماری زمانہ
کی علما قرآن مجید کی اوس غلط نامہ کی نسبت نعوذ باللہ منہا کیا فرماتی ہین جو
بڑی بڑی عالمون نی مرتب کیا ہی اور جس سی تفسیرین اور بڑی بڑی
کتابین بہری ہوئی ہین کہ اوسکی دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی مسلمان
عالمون نی قرآن مجید کو کس قدر غلط اور محرف اور غیر صحیح ٹہرایا ہی

ترجمہ اوسکا لکھتا ہون

صحیح آیت جو قرآن سے نکل گئی	غلط آیت جو قرآن میں آ گئی	سند [illegible] کی
فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ کما حموا لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ	کما حموا سے اخیر تک قرآن میں لکھنے سے رہ گیا	مستدرک حاکم او[illegible] سیوطی بروایت ابی ابن کعب
صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول	وعلی الذین سے اخیر تک قرآن سے نابود ہو گیا	اتقان بروایت حمیدہ
وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم	وہو اب لہم قرآن مجید سے اڑ گیا	حاکم ابن جریر بیہقی عبد الرزاق سعید بن منصور وغیرہ بروایت ابن عباس
فامضوا الی ذکر اللہ	فاسعوا الی ذکر اللہ	موطا امام مالک بروایت عمر ابن خطاب
انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین	ان اللہ ہو الرزاق	صحیح ترمذی بروایت عبد اللہ بن مسعود
ووصی ربک	وقضی ربک	اتقان بروایت ابن عباس
والنہار اذا تجلی والذکر والانثی	والذکر والانثی قرآن مجید سے اڑ ہو گیا	صحیح مسلم صحیح بخاری و ترمذی بروایت ابو داؤد
مثل نور اللہ عن مشکوۃ	مثل نورہ کمشکوۃ	درمنثور بروایت ابن عباس

انتہی بلفظہ جدول مذکور سی کہ بحوالہ کتب معتبرہ اہل سنت ہی نہایت خیانت اور تغافل
اور نسیان اہل حضرات جامعین کا ثابت ہوتا ہی اور باعتراف صاحب جدول اہل سنت کی
نزدیک قرآن مجید متداول غلط اور محرف اور غیر صحیح ٹہیرتا ہی اور ملاحظہ سی اوسکی اونکو
بمقابلہ اہل حق سوای اسکی کہ یا اپنی کتب حدیث و تفسیر سی دست بردار ہون یا قرآن
کی غلط و محرف ہونی کا اقرار کرین کچہ اور چارہ نہین رہتا ہی علیٰ کہ قول مخاطب
بقدر طاقت بشریہ واسطی معذرت ایسی ہی امور کی ہی **قولہ** بقدر طاقت بشریہ
اجتماعیہ اپنی کی اس قید سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ حضرات جامعین کا باوجود جہد
و تفقد و تفحص اس تمیز و امتیاز کرنی مین صواب کو پہونچنا اور خطا سی بچنا بالیقین معلوم
نہین اور ہنوز احتمال خاطی ہونی کا اون حضرات کی موجود ہی اور اگر کہا جائی کہ بقدر
طاقت بشریہ اجتماعیہ سی مراد اجماع ہی تو جواب اوس کا نقض قول مخاطب مین کہ پس
اجماع اونکا الخ بیان ہوگیا ہی فتذکر **قولہ** خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سی اور
اوسمین سی وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سی حضرات جامعین نی حسب تجربہ مخاطب
کلام اللہ کو کلام نبوی سی اور حدیث قدسی سی متمیز و ممتاز کیا مگر افسوس ہی کہ کلام سی
عمر و عائشہ و مصعب وغیرہم کی ممتاز نہ فرمایا چنانچہ اکثر عالم اہل سنت کی لکھتی ہین کہ
فلان صحابی نی فلان بات کہی اونہین الفاظ اور عبارات سی بعینہا خدا تعالیٰ نی
آیت نازل کر دی اگر کسی کو اس جنس کی روایتین دیکہنا ہو تو وہ اتقان اور در منثور
وغیرہا کتب معتبرہ کو اوٹہالی خرمن کی خرمن ڈہیر کی ڈہیر اس نایاب متاع کی جنی

عمر سی روایت کی گئی ہی کہ عمر نی کہا کہ منجملہ ان باتون کی کہ جن مین
خدا نی میری موافقت کی ایک یہ ہی کہ جب آیہ لقد خلقنا الانسان
من سلالة من طین نازل ہوئی مین نی کہا فتبارک اللہ
احسن الخالقین پس خدا نی اوسی ویسا ہی نازل کر دیا کہ فتبارک
اللہ احسن الخالقین سعد بن قتادہ سی روایت ہی کہ عائشہ
نی کہا کہ سبحانک ھذا بہتان عظیم پس بجنسہ انہین لفظون
سی یہ آیت نازل کر دی کہ سبحانک ھذا بہتان عظیم
مصعب بن عمر سی روایت ہی کہ جب جنگ احد مین انکی ہاتہ کٹ گئی
اور جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہید ہونی کی خبر اوڑی
تو وہ لڑتی جاتی تہی اور یہ کہتی تہی کہ ما محمد الا رسول
اللہ قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او
قتل انقلبتم علی اعقابکم بعد چند روز کی
انہین لفظون سی یہ آیت نازل ہوئی عمر کی موافقت خدا
سی اس آیت مین بہی اہل سنت مین مشہور ہی کہ عمر نی ایک
یہودی سی کہا کہ من کان عدوا للہ وملائکتہ
ورسلہ وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو
للکافرین اور پہر نازل ہو گئی یہ آیت اسی طور پر کہ
عمر کی زبان سی نکلی تہی اور نووی شرح مسلم مین لکہتا ہی وبما فی

روایۃ اخری و فی تصحیح اجتمع نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علیہ فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ
ازواجا خیرا منکن فنزلت الآیۃ الخ و ازالۃ الخفا میں بھی منقول ہی
کما تری ان فی القرآن کلاما من کلام عمر و ایسا ہی ادراج اگر کہا جاوی
کہ ایسی باتیں بیچ خدا کو بندونکی ساتھ توارد ہوا ہی اور وہ آیات کلام خدا ہیں سبب
ہوا لیا وسکا یہ ہی کہ توارد وہ ہی کہ دو شخص یا دو شاعر کی کلام یا مضمون میں اتحاد
ہو جاوی بغیر اسکی کہ باہم ایک دوسری کی مضمون یا کلام سی آگاہی رکھتی ہوں
اور جناب حق سبحانہ تعالی کی کہ سمیع اور علیم ہی ان لوگوں کی کلام کو جانکر اپنی کلام
میں مندرج فرمایا ہوگا اور ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی کلام میں دوسری کی کلام
کو باوصف علم اسکی کہ یہ کلام دوسری کا ہی بالارادہ مندرج کرے تو وہ کلام
دوسری کا کہا جاوی گا نہ اس شخص کا چنانچہ عبارت ازالۃ الخفا ان فی
القرآن کلاما من کلام عمر تصریح اسی امر کی کرتی ہی ہر اعجیب کہ حضرات
اہل سنت کی واسطی اثبات فضائل عمر وغیرہ کی باطل کرنی اعجاز قرآن شریف کی
کہ جو اندر وہی فصاحت و بلاغت کی ہی کمر باندہی حالانکہ بشہادت قرآن ثابت ہی
کوئی مثل اسکی نہیں لاسکتا اور یہ حضرات کہتی ہیں کہ جناب خداوند تعالی عمر وغیرہ
کی کلام اپنی کلام میں مندرج فرمائی ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
قولہ اور وحی متلو میں سی متواتر کو غیر متواتر سی یعنی احاد اور شاذ سی مخفی
نہیں کہ تواتر قرآن موجود بین الدفتین بموجب مرویات حضرات اہل سنت و جماعت

ثابت ہوتی ہی کہ وہ سورتین کتنی ہین یا جبکہ قرآن ابو بکر یا عمر ہی جب طالب تہی اور کہ زید بن ثابت
کو جمع کرنی کی قرآن شریف کی صلاح دی اور جب ہو چلی مذکور فی الروایۃ زید بن ثابت
نی قرآن شریف کو جمع کیا تو الواح خرما اور سنگ سفید اور سینۂ رجال سی اور آخر سورۂ توبہ
ابی خزیمہ انصاری کی پاس پایا اور کسی کی پاس نہ پایا اس امر کو اہل انصاف خود
فرماتین کہ جس کی نزدیک قرآن شریف کی جمع اس طور سی ہوئی ہو وہ کیونکر قرآن
شریف موجود کو متواتر کہہ سکتی ہین اور اس قرآن جمع کردۂ زید بن ثابت کی نسبت
لکہا ہی کہ عمر ابن خطاب نی سالہا سال صحابہ سی دربارۂ قرآن شریف مناظرہ کیا
کبہی جو موافق مکتوب کی ظاہر ہوا تو اوسی باقی رکہا اور کبہی خلاف مکتوب ثابت ہوا
تو مکتوب کو محو کیا اور موافق تحقیق کی لکہدیا اور کبہی اُبی وغیرہ سی تحقیق ہی کہ اگر اوسکی
موافق تحریر پایا تو صفحہ مرو ثبت سالہا سال اس قرآن شریف کا یہ حال رہا
کہ جب نسخہ مذکورہ حفصہ سی عثمان نی طلب کیا تو زید بن ثابت انصاری کو اور عبد اللہ
ابن الزبیر و سعید بن العاص و عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام قرشیون کو واسطی جمع قرآن
کی متعین کیا اور ان قرشیون سی فرمایا کہ جہان درمیان تمہاری اور زید بن ثابت
کی اختلاف ہو تو موافق لغت قریش کی تحریر کرنا چنانچہ وہ لوگ اسی طرح عمل کیا
یعنی بعینہ نقل صحف نہیں لکہی بلکہ قرآن شریف وہ آیات قرشیون نی انتخاب کی لکہا
پس بموجب روایت مذکورہ یہ قرآن متواتر کیونکر رہا اب اون روایتون کو نقل کرتا ہون
جن سی مدعا مذکور ثابت ہی شیخ عبد الحق شرح مشکوۃ مین فرماتی ہین وهو زید
ابن ثابت از اجلۂ فقہای صحابہ و کاتب وحی ہست و اعلم بود بفرائض قال اول

الی ابو بکر مقتل اهل یمامة گفت زید بن ثابت که فرستاد کسی را بسوی من
ابابکر صدیق و طلبید مرا پیش خود در وقت قتل اهل یمامه و این مقتل بنی حنیفه بود که کشته شد
در وی مسیلمه کذاب لعنة الله علیه در خلافت صدیق چنانکه در کتاب الزکوة گذشت
بود در وی بسیاری از قراء قرآن کشته شدند پس رفتم من نزد ابی بکر فاذا عمر بن
الخطاب عنده پس ناگاه عمر نزد ابی بکر بود رضی الله عنهما قال ابو بکر ان
عمر اتانی فقال گفت ابو بکر که عمر آمد نزد من پس گفت ان القتل قد استحر
یوم الیمامة بقراء القرآن بدرستیکه کشتن بتحقیق سخت و بسیار شد و گرم شد روز یمامه
بخوانندگان قرآن و حافظان وی و عرب کار سخت را حار گویند و گفته اند عدد کسانیکه
کشته شد در وی از قراء هفتصد بود وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء
بالمواطن و بدرستیکه من میترسم که اگر سخت شود قتل بقراء در جاهای جنگ فیذهب
کثیر من القرآن پس برود بسیاری از قرآن که هر کس چیزی از آن یاد دارند
وانی اری ان تامر بجمع القرآن بدرستی که من مصلحت می بینم که تو امر کنی
بجمع کردن قرآن در مصحف قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعل رسول
الله ابو بکر می گوید گفتم من بعمر چگونه می کنی تو و در روایتی کیف نفعل چگونه
می کنیم یا چیزی را که نکرده است آنرا پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم فقال عمر
هذا والله خیر پس گفت عمر این جمع کردن قرآن بخدا سوگند بهتر است بدعت
حسنه است و بعضی بدعتها است که واجب است کردن آن مثل تعلیم صرف و نحو و بعض
مستحب چنانکه بیان آن در باب الاعتصام بالکتاب والسنة گذشت فلم یزل

عمر را جمعی پس همیشه بود عمر که مراجعت میکرد و مکرر می گفت که می باید کرد حتی
شرح الله صدری لذلک تا آنکه کشاد خدای تعالی سینه مرا برای آن یعنی
جمع کردن و پسند افتاد مرا رای عمر ورأیت فی ذلک الذی رأی عمر
و دیدم خیر و مصلحت در آن باب آنچه خیر و مصلحت دید عمر و رای زدم من در آنجا بآنچه رای زد عمر
قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل گفت زید بن ثابت
گفت ابوبکر که تو مرد جوان عاقلی لا نتهمک متهم نمیدارم ترا بسهو و غفلت و
خیانت وقد کنت تکتب الوحی لرسول الله و بتحقیق بودی تو که می نوشتی
وحی برای پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن واجمعه پس طلب کن
قرآن را از هر جا که یابی و جمع کن او را و تتبع طلب چیزی و رفتن در پی وی گفت
زید بن ثابت فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال پس بخدا سوگند
اگر میفرمودند و تکلیف میکردند مرا مردم از جای بجای بردن کوهی را از کوهها
ما کان اثقل علیّ مما امرنی به من جمع القرآن نمی بود این تکلیف
گران تر بر من از آنچه امر کرد مرا ابوبکر از جمع کردن قرآن و تکلیف نا باندازه
طاقت کار فرمودن کسی را و امر کردن بچیزی که مشقت است در آن قال گفت زید
بن ثابت قلت لابی بکر گفتم من مر ابی بکر را کیف تفعلون شیئا
لم یفعله رسول الله چگونه می کنید شما چیزی را که نکرد آن را پیغمبر صلی الله علیه وسلم
قال هو والله خیر گفت ابوبکر این یعنی جمع کردن قرآن را امر خیر است فلم یزل

ابوبکر و عمر پس همیشه بود ابوبکر که مراجعت می‌کرد و همواره با من می‌گفت (؟) این سخن را
تا آنکه گشاد خدای تعالی سینه مرا بچیزی که گشاد خدای تعالی برای آن سینه ابوبکر
و عمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب پس طلبیدم من قرآن را و حالیکه
فراهم می‌آوردم او را از عسب بضم عین و سین مهملتین جمع عسیب شاخ خرما که برگ
نیاورده باشد یا شاخ وی که برگها از وی جدا کرده باشند و بعضی برگ خرما
تفسیر کرده‌اند واللخاف و تتبع کردم قرآن را از لخاف بکسر لام و تخفیف خای معجمه
جمع لخفه بفتح سنگ سفید تنک و در روایتی والرقاع و از رقعها یعنی پارها از جلد (؟)
یا کاغذ و در روایتی وقطع الادیم و از پوست پارها و در روایتی والاکتاف
و از شانهای شتر و گوسفند و در روایتی والاضلاع و استخوانهای پهلو
و مانند آن که هر کسی که پاره از قرآن در وی نوشته میداشت وصدور
الرجال و از سینهای مردان که یاد داشتند از صحابه اهل و تتبع سینها یعنی (؟)
آن از عسب و لخاف و جز آن تقریب تقریبست قرآن متواترست یقینی است
تا همه صحابه اتفاق می‌کردند و اجماع می‌نمودند نوشتن مصحف نداشت تا آنکه
گفت حتی وجدت اخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری
تا آنکه یافتم آخر سوره توبه را با ابی خزیمه انصاری نزد وی لم اجدها
مع احد غیره نیافتم از نزد هیچ یکی غیر او و آخر سوره این است لقد جاءکم
رسول من انفسکم حتی خاتمة براءة تا خاتمه سوره که اول براءة
من الله و رسوله است و آن را سوره توبه نیز گویند (؟) آنست که نوشته یافتم

بمحفوظ و همچنین آنکه در بعضی روایات آمده است که سوگند می‌دادند کسی را که نزد وی
می یافتند که این قرآن ست یا می گذشت بروی دو گواه مراد آن تاکید و تحقیق و مبالغه
در احتیاط ست و شیخ ابن حجر گفته که مراد بدو گواه حفظ و کتابت ست سخاوی
در جمال القراء گفته که مراد این ست که گواهی می دادند که این مکتوب نزد رسول الله
صلی الله علیه وسلم نوشته شده است و بمجرد حفظ اکتفا نمی نمودند انتهی بحسب حال
قرآن مروج بموجب روایت اہل سنت یہ ہوا کہ بعض آیات و سورتین ایسی ہین کہ جو
ایک ہی کی پاس برآمد ہوئین اور یہ امر منافی تواتر بلکہ موجب شذوذ تہا تو تاویلات
بعید اور تسویلات غیر سدید پر آمادہ ہوے حالانکہ کوئی توجیہ قطع نظر بعد و فساد
و رکاکت اوسکی سی مفید تواتر نہین ہی اسلیے کہ یہ کہنا کہ نوشتہ یا یانہ محفوظ افادۂ
تواتر نہین کرتا اور اسی طرح جو کچہ کہ بعض روایات سی نقل کیا گیا ہی کہ سوگند دیتی تہی
یا دو گواہ اوسپر گذرتی تہی اوس سی بہی تواتر ثابت نہین ہوتا اور تاویل ابن حجر
کی کہ مراد دو گواہ سی حفظ و کتابت ہی قبیل سی المعنی فی بطن الشاعر کی ہی اور
باینہمہ مفید تواتر نہین اور سخاوی نی جو یہ بات بنائی کہ مراد این ست کہ گواہی
می دادند کہ این مکتوب نزد رسول الله صلی الله علیہ وسلم نوشتہ شدہ ست بمجرد حفظ
اکتفا نمی نمودند تو اس سی بہی تواتر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا کما لا یخفی الغرض
یہ روایت منافی تواتر قرآن ہی اسلیے کہ اوس سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ زید نی قرآن کو
شاخ خرما وغیرہ سی کہ جن مین مکتوب تہا اور صدور رجال سی کہ جنہین محفوظ تہا
دونون سی جمع کیا اور آخر سورۂ توبہ کو کسی کی پاس محفوظ یا مکتوب نپایا

بجز ابی خزیمہ انصاری کی کہ اوسکی پاس محفوظ یا مکتوب ملا ہان اگر پہلی فقط اونہین
چیزونکا ذکر ہوتا کہ جنمین مکتوب ہوتا تو سمجھا جاتا کہ مکتوب اوسی کی پاس ملا اور یاد
اورونکو بہی تہا اور اگر بالفرض تسلیم کیا جائی کہ زید نی جو قرآن جمع کیا وہ حفظ
کی راہ سی متواتر تہا گو کتابت کی راہ سی متواتر نہو تو تحریر شاہ ولی اللہ صاحب کہ
ابہی نقل ہوئی ہی منافی اوسکی ہی المختصر موجب روایات اہل سنت کی قرآن شریف آحاد کے
رتبہ سی آگی نہین بڑہنا متواتر کیا اور ازالۃ الخفا مین مرقوم ہی بعد ازانکہ قرآن عظیم
در مصحف مجموع شد فاروق اعظم سالہا در تصحیح وحرف حرف مناظرہا با صحابہ کرد
گاہی حق بر وفق مکتوب ظاہر میشد پس آنرا باقی میگذاشت و مردمانرا از خلاف آن باز
میداشت وگاہی حق برخلاف مکتوب ظاہر میشد دران صورت مکتوب را حک مینمود
وبجای وی آنچہ محقق میشد می نوشت مثال این شق مینگاریم عن عمر بن
خطاب انہ مر برجل وهو يقول السابقون الاولون من
المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي
الله عنهم ورضوا عنه الى آخر الاية فوقف عليه عمر فقال
انصرف فلما انصرف قال له من اقرأك هذه الاية قال
اقرأنيها ابي بن كعب فقال انطلقوا بنا اليه فانطلقوا
اليه فاذا هو متكئ على وسادة يرجل راسه فسلم عليه
فرد السلام فقال يا ابا المنذر قال لبيك قال اخبرني
هذا انك اقرأته هذه الاية قال صدق تلقيتها من

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر انت تلقيتها من
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم انا تلقيتها من
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات كل ذلك
يقوله قال في الثالثة وهو غضبان نعم والله لقد انزلها
الله على جبرئيل وانزل جبرئيل على محمد فلم يستأمر فيها
الخطاب ولا ابنه فخرج عمر وهو رافع يديه وهو يقول
الله اكبر الله اكبر اخرجه الحاكم معنی این حدیث آن ست که
فاروق اعظم و او در والذین اتبعوهم میخواند وبعد مناظره ابی بن کعب
ظاهر شد که صحیح وجود و ست پس در مصحف همان صحیح را اثبات نمود وعن
ابی ادریس عن ابی بن کعب انه کان یقرأ اذ جعل الذین
کفروا [illegible] هم الحمیة حمیة الجاهلیة ولو حمیتم کما حموا
[illegible] المسجد الحرام فانزل الله سکینته علی رسوله
فبلغ ذلک عمر فاشتد علیه فبعث الیه وهو یهنأ ناقة
[illegible] فدخل علیه فدعا ناسا من اصحابه منهم زید بن ثابت
فقال من یقرء منکم سورة الفتح فقرأ زید علی قرائتنا الیوم
فغلظ له عمر فقال له ابی أأتکلم فقال تکلم فقال لقد علمت
انی ادخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأنی و
انتم بالباب فان احببت ان اقرئ الناس علی ما اقرأنی

اقرأت والا لم اقرء حرفا ما حييت قال بل اقرؤ الناس اخرجه
الحاکم و معنی این حدیث آن است که لو حییتم کما حموا تنزیل نیست بلکه
قرات شاذه است آنرا در قرآن داخل نکردند انتہی الحاصل جناب عمر ابن خطاب
واو والذین کو کہ متواتر ہی نہین پڑہتی تہی ہین ولیکن مخاطب یا واو تو اوسکی
انکار کرین یا جناب خلافتمآب کو منکر قرآن متواتر قرار دین وابی بن کعب لو حییتم
کما حموا پڑہتی تہی اور جناب خلافتمآب نی بعد تحقیق کی ابی ابن کعب کو اوسکی پڑہنی کا
اوسکی کیا مگر نہین معلوم کہ کس وجہ سی قرآن مین داخل نکیا اور شاہ ولی اللہ گرچہ اوسکو
قرات شاذہ قرار دیتی ہین مگر تعجب ہی کہ ابی بن کعب عمر بن خطاب جیسا کو اسکی قرات
شاذہ ہونا یا حضرت عمر قرات شاذہ کی معنی نجانتی تہی یا قرآن متواتر کو نہ پہچانتی تہی اور
اسی تقریر سیکہ واسطی ثبوت عدم تواتر قرآن متداول بنابر روایات اہل سنت کی
بیان کی گئی فساد قول صاحب رسالہ موید القرآن کا ظاہر ہوا کہ رسالہ مذکورہ مین
یون لکہا ہی اور تواتر قرآن کا الی یومنا ہذا محتاج بہ ثبوت برہان نہین رہا ہی
ہر عہد مین ہزارون لاکہون حافظ اوسکی چلی آئی اور انشاء اللہ تعالی تا قیامت
ہوتی رہینگے اور خدای تعالی نی اوسکی حفاظت کا وعدہ کرلیا ہی وانا له
لحافظون فرمایا ہی اور تحریف کسی طرح کی کیونکہ خود باطل ضرور ہوگی
مگر کلام اللہ مین باطل کا لفظ کسی وقت مین نہ آنی پاویگا چنانچہ خود جناب باریتعالی
کا ارشاد کا لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه الایة الخ
اقول صاحب رسالہ موید القرآن نی اتنا بڑا دعوی کیا کہ ہر عہد مین ہزارون لاکہون

حافظ اونکی ہوتی چلی آئی ہیں مگر ثبوت اسکا کچھ نہیں اب والیا ہی مخاطب بیان

کرین کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت میں اور زمانہ شیخین میں تمام

کلام اللہ کا کون کون حافظ تھا گول کہدینا کہ سات سو فلانی لڑائی میں مارے گئی

کافی نہیں اور یہ بھی کافی نہیں کہ فلان فلان حافظ قرآن تھی جب تک کہ حفظ

قرآن کی ساتھ قید من اوله الی آخره کی نہو ہزاروں لاکھوں حافظ اسکے لیے نہ ہوا موافق

روایت اہل سنت کی جو کوئی صحابہ کرام میں سے سورہ بقر وآل عمران کی پڑھتا تھا وہ

انمین عظیم ہوتا تھا قال السیوطی اخرج احمد ومسلم وابونعیم

فی الدلائل عن انس بن مالک قال کان الرجل اذا قرء البقرۃ

وآل عمران جد فینا یعنی عظیم اور سبب اسکا یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی

نے سورہ بقر بارہ برس میں یاد کیا چنانچہ سحبان زمان جناب سبحان علی خان

اسکنه اللہ بحبوحة الجنان وجیزہ میں فرماتی ہیں پس اولی کہ اکنون عنان بیان

بوادی ناپیدا کنار معلومات فاروقی منعطف سازیم کہ مسلمات است کہ حضرت عمر

کہ برای یک کشته دو کاره باشد و مثل سال آخر از او سی بیرون نمی آید

و پیش از همه مبلغ علم فاروقی نسبت بفرقان مجید آنست کہ اهل سنت و

باخذ جمیع علوم سنت بیان می سازیم درین باب یاد گرفتن جناب سوره بقره

در مدت دوازده سال بنظر انصاف کافی است تشریح ذکر کرده

نیست فی الباب الاول ... عن ابن عمر

انه تعلم سورة البقرة فی اثنتی عشرة سنة فلما ختمها نحر

جزوًا من الجزء الثاني من شرح نهج البلاغة لابن ابي الحديد
واوردها السيوطي ايضا في التفسير الموسوم بالدر المنثور
في تفسير سورة البقرة انتهى ثم قال جامع البياض كيف يتصور
ان يكون مجتهدا عالما بجميع احكام الشريعة من تعلّم سورة
البقرة في اثني عشر سنة وايضا كيف يجوز من مثل هذا الرجل
الصنديد ان يقول حسبنا كتاب الله المجيد انتهت وقد
بدلت لفظا كان مناسبا للمقام بلفظ الصنديد لالتزام
ما التزمت على من ترك اساءة الادب واين مقاله مولف بليغ
اگر مرض تعصب از عین بصیرت پاک کرده شود مطابق نفس الامر است واگر کدامی
مبتلای تعصب وعناد دامن از انصاف برچیده سالک مسلک اعتساف گردیده
بمقام تاویل وتوجیه آمده بگوید که محصول این عبارت خواندن یا دگرفتن سوره موصوف
نیست بلکه درک دقائق وغوامض یافی تلک السورة است پس تجشم مؤنت سودی نمی بخشد
چه ورای عدم مساعدت عبارت باین مرام کما هو لیس بخاف علی مهرة اسالیب الکلام
از سه شق بیرون نیست یا درک آن دقائق بالهام ربانی اتفاق افتاده یا بقوت قدسیه
فطریه وسهم بفیض صحبت رسول مفیض علی الاطلاق کما هو مزعومهم فی حقه ادراک آن
مآرب دست داده یا باستفاده از دیگری صورت پذیرفته در شق اول که تخلل زمانا
گنجائش ندارد بلکه از آیات توان گفت وبه شق ثانی هم غایة الامر بین ثلثه باقی ماند
شق ثالث برآن محذورات عدیده وارد می شود اول محذور شدت غلظت که

در حفظ عبارت البته تکریر و اعادهٔ خواندن عبارت می باید تا از کیا درک معانی فهمی
بیا باشد دوم اعلمیت معلم که مستلزم افضلیت ست بر جناب خلافت مآب لازم می آید سوم آنکه معلم
علم عنقا دارد والاقعلی المدعی البیان چهارم ازان حقائق و غوامض جناب خلافت پناه
که منصب هدایت خلق داشتند البته مسلمانان را محروم نداشته باشند پس آنچه از جناب
فاروق ماثور باشد حضرات معاصرین ازان شمه را هم گاهی بخشند لیکن انّی لهم ذلک و لو
فرضنا غیر الواقع واقعاً که جناب ابن الخطاب ادراک معنی ظاهر و باطن سورهٔ بقر بمدت
معهوده فرموده بودند مگر غرض فقیر درین مبحث تفرقه در علم مسمی بفاروق من قبل نفسه
او من جانب متابعیه علم مخاطب بخطاب الفاروق من حضرة الرسول ست کیفیت
قرآن دانی خلافتمآب ورای ما ذکرنا سیاتی روشن تر می شود و احاطهٔ مرتضوی
بظاهر باطن مصحف مجید از ما ذکر سابق هویدا گردید و بعض ازان احادیث را ابن
عبد البر در استیعاب آورده ولا باس بالاعادة قال علیه السلام
سلونی فوالله لا تسألونی عن شئ الا اخبرتکم وسلونی عن
کتاب الله فوالله ما من اٰیة الا وانا اعلم ابلیل نزلت ام بنهار
فی سهل ام فی جبل و بر واقفان انحای کلام از مطابقت و التزام پوشیده
نیست که مقصود از علم بنزول آیات بلیل و نهار و سهل و جبل احاطه بعلوم متعلقهٔ کلام الٰهی
است این حرف از خامهٔ کمترین خلائق بطریق تفسیر این کلمات ریخته و الا بدیگر طرق حدیث
تصریح این معنی آمده کما ذکر فی مفتتح هذا المبحث و ایضاً فی الصواعق
المحرقة فی الفصل الرابع من الباب التاسع عن ابن سعد

عن علی علیہ السلام قال واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیم نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا و اگر ہنوز ہوس ادراک تفرقہ بین العلمین باشد پس باید شنید فی بیاض الابراہیمی ذکر الشیخ ابو المجد عبد الحق الدہلوی فی ترجمۃ المشکوۃ فی باب بدء الخلق الحق وذکر الانبیاء ما ہذہ عبارتہ از سیدنا امیر المومنین رضی اللہ عنہ نیز نقل ست کہ پا در رکاب نہادی وقرآن ختم می کردو در روایتی از ملتزم کعبہ تا باب وی و فی شواہد النبوۃ للجامی فی فضائلہ علیہ السلام بروایات صحیحہ ثابت شدہ کہ چون پای مبارک در رکاب می نہاد افتتاح تلاوت قرآن میکرد وچون پای دگر در رکاب میرسید وبروایتی بربالای ستور راست می ایستاد ختم میکرد انتہی وپر ظاہرست کہ منتہیین بادیان سماوی اینگونہ چنین معجزات نمی توانند کرد گو عقل نارسای انسانی از تصور وقوع امثال این امور عاجز باشد بیاد فقیر می آید کہ حمیدی درجمع بین الصحیحین آوردہ کہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حکم بستن زین بر مرکب می فرمودند وزین بستہ می شد کہ زبور را ختم می نمودند وصحیح این حکایات ست ماجرای معراج مصطفوی یعنی سیر ملکوت سماوات در لحظہ یسیر کہ کتب سیر مندرج ست البتہ مسلمانی نمی تواند گفت کہ تلاوت مرتضوی بدون لحاظ بعضی بیہودہ باشد پس اولیای جناب ابن خطاب یاد گرفتن جناب ممدوح سورہ بقر را در دوازدہ سال کیف کان بیاد آوردہ بتلاوت مرتضوی

بمیزان عقل بسنجند و بعد از فہم اگر بخواہند جناب پر خطاب از حضرت ابوتراب افضل
واعلم گویند کہ تا ظہور حضرت صاحب الامر علیہ و علی آبائہ الصلوۃ والسلام بعید نیست
انتہی **قولہ** اور اسمین سے غیر منسوخ التلاوۃ کو منسوخ التلاوۃ سے
قاضی ابوبکر باقلانی کہ مشاہیر علماے اہل سنت سے ہے منسوخ التلاوۃ کا
منکر ہے اور مولوی مہدی علی صاحب مولف رسالہ آیات بینات پرچہ تہذیب الاخلاق
نمبر ۱۲ مطبوعہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۹۰ ہجری مین تحریر کرتے ہین کہ میرے نزدیک
منسوخ التلاوۃ کوئی چیز نہین ہے اور اس بحث کو مین نہایت تفصیل سے
علیحدہ لکھونگا پس اس صورت مین قول مخاطب کہ منسوخ التلاوۃ کو غیر منسوخ
التلاوۃ سے متمیز کیا کیونکر صحیح رہا **قولہ** لغت قریش کو غیر لغت قریش سے متمیز
وممتاز کرکے اقول امتیاز لغت قریش کی غیر لغت قریش سے حسب روایات اہل سنت
ثابت نہین کیا یہ بھی بعید نہین اور اگر بفرض تسلیم اس سے قطع نظر کیا جائے تو
مخاطب سے ہم پوچھتے ہین کہ متمیز وممتاز کرنا لغت قریش کا غیر لغت قریش سے کہ
باعتراف مخاطب جامعین سے واقع ہوا ممدوح ہے یا مذموم شق ثانی سیاق کلام
جناب مخاطب کے مخالف ہے ایسلیے کہ ابھی فرما چکے ہین کہ شخص فرداً فرداً جامعین
اس قرآن کی ورع اور تقوی اور دیانت اور امانت مین فائق تہے تمامی روے زمین کے
متدینین و متورعین زمانہ سے پہر ایسے اشخاص سے فعل مذموم کیونکر اتفاق ہوگا اور اگر حضرت مخاطب اس اعتراض
کے لیے اسی شق کو اختیار فرماوین مخاطب ہمکو پہر کا نشان [illegible] تو حسب روایت تسلیم جناب منسوخ ہو جاویگا
دوگا قاضی الحاجات مین بیاد لغات کی باب رخصت کی ہے یہانتک کہ جبرئیل نے کہا یا محمد اقرا القرآن

انزل علی سبعۃ احرف اور کس واسطی وہ سب لغات زمانہ نبوت سی اول خلافت
جامع القرآن تک شائع و ذائع رہی چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح فاکتبوہ
بلسان قریش فانما نزل بلسانہم میں یون تحریر فرماتی ہین پس بنویسید
آنرا بزبان قریش زیراکہ فرو نیامدہ است قرآن مگر بزبان ایشان بلغت ایشان
سابقا معلوم شد کہ قرآن در اصل بلغت قریش فرود آمدہ و بالتماس آنحضرت
توسیع یافت و رخصت آن شد کہ ہرکس بلغت خود بخواند الا آن عثمان باتفاق صحابہ
بخوف اختلاف مردم باسقاط آن لغات امر کرد و ہمہ را قرارت بلغت قریش
فرمود این ست معنی قول وی کہ بنویسید آنرا بلغت قریش ففعلوا یعنی کردند این
صحابہ مذکورین انچہ امر کرد عثمان پس عبارت الا آن عثمان باتفاق صحابہ بخوف
اختلاف مردم باسقاط آن لغات امر کرد اول دلیل اوپر اس امر کی ہی کہ
عثمان نی خلاف حکم خدا و رسول چہہ لغت ساقط کر دی تعجب کا مقام ہی کہ
جناب رسول خدا صلعم کی التماس سی توسیع ہوئی اور رخصت اسکی ملی کہ
ہر شخص قرآن کو موافق لغت اپنی کی پڑہی چنانچہ اسی طرح زمانہ عثمان تک پڑہتی
رہی اور جناب خلافت مآب نی فقط اپنی رای سی یا بقول شیخ عبد الحق جماعت
صحابہ کو اپنی ساتہہ متفق کر کی چہہ حرف الکلم ساقط کر دیی اور یہ فعل اونکا ممدوح
قرار دیا گیا سبحان اللہ خلاف حکم خدا و رسول چہہ حرف کا ساقط کرنا اور اوسکو
ممدوح قرار دینا ان ہذا الشیء عجاب ۔ اگر اس سی بہی واضح تر مطلوب
ہووی تو دوسرا قول شیخصاحب کا اوسی کتاب مین موجود ہی کہ کتاب العلم مین

تحت حدیث انزل القرآن علی سبعة احرف کی لکہتی ہین آوردہ اند کہ اول قرآن
نازل شد بلغت قریش کہ لغت آنحضرت بود چون بر سائر عرب تکلم بان شاق
آمد آن حضرت از حضرت عزت التماس نمود کہ درین امر توسعہ شود پس امر آمد کہ
ہر کس بلغت خویش بخواند و ہمچنین میخواندند تا زمان امیر المومنین عثمان چون وے
رضی اللہ عنہ مصاحف متعددہ بنویسانید و ببلاد اسلام فرستاد قرار بر ہمان لغت
داد کہ زید ابن ثابت بامر ابی بکر و باستصواب عمر رضی اللہ عنہما جمع کردہ بود وامر
کرد بمحو باقی لغات بجہت مشاہدہ اختلاف مردم با یکدیگر و تکفیر بعضی بعضی را و نماند
ازان لغات مگر چیزی اندک و متفق شدند بران صحابہ و باقی ماند بعد ازان تا رسید
بقراء سبعہ باسانید متصلہ و باقی ماند اختلافی کہ درین لغت مقررہ بود از ادغام
و امالہ و وقف و جز آن از انچہ میان این قراء بحسب اختیار و ترجیح مختلف افتادہ
است انتہی ولنعم ما قال صاحب شق النبال سلمہ المتعال اس روایت سی کئی
باتین مستنبط ہوتی ہین اول یہ کہ قرآن سات لغت پر وارد ہوا دوسری یہ کہ یہ سب
لغت زمانہ عثمان تک رائج تہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ان لغات
کی پڑہنی سی ممانعت نہین فرمائی تہی اسلیی کہ اگر آنحضرت نی منع فرمایا ہوتا
تو لوگ زمانہ عثمان تک کس واسطی پڑہتی تیسری یہ کہ عثمان نی باقی لغات
کو محو کر دیا اور ایک پر اکتفا کی اب انصاف سی کہیی کہ محو کر دینا لغات کا قرآن
سی کہ حضرت نی واسطی توسع کی جائز رکہا تہا بدعت ہی یا نہین اور جو چہ قرآن کہ
عثمان نی جو قرآن سی نکال ڈالا تو قرآن موافق روایت اہل سنت کی ناقص ہوا

یا نہیں انتہی بقدر الحاجۃ اور اتفاق صحابہ ساتھ عثمان کی اسقاط حروف شش گانہ پر
جیسا کہ شیخ عبد الحق نے ان عبارتوں میں بیان کیا ہے ممنوع ہے جیسا کہ جناب علامۂ
دہلوی طاب ثراہ نے ہمیں بعد نقل ان روایات اہل سنت کی کہ دلالت کرتی ہیں
اسپر کہ جب عثمان نے حسب قرارت زید ابن ثابت قرآن جمع کیا تو نسخ مصاحف
اصحاب سے طوعا و کرہا لیکر بوجہ مخالفت کو کہ مصاحف سب [illegible] یا
اور اُن مصاحف کو کہ مخالف قرآن اور جامع القرآن کے تھے شق حرق کیا
یعنی پھاڑا اور جلایا تحریر فرماتی ہیں اینمعنی (یعنی اسقاط وجوہ مختلفہ و اقتصار
بر قرارت زید و خرق و حرق مصاحف) خلاف مرضی و مکروہ طبع برخی از اصحاب
کرام رضی اللہ عنہم بود از انجملہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرارت خود را راجح
و اقتصار بر قرارت زید را ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح میدانست از قبول تلاوت
بر طبق قرائتش ابا و استنکاف می نمود و باخفای مصاحف و کتمان آن امر میفرمود
تا موجب انعدام آن نشود در فتح الباری میفرماید والذی اثبتہ الزہری
ما یتعلق بامرہ بغل المصاحف وکان مراد ابن مسعود بغل
المصاحف کتمها واخفائها لئلا تخرج فتنعدم وکان ابن
مسعود رای خلاف ما رای عثمان رضی الله عنه ومن
وافقه من الاقتصار علی قراءة واحدة والقاء ما عدا ذلك
اوکان لا ینکر الاقتصار لما فی عدمه من الاختلاف بل
کان یرید ان یکون قراءته هی التی یعول علیها دون غیرها

لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره كما يؤخذ من ظواهر
كلامه فلما فاته ذلك ورأى ان الاقتصار على قراءة واحدة
ترجيح من غير مرجح عنده اختار استمرار القراءات على ما
كانت عليه و بر توهين اقتصار بر قراءت زيد حجتها اقامت نموده چنانچه
در صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرهٔ احادیث اهل سنت مروی ست از انجمله در فتح الباری
در آخر کتاب التفسیر در اثنای شرح احادیث باب جمع القرآن فرموده قد شق
على ابن مسعود صرفه عن كتابة المصحف حتى قال ما اخرجه
الترمذي في آخر حديث ابراهيم عن ابن شهاب من طريق
عبد الرحمن بن مهدي عنه قال ابن شهاب فاخبرني
عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله
بن مسعود وذكر لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا
معشر المسلمين اعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها
رجل والله لقد اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد
ابن ثابت واخرج ابن ابي داود من طريق خمير بن مالك
بالخاء المعجمة مصغرا سمعت ابن مسعود لقد اخذت من
في رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعين سورة وان زيد
ابن ثابت لصبي من الصبيان ومن طريق ابي وائل عن ابن مسعود
بضعا وسبعين سورة ومن طريق زر بن حبيش مثله وزاد

ان لزید بن ثابت ذوابتین اور واسطی اتفاق صحابہ کی عدم رضا عبد اللہ
ابن مسعود کہ اجلہ اصحاب کرام سی ہین اور مناقب اونکی بشرح وبسط تمام کتب اہل سنت
مین مرقوم ہین چنانچہ عنقریب بیان ہوگی کافی ہی حال آنکہ وہ قوتہین مین اس جمع
اور جامع کی کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتی تھی اور آرزومند احراق اس قرآن
جمع کردہ عثمان کی رہتی تھی اور شیخ صاحب نی جو عبارت اول مین خوف اختلاف مردم کو
سبب اسقاط حروف شش گانہ کا قرار دیا ہی نہایت عجیب ہی اسلیئی کہ اگر خوف اختلاف کو
علت جواز تغیر قرآن کی قرار دیا جاوی تو حضرت جامع القرآن کو ساقط کرنا اون
آیات کا کہ منشاء اختلاف اہل اسلام کا عقائد مین ہین اہم تھا کہ وہ مستند فرق باطلہ
اسلامیہ محکوم علیہا بالکفر کا ہین واجب تر اور لازم تر تھا اسقاط حروف شش گانہ
سی اسواسطی کہ اختلاف سبعۃ احرف مستلزم اختلاف عقائد کا نہین تھا کما لا یخفی
اور اسی طرح قول ثانی مین جو علت محو باقی لغات کی مشاہدۂ اختلاف مردم
بایکدیگر اور تکفیر بعض کی بعض کو ٹھیرایا ہی فساد اوسکا ظاہر ہی اور اگر یہی
اہل سنت کی نزدیک مسلم ہو کہ مشاہدۂ اختلاف و تکفیر سبب محو حروف منزلہ من اللہ کا
ہی تو ضرور ہی کہ فتوی محو کا اون کلمات و آیات کی کہ جن کو فرق اسلامیہ مخالفہ
تکفیر ایک دوسری کی کرتی ہین سند اپنی قرار دیتی ہین جاری فرماوین اور جو کچھ
شاہ عبد العزیز نی کہا ہی کہ باقی رکھنی مین مصاحف اصحاب کی کہ مشتمل اوپر
احرف سبعہ کی تھی فتنہ عظیم پیدا ہوتا جواب اوسکا تشئید المطاعن مین یون تحریر
فرمایا ہی اما آنچہ گفتہ در ابقای مصاحف ایشان فتنہ عظیم در دین پیدا می شد

پس مردود است با آنکه اینمعنی اگر وجهی می داشت می بایست که حضرت رسول خدا صلعم و
ابو بکر و عمر نیز این فتنه را از اول می کندیدند و نمی گذاشتند که این دولت بعثمان برسد و
سید مرتضی علم الهدی در کتاب شافی گفته فاما اختلاف الناس في القراءة
والاحرف فليس بموجب لما صنعه عثمان لانهم يروون ان النبي
قال نزل القرآن على سبعة احرف كلها شاف وكاف فهذا الاختلاف
عندهم في القرآن مباح مستند عن رسول الله فكيف يحظر
عليهم عثمان من التوسع في الحروف ما هو مباح فلو كان
في القراءة الواحدة تحصين القرآن كما ادعى لما اباح النبي
في الاصل الا القراءة الواحدة لانه اعلم بوجوه المصالح
من جميع امته حيث كان مؤيدا بالوحي موفقا في كل ما ياتي
ويذر وليس له ان يقول حدث من الاختلاف في ايامه ما لم
يكن في ايام الرسول ولا من جملة ما اباحه وذلك ان الامر
لو كان على هذا لوجب ان ينهى عن القراءة الحادثة و
الامر المبتدع ولا يحمل ما حدث من القراءة على تحريم
المتقدم المباح بلا شبهة انتهى یعنی اختلاف در قرات قرآن
موجب سوختن مصاحف نیست چنانکه عثمان بعمل آورد زیرا که اهل سنت روایت
می کنند که نازل شد قرآن بر هفت حرف همه آنها شافی و کافی است این اختلاف
قرارت در قرآن نزد ایشان مباح و مستند از رسول خدا صلعم است پس چگونه عثمان

تیسیر بر ایشان از توسع در حروف آنچه مباح بود پس اگر در حصر کردن در قرائت واحده
تحصین قرآن بودی چنانچه عبد الجبار دعوی آن کرده چرا پیغمبر خدا صلعم سوای قرائت
واحده مباح میساخت زیرا که آنحضرت بمصالح امت تو دور اندیش تر بود از عثمان بجهت آنکه
موید بود بوحی الهی و موفق بود در هر آنچه می کرد و می گذاشت و جایز نیست او را که
بگوید که این اختلاف در ایام عثمان حادث شده بود و در عهد رسول خدا نبود زیرا که
اگر چنین بودی هر آئینه واجب بودی که نهی میکرد از قرائت نو پیدا شده و بتصریح میگفت
که من از امر محدث و مبتدع نهی میکنم و حاصل نمی شد چیزی که حادث شده از قرائت
بر تحریم قدیم که مباح بود بلاشبهه اور شیخ عبد الحق نے جو دوسرے مقام میں یون تحریر
کیا ہے کہ حارث محاسبی گفته مشهور در مردم آن ست که جامع قرآن عثمان ست
رضی الله عنه و نه چنین ست کاری که وی کرد آن بود که مردم را جمع کرد بر قرائت
قریش چون ترسید وقوع فتنه میان اهل عراق و شام در حروف قرائت
و پیش از آن بود مصاحف بر حروف سبعه که نازل شده بران قرآن بجهت تیسیر
و تسهیل و چون حاجت بدان نماند و بر همه آسان شد آورد همه را بر یک لغت که
اصل نزول بران بود انتهی اس قول میں فقره اخیره و چون حاجت بدان
نماند الخ قابل ملاحظه ہے کیونکہ جیسا ابی بن کعب یہ توجیہ صرف اسلیے ہوئی
کہ جناب رسالت مآب نے حضرت جبرئیل سے کہا انی بعثت الی امة امیین منهم
العجوز الكبير والشيخ الكبير والغلام والجارية و
الرجل الذي لم يقرأ كتابا قط جبرئیل نے کہا یا محمد ان القرآن

انزل علی سبعة احرف کیا زمانہ مین حضرت عثمان کی امی یعنی ناخواندہ
محض کہ جنہون نی لکھنا پڑہنا سیکھا ہی نہین اور بوڑہی عورتین اور پیر مرد
کلان سال اور لڑکی اور لڑکیان اور وہ لوگ کہ جنہون نی کتاب ہرگز نہین
پڑہی اگرچہ پڑہنا سیکھا ہو کہ جنکی واسطی سہولت مطلوب تہی نتہی کہ حضرت
شیخ نی فرمایا وچون حاجت بدان نماند اور اگر بخاطر داشت اتباع عثمان
اس محال کو واقع فرض کیا جائی تو اس زمانہ کی لیی کیا ارشاد ہوگا کہ بچشم خود
ہم دیکھتی ہین کہ ہزارون لاکھون آدمی اور اسی طرح بوڑہی عورتین اور بوڑہی مرد
اور لڑکی لڑکیان موجود ہین اور بہت وبہین سی قریشی ہین اور تلاوت قرآن مجید
اونپر دشوار ہی اگر وہ چہہ لغت ہوتی تو کیا بعید تہا کہ اونکو سہولت ہوتی اور
پر ظاہر کہ مبعوث ہونا جناب خاتم الانبیا کا مخصوص بزمان دون زمان بقوم دون قوم
نہین ہی پس اس صورت مین حال آسانی لغت قریش کا امت کی ہر زمانہ کی لوگون پر روز قیامت
تک حضرت شیخ محدث کو فیضان سی جناب جامع القرآن کی دریافت ہوگا تو
کہ فرمایا وچہہ آسان شد اور اسی تقریر سی فساد قول صاحب رسالہ مؤید القراء کا
کہ رسالہ مذکورہ مین لکہا ہی اسی حال مین وہ وسعت سبعہ احرف کی بہی چلی آئی
مگر جب برکت صحبت حضرت رسالت صلعم کی زبان درست ہوگئی اور لغت احمد
تلاوت کرنا سیکہ گئی اور علم اونکا روز بروز بڑہتا گیا اور احادیث حضرت کی حفظ
کرنی لگی تب زبان دانی بہی خاص قریش کی ہر قوم کی صحابی کو آسان
ہو چکی تہی تو وہ وسعت واباحت غیر ضروری ہوگئی کیونکہ رفع علت سی معلول کا حکم

بدل جاتا ہی اور ضرورت جاتی رہی تو وہ سبب منسوخ ہو گئی اور ایک ہی لغت پر پڑھنا ہا
رہ گیا انتہی ظاہر ہوا اسلیے رفع علت کی کیا وہ یہی ہی اگر بالفرض برکت صحبت آنحضرت صحابہ کی زبان
درست ہو گئی اور لغت واحد پر تلاوت کر سکیں گئی تو کیا اور لوگ بھی کہ ساتھ شرف صحبت آنحضرت کے
مشرف ہوئے اور بلاد متباعدہ میں تھے اور ہمیں اور رہیں گی لغت واحد پر تلاوت کر سکیں گئی تھی
یا قرآن مخصوص صحابہ کی واسطے نازل ہوا تھا فساد شقین ظاہر ہی محتاج بیان نہیں اور
واسطے ابطال دعوی منسوخیت احرف ششگانہ کی یہی فقرہ شیخ عبد الحق کا کہ تخمین
می خوانند تا زمان امیر المومنین عثمان کافی ہی اور یہی خود صاحب رسالہ نقلا عن القسطلانی
لکھتے ہیں فنسخ تلك الصحف فی مصحف واحد مقتصرا من اللغات
علی لغۃ القریش لانہا ارجحہا اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ عثمان نے لغت
قریش پر اقتصار اسلیے فرمایا کہ وہ ارجح لغات تھا پس اگر باقی لغات منسوخ ہوتیں تو لفظ
مقتصرا اور ارجحہا درست نہوتا اور اگر مراد صاحب رسالہ کی یہ ہی کہ حضرت عثمان نے اپنی اجتہاد
سے منسوخ فرمایا تھا تو اس کا کچھ جواب نہیں اسلیے کہ وہ خلیفہ تھے مختار تھے اگر وہ ہی قرآن کو
منسوخ کر دیتے تو کوئی اون کا کیا کر لیتا انتہی اگر حضرات اہل سنت کچھ
خوف خدا اور دیدہ انصاف وا کریں او تعصب سے حضرت جامع القرآن
کی باز رہیں تو صاف کہیں کہ یہ فعل خلیفہ ثالث کا دو وجہ سے اچھا
نہوا ایک تو یہ کہ اسقاط حروف ششگانہ میں ورا ہی مخالفت
خدا و رسول کے مخالفت شیخین بھی کہ شاید نظر
میں اہل سنت کی مخالفت خدا +

و رسول سے صحیح تر ہو عمل میں آئی چنانچہ ابھی بیان ہوا دوسری یہ کہ حسب تحریر شیخ
عبدالحق قرات زید پر اقتصار کیا حالانکہ حسب روایات اہل سنت یہ امر بھی ترجیح مرجوح
ہی ہرچند کہ ہونا قرآن متداول کا قرات زید پر بنابر قول اہل سنت کی پایہ ثبوت کو
نہین پہونچا چنانچہ تحت نقض قول مخاطب متواتر کو غیر متواتر سے بوجہ احسن
بیان ہو گیا اور بیان وجہ ثانی کا یہ ہی کہ جناب امام المتکلمین تشیید المطاعن مین
فرماتی ہین پس احادیث کثیرہ و روایات متکاثرہ اہل سنت از رسول خدا متضمن امر
خواندن بقرات ابن مسعود وارد گشتہ در استیعاب مذکورست قال صلی اللہ علیہ
وسلم استقرؤا القرآن من اربعۃ نفر فبدء بابن ام عبد حدثنا
سعید بن نصر قال حدثنا قاسم بن اصبغ قال حدثنا محمد
ابن وضاح قال حدثنا ابو بکر بن شیبۃ قال حدثنا وکیع
قال حدثنا الاعمش عن شقیق ابی وائل عن مسروق قال
سمعت عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ یقول خذوا
القرآن من اربعۃ عن ابن ام عبد فبدء بہ و معاذ بن جبل و ابی
ابن کعب و سالم مولی ابی حذیفۃ وقال رسول اللہ من اراد ان
یسمع القرآن غضا فلیسمعہ من ابن ام عبد و بعضہم یرویہ
من اراد ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقراء علی قراءۃ
ابن ام عبد حدثنا سعید قال حدثنا قاسم قال حدثنا ابن وضاح
حدثنا ابن ابی شیبۃ حدثنا معاویۃ بن عمرو عن زایدہ عن عاصم

عن زر عن عبد اللہ ان النبی اتی منزل ابی بکر و عمر و عبد اللہ یصلی
فافتتح بالنساء فقال النبی من احب ان یقرء القرآن غضا کما
انزل فلیقرأہ علی قراءۃ ابن ام عبد انتہی نقد الحاجۃ صحابہ اقرار
باعلمیت ابن مسعود بکتاب خدا داشتند چنانچہ در استیعاب مذکورست قال
الاعمش عن شقیق ابی وائل سمعت ابن مسعود یقول انی لاعلمہم
بکتاب اللہ وما انا بخیرہم وما فی کتاب اللہ سورۃ ولا آیۃ الا
وانا اعلم فیما نزلت ومتی نزلت قال ابو وائل فما سمعت احدا
انکر ذلک علیہ وقال حذیفۃ لقد علم المحفوظون من اصحاب
رسول اللہ ان عبد اللہ کان من اقربہم وسیلۃ واعلمہم بکتاب
اللہ انتہی ملاحظہ سی روایات مذکورہ کی بخوبی واضح ہی کہ قرارت ابن مسعود
کی قرارت زید پر راجح ہی پس اس صورت مین اقتصار جامع القرآن کا قرارت زید
پر ترجیح مرجوح ٹہیرا اور وہ عقلاً وشرعاً روا نہین اور بعض اہل سنت کہ واسطی ترجیح
قرارت زید کی کہتی ہین کہ وہ مطابق عرضۂ اخیرہ جبرئیل کی ہی جناب علامۂ دہلوی
نقص مین اس قول کی فرماتی ہین الخ در وجہ ترجیح قرارت زید روایت می کنند
کہ قرارت زید آخر قرآنی ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر جبرئیل عرض کرد
معارض ست بروایات دیگر کہ نص اند در اینکہ قرارت ابن مسعود آخر قرارتہاست
فسقط ذلک الترجیح ایضا در فتح الباری فرمودہ وقد روی احمد وابن
ابی داؤد والطبری من طریق عبیدۃ بن عمرو السلمانی ان الذی

جمع علیہ عثمان الناس یوافق العرضۃ الاخیرۃ وعند الحاکم
نحوہ من حدیث سمرۃ واسنادہ حسن وقد صححہ ہو ولفظہ عرض
القران رسول اللہ عرضات ویقولون قراءتنا ہذہ ہی العرضۃ
الاخیرۃ ومن طریق مجاہد عن ابن عباس قال ای القراءتین
ترون کان اخر القراءۃ قالوا قراءۃ زید بن ثابت فقال لا ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض القران کل سنۃ
علی جبرئیل فلما کان فی السنۃ التی قبض فیہا عرضہ علیہ مرتین
وکانت قراءۃ ابن مسعود اخرہما وہذا یغایر حدیث
سمرۃ ومن وافقہ وعند مسدد فی مسندہ من طریق ابراہیم
النخعی ان ابن عباس سمع رجلا یقول الحرف الاول فقال ما
الحرف الاول قال ان عمر بعث ابن مسعود الی الکوفۃ معلما فاخذوا
بقراءتہ فغیر عثمان القراءۃ فہم یدعون قراءۃ ابن مسعود بالحرف الاول
فقال ابن عباس انہ لاخر حرف عرض بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
جبرئیل واخرج النسائی من طریق ابی ظبیان قال قال لی ابن عباس
ای القراءتین تقرء قلت القراءۃ الاولی قراءۃ ابن ام عبد یعنی عبد اللہ
ابن مسعود قال بل ہی القراءۃ الاخیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یعرض علی جبرئیل الحدیث وفی اخرہ فحضر ذلک ابن مسعود
فعلم ما نسخ من ذلک وما بدل واسنادہ صحیح

جب یہ مناقب جلیلہ اور مراتب جزیلہ ابن مسعود کی حسب روایات اہل سنت معلوم ہوے تو بتقریب اسکی ایک فعل حضرت عثمان کا اور زیب تحریر ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ جب ابن مسعود نی بوجہان اپنی قرارت کا بیان کیا اور دینی سی اپنی مصحف کے کہ خلافت پناہ نی واسطی جلانی کی مانگا تھا انکار کیا بارگاہ خلافت سی ساتہہ ضرب و تادیب کے مودب ہوا اعثم کوفی نی تاریخ مین اپنی لکھا ہی ان عثمان جعل قراءة عبد اللہ بن مسعود مہجورة وضربہ حین ابی ان یرسل مصحفہ الی عثمان لانہ علم انہ یحرقہ علامہ قوشجی نی شرح تجرید مین فرمایا ہی لما اراد عثمان ان یجمع الناس علی مصحف واحد ویرفع الاختلاف بینہم فی کتاب اللہ طلب مصحفہ منہ فابی ذلک مع ما کان فیہ من الزیادة والنقصان ولم یرض ان یجعل موافقا لما اتفق علیہ اجلۃ الصحابۃ فادبہ عثمان لینقاد انتھی

اور جو معذرت کہ شاہ عبد العزیز نی جانب سی خلیفہ ثالث کی پیش کی ہی مع نقض کی مرقوم ہوتی ہی جناب امام المتکلمین تشیید المطاعن مین فرماتی ہین اما انچہ گفتہ در گرفتن مصاحف غلامان عثمان البتہ با ابن مسعود خشونت نمودند وضرب وصدمہ ہم با و رسید بی آنکہ عثمان ایشان را امر بآن کردہ باشد پس سید مرتضی علم الہدی در نقض مثل این قول گفتہ فاما قولہ ان عثمان لم یضربہ وانما ضربہ بعض موالیہ لما سمع وقیعتہ فیہ فالامر بخلاف ذلک وکل من قرء الاخبار علم ان عثمان امر باخراجہ من المسجد

علی اعنف الوجوه و بامره جری ما جری علیه ولو لم یکن
بامره و رضاه لوجب ان ینکر علی مولاه الذی کسر ضلعه
و یعتذر الی من عاتبه علی فعله بان یقول انی لم آمر
بذلک ولا رضیته من فاعله وقد انکرت علیه فعله
انتهی حاصل آنکه این ماجرا بامر و رضای عثمان واقع شده ورنه می بایست که عثمان
غلام خود را تعزیر می نمود و از صحابه اعتذار میکرد که این بدون رضای من واقع شده تا
می گویم که فخر رازی که امام اشاعره است قبول کرده که عثمان ابن مسعود را ضرب رسانید چنانچه
در نهایة العقول در جواب مطاعن عثمان گفته قوله سادساً ضرب ابن مسعود و عمارا
و سیر اباذر الی الربذة قلنا کما فعل ذلک فقد قیل عن
هؤلاء انهم اقدموا علی افعال استوجبوا ذلک منه و در تاریخ مظفری
تصنیف ابراهیم بن عبد الله بن عبد المنعم بن علی بن محمد القاضی شهاب الدین ابو اسحق
الهمدانی المعروف بابن ابی الدم که مناقب او در طبقات فقهای شافعیه تقی الدین ابو بکر اسدی
و غیر آن مسطور مذکور است که عثمان ابن مسعود را دشنام داد حیث قال فیه علی
ما اثبته و دخلت سنة خمس و ثلثین فیها اضطربت
الامصار علی عثمان و کاتبوه من الافاق بعزله و قتله و جرت
امور شنیعة اعظمها منها ما تقدم ذکره و منه نفیه اباذر الی
الربذة و ضربه عمار بن یاسر و شتمه ابن مسعود انتهی
و ملا حسن کشمیری که از علمای اهل سنت است در رساله نجاة المومنین ذکر

مطاعن عثمان گفته منها انه وقع منه امور منكرة في حق الصحابة
فضرب ابن مسعود حتى كسر ضلعين من اضلاعه واحرق مصحفه
وضرب عمارا حتى اصابه فتق وضرب ابا ذر ونفاه الى الربذة
والجواب ان ضرب ابن مسعود كان لانه طلب عثمان رض مصحفه
حين اراد ان يجمع الناس على مصحف واحد بترتيب واحد بين
السور لئلا يختلف فيه كاختلاف اليهود والنصارى في كتابهم
فابى ولم يتفق مع اجلة الصحابة فادبه عثمان لينقاد على هذا
الامر الجليل الشان العظيم البرهان الكثير النفع لاهل الايمان
فهل فيه الا كمال عثمان رضي الله عنه وجزاه الله عنا على
ذلك الاحسان اذ لا يليق بكتاب الله تعالى ما لا يليق بكتاب
سيبويه وامثاله من الاختلاف فان مفاسده اكثر من ان تحصى
ولم ينصب الامام الا لامثال هذه الامور انتهى [illegible]
و مال عثمان گفته وطلب اليه اي عثمان عبد الله بن خالد بن اسيد
صلة فاعطاه اربعمائة الف درهم من بيت مال المسلمين
فقال عبد الله بن مسعود في ذلك فضربه الى ان دق اضلاعه
ونيز عبد الله بن مسعود را عثمان مثل ابي ذر از مدينه اخراج كرده چنانچه در استيعاب مذكور است
عن زيد بن وهب قال لما بعث عثمان الى عبد الله بن مسعود يامره
بالخروج عن المدينة اجتمع عليه الناس فقالوا اقم ولا تخرج

ونحن نتقلت ان يصل اليك شي نكره فقال لهم عبد الله ان له علي طاعة فانها ستكون امور وفتن لا احب ان اكون اول من فتحها فرد الناس وخرج اليه اما انچه گفته وعطا را نيز دا او آورد پس روايتيكه درين باب نقل كرده اند ومذكور شد از مضمون آن دردن عطا خالي است بلكه در انها همين قدر هست كه عثمان گفت آيا امر كنيم كه عطاي ترا بدهم نه اينكه عطا را پيش عبد الله بن مسعود حاضر كرده معهذا قبول عذر واجب نيست چنانچه سيد مرتضى علم الهدى در نقض قول عبد الجبار گفته وهذا منه طريف لان مذهبه لا يقتضي قبول كل عذر ظاهر وانما يجب قبول العذر الصادق الذي يغلب في الظن ان الباطن فيه كالظاهر فمن اين لصاحب الكتاب ان اعتذار عثمان الى ابن مسعود كان مستوفيا للشرائط التي يجب معها القبول واذا جاز ما ذكرناه لم يكن ابن مسعود لوم في امتناع من قبول عذره انتهى اما انچه گفته كه ابن مسعود در هنگام ذكر عثمان مي گفت ان تقتلون لا تصيبون مثله بر فرض صحت مرادش آن خواهد بود كه مانند او ضعيفي كه مداهنت در امور دين كند نخواهيد يافت انتهى **قوله** بموجب لغت قريش كے جمع قرآن متداول حسب قول علماى محاطب خاص لغت قريش پر نهين بلكه اونكى نزديك بهت زبانون كى لغات قرآن شريف مروج مين موجود هين چنانچه جلال الدين سيوطي اتقان مين

لکھتی ہین کہ ابو بکر واسطی نی کتاب ارشاد مین لکھا ہی کہ قرآن شریف مین پچاس
زبانون کی لغات ہین اور قول ابو القاسم کی کہ اتقان مین نقل کیا ہے
مشتمل ہونا قرآن کا لغات کثیرہ پر سوای لغت قریش کی ثابت ہوتا ہی اور
اسی طرح قول سی ابن جوزی وغیرہ کی الحاصل نوع سی و ہفتم اتقان سے
اشتمال قرآن مروج کا جن لغات پر ثابت ہوتا ہی فہرست انکی یہ ہی ۱
لغت قریش ۲ لغت ہذیل ۳ لغت کنانہ ۴ لغت خثعم ۵ لغت خزرج ۶
لغت اشعر ۷ لغت نمیر ۸ لغت قیس عیلان ۹ لغت جرہم ۱۰ لغت یمن
۱۱ لغت ازد شنوءہ ۱۲ لغت کندہ ۱۳ لغت تمیم ۱۴ لغت حمیر ۱۵ لغت
مدین ۱۶ لغت لخم ۱۷ لغت سعد ۱۸ لغت حضرموت ۱۹ لغت سدوس
۲۰ لغت عمالقہ ۲۱ لغت انمار ۲۲ لغت غسان ۲۳ لغت مذحج ۲۴ لغت خزاعہ
۲۵ لغت غطفان ۲۶ لغت سبا ۲۷ لغت عمان ۲۸ لغت بنی حنیفہ ۲۹
لغت تغلب ۳۰ لغت طی ۳۱ لغت عامر ابن صعصعہ ۳۲ لغت اوس ۳۳
لغت مزینہ ۳۴ لغت ثقیف ۳۵ لغت جذام ۳۶ لغت بلی ۳۷ لغت
عذرہ ۳۸ لغت ہوازن ۳۹ لغت نمرہ ۴۰ لغت یمامہ ۴۱ لغت فرس
۴۲ لغت روم ۴۳ لغت نبط ۴۴ لغت حبشہ ۴۵ لغت بربر ۴۶ لغت سریانی
۴۷ لغت عبرانی ۴۸ لغت قبط ۴۹ لغت عک ۵۰ لغت نضر بن معویہ
۵۱ لغت ہمدان ۵۲ لغت بنی حلیس ۵۳ لغت نخع ۵۴ لغت سلیم ۵۵
عمارۃ جب یہ تفصیل لغات معلوم ہوئی پس اس صورت مین قول حضرت مخاطب کا

بموجب لغت قریش کے بجز اسکی کہ اپنی علما کی اقوال سے آگاہ ہی کسی کو کوئی وجہ نہین رکھتا اب ہم کچھ الفاظ غیر لغت قریش کی اکثر نقشہ سورہ جدول کی طور پر اور بعض جگہ اونکی تفصیلاً بیان کرتے ہین اور سند سب کی قول جلال الدین سیوطی کا تفسیر اتقان فی علوم القرآن مین ہی —

نمبر شمار	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱	آخر سورہ نجم مین	وانتم سامدون	لفظ سامدون ملک یمن یا حمیر کی بولی ہی
۲	سورہ دہر کی پہلی رکوع مین	متکئین علی الارائک	لفظ ارائک یمن کی بولی ہی
۳	سورہ قیامت	والقی معاذیرہ	لفظ معاذیرہ یمن کی بولی ہی
۴	ایضاً	کلا لا وزر	یہ بولی یمن کی ہی
۵	سورہ طور	وزوجناهم بحور عین	بحور عین محاورہ یمن کا ہی
۶	سورہ انبیا	ولو اردنا ان نتخذ لهوا	لفظ لهوا ملک یمن کی بعض لوگ عورت کو کہتے ہین
۷	سورہ ہود	ونادی نوح ابنه	قبیلہ طی کی بولی ہی بمعنی ابن امرئة
۸	والصافات	اتدعون بعلا	بعلا بمعنی رب یمن کا محاورہ ہی
۹	رحمن	یخرج منهما اللؤلؤ	لفظ مرجان کی معنی یمن کی
۱۰		والمرجان	زبان مین چھوٹی موتی کی ہین

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۱	یوسف	قالوا نفقد صواع الملك	لفظ صواع حمیر کی زبان ہی
۱۲	نسار	ان خفتم ان یفتنكم الذین كفروا	یفتنکم بولی ہوازن کی ہی
۱۳	فرقان	وكانوا قوما بورا	لفظ بورا لغت اہل عمان کا ہی
۱۴	قاف	فنقبوا فی البلاد	لفظ نقبوا بمعنی ہربوا یمن کا محاورہ ہی
۱۵	نسار	یجد فی الارض مراغما كثیرا	لفظ مراغما ہذیل کی بولی ہی
۱۶	سورۂ سبا	فارسلنا علیهم سیل العرم	سیل العرم اہل یمن کا محاورہ ہے
۱۷	بنی اسرائیل	كان ذلك فی الكتاب مسطورا	مسطورا قریش کی زبان نہین حمیر کی بولی ہی
۱۸	رعد	افلم ییاس الذین امنوا	یہ بنی ہوازن کی زبان ہی
۱۹	رحمن	والحب ذو العصف والریحان	لفظ ریحان بمعنی رزق ہمدان کی محاورہ پہ ہی
۲۰		قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله	باعتراف علامۂ زمخشری یہ استثنای منقطع برخلاف اہل قریش کی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
٢١	بقرہ	الا انهم هم السفهاء	لفظ سفہا بمعنی جہال بنی کنانہ کی بولی ہی
٢٢	اعراف	کونوا قردۃ خاسئین	خاسئین بمعنی صاغرین کنانہ کی بولی ہی
٢٣	بقرہ	فول وجهك شطر المسجد الحرام	لفظ شطر بمعنی تلقاء قریش کی زبان نہین
٢٤	ایضاً	ما له في الاخرة من خلاق	لفظ خلاق بمعنی نصیب قریش کی زبان نہین
٢٥	مائدہ	وجعلكم ملوكا	لفظ ملوکا بمعنی احرار قریش کا محاورہ نہین
٢٦	انعام	كل شئ قبلا	لفظ قبلا بمعنی عیانا قریش محاورہ نہین
٢٧	ہود	اولئك لم يكونوا معجزين في الارض	لفظ معجزین فی الارض بمعنی سابقین قریش کا محاورہ نہین
٢٨	ایضاً	ولا تركنوا الى الذين ظلموا	لفظ ترکنوا بمعنی تمیلوا کنانہ کا محاورہ ہی
٢٩	کہف	وهم في فجوة منه	لفظ فجوہ بمعنی ناحیہ بولی قریش کی نہین

نمبر آیات	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۳۰	کہف	ولن یجدوا من دونہ موئلا	لفظ موئلا بمعنی ملجا قریش کا محاورہ نہین
۳۱	انعام	فاذاہم مبلسون	لفظ مبلسون بمعنی آئسون قریش کی زبان نہین
۳۲	صافات اول میں	من کل جانب دحورا	لفظ دحورا قریش کی بولی نہین
۳۳	ذاریات	قتل الخراصون	خراصون کا لفظ قریش کا نہین
۳۴	جمعہ	کمثل الحمار یحمل اسفارا	اسفارا بمعنی کتب کنانہ کی بولی ہی
۳۵	مرسلات	واذا الرسل اقتت	لفظ اقتت بمعنی جمعت کنانہ کی لغت ہے
۳۶	عادیات	ان الانسان لربہ لکنود	کنود بمعنی کفور قریش کی زبان نہین لفظ کنانہ کا ہی
۳۷	بقرہ	رجزا من السماء	لفظ رجز بمعنی عذاب محاورہ قریش کا نہیں
۳۸	یوسف	وشروہ بثمن بخس دراہم معدودۃ	لفظ شروہ بمعنی باعوہ ہذیل کی بولی کے موافق ہے
۳۹	بقرہ	وان عزموا الطلاق	عزموا بمعنی حققوا ہذیل کا محاورہ ہے
۴۰	زمر	اناء اللیل	لفظ اناء اللیل بمعنی ساعات ہذیل کا محاورہ ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہے
۴۱	انعام	وارسلنا السماء علیهم مدرارا	لفظ مدرارا بمعنی متتابعا لفظ ہذیل کا ہی اور کئی جگہ قرآن میں آیا ہی
۴۲	انفال	یجعلکم فرقانا	لفظ فرقانا بمعنی مخرجا ہذیلی زبان ہے
۴۳	توبہ	وان خفتم عیلةً	لفظ عیلةً بمعنی فاقةً ہذیلی زبان ہے
۴۴	ایضاً	ولم یتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المومنین ولیجة	لفظ ولیجہ بمعنی بطانہ ہذیلی محاورہ ہی
۴۵	توبہ پانچویں رکوع میں	واذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله	لفظ انفروا بمعنی اغزوا قریش کا محاورہ نہیں
۴۶	توبہ ۱۴ رکوع	التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون	لفظ سائحون بمعنی صائمون ہذیل کی بولی ہی
۴۷	نساء ۴ رکوع	ذلك لمن خشی العنت منکم	لفظ عنت بمعنی اثم ہذیلی بولی ہے
۴۸	طٰه	ولا یخاف ظلما ولا هضما	هضما بمعنی نقصاً ہذیلی بولی ہی
۴۹	حج	وتری الارض هامدةً	لفظ هامدةً بمعنی مغبرةً ہذیلی بولی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہے
۵۰	لقمان	واقصد فی مشیک	اقصد بمعنی اسرع یہ محاورہ ہذیل کا ہے
۵۱	یٰسین	فاذاھم من الاجداث	لفظ اجداث بمعنی قبور حجاز سے زبان نہیں ہذیلی بولی ہی
۵۲	طارق	النجم الثاقب	لفظ ثاقب بمعنی روشن ہذیلی لفظ ہے
۵۳	محمد	ویصلح بالھم	لفظ بال بمعنی حال محاورہ قریش نہیں ہے
۵۴	ذاریات	کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون	یھجعون بمعنی سوتے ہیں محاورہ قریش نہیں ہے
۵۵	ایضاً	ذنوبا مثل ذنوب اصحابھم	لفظ ذنوب بمعنی عذاب قریش کی بولی نہیں
۵۶	قمر	ذات الواح ودسر	لفظ دسر بمعنی مسامیر قریش کا محاورہ نہیں
۵۷	ملک	ماتری فی خلق الرحمن من تفاوت	تفاوت بمعنی عیب ہذیلی زبان ہے
۵۸	حاقہ	والملک علی ارجائھا	لفظ ارجا بمعنی کنارے او جوانب قریشی لفظ نہیں ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۵۹	نوح	قد خلقکم اطوارا	اطوارا بمعنی الوانا ہذیلی زبان ہے
۶۰	نبأ	لایذوقون فیہا بردًا ولا شرابًا	بردًا بمعنی نومًا قریش کا محاورہ نہین ہے
۶۱	نازعات.	قلوب یومئذ واجفۃ	لفظ واجفہ بمعنی خائفہ ہذیلی زبان ہے
۶۲	بلد	او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ	لفظ مسغبہ بمعنی جوع ہذیلی زبان ہے
۶۳	بنی اسرئیل ۱۲ رکوع	ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین	لفظ مبذرین بمعنی مسرفین ہذیل کا محاورہ ہے
۶۴	آل عمران ۱۳ رکوع	اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا	لفظ تفشلا بمعنی تجبنا حمیر کی زبان ہے
۶۵	مائدہ ۱۴ رکوع	فان عثر علی انہما	لفظ عثر بمعنی اطلع حمیری بولی ہی
۶۶	اعراف ۸ رکوع	لنرٰئك فی سفاہۃ	لفظ سفاہۃ بمعنی جنون حمیر کی بولی ہی
۶۷	یونس ۳ رکوع	فزیلنا بینہم	لفظ زیلنا بمعنی میّزنا قریش کا محاورہ نہین
۶۸	ہود ۶ رکوع	قد کنت فینا مرجوًا	لفظ مرجو بمعنی حقیر زبان حمیر کی ہی
۶۹	یوسف	جعل السقایۃ فی رحل اخیہ	لفظ سقایۃ بمعنے برتن حمیر کا محاورہ ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۷۰	حجر	من حمأ مسنون	لفظ مسنون بمعنی متغیر و بدبودار حمیر کی بولی ہے
۷۱	بنی اسرائیل	فسینغضون الیک رؤسہم	لفظ ینغضون بمعنی یحرکون قریش کا محاورہ نہین
۷۲	مریم کی اوائل مین	وقد بلغت من الکبر عتیا	لفظ عتیا بمعنی نحولا قریشی محاورہ نہین حمیری زبان ہی
۷۳	طہ	ولی فیہا مآرب اخری	لفظ مآرب بمعنی حاجات حمیری زبان ہی
۷۴	کہف	فہل نجعل لک خرجا	لفظ خرجا بمعنی جعلا حمیری محاورہ ہی
۷۵	فرقان	ان عذابہا کان غراما	لفظ غراما بمعنی بلا حمیری زبان ہی
۷۶	نمل	قیل لہا ادخلی الصرح	لفظ صرح بمعنی محل قریش کا محاورہ نہین ہی
۷۷	لقمان	ان انکر الاصوات لصوت الحمیر	انکر الاصوات بمعنی اقبح الاصوات حمیر کی بولی ہے
۷۸	واقعہ	فلولا ان کنتم غیر مدینین	لفظ مدینین حمیری زبان ہی
۷۹	الحاقہ	فاخذہم اخذۃ رابیۃ	لفظ رابیہ بمعنی شدیدہ حمیر بولتے ہین

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۸۰	مزمل	فاخذناہ اخذا وبیلا	لفظ وبیلا بمعنی شدیدا حمیری زبان ہی حجازی محاورہ نہین
۸۱	قاف	وما انت علیہم بجبار	لفظ جبار بمعنی مسلط قریش کا محاورہ نہین حمیری ہی
۸۲	سبا	واسلنا لہ عین القطر	لفظ قطر بھی حمیری زبان ہی
۸۳	صاد	والطیر محشورۃ	لفظ محشورۃ بمعنی مجموعہ حمیری کی لغات ہے
۸۴	فتح	والهدی معکوفا	لفظ معکوفا بمعنی محبوسا حمیری بولی ہی
۸۵	بقر	فباؤا بغضب من اللہ	لفظ باؤا جرہم کی بولی ہی
۸۶	حج	لفی شقاق بعید	شقاق بمعنی ضلال جرہم کا لفظ ہی
۸۷	نساء	ذلک ادنی ان لا تعولوا	لفظ تعولوا بمعنی تمیلوا جرہم کی بولی ہی
۸۸	اعراف	کان لم یغنوا فیہا	لفظ یغنوا بمعنی یتمتعوا محاورہ قریش نہین
۸۹	انفال	فشرد بہم من خلفہم	لفظ شرد بمعنی نکل جرہم کی بولی ہی
۹۰	ہود	اراذلنا	لفظ اراذلنا بمعنی سفلتنا قریش کی زبان نہین جرہم کی بولی ہی
۹۱	ایضاً	ہذا یوم عصیب	عصیب بمعنی شدید جرہم کا لفظ ہی
۹۲	بنی اسرائیل	جئنا بکم لفیفا	لفظ لفیفا بمعنی جمیعا جرہم کا لفظ ہی
۹۳	ایضاً	ملوما محسورا	لفظ محسورا زبان جرہم کی ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۹۴	انبیا	من کل حدب ینسلون	لفظ حدب بمعنی جانب جرہم کا لفظ ہے
۹۵	نور	یخرج من خلالہ	خلال بمعنی سحاب محاورہ قریش کا نہین
۹۶	ایضاً	فتری الودق	لفظ ودق بمعنی مطر جرہمی بولی ہے
۹۷	شعراء	لشرذمة قلیلون	شرذمہ بمعنی عصابہ قریش کی زبان نہین
۹۸	شعراء ع	بکل ریع ایة	لفظ ریع بمعنی طریق قریشی زبان نہین
۹۹	یسین	الی ربہم ینسلون	لفظ ینسلون بمعنی یخرجون جرہمی بولی ہی
۱۰۰	صافات	شوبا من حمیم	لفظ شوبا بمعنی مزاجاً زبان قریش نہین
۱۰۱	ذاریات	والسماء ذات الحبک	لفظ حبک بمعنی طرائق خلاف محاورہ قریش ہی
۱۰۲	حدید	فضرب بینہم بسور	لفظ سور بمعنی حائط جرہم کا محاورہ ہے
۱۰۳	بقر	لاشیة فیها	لفظ لاشیة بمعنی لاوضح قریش کی بولی نہین جرہم کا لغت ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۰۴	آل عمران	والکاظمین الغیظ	لفظ کاظمین بمعنی مکروبین محاورہ قریش نہین
۱۰۵	حاقہ	الا من غسلین	لفظ غسلین بمعنی الحار الذی تناہی حرہ زبان ازد شنوءہ کی ہی
۱۰۶	مدثر	لواحة للبشر ای حراقة	لفظ لواحہ بمعنی حراقہ قریش کی زبان نہین
۱۰۷	بقر	لیلة الصیام الرفث	لفظ رفث بمعنی جماع مذحج کی زبان ہے
۱۰۸	نسار	علی کل شئ مقیتا	لفظ مقیتا بمعنی مقتدرا مذحج کا محاورہ ہے
۱۰۹	رعد	بظاہر من القول	ظاہر بمعنی کذب مذحج کی بولی ہے
۱۱۰	کہف	ذراعیہ بالوصید	وصید بمعنی فنا مذحج کی بولی ہی
۱۱۱	ایضاً	او امضی حقبا	لفظ حقبا بمعنی دہرا مذحج کی بولی ہے
۱۱۲	نون	سنسمہ علی الخرطوم	خرطوم ہاتھی کی سونڈ کو کہتی ہین مذحج کا محاورہ ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۱۳	نحل	شجر فیه تسیمون	لفظ تسیمون بمعنی ترعون حجازی زبان نہین
۱۱۴	قاف	فهم فی امر مریج	لفظ مریج بمعنی منتشر بنی خثعم کا لفظ ہے
۱۱۵	تحریم	فقد صغت قلوبکما	لفظ صغت بمعنی مالت بنی خثعم کی بولی ہے
۱۱۶	معارج	ان الانسان خلق هلوعا	لفظ هلوعا بمعنی ضجورا حجاز کی بولی نہین
۱۱۷	کہف	لقد قلنا اذًا شططا	لفظ شططا بمعنی کذبا خثعم کی بولی ہی
۱۱۸	نسا	صدقاتهن نحلة	لفظ نحلة بمعنی فریضه قیس عیلان کی بولی ہی
۱۱۹	مائدہ	لیجعل علیکم من حرج	لفظ حرج بمعنی ضیق قیس عیلان کی زبان ہی
۱۲۰	بقر	اولئك هم الخاسرون	لفظ خاسرون بمعنی مضیعون قیس عیلان کی زبان ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۲۱	یوسف	لولا ان تفندون	لفظ تفندون بمعنی تستهزءون قیس غیلان کا لغت ہی
۱۲۲	احزاب	من صیاصیهم	صیاصی بمعنی حصون قیس غیلان کا محاورہ ہے
۱۲۳	زخرف	انتم وازواجکم تحبرون	لفظ تحبرون بمعنی تنعمون قیس غیلان کا لفظ ہی
۱۲۴	آل عمران	من الشیطان الرجیم	لفظ رجیم قیس غیلان کی زبان ہے
۱۲۵	حجرات	لا یلتکم من اعمالکم	یلتکم بمعنی ینقصکم غیلان بولی ہی
۱۲۶	شعرا	عشیرتک الاقربین	لفظ عشیرہ بمعنی حفدہ سعد کی قبیلہ کی بولی ہی
۱۲۷	نوح	سبلا فجاجا	لفظ فجاجا بمعنی طرقا کندہ کی بولی
۱۲۸	واقعہ	وبست الجبال بسا	لفظ بست بمعنی فتت کندہ کی زبان ہے
۱۲۹	ہود	فلا تبتئس بما کانوا یفعلون	لفظ تبتئس بمعنی تحزن قریش کی خلاف ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۳۰	مومنون	اخسئوا فیہا ولا تکلمون	لفظ اخسئو بمعنی اخزو قبیلہ عذرہ کا محاورہ ہی
۱۳۱	آل عمران	معہ ربیون کثیر	لفظ ربیون شہر حضرموت کی بولی ہے
۱۳۲	بنی اسرائیل	فحق علیہ القول فدمرناھم تدمیرا	دمرنا بمعنی اہلکنا حضرموت کا لغت ہے
۱۳۳	قاف و فاطر	وما مسنا من لغوب ولا یمسنا فیہا لغوب	لفظ لغوب حضرموت کا لغت ہے
۱۳۴	سبا	تاکل منساتہ	لفظ منساتہ بمعنی عصاہ حجازی زبان نہین
۱۳۵	اعراف	وطفقا یخصفان	لفظ طفقا بمعنی عمد اغسان کی بولی ہے
۱۳۶	عنکبوت	سئ بہم وضاق بہم	لفظ سئ بہم بمعنی کرہم غسانی لغت ہے
۱۳۷	نساء	لا تغلوا فی دینکم	لفظ لا تغلوا محاورہ غسانی ہی
۱۳۸	بنی اسرائیل	خشیۃ املاق	لفظ املاق بمعنی جوع بنی لخم کی زبان ہے
۱۳۹	ایضاً	ولتعلن علوا کبیرا	لفظ لتعلن بمعنی تقہرن بنی لخم کا لغت ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۴۰	بنی اسرائیل	فجاسوا خلال الدیار	بنی جذام کی بولی ہے
۱۴۱	قصص	جناحک من الرهب	لفظ جناح بمعنی الید بنی حنیفہ کی زبان ہے
۱۴۲	نساء	حصرت صدورهم	لفظ حصرت بمعنی ضاقت شہر یامہ کا لفظ ہے
۱۴۳	ایضاً ۴ رکوع	ان تمیلوا میلا عظیما	بمعنی تخطئوا خطاء بیّنا شہر سبا کی بولی ہے
۱۴۴	فرقان	وکلا تبرنا تتبیرا	لفظ تبرنا بمعنی اہلکنا شہر سبا کی بولی ہے
۱۴۵	انفال	ونکص علی عقبیه	لفظ نکص بمعنی رجع بنی سلیم کے بولے ہے
۱۴۶	حم سجدہ	صاعقة العذاب الهون	لفظ صاعقہ بمعنی موت قبیلہ عمارہ کی زبان ہے
۱۴۷	بقر	کمثل الذی ینعق بما لا یسمع	قبیلہ طی کا محاورہ ہی
۱۴۸	بقر ۴ رکوع	وکلا منها رغدا	لفظ رغدا بنی طی کی زبان ہی

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان سے ہے
۱۴۹	بقرہ رکوع	الا من سفہ نفسہ	لفظ سفہ بمعنی خسر طی کا محاورہ ہے
۱۵۰	یسین	یس والقرآن الحکیم	لفظ یاسین بمعنی یا انسان طی کی زبان ہے
۱۵۱	نساء	وقد افضی بعضکم الی بعض	لفظ افضا بمعنی جماع قبیلہ [illegible] کی زبان ہی
۱۵۲	آل عمران	لا یالونکم خبالا	لفظ خبالا قبیلہ عمان کی لغت ہی
۱۵۳	انعام	نفقا فی الارض	بمعنی سرنگ [illegible] زبان میں عمان کی بولی ہے
۱۵۴	[illegible]	[illegible]	غسان کی بولی ہے
۱۵۵	بقر	بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ	لفظ بغیا بمعنی حسدا بنی تمیم کی بولی ہے
۱۵۶	بنی اسرائیل	طائرہ فی عنقہ	لفظ طائر بمعنی عمل قریش کی زبان میں [illegible] کی بولی ہی
۱۵۷	نازعات	واغطش لیلہا	اغطش بمعنی اظلم انمار کی زبان ہے
۱۵۸	بنی اسرائیل	لاحتنکن ذریتہ	لفظ احتنکن اشعر کے
۱۵۹	۶ رکوع		بولی ہے

نمبر	نام سورہ	آیت	کس زبان کا ہی
۱۶۰	بنی اسرائیل	تارۃ اخری	لفظ تارۃ بمعنی مرۃ اشعری زبان ہے
۱۶۱	زمر ۱۲ رکوع	اشمازت قلوب الذین لایؤمنون	اشمازت بمعنی مالت ونفرت اشعر کی بولی ہی
۱۶۲	حشر	ما قطعتم من لینۃ	لفظ لینہ بمعنی نخل قبیلۂ اوس کا لغت ہی
۱۶۳	منافقون	حتی ینفضوا	بمعنی یذہبوا قبیلۂ خزرج کی زبان ہے

۱۶۴ لفظ انفضوا بمعنی انفروا خزاعہ کی زبان ہی ۱۶۵ لفظ عقود بمعنی عہود بنی حنیفہ کی بولی ہے ۱۶۶ لفظ عصی بمعنی جنس ۱۶۷ لفظ امۃ بمعنی سنین ۱۶۸ لفظ یئس بمعنی ییس یہ تینون لفظ لغت قریش کے نہین بلکہ ازدشنوۃ کی بولی ہے ۱۶۹ مرض بمعنی زنا حمیر کی بولی ہے ۱۷۰ لفظ یترکم بمعنی ینقصکم حمیری زبان ہے ۱۷۱ لفظ حسبانا بمعنی بردا حمیری زبان ہے ۱۷۲ لفظ امام بمعنی کتاب حمیری محاورہ ہی

۱۷۳ لفظ حرض بمعنی حصن ہذیلی زبان ہے
۱۷۴ لفظ نوھسم بمعنی وجہم ہذیلی لغت ہے
۱۷۵ لفظ صدا بمعنی نقبا ہذیلی زبان ہے
۱۷۶ لفظ یعذب بمعنی یعیب بنی کنانہ کی بولی ہے
۱۷۷ لفظ عبقری بمعنی طنافس ہمدان کی زبان ہے
۱۷۸ لفظ الحفدۃ بمعنی الخدم عامر ابن صعصعہ کی
زبان ہے ۱۷۹ لفظ غول بمعنی میل بنی ثقیف
کے زبان ہے ۱۸۰ لفظ صور بمعنی قرن
بنی عک کی زبان ہے ۱۸۱ لفظ درار بمعنی بونا
ہذیلی زبان ہے

+ + +
+ + +
+ + +
+ + +
+ + +
+ + +
+ + +
+

قولہ بین الدفتین مدون اور منتظم کیا لفظ منتظم سے مفہوم ہوتا ہے کہ ترتیب سور و آیات قرآن متداول کی جد وجہد سے حضرات جامعین کی متحقق ہوئی اور پہلے سے مرتب نہیں تھا حالانکہ شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوٰۃ میں یوں تحریر فرماتے ہیں باید دانست کہ ترتیب سور و آیات ہمہ بوحی بود وجبرئیل چون آیتے از قرآن بحسب واقعہ آورد می گفت کہ این را در فلان سورہ بعد از فلان آیت بنہند و احادیث درین باب بسیار اند و بتحقیق حاصل شدہ یقین بران بنقل متواتر ہمین ترتیب از تلاوت رسول و اجماع صحابہ بی تصرف شک و شبہہ در لوح محفوظ نیز ہمین ترتیب نوشتہ اند و از انجا جبرئیل علیہ السلام باسمان دنیا فرستادہ و از انجا جبرئیل بحسب وقایع سور و آیات می آورد و ترتیب نزول غیر ترتیب تلاوت ست و جبرئیل ہر سال در رمضان یکبار تمام قرآن بہمین ترتیب می آورد و با آنحضرت مدارست میکرد اند و در سالیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازین عالم رحلت خواہد شد دو بار آورد انتہی اور اگر مراد یہ ہے کہ مرتب تھا مگر جامعین نے بین الدفتین منتظم کیا تو یہ صحافون اور جلد بندون کا کام ہے کیا عجب ہے کہ جناب مخاطب اسکو پسند کرین اگر جناب مخاطب فرمائین کہ قرآن متداول ترتیب یافتہ تھا مگر اپنی عادت سے منتشر تھا جامعین نے بار دیگر منتظم کیا تو یہ بھی درست نہیں اسلیے کہ شیخ صاحب نے دعوی تواتر ترتیب سور کا کیا ہے اور تواتر ترتیب آیات و سور کو مستلزم ہوتا ہے اور جب آیات و سور متواتر ہوے پھر انکو غیر منتظم کہنا کام کسی عاقل کا نہیں فافہم و تدبر **قولہ** تبدیل و تغیر حسب روایات معتبرہ اہل سنت تبدیل و تغیر قرآن مجید میں واقع ہوا ہے مگر جناب مخاطب کو کتب سے اپنی اطلاع نہیں رکھتے جو کچھ جی چاہتا ہے کہتے ہیں جناب رئیس المتکلمین مقصد الافہام میں

و ثانی جنیں با وقوع تبدیل در الفاظ قرآن پس از انجمله لفظ فاسعوا است که بجای
لفظ فامضوا در کریمهٔ اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله الآیة
ثبت شده چنانچه در موطا امام مالک مذکور است سالت ابن شهاب
عن قول الله تبارک وتعالی یا ایها الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله فقال ابن شهاب
کان عمر بن الخطاب یقرءها اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة
فامضوا الی ذکر الله وقال فی الدر المنثور اخرج ابو عبید فی
فضائله وسعید بن منصور وابن ابی شیبة وابن المنذر و
ابن الانباری فی المصاحف عن خرشة بن الحر رض قال رای معی
عمر بن الخطاب رض لوحا مکتوبا فیه یا ایها الذین امنوا اذا
نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله فقال من املی
علیک هذا قلت ابی بن کعب قال ان ابیا اقرأنا للمنسوخ اقرأها
فامضوا الی ذکر الله واخرج عبد بن حمید عن ابراهیم رض قال
قیل لعمر رض ان ابیا یقرء فاسعوا الی ذکر الله قال عمر رض انی
اعلمنا بالمنسوخ وکان یقرأها فامضوا الی ذکر الله واخرج
الشافعی فی الام وعبد الرزاق والفریابی وسعید بن منصور
وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن المنذر وابن جریر وابن
ابی حاتم وابن الانباری فی المصاحف والبیهقی فی سننه

عن ابن عمر قال ما سمعت عمر يقرؤها قط الا فامضوا الى ذكر
الله واخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد عن ابن عمر رض قال
لقد توفي عمر رض وما يقرء هذه الاية التي في سورة الجمعة
الا فامضوا الى ذكر الله واخرج عبد الرزاق والفريابي و
ابو عبيد وسعيد بن منصور وابن ابي شيبة وعبد بن
حميد وابن جرير وابن المنذر وابن الانباري والطبراني
من طرق عن ابن مسعود رض انه كان يقرء فامضوا الى ذكر الله
قال ولو كان فاسعوا السعيت حتى يسقط ردائي این روایات
موجب حیرت اهل خبرتست که ازان در کمال وضوح ثابتست که این قرآن شریف
مشتمل بر بعض الفاظ غیر صحیحه است که جناب خلیفه ثانی وابن مسعود لفظ فاسعوا منسوخ
وباطل میدانستند بازبهان لفظ منسوخ در نسخ قرآن مکتوب ومسموع گردید وحضرات
اهل سنت که علم خلاف خلیفه ثانی در خواندن این لفظ می فرازند یا جناب شانرا که
طاعن در قرآن بود کافر دانند یا دست از تعریض و تشنیع بر روایات اهل حق که
ازان تبدیل لفظی بلفظی واضح میشود بردارند ازانجمله است که بجای انی انا الرزاق
ذو القوة المتين ان الله هو الرزاق در مصحف موجودست چنانچه در صحیح ترمذی
مذکورست حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن
ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود
قال اقرأني رسول الله صلعم اني انا الرزاق ذو القوة المتين هذا

حدیث حسن صحیح ہے اور مسند احمد بن حنبل میں ہے حدثنا عبد الله
حدثني ابي ثنا يحيى بن ادم ويحيى بن ابي بكير قالا حدثنا اسرائيل
عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود
قال اقرأني رسول الله صلعم اني انا الرزاق ذو القوة المتين اس حدیث
بعض لفظ [illegible] قرآن [illegible] تفسیر
در منثور سیوطی [illegible] اخرج مالك والشافعي وعبد الرزاق
في المصنف واحمد وعبد بن حميد والبخاري ومسلم و
ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه وابن جرير
وابن المنذر وابو يعلى وابن مردويه والبيهقي في سننه عن
ابن عمر رضه انه طلق امرأته وهي حائض فذكر ذلك عمر رضه لرسول
الله فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها
ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر فان بدا له ان يطلقها
فليطلقها طاهرا قبل ان يمسها فتلك العدة التي امر الله تعالى
ان يطلق لها النساء وقرأ صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي
اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن واخرج
عبد الرزاق في المصنف وابن المنذر والحاكم وابن مردويه
عن ابن عمر رضه ان رسول الله قرأ فطلقوهن في قبل عدتهن
واخرج عبد الرزاق وابو عبيد في فضائله وسعيد بن منصور

وعبد بن حمید وابن مردویه والبیهقی عن ابن عباس رض انه
کان یقرء وطلقوهن لقبل عدتهن واخرج ابن الانباری
عن ابن عمر رض انه قرأ فطلقوهن لقبل عدتهن واخرج سعید
ابن منصور وعبد بن حمید وابن المنذر وابن مردویه و
البیهقی عن مجاهد رض انه کان یقرأ فطلقوهن لقبل عدتهن
انتهی و امثال این روایات که دلالت بر تبدیل و تغییر الفاظ قرآن می کنند
بسیار بسیار است و نهایت اشتهار دارد اطالت کلام بذکر آن از ملالت البته
و بهمین قدر اقتصار ورزیدیم انتهی **قوله** اور کہی اہل سنت کہتے ہیں کہ جو قرآن
رسول مقبول صلعم کو دیا گیا تھا وہ تمام کمال نہیں ہے بہت سا اوس میں سے جاتا رہا
چنانچہ علامہ سیوطی نے لکھا ہے قال ابن عمر لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کله وما یدریه ما کله قد ذهب منه کثیر اب سنت
جماعت انصاف کریں کہ قد ذهب منه کثیر دلیل اس امر کی ہے کہ ابن عمر کے نزدیک
قرآن متداول میں سے بہت جاتا رہا اور کوئی شخص یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ قد
اخذت القرآن کله افسوس کہ بنا بر روایات عامہ جو قرآن حضرت ختمی مآب
رسالت مآب کو دیا گیا اوس میں سے بہت سا جاتا رہا کل باقی نہ رہا اور یہ قول کفری
کہ جاتا رہا وہ منسوخ التلاوة تھا محض تلبیس ہے کیونکہ منسوخ التلاوة حقیقت
قرآن سے خارج ہے اوس پر اطلاق جاتی رہنے قرآن کا صحیح نہیں ہے ورنہ باقیماندہ کو
ناقص کہہ سکتا ہے منسوخ التلاوة کے جاتی رہنے سے نقصان قرآن موجود لازم

نہین آتی ہی تا آنکہ ابن عمر جناب فرماتے ہین لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کلہ کیا جناب موصوف اسقدر بہی نہین جانتی تہی جو جاتا رہا ہی
منسوخ التلاوۃ ہی اور اوسکی کم ہونی سی نقصان قرآن لازم نہین آتا نہین نہین ضرور
جانتی تہی مگر جناب موصوف کی نزدیک جیسا کہ اونکی عبارت سی صاف ظاہر ہی
قرآن بتلوسی بہت جاتا رہا ہی جسکو لفظ قد ذہب منہ کثیر کہا اس مین کچہ بہی شبہات
نہین اور جلال الدین سیوطی نی عائشہ سی روایت کی ہی کہ کانت سورۃ
الاحزاب یقرأ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منہا الا علی ما
ہو الان دیکہو صاف اس روایت مین صریح ہی کہ سورۂ احزاب مین زمان حضرت
دو سو آیتین تہین اور جب عثمان نی مصاحف لکہوائی تو جسقدر موجود ہی وہی قدر ہم
پہنچین اور اس سی زیادہ نہ لا سکا باوجود ایسی روایت کی کیا تمام و کمال ہونی
قرآن کا عجیب بات ہی اور ابی ابن کعب سی اوسی کتاب مین نقل ہی کہ وہ فرماتی تہی کہ
یہ آیت قرآن مجید سی نکل گئی اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموہما
البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور ابو موسی اشعری سی منقول
ہی کہ ایک سورہ پڑہا کرتی تہی کہ اب اوسمین سی صرف یہ ایک آیت یاد رکہی
یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا ما لا تفعلون فتکتب شہادۃ
فی اعناقکم مولوی محمد علی صاحب رسالۂ آیات بینات کہ شاید لماان
سی مین پای حیرت مین مخبوط کیا کرین افادہ فرماتی ہین کہ شیعیان بہ تحریف

یہ آیت بہلی خدا جانی چہاپنی والی بہول گئی یا حضرت جبرئیل
بہیرلی گئی **قولہ** زیادتی ہنوئی دی بموجب روایات اہل سنت
وجماعت کلام اللہ موجود بین الدفتین مین زیادتی بہی ہی اور بعضی
قرآن سےکمی اور بہی اس مین شامل ہی **قال الامام فخر**
الرازی عن ابن مسعود کان ینکرکون سورة الفاتحة
والمعوذتین من القرآن اور عبد اللہ ابن مسعود اپنی
قرآن مین ان سورتون کو لکہتی بہی نتہی **اخرج احمد**
وابن حبان عنہ (ای ابن مسعود) انہ کان لایکتب
المعوذتین فی مصحفہ اب ناظرین بانصاف غور کرین کہ
مثل سفیدۂ صبح روشن ہی کہ عبد اللہ ابن مسعود صحابی جلیل القدر
سورۂ فاتحہ اور معوذتین کو قرآن سی نہین جانتا تہا اور اپنی
قرآن مین بموجب روایت احمد اور ابن حبان کی اونکو لکہتا بہی نہین تہا
بلکہ جس قرآن مین ان سورتون کو لکہا پاتا تہا مٹا دیتا تہا **عن**
ابن یزید النخعی کان عبد اللہ بن مسعود یحک
المعوذتین من المصحف وکان عبد اللہ لا یقرء
بہما اور ابن حجر نی فرمایا کہ **قد صح عن ابن مسعود**
انکار ذلک اور علامہ سیوطی نی لکہا ہی کہ **اسانیدہا**
صحیحۃ پس جو سورتین کہ ایسی صحابی کی نزدیک مصحف مین

شامل نہوں بلکہ لائق حک ہوں اور وہ اس مصحف میں موجود ہیں پس
انکار زیادت محض جہل یا تجاہل ہی آپ ہمارا ہی نقوص مفصلہ
ہر صفت ہوا تو مشاطۂ خامہ عروس سخن کو زیور روایت علمی سی آراستہ
کرتی ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر جملہ روایات اور اقوال علمای اہل سنت
سی قطع نظر کیا جاوی اور قول جناب خاطب کو بفرض محال تسلیم
کرلیا جاوی تو یہ لازم آتا ہی کہ اہل سنت کی نزدیک قرآن شریف
کی حالت زمانہ نبوت سی تا اوائل خلافت ثالثہ دو حالت مندرجہ
ذیل سی تھی یعنی یا تو العیاذ باللہ جناب ختمی مرتبت نی کلام اللہ کو ساتہ
حدیث کی اور وحی متلو کو ساتہ غیر متلو کی اور متواتر کو ساتہ غیر متواتر
کی اور منسوخ التلاوۃ کو ساتہ غیر منسوخ التلاوۃ کی اور لغت قریش کو
ساتہ غیر لغت قریش کی خلط ملط کر کی [illegible] کر دیا اور صحابہ کرام اور
اہل بیت عظام نی اوسی طرح اوسکو لکہا اور حفظ کیا یا یوں کہو کہ
حضرت صلعم نی کلام اللہ کو اپنی کلام سی اور وحی متلو کو غیر متلو سی اور
متواتر کو غیر متواتر سی اور منسوخ التلاوۃ کو غیر منسوخ التلاوۃ سی
اور لغت قریش کو غیر لغت قریش سی متمیز اور ممتاز فرمایا تہا مگر صحابہ
کرام اور اہل بیت عظام نی کمال بی پروائی سی کلام اللہ کو ساتہ
کلام نبوی کی اور وحی متلو کو غیر متلو کی ساتہ اور متواتر کو ساتہ غیر متواتر
کی اور منسوخ التلاوۃ کو ساتہ غیر منسوخ التلاوۃ کی اور لغت قریش کو

ساتھ غیر لغت قریش کی خلط ملط کر دیا اور یہی حالت خلط ملط اور
عدم تمیز کی تا زمانہ شروع خلافت ثالثہ رہی اور کوئی نسخہ صحیح جو اس
خلط ملط سی بری ہو کسی کی پاس موجود نہین تھا تا آنکہ قول جناب
مخاطب صحیح ہو پس اہل سنت کہتی ہین کہ ان لوگون نی بکمال دیانت
وامانت وحفاظت وصیانت وورع وتقوی وجد وجہد وتفقد وتفحص
وتلاش بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنی کی خاص کلام اللہ کو کلام نبوی
سی اور اوسمین سے وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سے اور وحی متلو مین
سی متواتر کو غیر متواتر یعنی احاد اور شاذ سی اور اوسمین سے غیر منسوخ
التلاوۃ کو منسوخ التلاوۃ سی اور اوسمین سی لغت قریش کو غیر لغت
قریش سی متمیز اور ممتاز کر کے خاص نفس وحی متلو متواتر الروایۃ غیر منسوخ
التلاوۃ کو بموجب لغت قریش کی بین الدفتین مدون اور منتظم کیا
اور کسی نوع سے متواتر غیر منسوخ التلاوۃ مین تبدیل وتغیر اور کمی وزیادتی
نہونی دی انتہی اور فسا دشقین اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے
اور علاوہ اوسکی جب کہ بقول مخاطب جمیع مصاحف صحابہ اہل بیت
متمیز اور ممتاز نہتی تو یہ نسخہ متمیزہ مروجہ کہ جسمین بقول مخاطب کسی
نوع سی تبدیل وتغیر وکمی وزیادتی نہین ہی کسطرح مہیا ہوا اور کیونکر
اسکی تصحیح ہوئی اور کس نسخہ سی منقول ہوا عجیب تر یہ ہی کہ حضرت
مخاطب اپنی علما کی کتب سلسلۃ التحصیل سی بہی اطلاع نہیں رکھتی

خلط ملط اور بعدم تمیز تھا کہ جسکی واسطی جناب مخاطب نے یہ فرمایا کہ
بکمال دیانت و حفاظت و امانت و صیانت و ورع و تقوی و جد و جہد
و تنقید و تفحص و تلاش بقدر طاقت بشریہ اجماعیہ متمیز و ممتاز کیا اور یہ بھی
جناب مخاطب نے افادہ فرمایا کہ جس چیزیں متمیز اور ممتاز کیا
اوسکی ملا دینے والے اور خلط ملط کر دینے والے کون کون تھے
اور اونکا ارادہ اس خلط ملط سے کیا تھا اگر کہو کہ خطائے اجتہادی تھی
تو بفرض محال ایک یا دو ایسی خاطی ہو سکتی ہیں حسب تحریر مخاطب
اہل سنت کی نزدیک تو سب کی سب اسی بلا میں مبتلا تھے ظاہرا جناب
مخاطب نے اس مطلب کو عبارت شاہ ولی اللہ سے اخذ کیا ہے اور
اوس عبارت میں کہ تصریح خرابی عقیدہ حضرات اہل سنت کی نسبت
قرآن مجید کی کرتی ہے تصرفات مناسبہ کام میں لیجا کر اس طور پر لکھا ہے
اور وہ عبارت شاہ صاحب کی ازالۃ الخفا میں یہ ہے اعظم میراثی کہ
از آنحضرت صلعم بامت مرحومہ رسید قرآن عظیم است و آن تا آخر زمان
آنحضرت صلعم مجموع در مصاحف نبود مثل آنکہ امروز نسخہ ہای مثنات خود را
یا شاعری قصائد و مقطعات خود را بیاضہا و صفیحہا در دست جماعہ متفرقہ
گذاشتہ از عالم رود بمنزلہ مصاحف اگر اندک بادی بجنبد شیرازہ ہم
متفرق شوند ہمچنین این مثنات و قصائد در شرف تلف باشند اگر آن کاغذہا
آب برسد یا دودی آتش بگیرد یا حامل آن بمیرد ماند و حس فراہم یا بود گرد

و شاگردی رشید از میان یاران آن عزیز گرفت تا بپیوندد و آن همه را
بترتیبی مناسب جمع کند نسخها بسیار ساخت و تصحیح کامل بکار برد و در عالم
متفرق گرداند پس منت این شاگرد رشید برگردن آنانکه از ان نسخات
و اشعار مستفید شوند ثابت است انتهی یہ عبارت مشعر اس سے ہے کہ قرآن
شریف متفرق پاس جماعت متفرقہ کے تھا اور ایسا متفرق تھا کہ ایک کو
دوسرے کی خبر نہ تھی اور ایک کے پاس سے جاتی رہتی یا ضایع ہوتی اصل کا
نقصان لازم آتا تھا افسوس کہ اہل سنت کے نزدیک قرآن شریف
زمان نبوت میں اور پندرہ سال تک بعد زمان نبوت کے ایسی حالت
تفرق و انتشار میں رہا اور واسطے نقض اس عبارت کے قول شیخ عبد الحق
کا ابھی بیان ہوا کافی ہے بلکہ خود شاہ صاحب بھی اوسکے خلاف کتاب
مذکور میں تحریر کرتے ہیں و نصیب او (ای علی علیہ السلام) از احیای
علوم دینیہ آن ست کہ جمع کرد قرآن را بحضور آنحضرت صلعم و ترتیب
داده بود آنرا لیکن تقدیر مساعد شیوع آن نشد انتهی حفظ مراتب اور
حسن آداب جناب شاہ صاحب کا قابل ملاحظہ ہے کہ جناب امیر المومنین
علی ابن ابیطالب نے کہ حسب روایت استیعاب سلونی عن کتاب الله
فوالله ما من آیة الا وانا اعلم ابلیل نزلت ام بنهار فی سهل ام فی جبل
فرماتے تھے و حسب روایت صواعق محرقہ والله ما نزلت آیة الا وقد
علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت [illegible] ارشاد کرتے تھے

جو قرآن بحضور سرور کائنات مرتب فرمایا تھا اوسکی نسبت فرماتی ہین لیکن الخ
یہ نہین کہتی کہ آیا خود جناب امیر ہی بدون مانع کی اوسکو شائع نہ کیا
یا اور حضرات ہی رواج اوسکا باعث ہوئی تہی یا ارادہ اپنی کا سبہکی
شائع ہونی دیا اگر شق اول بسبب خوف فساد کی قابل اختیار و لائق
بیان تہی تو اس صورت مین اگر شق اخیر کو اسی طرح مجمل بدون تصریح
نام اونکی کی فرما دیتی تو ظاہراً طریقۂ ادب ہاتہ سی نجاتا گو عاقل [illegible]
العاقل تکفیہ الاشارۃ سمجھلیتی کہ وہ حضرات کون تہی اور میر شاہ صاحب
اوسی کتاب مین تحریر کرتی ہین اخرج ابو عمر عن محمد بن کعب
القرظی قال کان ممن جمع القرآن علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو حی عثمان بن عفان وعلی
ابن ابیطالب وعبد اللہ بن مسعود من المہاجرین
وسالم مولی ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ مولی لہم
لیس من المہاجرین اور لفظ ممن دلیل ہی اوسپر اس امر کی کہ
سوای اشخاص مذکورۃ الروایۃ اور اشخاص نی بہی قرآن
شریف کو بزمان نبوت جمع کیا تھا اور میر شاہ صاحب اوسی کتاب
مین نقل فرماتی ہین فثبت ان القرآن کان مجموعاً محفوظاً
کلہ فی صدور الرجال ایام حیات النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی دریافت کیا ہی مین کہ محفوظ تھا فی صدور الرجال

باہم موافق تہا یعنی جیسا ایک کو یاد تہا ویسا ہی اور ون کو یاد تہا مثلاً جسطرح حضرت علی علیہ السلام کو یاد تہا اوسی طرح اور صحابہ کو بہی یاد تہا یا مخالف شق اول پہ جنا ہر قرآن متداول مطابق محفوظ فی صدور الصحابہ ہوگا اور موافق محفوظ فی صدر العلی بہی ہوگا تو اس صورت مین قول شاہ صاحب کا تقدیر سابعہ شیوع آن نشد باطل ٹہیریگا کیونکہ وہی شائع ہوا جو مجموع علی تہا اسلیے کہ مجموع محفوظ اون حضرت کا مطابق ہوگا اور شق ثانی پہ ہم پوچہتے ہین کہ قرآن متداول کس شخص کی محفوظ فی الصدر کی مطابق ہی مگر موافق محفوظ فی صدر عثمان تو نہین کیونکہ عثمان خود کلام اللہ متداول کو مشتمل لحن وغلطی پہ جانتے تہی جیسا کہ علامہ دہلوی نے فرمایا ہی چنانچہ ثعلبی در تفسیر و ابن قتیبہ در کتاب المشکل روایت کردہ اند ان عثمان قال فی قولہ تعالیٰ ان هذان لساحران فی القرآن لحنا فقال رجل صحح ذلک الغلط فقال دعوه فانہ لا یحلل حراما ولا یحرم حلالا اور بعض روایات ابن عباس واقع ست قال عثمان ان فی المصحف لحنا ستقیمہ العرب بالسنتہم فقیل لہ تغیرہ فقال دعوه فلا یحلل حراما ولا یحرم حلالا اور حسب تصریح فاضل رشید اونکی نزدیک ان هذین لساحران صحیح تہا اور قرآن متداول مین ان هذان

موجود ہی اور مصداق محفوظ فی صدر ہم سی نہین اسلیئی کہ اول تو
اونکو سارا قرآن یاد نہین تھا بارہ بیس مین ایک سورہ بقر یاد
کیا تھا اور دوسری یہ کہ وہ ایک آیہ رجم کو قرآن سی فرماتی تہی
حالانکہ وہ آیہ اس قرآن متداول مین نہین **قال الفاضل**
المتوحد اور امامیہ کہتی ہین کہ برعکس قول اہل سنت کی
ہر شخص جامعین قرآن سی نہایت ہی دیانت دار و خائن تھا
اقول و بہ نستعین اگر جناب مخاطب نی بخیال اسکی کہ
آپ کو یہ فرقہ سنیہ کا جانتی ہین نقل قول اہل سنت مین حوالہ
کسی کتاب کا کتب اہل سنت سی بیان نہ کیا تو خیر یہی اوسپر
اعتراض کیا مگر حیرت ہی کہ یہ قول طویل الذیل طرف امامیہ کی
منسوب کیا اور عبارت کسی کتاب کی کتب امامیہ سی کہ مشتمل اس
تفصیل سی ہو بطور سند درج نفرمائی پس اس سی صدق کلام
جناب مخاطب دریافت ہوا اور ناآشنائی اونکی فن مناظرہ
سی ظاہر ہوئی خیر جو کچھ کیا اپنی حق مین اچھا کیا اب ہم کہتی ہین کہ
یہ جمہور امامیہ پر افترای محض اور بہتان بحت ہی یہ ہر شخص کو
جامعین سی ہرگز ایسا نہین کہتی اور جن جامعین سی تصرفات
منسوب بقول مخاطب حسب روایات اہل سنت وقوع مین آئی
سب اہل اسلام خصوصا اہل سنت پر لازم ہی کہ اونکو اپنا

اور خائن جانین اور نزدیک امامیہ کی اصحاب عدو تعیین کہ ناقل
قرآن مبین کی ہین عدد تواتر سی اضعاف مضاعف ہین چنانچہ جناب
علامہ دہلوی طاب ثراہ نزہۂ اثنا عشریہ مین افادہ فرماتی ہین
ناقلان در جماعہ کہ کلام در انہاست وازانہا بعضی از افعال غیر مرضیہ
و عدم مراعات حقوق اہل بیت نبوی و غصب حق حضرت زہرا و رنجانیدن
آن بضعہ رسول خدا علیہا السلام و تحریف معنوی قرآن و فسق و
عدوان بوقوع آمدہ منحصر نیست بلکہ ناقلان قرآن واخبار و آثار
حضرت سرور انس وجان سوای آنہا نیز جمعی کثیر و جمی غفیر بودند
کہ از انہا این قسم امور صادر نشد و فرقہ امامیہ جمیع صحابہ را ممدوح و
مجروح نمیدانند بلکہ بسیاری از صحابہ عظام را جلیل القدر ممدوح
بلکہ از اولیای کرام میدانند و مستحق رحمت و رضوان ملک منان می پندارند
و صحیفہ کاملہ کہ فرقہ شیعہ آنرا زبور آل محمد گویند نیز ثنائی کہ از حضرت
سید الساجدین علیہ السلام ماثور است شاہد عدل این دعوی ست
و بمقام چند فقرہ اقتصار کردہ شد در نہج البلاغہ از حضرت امیر المؤمنین
علیہ السلام مروی ست کہ در خطبہ فرمودہ این القوم الذین دعوا
الی الاسلام فقبلوه وقرؤا القرآن فاحکموه وہیجوا
الی الجہاد فولہوا اللقاح اولادہا وسلبوا السیوف
اغمادہا واخذوا باطراف الارض زحفا زحفا

وصفا صفا بعض هالك وبعض نجا لا يبرون ولا يعرفون
بالموتی مره العيون من البكاء خمص البطون من الصيام
ذبل الشفاة من الدعاء صفر الالوان من السهر على
وجوههم غبرة الخاشعين اولئك اخوانی الذاهبون
حق لنا ان نظماء اليهم ونعض الايدی من فراقهم
شیخ صدوق محمد بن بابویه قمی درکتاب خصال باسناد خود از حضرت
ابو عبد الله علیه السلام روایت کرده قال ع کان اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم اثنی عشر الفا ثمانية الاف
من المدينة والفين من غير المدينة والفين من
الطلقاء لم یر فیهم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا
معتزلی ولا صاحب رای كانوا يبكون الليل والنهار
ويقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناكل خبز الخمير
آخوند ملا محمد باقر مجلسی در حیات القلوب فرموده که ابن بابویه بسند
حسن از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که اصحاب رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم دوازده هزار نفر بودند هشت هزار نفر از
مدینه و دو هزار نفر از اهل مکه و دو هزار نفر رها کرده و آزاد کرده ها و
یکی از ایشان قدری نبودند که بجبر قائل باشند و مرجی نبودند که گویند
ایمان همه کس بیک قسم است و حروری نبودند که امیر المومنین صلوات الله

وسلام علیہ را نا سزا گویند و معتزلی نبودند کہ گویند خدا را در عمل بندہ ہیچ
دخلی نیست و در دین خدا برای خود سخن نگفتند و در شب و روز گریہ
می کردند و می گفتند خدایا روح ہای ما را قبض کن پیش از انکہ نان سیدہ
بخوریم فاضل شستری در مجالس المومنین صد کس از مشاہیر و روسای
صحابہ را کہ نزد اما میہ از جملۂ اصحاب ممدوحین اند ذکر کردہ بطریق اجمال
اسامی آنہا مذکور میشود از انجملہ ابو طالب حمزہ بن عبد المطلب جعفر بن
ابیطالب عباس بن عبد المطلب عبد اللہ بن عباس عبید اللہ بن عباس
قثم بن عباس فضل بن عباس تمام بن عباس عبد اللہ بن جعفر طیار
محمد بن جعفر طیار عون بن جعفر طیار عقیل بن ابیطالب عباس بن عتبہ
بن ابی لہب ہاشمی عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب
نوفل بن حارث بن عبد المطلب مغیرہ بن نوفل بن حارث عبد اللہ
بن ابی سفیان بن حارث عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب جعفر بن
ابی سفیان بن حارث ہاشمی مسلم بن عقیل ابو سفیان بن حارث
بن عبد المطلب سعید بن حارث بن عبد المطلب عبد المطلب بن
ربیعہ بن حارث عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد مقداد بن الاسود
سلمان فارسی عمار بن یاسر عبسی ابوذر جندب بن جناد ب غفاری
یزید بن حصین الاسلمی خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس
عثمان بن حنیف انصاری ابو الہیثم بن مالک بن منہال انصاری

سہل بن حنیف انصاری حکیم بن جبلہ عبدی حذیفہ بن یمان انصاری
خزیمہ بن ثابت انصاری ابو ایوب بن زید انصاری ابی بن کعب انصاری
سعد بن عبادہ انصاری قیس بن سعد بن عبادہ انصاری سعید بن
عبادہ بشیر بن سعد انصاری جریر بن عبد الاعلی حجر بن عدی کندی
عدی بن حاتم طائی اسامہ بن زید بن شراحیل کلبی ابراہیم یا اسلم
ابو رافع براء بن مالک بن نضر انصاری براء بن عازب انصاری
حارثی خزرجی براء بن معرور بن صخر انصاری سلمی خزرجی بشیر بن براء بن
معرور انصاری ثعلبہ بن عمرو انصاری حارثہ بن سراقہ انصاری
حارثہ بن نعمان بن اسلم انصاری حارث بن ہشام بن مغیرہ قرشی
مخزومی حارث بن خزیمہ انصاری عرفہ ازدی انصاری عبد اللہ
بن بدیل بن ورقا خزاعی عبد الرحمن بن حسل جمحی اسعد بن زرارہ
ابو امامہ خزرجی انصاری ابو البشر کعب بن عمرو قتادہ عمرو بن
حمق خزاعی اسید بن حضیر بن سماک انصاری اشہلی اوس بن ثابت
بن المنذر الانصاری ابی بن ثابت الانصاری ابی بن عمارۃ الانصاری
ابی بن قیس ارقم بن ابی ارقم المخزومی ثابت بن زید ثابت بن
قیس بن شماس الخزرجی الانصاری ثابت بن ضحاک الخزرجی الانصاری
حریث بن زید الانصاری زید بن ثابت زید بن ارقم الخزرجی
الانصاری عبادہ بن الصامت الانصاری خباب بن الارت

عبد الله بن خباب بن الارت عبد الغفار بن القاسم بن قیس بن فهد
الانصاری محمد بن عمرو بن حزم الانصاری نعمان بن عجلان الزرقی
الانصاری سعد بن معاذ الانصاری تمیم مولی خداش بن الصمه
ابو ساسان و ابو عمره انصاری مالک بن نویره الحنفی الیربوعی
بلال بن رباح حارث بن قیس حارث بن هشام عمرو بن ام مکتوم
القرشی العامری هاشم بن عتبه بن ابی وقاص الزهری ابو سعید
الخدری ابو الطفیل عامر بن واثله اللیثی جابر بن عبد الله بن عمرو
بن حرام الانصاری رضوان الله تعالی علیهم اجمعین [illegible]
می گوید مخفی نماند که اکثر این صحابه کبار [illegible] فرزندان
و خویشان و موالی بوده اند که ایشان [illegible] بوده اند و تابع
عقاید بزرگان خود بوده اند و اکتفا باین صحابه جهت اکتفا باصل و
رعایت اختصار است چنانکه مذکور شد والا متقدمین اصحاب ما مثل
شیخ اعظم محمد بن علی بن الحسین بن بابویه القمی رحمة الله علیه کتابها
در ذکر رجال اخبار از صحابه سید مختار نوشته اند اگرچه الحال از انها
اثری نیست و بواسطه سوختن و شستن مخالفان چیزی نه والله اعلم
بحقیقة الحال والیه المرجع والمآل انتهی کلامه باجمله تا فلان [illegible]
مجید سوای اصحاب مجروحین جماعه کثیر اند که از عدد تواتر اضعاف مضاعف
اند ازانها میلی حیفی بوقوع نیامده و از صدور ظلم و فسق و تحریف معنوی

قرآن و اتلاف حق اہل بیت نبوی علیہم السلام از بعضی صحابہ و وقوع
مداہنہ از بعضی دیگر و وقوع این معنی از جمیع صحابہ و قدح در جمیع ناقلان
قرآن لازم نمی آید تا مشابہت با ناقلان توریت و انجیل متحقق شود
و بعلت جرح و اسنخبر متطرق خلل در اعتماد قرآن کریم گردد ہشتم آنکہ
آنچہ در بعضی روایات واقع شدہ کہ بعد از ارتحال حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام اصحاب صحابہ مرتد شدند مگر معدودی چند
مراد از آن ارتداد دینی مطلقاً نیست تا موجب عدم قبول اخبار و روایات
کل صحابہ باشد بلکہ مراد اعم است از ارتداد دینی و ارتداد خلقی یعنی بعد از
حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعضی صحابہ از دین برگشتہ و
انکار بعضی ضروریات اسلام نمودند مانند اہل ردہ و نظائر آنہا و بعضی
از اخلاق و ملکات حمیدہ و خصال و صفات پسندیدہ و افعال حسنہ و
اعمال صالحہ و خلوص محبت اہل بیت نبوت کہ بفحوای قل لا اسئلکم
علیہ اجرا الا المودة فی القربی اجر رسالت است و دیگر کردار
ستودہ و اطوار محمودہ کہ در عہد کرامت مہد آنحضرت بران مجبول و مفطور
بودند برگشتہ انواع فتنہ و فساد و نفاق و عناد و ظلم و عدوان و بغی و طغیان
صادر شد و بعضی دیگر در امور دین ترک نصرت و اعانت و حمیت حضرت
سید المرسلین مسامحہ و مداہنہ نمودند و نیکوئی و احسان کہ در حق کافہ
امت مدوح و محمود است دربارہ اہل بیت نبوت ترک فرمودہ غصب حقوق

حضرت زهرا علیها التحیة والثنا در رنجانیدن خاطر عاطر آن بضعه حضرت خیر الوری
صلی الله علیه وآله از ینها وقوع یافته چنانکه کتب سیر وتواریخ بآن ناطق است
وداکثر مطالب این کتاب از روی کتب معتبره بمعرض بیان آمد علامه
تفتازانی در شرح مقاصد فرماید ما وقع بین الصحابة من المحاربات
والمشاجرات علی الوجه المسطور فی التواریخ و
المذکور علی السنة الثقات تدل بظاهره علی ان
بعضهم قد حاد عن الحق وبلغ حد الظلم والفسق و
الباعث علیه الحقد والعناد والحسد واللداد و
طلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات و
الشهوات انتهی یعنی آنچه واقع شده است درمیان صحابه از
محاربات ومشاجرات بروجهی که در تواریخ مسطور وبر السنه ثقات
مذکور است بظاهرش دلالت می کند برآنکه بعضی از انها از طریق حق
انحراف ورزیده بمرتبه ظلم وفسق رسیده بودند وباعث بران کینه
وعناد وحسد ولداد وطلب ملک وریاسات ومیل بلذات وشهوات بود
چه هر صحابی معصوم نیست وهر که ملاقات با پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله نمود
بخیر موسوم نه قال المولوی الجامی بیت هر کرا روی به بهبود نداشت
دیدن روی نبی سود نداشت + حاصل که ارتداد از دین که باعث عدم
قبول اخبار وروایات باشد از جمیع صحابه متحقق نشده ووقوع آن از بعض

مستلزم قدح و بعض دیگر نیست باآنکه این روایت حکایت ازاین است
که بعد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم در اول وهله این حالت طاری شد
نه آنکه جمیع اینها برهمین حالت مستقر ماندند چه بعد وقوع این زلت جمعی کثیر
از صحابه رجوع بحق نمودند چنانچه علمای رجال امامیه تصریح بآن فرموده که
بسیاری از صحابه راکه در اول وهله بسبب طریان بعضی شبهات و
تسویلات فی الجمله وهنی درخلوص عقیدت وصفای طویت راه یافته بود
بعد اندک مدت بدرقه عنایت ایزدی رجوع بحق نموده مهتدی گردیدند
و بر آئین حق وسداد وطریق استقامت ورشاد ثابت قدم وراسخ دم
گشتند اسامی برخی ازانها درکتب رجال امامیه مسطور است فاضل
استرابادی درکتب خود درترجمه جابر بن عبدالله انصاری گفته
عن الفضل بن شاذان انه من السابقين الذين رجعوا
الى امير المومنين عليه السلام وروايات تدل على
علو رتبته وحسن عقيدته وانقطاعه الى اهل البيت
عليهم السلام درترجمه حصین بن منذر رقی یا ابوساسان تخریج
نموده ثم اناب الناس بعد وكان اول من اناب ابوساسان
وابوعمره وشتيره وعمار درترجمه خالد بن زید ابوایوب انصاری
ازفضل بن شاذان نقل کرده انه من السابقين الذين رجعوا
الى امير المومنين عليه السلام درترجمه خزیمه بن ثابت

ذو الشهادتین گفته قال الفضل بن شاذان انه من السابقین
الذین رجعوا الی امیر المومنین و زید بن صوحان و سهل بن
حنیف انصاری و شتیره و عمار بن یاسر و صعصعه بن صوحان و اصحاب
او و عباده بن صامت و عدی بن حاتم طائی و عمران بن حصین و
قیس بن سعد بن عباده انصاری و ابو سعید خدری و زید بن ارقم و
چندکس دیگر را از جمله سابقین نوشته و آنها که بعد این جماعت رجوع
بحضرت امیر المومنین علیه السلام نمودند و آنها که در جنگ جمل و صفین و
نهروان در ظل رایت ظفر آیت آنحضرت علیه السلام حاضر بودند از
حیطه بیان خارج اند اور علاوہ برین جس طریق سے کہ نبوت حضرت
خاتم پیغمبران نزدیک امامیہ کی منقول ہی اوسی طریق سے قرآن مجید
اور جو ناقلین معتبرین اوس کی ہین وہی اسکی ہین چنانچہ جناب علامہ
دہلوی طاب ثراہ بیان امر اول مین فرماتی ہین اول آنکہ تمامی
روایت امامیہ نبوت حضرت خاتم الانبیا را علیہ و آلہ السلام در حضرت
امیر المومنین علیہ السلام در حضر منحصر ست زیرا کہ نزد امامیہ جمعی کثیر و جمی غفیر
از اصحاب کبار ممدوح و جلیل القدر بلکہ در عداد اولیای کرام معدود اند
چنانچہ سبق مشروحا ذکر یافت و در معتمد علیہ بودن این اکابر نزد امامیہ
شکی نیست و اشخاصی کہ آنہا را در اول وہلہ شبہہ طاری شدہ بعد از
انحلال شبہہ رجوع بحق نمودند نیز صدوق و ثقہ و عدول بودن آنہا

بمعاشرت باطنیه متحقق گشته نزد امامیه مقبول الروایة اند بجهت اینکه امامیه
قائل بخلاف آن شده پس امامیه نبوت حضرت خاتم الانبیا علیه السلام را
از حضرت امیر المومنین علیه السلام و سلمان فارسی و مقداد و حذیفه و ابوذر غفاری
و عمار یاسر و صعصعه بن صوحان و عبد الله بن جابر انصاری و ابی بن کعب
و عبد الله بن عباس و عبد الله بن جعفر که این هر دو بزرگ داخل علماء امامیه اند
و سعد بن معاذ و بسیاری از اهل بدر و اصحاب بیعة الرضوان و سائر اصحاب کرام
رضوان الله تعالی علیهم اجمعین روایت می کنند و بر تقدیر تنزل و فرض تسلیم
انحصار روایت نبوت در حضرت امیر المومنین علیه السلام از آنجا که جماعه کثیره
که از اصحاب و تابعین بخدمت آنحضرت علیه السلام تردد و امر اختصاص تمام
و استیناس ما لا کلام داشتند و در عهد خلفای ثلاثه نیز در خدمت آنحضرت شرف اندوز
می شدند و بعد از خلیفه ثالث جماعه کثیر از اهل بدر و اصحاب بیعة الرضوان
و سائر مهاجرین و انصار و تابعین باحسان مانند اویس قرنی و غیره در بیعت
آنجناب بوده در معرکه جمل و صفین و نهروان در ظل رایت هدایت آیت
مجتمع بوده جانهای خود را نثار نمودند بنابرین تقدیر نیز روایت
امامیه نبوت حضرت خاتم الانبیا را در حضرت امیر المومنین که
افضل مهاجرین و انصار و اشرف اهل بدر و بیعة الرضوان
است و از حضرت فاطمه زهرا که سیده نساء عالمیان
است و حسنین علیهما السلام ....

و از اکابر اهل بدر و بقیهٔ الرضوان و سائر مهاجرین و انصار و تابعین باحسان
که حق تعالی در کتاب خود بر صدق و صلاح آنها گواهی داده قوله تعالی
فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المومنین وکونوا مع
الصادقین واولئک هم الصادقون و آیات بسیار در حق
ایشان کلمات خوشنودی و رضامندی ارشاد فرموده قوله تعالی
لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة
الی غیر ذلک من الایات و باز افاضل امامیه این نصوص از
اقران شنیده از حال ایشان تفحص واجبی نمودند معلوم گردید که اکثر
از جماعه که امامیه روایت نبوت نموده اند صادق الاعتقاد و راسخ
العقیده بوده اند در اعلای اعلام شریعت غرا بهیچ وجه قصور نکردند
هم برین قیاس تابعین باحسان نیز بنابر تاثیر صحبت و انعکاس اشعهٔ
انوار ایشان همین سلوک لازم گرفتند قرنا بعد قرن و انقیاد این
اماجد کرام با آنحضرت علیه و آله الصلوة والسلام محض بنابر وضوح
و شهود حق بودند برای جلب نفعی و دفع مضرتی دوم آنکه روایت کشی
که از سلیم بن قیس الهلالی یعنی ان الصحابة ارتدوا بعد النبی
به تقدیر صحتش قدحی نمی کند بچند وجه اول آنکه مراد از ارتداد درین
روایت که موید اخبار مخبر صادق ست صلی الله علیه و آله وسلم
بوقوع ارتداد از صحابه چنانچه در صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر صحاح ستة

دیگر آن مروی ست و چند حدیث از آن سابقا مذکور شده اهم
از ارتداد دینی و ارتداد در اعمال و افعال صالحہ محصل معنی روایت
این ست کہ بعد از ارتحال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ بعضی از صحابہ
از دین برگشتہ انکار بعضی از ضروریات دین اسلام نمودند و بعضی
از شیوۂ اخلاق و ملکات حمیدہ و خصال و صفات پسندیدہ و افعال حسنہ
و اعمال صالحہ و خلوص محبت اہل بیت رسالت علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ
بفحوای قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی اجر
رسالت ست و از دیگر کردار ستودہ و اطوار محمودہ کہ در عہد کرامت مہد
آنحضرت مجبول و مفطور بران بودند برگشتہ انواع فتنہ و فساد و ظلم و عدوان
و بغی و عناد و جور و طغیان صدور یافتہ نیکوئی و بر و احسان کہ در حق
کافہ رعایا ممدوح و محمود ست و در حق اہل بیت نبوت علیہم السلام
ترک کردہ اند غصب حقوق حضرت زہرا و رنجانیدن خاطر عاطر بضعہ حضرت
خیر الوری از بعضی بوقوع آمدہ چنانچہ صحاح ستہ و کتب سیر و تواریخ بآن
ناطق ست و انکار وقوع ارتداد باینمعنی مکابرہ صریحہ ست و قائل شدن
بوقوع ارتداد از صحابہ باینمعنی از خصائص امامیہ نیست بلکہ علمای اہل سنت
نیز بآن قائل اند و حضرت مخبر صادق علیہ و آلہ الصلوٰۃ و السلام اخبار
بآن فرمودہ بخاری در صحیح خود بسندش روایت کردہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترد علی یوم القیامۃ

رهط من اصحابی علی الحوض فاقول یا رب اصحابی فیقول
انک لا علم لک بما احدثوا بعدک انهم ارتدوا علی
ادبارهم القهقری و این حدیث باسانید متعدده و طرق متکثره
باختلاف عبارات در صحیحین و سائر صحاح ستة و غیر آن مروی ست قاضی عیاض
در تاویل آن می فرماید هم صنفان المرتدون عن الاستقامة و
العمل الصالح والمرتدون عن الدین انتهی و در فیض القدیر
فرموده قیل هم اهل الکبائر والبدع والظلمة والمسرفون
فی الجور و طمس الحق انتهی از وقوع این قسم ارتداد خللی در صدق
متواترات ایشان متطرق نمی شود و هم آنکه حکم بارتداد در حق جماعتیست که
نص جلی را استماع نموده انکار نمودند اما آنها که انکار نکردند یا آنها را که
استماع نص جلی اتفاق نیفتاده باشد بجهت عدم تحقق انکار در حق آنها در حکم
ارتداد مندرج نخواهند شد فاضل شوشتری میفرماید مراد الکشی من
الصحابة ههنا من عدا ذوی القربی من اصحاب النبی صلی الله علیه
و آله و من عدا ما ذکرنا من مشاهیر الصحابة المداومین علی
ملازمة النبی صلی الله علیه و آله و سلم المستمعین للنص الجلی
فی شان امیر المومنین علیه السلام لا جمیع الاصحاب
من اصاغرهم و اکابرهم و لهذا لم یذکر علیا و
سبطین و من کان منهم من بنی هاشم و تابعیهم و موالیهم

مع ظهور ان الكشي لم يعتقد ارتدادهم فبقيت الطائفة
الكثيرة التي لم يكونوا من مشاهير الصحابة المسلمين
للنص سالمين عن نسبة الارتداد اليهم وان دخلوا
تحت تابعية المرتدين لاشتباه الامر عليهم باآنكه
اين روايت حكايت از حالات اول امر ست كه بعد از ارتحال آنحضرت
عليه وآله الصلوة والسلام از اول وهله اين حالت طاری شده بود
نه آنكه جميع اينها بر اين حالت مستقر و مستمر ماندند زيرا كه بعد از وقوع
اين زلت واختلال شبهه جمعی كثير و جمعی غفير از صحابه رجوع بحق نمودند
چنانچه در كتب رجال اماميه تصريح و تنصيص بآن واقع شده كه
بسياری از صحابه را در اول امر بسبب طريان بعضی شبهات
وشكوك فی الجمله وهنی در خلوص عقيدت وصفای طويت راه
يافته بعد از اندک مدت ببصيرت وا رسيدند الی رجوع بحق نمودند
و بر آئين حق و سداد و طريق استقامت و رشاد ثابت قدم
و راسخ دم گشتند و اسامی بسياری از ايشان بطريق تفصيل از
كتب رجال اماميه سبق ذكر يافت فليتذكر و بالجمله وقوع ارتداد
از بعضی موجب قدح در بعض ديگر و مستلزم تطرق خلل در صدق
متواترات جميع اصحاب نميشود سوم آنكه خبر و عوت حضرت
خاتم الانبيا عليه وآله الصلوة والسلام نبوت را و ظهور معجزات

بر دست حق پرست آنحضرت صلی الله علیه و آله در حین حیات
آنحضرت بحد تواتر رسیده ثابت گردیده بود و طریان ارتداد
بر فرض تسلیمش بعد از ارتحال آنحضرت و تحقق و ثبوت تواتر ضرری
بآن نمیرساند و در انتفای ما ثبت بالبدیهه تاثیری نمی بخشد
چهارم آنکه بر تقدیر تسلیم و تنزل عدالت بلکه اسلام نزد محققین
علمای اصول از شرائط تواتر نیست چنانچه در کتب اصول فقه
مبین ست در مسلم فرموده ثم قد شرط قوم ومنهم فخر الاسلام
العدالة والاسلام لئلا یرد اخبار النصاری بقتل
المسیح والجواب منع الاستواء ولو اخبر اهل
قسطنطنیة بقتل ملکهم حصل العلم نعم
ذلک یخیل فی تقلیل العدد ومولد لعدم
التواطؤ اما الشرطیة فکلا ومن ههنا قالوا ان
التواتر لیس من مباحث علم الاسناد انتهی
وقوع ارتداد مطلقا مستلزم قدحی در صدق متواترات ایشان
نخواهد بود پنجم آنکه بر فرض تسلیم وقوع تحریف قرآن و احداث
بدعات مانند تراویح و تجویز مسح خفین از بعضی مستلزم قدح در
اخبار جمیع صحابه نیست کما لا یخفی ششم آنکه قول او تواتر وقتی
مفید الیقین میشود که اهل تواتر را غرضی فاسد درمیان نباشد

از عجائب تاویل و دلیل عدم توغل او ست در علم اصول هیچکس
از علما در افاده تواتر یقین را این شرط نکرده در مسلم فرموده
للتواتر شروط منها تعدد المخبرین تعددا یمتنع
التواطؤ علی الکذب عادة ومنها الاستناد الی
الحس فلا تواتر فی العقلیات ومنها استواء جمیع
الطبقات فی مبلغ یفید الیقین ومنها کونهم
عالمین بالمخبر عنه اذلا علم الامن علم انتهی
ہفتم آنکہ سبب حاصل نشدن یقین از اخبار یہود و نصاری عدم
تحقق شرط تواتر ست کہ استوای طبقات در مبلغ مخبرین باشد
وقصور ناقلین ست از عدد تواتر در مرتبہ اولی یا در وسطی پس تواتر
در اخبار آنہا متحقق نگشتہ نہ اینکہ تواتر متحقق شدہ وافادہ یقین نکردہ
چنانچہ فاضل ناصب زعم کردہ چہ اینمعنی از حیز سداد خارج ست
در عضدیہ گفتہ وشرط بعضہم الاسلام والعدالۃ کما فی
الشہادۃ والالافاد اخبار النصاری بقتل المسیح
العلم بہ وانہ باطل والجواب منع حصول شرائط
التواتر لاختلال فی الاصل والوسط ای قصور
الناقلین عن عدد التواتر فی المرتبۃ الاولی و
فی شیء مما بینہم ولذلک یعلم ان اہل قسطنطنیۃ

لو اخبروا ایقتل ملکم حصل بہ العلم بہ انتہی
علامہ تفتازانی در شرح عقائد نسفیہ و صاحب مسلم و دیگر محققین در علم
اصول و کلام تصریح و تخصیص بران نمودہ عجب ست کہ فاضل ناصب
درینمقام با این اکابر ما جد مخالفت نمودہ قول ضعیف را تحقیق
انگاشت ان ہذا الشئ عجاب قال الفاضل
المتوحد انہون نی جمع ہو کر داسطی درہم و برہم کرنی دین
محمدی کی اور غصب کرنی حق اہل بیت اون کی کی اس قرآن مروج
اس طرح جمع کیا کہ اکثر اصول و فروع دین کی مین کہ عمدہ اور اصل
الاصول اون مین کہ امامت ائمہ اثنا عشر تہی قرآن منزل من اللہ سی
متغیر و مبدل کیی اور فروعات مین سی جو حکم متعہ عمدہ تہا بحذف
قید الی اجل مسمی بی نشان کر دیا اقول و بہ نستعین
یہ قول جناب مخاطب کی ذہن سلیم اور فہم مستقیم کا آئینہ ہی اس لیی کہ
علت غائی ہر چیز کی ذہنا اوس پر مقدم اور خارجا اوس سی موخر
ہوتی ہی اور اوس جناب نی علت غائی جمع قرآن مروج کی کہ
باعتراف اوس سراپا انصاف کی خلافت عثمان عم میں عمل مین آئی
افساد دین خیر الانام اور غصب حق اہل بیت کرام کو قرار
دیا ہی اور طرف شیعہ کی منسوب کیا ہی حالانکہ یہ دونون کام
برسون پہلی باہتمام تمام و اتفاق عوام عہد عدالت مہدین

حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم انکی کی بالغ وجہ حسن
سرانجام پاچکی تہی اور جناب خلیفۂ ثالث بھی اونہین کی قدم بہ
قدم رکہا تہا ظاہرا مخاطب لاثانی نی باینہمہ دعوی ہمہ دانی
بمقتضای حبک الشیء یعمی ویصم باعث محبت جناب شیخ اول و شیخ
ثانی کی کہ ایسی بناؤ کی بانی تہی مصداق صم بکم عمی فہم لا یرجعون
ہوکر ایسی طرز بیانی کو کام فرمایا ہی ورنہ جناب سی ایسی گفتگو
کیون زبان پر لاتی اور فکر صحیح حضرت شیخین کی کس طرح
غفلت کرتی یہ محض حسن ظن جناب مخاطب کا ہی ورنہ جناب
مخاطب کہ سرمایۂ فطانت ہین لفظ اتفاق سی لفظ اجماع نفرمایئن
اسلیئی کہ یہ اتفاق اجلی شمین ہی چنانچہ علامۂ دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ
مین فرماتی ہین وعدم اعتداد باتفاقی کہ برخلافت خلیفۂ اول
واقع شدہ بجہت عدم اعتبار اجماع نیست بلکہ بجہت عدم تحقق
اجماع دران صورت زیرا کہ اجماع عبارتست از اتفاق مجتہدین
این امت و جمعی بسیاری از اعیان صحابہ بر خلافت خلیفۂ اول
متفق نشدہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام وعباس بن عبد المطلب
عم رسول وسائر بنی ہاشم رضی اللہ تعالی عنہم وجماعتی کثیر از
اعاظم صحابہ مانند سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد و حذیفہ
و عمار یاسر و سعد بن عبادہ و قیس بن سعد رضوان اللہ تعالی علیہم

وبسیاری از قوم خزرج و جمعی کثیر دیگر که در آن وقت در مدینهٔ طیبه اقامت
نداشتند حتی طلحه و زبیر در مبادی امر درین اتفاق شریک و راضی بآن نبودند
پس پیش از تحقق اتفاق اهل حل و عقد شروع در امر خلافت و امامت و
تصرف در امور دینی و دنیوی کافهٔ مسلمین خالی از دلیل و از سمت جواز خارج
باشد و مجرد اظهار موافقت نیز بعد از تحقق شوکت مدعی خلافت و فریب
خوردن دیگر مردمان امت بوجهی دلالت بر موافقت رای و اعتقاد
ندارد والعبرة للرای لا بظاهر اللفظ محققین علمای اهل سنت نیز
داد انصاف داده از ادعای اجماع رجوع نموده دلیل خلافت
ابوبکر بیعت اهل حل و عقد قرار داده اند صاحب مواقف می فرماید
یثبت الامامة ببیعة اهل الحل والعقد عند اهل
السنة خلافا للشیعة لنا ثبوت امامة ابی بکر بالبیعة
کما سیاتی بعد از آن می فرماید واذا ثبت حصول الامامة
بالاختیار والبیعة فاعلم ان ذلک لا یفتقر الی الاجماع
اذ لم یقم علیه دلیل من العقل والسمع بل الواحد و
الاثنان من اهل الحل والعقد کاف لعلمنا بان الصحابة
مع صلابتهم فی الدین اکتفوا بذلک کعقد عمر لابی بکر
وعقد عبد الرحمن بن عوف لعثمان ولم یشترطوا فی
عقدها اجماع من فی المدینة فضلا عن اجماع الامة

ولم ینکر علیہم احد و علیہ انطوف الاعصار بعدہم
الی یومنا ہذا انتہی اور مصنف رسالۃ النار الحاطمۃ لقاصد احراق
بیت فاطمہ تحریر کرتی ہین پس مخفی نہی کہ حاصل کلام مخاطب اس
مقام مین یہ ہی کہ جو لوگ خانۂ جناب سیدہ مین مجتمع تہی قصد برہمی
خلافت کا رکہتی تہی لہذا تہدید و تخویف اونکی باحراق خانۂ حضرت
فاطمہؑ جائز تہی مقدوح ہی باین طور کہ ثبت العرش ثم النقش اول
صحت خلافت ابوبکر بدلیل قاطع و برہان ساطع ثابت کیجیی بعد اوسکی
جواز تہدید و تخویف اوس جماعت کا زبان پر لائیی اور اون کو نسبت
خیانت وغیرہ کی دیجیی حالانکہ ظاہر ہی کہ عمدہ دلائل خلافت ابی بکر
کی اہل سنت کی نزدیک اجماع ہی اور یہی ہی کہ جسوقت یہ جماعت
کہ اجلہ اور عمدہ صحابہ تہی بیعت ابی بکر سی متخلف ہون و منجملہ اونکی
جناب امیر المومنین علیہ السلام بہی ہون اور یہ لوگ خلافت ابی بکر کو
باطل اور ناحق جانتی ہون تو اجماع کیونکر متحقق ہوگا پس اگر
قبل تحقق اجماع کی جناب امیر المومنین علیہ السلام اور اونکی اتباع
نی ارادہ برہمی خلافت ابی بکر کا کیا ہو تو موافق مذہب اہل سنت
اور اصول موضوعہ اونکی کی وہ لوگ ہرگز مستحق تعزیر و تہدید نہین ہوسکتے
اور مخفی نہی کہ روایات سابقہ سی بکمال وضوح ظاہر ہوچکا ہی کہ
اس جماعت مین جناب امیر علیہ السلام داخل تہی اور نیز اس جماعت مین

زبیر وغیرہ اجلہ صحابہ ہی ہین پس شاہ صاحب نی ازراہ کمال عناد اہل بیت
امجاد کی اس مقام مین اعتقاد عظمت و تعظیم صحابہ سی ہاتہ اوٹہا کی نہایت
اہانت و تہجین اس جماعت کی کری اور کئی مرتبہ مرتکب کفر صریح ہوے
اول یہ کہ اس جماعت کو لائق تہدید اور تخویف و ایذا و اہانت کی
تصور کیا دوم اونکو نسبت خیانت کی بکنایہ ابلغ من التصریح کی سوم اوس
جماعہ کو اصحاب فتنہ و فساد کہا چہارم دعوی کیا کہ جناب سیدہ
اونکی نشست و برخاست سی ملکہ تہین اور اس تہمت کے توہین اونکی کی
پنجم اس جماعت کی حال کو مثل اون لوگون کی بتلایا کہ بسبب ترک
نماز جماعت کی جناب رسول خدا کی تہدید اون کی کی تہی اور
جمہور اہل سنت کی نزدیک وہ لوگ منافق تہی ششم اون لوگون کو
تارک اقتداء امام حق کہا ہفتم اون لوگون کو تارک رفاقت
مسلمین ٹہرایا حالانکہ اسی کتاب کی آخر مین بعد تفسیر آیہ فمن
یشاقق الرسول الخ یہی لکہا ہی معلوم شد کہ ہرکہ خلاف رای
مومنان اختیار نمود مستحق دوزخ شد ہشتم ابن حنظل و سیاہ کی
ساتہ ان لوگون کو تشبیہ دی اور وہ ملعون ہجو جناب رسالتمآب
کی کرتا تہا نہم بقول خود ہرگاہ این قسم مردودان الخ تصریح کی ہی کہ
العیاذ باللہ خاک بدہانش جماعت مردودان جناب الہی سی تہی
دہم ان لوگون کو لائق سزا اور جماعت فساد پیشہ کہا یازدہم

جناب سیدہ علیہا السلام پر افترا کیا کہ وہ معصومہ راضی نہین کہ ان لوگون کو
سزا دی جاوی دوازدہم [۱۲] سہیم کرنا دین و ایمان کا اون جماعت کی طرف
منسوب کیا سیزدہم [۱۳] ارادہ ہای فاسد کی نسبت اونکی طرف کی
چہاردہم [۱۴] العیاذ باللہ زبانش سوزد اون لوگون کو واجب القتل
واجب التعزیر گمان کیا پانزدہم [۱۵] بقول خود کہ درین قسم مفسدت کشرا یسا ہی
ان تمام مسلمین بلکہ تمام دین پر سید الخ تصریح کی ہی کہ اون لوگون نی ایسا
مفسدہ اوٹہایا کہ شدا ید اوسکی تمام مسلمین بلکہ تمام دین کو پہونچی
شانزدہم [۱۶] بقول خود اگر عمر بن الخطاب ہم بسبب بودن مفسدان
دران خانہ الخ کی تصریح کی ہی کہ وہ لوگ مفسد تہی اور نیز اور وجوہ سی
عیوب اس جماعت کی عبارت تحفہ سی ظاہر ہین واہ سنی صاحبو کیا کہنا
ہی جب بعض اصحاب دنیادار اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرین اور
اونکی حقوق کو غصب کرین اور اون سی بسیف و سنان مقابل ہون
اور اون پر سب کرین تو آپ اوسوقت رعایت صحابیت کی اونکی
حق مین کرین اور اونکو مجتہد بنائین اور کسی کی امامت کی قائل ہون
گو محبت اہل بیت علیہم السلام سی ہاتہ اوٹہائین لیکن ایسی صحابہ کی
تعظیم سی باز نہ آئین اور جب چند اصحاب بعض اون مین سی خالص
ہون اور بعض دوسری تمہاری عشرہ مبشرہ مین معدود متابعت
اہل بیت کی کرین تو اوس وقت اون کی رگ حمیت جوش مین آئی

اور بعلت عمری درباب تخلف از بیعت بکری اون اصحاب کو واجب القتل
و واجب التعزیر و مردودان درگاہ الہی جانین بلکہ اونکی اس ارادہ کو
مفرد واسطی تمام دین کی تصور کرین اب سچ کہی کہ یہ لوگ اصحاب
رسول خدا تھی یا جو آیات کہ آپ اپنی زعم فاسد مین ہر صحابی پر منطبق
جانتی ہین اون مین یہ لوگ داخل نہین یا جناب امیر المومنین
علیہ السلام کی تمام و کمال فضائل او رمناقب و مجاہدات فی الدین
و محبت جناب سید المرسلین تم کو فراموش ہوئی یا تمہاری کانون
کو ئی ایسی بلا لگی کہ تم سنتی نہین یا بسبب عداوت خاصگان خدا
کی عقل و حواس تمہاری باطل ہوئی وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون بالجملہ کلام شاست نظام
آغاز سی انجام تک ہجو و مذمت و تشنیع و تہجین اوس جماعت سی
بھری ہوئی ہین اور نسبت فتنہ و فساد اور رہیم زنی دین اسلام
ہر لفظ و فقرہ سی ٹپکتا ہے اور بتصریح کمال تحقیر اور اہانت اوس جماعت
کی ظاہر ہوتی ہی اور ارباب ایمان خوب جانتی ہین کہ نسبت
ایسی امور کی جناب امیر المومنین ع کی طرف بلاشبہ علین ناصبیت و
عداوت و بغض و دلیل ہلاک و ضلال و نفاق ہی اور واسطی خروج
قائل اون کلمات کی دین اور اسلام سی بخصوص احادیث صریحہ
و روایات صحیحہ کافی و وافی ہی ہرگز معلوم نہین ہوتا کہ اس مقام مین

شاہ صاحب کو کیا ہو گیا آیا اختلاط عقل اور خلل دماغ عارض ہوا یا نشۂ
محبت ثلاثہ مین حواس باختہ اور مدہوش ہو گئی کہ مذہب تسنن سی بہی
ہاتہ اوٹہایا اور جو دعوی کہ ولای اہل بیت کا سابق مین کیا تہا اوسکو
پس پشت ڈال دیا اور جو زبان قلم پر گذرا لکہتی چلی گئی معلوم ایسا
ہوتا ہی کہ خدای تعالی نی توفیق کو سلب کیا جب تو ایسی کلمات
بیجا اور الفاظ ناسزا اسرودا وصیا اور اصحاب نجبا کی حق مین لکہی اور
تعجب ہی کہ خوارج و نواصب جو مطاعن جناب امیر کی طرف منسوب
کرتی ہین اون مطاعن کو کفر کہا ہی اور اوسکی نقل کا عذر کیا کہ نقل کفر
کفر نباشد اور اس مقام مین محبت خلیفہ صاحب مین ایسا بیخود ہوی کہ
اپنی نفس خبیث کی طرف سی مطاعن عظیمہ و معائب قبیحہ حق جناب
امیر المومنین علیہ السلام مین زبان قلم پر لائی اور بہ کمال اہتمام
اثبات اس کا کیا اور ١٦ سولہ وجہون سی معاذ اللہ اون حضرت کو
مطعون کیا اور نواصب لیام و خوارج بد انجام سی اس مقام مین گوی
سبقت لیگئی اور شاہ صاحب کی اخلاط سوداویہ نی اس قدر
جوش کیا کہ عنان اختیار اونکی ہاتہ سی چہوٹ گئی اور متابعت قصدا
ابو بکر و عمر کی اختیار کی بلکہ اونسی بہی گوی سبقت لیگئی کیونکہ
ابو بکر نی حکم بقتال نفس رسول اور اتباع اوس جناب کی کیا تہا اور
عمر نی اون حضرت کو باحراق نفس نفیس ڈرایا اور شاہ صاحب نی قتال

بلکہ قتل نفس رسول خدا اور احراق بیت اہل بیت کو بہی جائز رکہا اور
کلمات ناسزا بہی اون کی شان مین کہی اور تسلیم کیا کہ بسبب کمال
محبت عمری کی تنقیص و تہجین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی کی
اور اوس کو حق و صواب بہی جانا لیکن حیرت ہی کہ اس قدر مطاعن
و مثالب و تحقیر و اہانت و بدگوئی و عیوب و مذمت اصحاب کی حق مین
کیونکر جائز رکہی باعتراف ولی اللہ ثابت ہی کہ یہ گروہ ایک جماعہ
بنی ہاشم سی تہا اور ظاہر ہی کہ بنی ہاشم باوجودیکہ اہل سنت کی نزدیک
اہل بیت سی ہین شرف صحابیت اون کو حاصل ہی اور منجملہ انہین
لوگون کی عباس بہی تہی چنانچہ عبارت کتاب العقد سی معلوم ہوا اور
روایت طبری سی واضح ہی کہ طلحہ اور چند نفر مہاجرین اوس گہر مین
تہی پس شاہ صاحب نی جو ایسی کلمات ناسزا زبان مبارک پر
جاری فرمائی اگر حرمت جناب امیر المومنین مانع نتہی کاش عظمت و
جلالت عباس کہ عم رسول خدا تہی اور نیز رفعت و علو منزلت
اور بنی ہاشم کی مانع ہوتی لیکن افسوس اتنا بہی خیال نکیا کہ کس
طرح سی یہ کلمات ناسزا مثبت ناصبیت و عداوت بلکہ خارجیت اوسکی
قائل کی ہین اور اسیطرح مضر اور مناقض مذہب شاہ صاحب کی ہین
کیونکہ اب تک دعوی فضائل و مناقب صحابہ کا جو تہا وہ اوس جماعت کو
مردود ان جناب الہی کہکی خود باطل کرلیا اور تعجب ہی کہ ایسی گروہ کو

کہ صحابہ مین داخل ہین اور جمیع فضائل ومناقب عامہ اصحاب مین شریک
اور لطیفہ یہ ہی کہ بالخصوص بھی ان لوگون کی فضائل ومناقب موافق
مذہب اہل سنت کی احادیث مین آئی ہین ایسی مطاعن اور قبائح
کی ساتھ یاد کیا اور تحقیر اور اہانت اونکی روا رکھی حتی کہ اونکو مردودان
جناب الٰہی قرار دیا اور احتمال ہی کہ شاہ صاحب نی جان بوجھ کی
ایسی کلمات اون اصحاب کی حق مین کہ جو لوگ موافق مذہب اہل حق
نیک تھی بسبب عناد اہل حق کی کہی ہون اور چونکہ شیعہ اون کو دوست
رکھتی ہین اس واسطی اونکی محبت اور موالات سی ہاتھ اوٹھایا ہوتا کہ
مشارکت اہل حق کی اس باب مین لازم نہ آئی لیکن باعث تعجب اور
حیرت ہی کہ طلحہ اور زبیر کو کہ موافق زعم شاہ صاحب کی قطعا عشرہ
مبشرہ مین داخل ہین کس واسطی ایسی مطاعن قبیحہ سی یاد کیا اور
اونکو مردودان جناب الٰہی بتلایا اور محتمل ہی کہ اولیا شاہ صاحب
عذر بدتر از گناہ پیش کرین اور کہین کہ شاہ صاحب کو معلوم نہ تھا کہ
طلحہ بھی داخل اوس جماعت کی ہین جن کو خلیفہ نی باحراق
بیت اہل بیت ڈرایا اس واسطی اون کو برائی سی یاد کیا لیکن
زبیر کی اس جماعت مین داخل ہونی کا تو شاہ صاحب کو اقرار ہی اور
اوس طعن مین خود نقل کیا ہی پس معلوم ہوا کہ دیدہ ودانستہ زبیر کو
مردود جناب الٰہی کہا ہی اور ابن حنظل روسیاہ سی اونکو تشبیہ دی

اور لائق تحسین و مذمت اور قاصد استیصال دین اسلام اونکو کہا ہی
پس چاہیی کہ اب اہل سنت اسکو بہی تکفیر و تضلیل شاہ صاحب مین
قصور نہ کرین بلکہ یقین کرین کہ اونکو بہی مذہب اہل سنت منظور ہی
کہ طلحہ و زبیر و غیرہ اعاظم صحابہ کو کہ تکریم و تبجیل اونکی ضروری مذہب
اہل سنت ہی بکمال مذمت و عیب یاد کیا اور اونکو مردودان
جناب الہی اور مشابہ ابن حنظل روسیاہ کی ٹہیرایا اور ایسی اشخاص کو
واجب القتل والتعذیر جانتی ہین الحاصل جناب شاہ صاحب جسطرح
کہ دعوی ولای اہل بیت مین راست گو نہین اسی طرح مذہب تسنن
اور دعوی موالات صحابہ مین بہی کاذب و دروغگو ہین بالجملہ
ہر ایک عاقل اپنی نفس کی تکذیب سی احتراز بلیغ کرتا ہی لیکن شاہ صاحب
نی تحفہ مین جیسا کہ مخالفت عقل و نقل و کتاب و سنت و تکذیب و تسفیہ کو
اپنی علمای کبار کی پیش نہاد خاطر رکہا ہی اسی طرح سی اپنی
دعاوی کی تکذیب اور اپنی افادات کی مخالفت بہی باہتمام
تمام اکثر مقامات تحفہ مین ثابت کی ہی چنانچہ باب الامامۃ مین شاہ صاحب
نی بغرض باطل اثبات خلافت خلیفہ اول مدح و ثنای جمیع صحابہ
مین علی العموم کیا کیا مبالغات کیی ہین اور باب مطاعن
مین کیسی کیسی کوششین تنزیہ و تطہیر ذیول صحابہ مین کین حالانکہ
بعض مطاعن ای شبہہ تضعیف مین نسبت اون مصائب کی کہ اس

مقام مین خود صحابہ کی طرف منسوب کرتی ہین اور نیز باب
مطاعن مین خود فرماتی ہین و نیز باید دید ولکن اللہ
حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم وکرہ
الیکم الکفر والفسوق والعصیان خطاب بکدام
گروہ ست و این فعل شنیع یعنی احراق خانہ حضرت فاطمہ واندر
پہلوی مبارکش شمشیر خلانیدن فسوق و عصیان ست یا نہ انتہی
پس اس کلام سی ظاہر ہی کہ صدور فسق و عصیان صحابہ سی
محال و ممتنع ہی اور بعد الحمد والمنۃ کہ بیچارہ صحابہ کہ جناب سیدہ
معصومہ کی گہر مین مجتمع ہوتی تہی اور بتصریح شاہ صاحب قصد بیعت
خلافت ابوبکر کا رکہتی تہی ہرگز مرتکب کسی فعل شنیع کی نہین
ہوی اور فسوق و عصیان ان سی واقع نہین ہوا بلکہ وہ اس
باب مین خوب صواب پر تہی جب یہ بات ذہن نشین ہولی تو جاننا
چاہیے کہ عمر کو ہرگز بقصد بیعت تخویف اون کی جائز نہ تہی کیونکہ
امر جائز پر تخویف بیجا ہی اور نیز اسی باب مین بعد ذکر آیہ
وافی ہدایہ لاتجد قوما الخ شاہ صاحب فرماتی ہین پس
این آیہ نص صریح ست کہ صحابہ را ہرگز مخالف خدا و رسول باشد
میل کردن و جانب داری نمودن و دوستی اور مانع اجراء
حکم الٰہی ساختن از محالات ست انتہی پس اس کلام سی اوبہی

حقیقت اون صحابہ کی کہ جناب سیدۂ معصومہ کی گھر مجتمع ہوتی تہی
ظاہر ہوا ہی کیونکہ جب میل کرنا صحابہ کا بمخالفت حکم خدا و رسول
محال ہوا تو صدور مخالفت خدا و رسول کہ شاہ صاحب اس مقام مین
زبردستی اون بیگانی مین اصلا محال ہوگا تعجب ہی کہ اسی باب
مطاعن مین شاہ صاحب حفظ قرآن و نصیحت شاہ ولی اللہ صاحب
[illegible] متفطن ہوئی کی بعد حفظ قرآن کے فضائل صحابہ پر کمال نازش
و فخر فرماتی ہین اور کئی آیات قرآنی بمقتضای لم تقولون ما
لا تفعلون سناتی ہین اور اس جگہ سب آیات کو بہول گئی
بالجملہ شاہ صاحب نی باب مطاعن مین جسقدر آیات و حدیث برائت
صحابہ مین ذکر کین اور اسی طرح جو کچھ باب امامت مین بغرض
اثبات خلافت خلیفہ اول تحریر فرمایا ہی اور مدعی استحالہ اقدام
بر باطل اون سی ہوئی ہین اونکو اس طعن کی جواب مین
سناتا چاہتی اور شاہ صاحب کی تکذیب اونہین کی کلام سی
کرنی چاہتی اس وقت اولیامی شاہ صاحب ممدوح بزبان حال
فرماتی تو عجب نہین شعر اپنی غزل یہ آپ مین لکہتا ہون اب غزل
دیکہو جواب ہی سخن لا جواب کا + اور جو کچہ جناب مخاطب نی
بابت اصل امامت و فرع متعہ کی کہا ہی حال یہ ہی کہ امامیہ کی نزدیک
اس قرآن صحیح مین یہ دونون امر موجود ہین لیکن دیدۂ بینا کجا اور گوش شنوا

ہمیان اور تغیر کرنا قرارت عبد اللہ ابن مسعود کا کہ فضائل اونکی سب روایات
اہل سنت سابقا بیان ہوگئی نسبت آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان
لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس
اور حذف قید الی اجل مسمی کا قرارت عبد اللہ ابن عباس اور ابی
ابن کعب سی کہ انکا بیان اہل سنت سی ہی بابت آیہ فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ
اور یا ہی مخاطب خود نقل کرتی ہیں چنانچہ اس رسالہ میں محل مناسب
پر بیان کیا جائیگا قال الفاضل المتوجہ اور آیات
جو کچھ مخالف طبع اپنی کی دیکہیں حتی المقدور ہر طور سی تحریف
کریں زیادتی چاہی تو زیادتی اور نقصان چاہا تو نقصان اور اگر
تغیر تبدیل یا تقدیم و تاخیر چاہی تو وہی کی اقول وبہ
نستعین اس قول میں مخاطب نی واسطی تلبیس عوام کالانعام
کی قائل ہونا امامیہ کا ساتھ انواع تحریف کی زیادت و نقصان
و تغیر و تبدیل و تقدیم و تاخیر کی نسبت اس قرآن مروج کی بیان
فرمایا ہی حالانکہ یہ خلاف اعتقاد فرقہ ناجیہ امامیہ کا نسبت
قرآن مدون بین الدفتین کی مفصلا بیان کرتا ہی اور جو کہ عبارت
سراپا انارت حضرت علامہ دہلوی طاب ثراہ واسطی ادا اس

مطلب کی مع شی زائد کافی ووافی ہی اوسی پر مکتفی ہوتا ہی کہ
نزہہ مین فرماتی ہین چہ علمای امامیہ بعد اجماع واتفاق آنہا بر اینکہ
در کلام اللہ زیادتی وتبدیل کلمہ بکلمہ دیگر نشدہ اختلاف نمودہ اند کہ
آیا نقصانی دران واقع شدہ است یا نہ صنادید علمای امامیہ
از متقدمین ومتاخرین مانند شیخ صدوق محمد ابن بابویہ قمی و
شیخ ابو جعفر طوسی وسید مرتضی علم الہدی وملا محسن کاشی
صاحب وافی وشیخ حر عاملی وغیر ایشان قول ثانی اختیار نمودہ
قائل شدہ اند کہ در کتاب اللہ اصلا تغیر وتحریفی ونقصانی واقع نشدہ است
بنابرین قول قابل استدلال وصالح احتجاج بودن کلام اللہ از
واضحات جلیہ است کہ قابل تشکیک نیست وجمعی کہ قائل اند
باینکہ در کلام اللہ نقصانی وقوع یافتہ می گویند کہ سورہ وآیاتی کہ
در قرآن مجید حذف واسقاط شدہ است دراین ازمنہ منسوخ التلاوۃ
است وقرآنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ترتیب دادہ بود
اگرچہ نزد ما موجود نیست لیکن دراین زمان ما متمسک بہمین قرآن صحیح ایم
کہ در اصول وفروع تمسک بآن نمائیم واستدلال واحتجاج بآن بکنیم
وازانجا کہ امر بتمسک بآن واحتجاج واستدلال بآن وحث وترغیب
بتلاوت وقرائت آن در نماز از ائمہ معصومین علیہم الصلوۃ والسلام ورود یافتہ
در ماخوذ بودن آن باین نحو از اخبار ائمہ ہدی علیہم السلام شکی نیست

و در قابلیت آن استدلال را ریبی نه هرچند این معنی بر ناظران کتب امامیه
وضوحی تمام دارد بنابر اطمینان قلب عوام بنقل اقوال علمای اعلام
بتفصیل مقام مبادرت نموده می شود پس بدانکه از جمله مشایخ ثلاثه
رضوان الله علیهم که مولف کتب اربعه اند که درین اعصار غالباً مدار عمل
بر مولفات ایشان ست از ثقة الاسلام شیخ محمد یعقوب کلینی رحمه
الله تعالی نصی درین باب واقع نیست مگر آنکه بعضی از روایات که ظاهر
آنها موهم وقوع امثال این امورست در کافی آورده ازینجاست که بعضی
گمان برده اند که او رحمه الله تعالی نیز قائل بوقوع نقصان درین قرآن مجید
است و حق آن ست که مطلق روایت دلالت بر اعتقاد راوی به ظاهر
مضمون آن روایت ندارد چه شیخ صدوق ابن بابویه نیز در کتب خود
امثال این روایات ایراد نموده باآنکه مذهب و معتقدش عدم وقوع
نقصان ست نیز محدثین اهل سنت مانند بخاری و مسلم و دیگران نیز مثل
این روایات در کتابهای خود آورده اند شیخ محمد ابن بابویه در کتاب
اعتقادات بر عدم وقوع نقصان در کلام الله نص نموده و نیز کلام او
ناص ست برینمعنی که اعتقاد جمیع فرقه امامیه همین ست و تصریح فرموده که
هرکه بما نسبت می کند که ما قائل بوقوع نقصان در قرآن هستیم کاذب است
وهذه عبارته اعتقادنا ان القرآن الذی انزله علی محمد
صلی الله علیه واله هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی

الناس ليس باكثر من ذلك ومبلغ سوره عند الناس مائة واربع عشر سورة وعندنا الضحى والم نشرح سورة واحدة وكذلك الفيل ولايلاف سورة واحدة ومن نسب الينا انا نقول انه اكثر من ذلك فهو كاذب وما روى من ثواب قراءة كل سورة من القران وثواب من ختم القران كله وجواز قراءة سورتين فى نافلة والنهى عن قراءة سورتين فى فريضه تصديق لما قلناه فى امر القران وان مبلغه ما فى ايدى الناس وكذلك ما روى من النهى عن قراءة القران كله فى ليلة واحدة وانه لا يجوز ان يختم فى اقل من ثلاثة ايام تصديق لما قلناه ايضا بل نقول انه قد نزل من الوحى الذى ليس بقران ما لو جمع الى القران لكان مبلغه مقدار سبع عشرة الف اية و ذلك مثل قول جبرئيل عليه السلام للنبى صلى الله عليه واله ان الله يقول لك يا محمد دار خلقى مثل ما اداري ومثل قوله اتق شحناء الناس وعداوتهم ومثل قوله عش ما شئت فانك ميت واحبب ما شئت فانك مفارقه واعمل ما شئت فانك ملاقيه وشرف المؤمن صلوته بالليل وعزه كف الاذى عن الناس

ومثل قول النبي صلى الله عليه وآله ما زال جبرئيل
يوصيني بالسواك حتى خفت ان احفي وادرد وما زال
يوصيني بالجار حتى ظننت انه ينبغي طلاقها وما زال
يوصيني بالمملوك حتى ظننت انه سيضرب له اجلا يعتق فيه ومثل
قول جبرئيل عليه السلام للنبي صلى الله عليه وآله حين
فرغ من غزوة الخندق يا محمد صلى الله عليه وآله وسلم
ان الله تبارك وتعالى يامرك ان لا تصلي العصر الا
ببني قريظة ومثل قوله صلى الله عليه وآله امرني
ربي بمداراة الناس كما امرني باداء الفرائض
ومثل قوله عليه السلام انا معاشر الانبياء امرنا ان
لا نكلم الناس الا بمقدار عقولهم ومثل قوله صلى
الله عليه وآله ان جبرئيل اتاني من قبل ربي بامر
قرت به عيني وفرح به صدري وقلبي قال ان الله
عز وجل يقول ان عليا امير المؤمنين وقائد الغر
المحجلين ومثل قوله عليه السلام نزل علي جبرئيل
عليه السلام فقال يا محمد صلى الله عليه وآله
ان الله تبارك وتعالى قد زوج فاطمة عليا عليهما
السلام من فوق عرشه واشهد على ذلك خيار

سيورثه وما زال يوصيني بالمرأة حتى ظننت انه لا ينبغي

ملائکته ومثل هذا کثیر کله وحی ولیس بقرآن ولو کان قرآنا لکان مقرونا وموصولا الیه وغیر مفصول عنه کما کان امیر المؤمنین علیه السلام جمعه فلما جاءهم به قال هذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الذی عندک فانصرف وهو یقول فنبذوه وراء ظهورهم فاشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون وقال الصادق علیه السلام القرآن واحد نزل من عند واحد وانما الاختلاف من جهة الرواة انتهی

یعنی اعتقاد ما این ست که قرآنی که فرستاده است آنرا خدا تعالی بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم همین ست که درمیان دو جلد مصحفهاست واو همان ست که الآن در دست مردم ست بیشتر ازان نیست وعدد سوره های قرآن نزد مردم صد وچارده است ۱۱۴ ونزد علمای امامیه الضحی والم نشرح یک سوره است ولایلاف والم ترکیف یک سوره وهرکس که نسبت کند بفرقهٔ امامیه اینکه می گویند قرآن بیشتر ازین ست آن کس کاذب ودروغگو ست وانچه مروی ست از ثواب قرائت هر سوره قرآن وثواب ختم تمامی قرآن وجواز خواندن

دو سوره در رکعت نافله و نهی از جمع دو سوره در یک رکعت فریضه و همچنین
آنچه مروی ست از نهی قرائت تمام قرآن در یک شب و آنکه جائز نیست
ختم قرآن در کمتر از سه روز مؤید قول ماست که قرآن همین قدر ست که در دست
مردم ست بیشتر ازین نیست بلکه می گوئیم که نازل شده است بر پیغمبر
صلی الله علیه و آله از وحی غیر قرآن که آنرا حدیث قدسی گویند آنقدر که
اگر آنرا با قرآن جمع کنند هر آئینه مقدار هفده هزار آیه شود ۱۷۰۰۰ مثل قول
جبرئیل مر پیغمبر را صلی الله علیه و آله وسلم که خدای تعالی ترا می فرماید
که یا محمد دار خلقی مثل ما اداری خلقی یعنی ای محمد مدارا بکن با خلق من
چنانچه من مدارا می کنم با خلق خود تا آخر آنچه فرموده است شیخ حر عاملی
در رساله تواتر قرآن می فرماید وهو ظاهر بل نص فی نقل الاجماع
علی ذلک من الامامیة من غیر اشارة الی نقل خلاف
بل صرح بتکذیب من نسب الیهم غیر ذلک الاعتقاد
وقد صرح فی اول کتابه بان ما فیه هو باعتقاد
الامامیة واورده فی اول باب واحال ما فی
الابواب علیه والعبارة واحدة فی الجمیع من غیر
تغییر وایضا فالحمل علی ان قوله اعتقادنا من صیغة
المتکلم لنفسه للتعظیم لا وجه له ولا مناسبة بالمقام اصلا
وکذا القول بان بعضهم لا جمیع الامامیة اذ لا تخصیص

فلا تخصيص بغير دليل ولا يفهم ذلك من هذه
العبارة مع انه قد صح اولا بما صرح وتمام الطلاعه
على مذهب المتقدمين لا شك فيه والتقية لا وجه
لها ههنا اذ لم يستعملها احد من علماء الشيعة في كتبهم
ومصنفاتهم ولا لها وجود في مؤلفاتهم شيخ الطائفة
ابوجعفر طوسی در تفسیر موسوم به تبیان میفرماید اما الكلام
في زيادته ونقصانه فمما لا يليق به لان الزيادة فيه
مجمع على بطلانه والنقصان منه فالظاهر ايضا من
مذهب المسلمين خلافه وهو الاليق بالصحيح
من مذهبنا وهو الذي نصره المرتضى رحمه الله
تعالى والظاهر في الروايات غير انه رويت روايات
كثيرة من جهة الخاصة والعامة بنقصان
كثير من اي القرآن ونقل شيء من موضع الى
موضع طريقها الآحاد التي لا توجب علما فالاولى
الاعراض عنها وترك التشاغل بها لانه يمكن
تأويلها ولو صحت لما كان ذلك طعنا على ما هو
موجود بين الدفتين فان ذلك معلوم صحته
ولا يعترضه احد من الامة ولا يدفعه وروايتنا

متناصرة بالحث على قراءته والتمسك بما فيه ورد ما يرد
من اختلاف الاخبار فى الفروع اليه وعرضها عليه
فما وافقه عمل عليه وما خالفه تجنب ولا يلتفت
اليه وقد ورد عن النبى صلى الله عليه وآله لا يدفعها
احد انه قال انى مخلف فيكم الثقلين ما ان تمسكتم
بهما لن تضلوا كتاب الله وعترتى اهل بيتى
وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض وهذا يدل
على انه موجود فى كل عصر لانه لا يجوز ان يأمر
بالتمسك بما لا نقدر على التمسك به كما ان
اهل البيت عليهم السلام ومن يجب اتباع قوله
حاصل فى كل وقت واذا كان الموجود بيننا
مجمعا على صحته فينبغى ان نتشاغل بتفسيره
وبيان معانيه وترك ما سواه انتهى يعنى كلام
در زيادت ونقصان از آنجمله است كه سزاوار نيست چه اجماع
واقع شده است بر بطلان زيادت آن اما نقصان در آن پس
ظاهر از مذهب مسلمانان نيز خلاف آن است وهمين است لائق تر
بمذهب صحيح وهمين است آنچه مرتضى رضى الله تعالى عنه آنرا
نصرت كرده است وهمين است ظاهر از روايات

آنکه روایات بسیاری از طرق عامه وخاصه مرویست که دلالت
دارد بر نقصان آیات بسیار از قرآن ونقل چیزی ازان از منقولی
به ضمیمی وطریق آنها آحادست که موجب علم نمی گردد پس اولی
اعراض ازان وترک تشاغل بآنست چه تاویل آنها ممکن ست
و بر تقدیر صحت روایات موجب طعن بر آنچه بین الدفتین موجودست
نمی شود زیرا که صحت آن بتحقیق معلومست احدی از امت اعتراض
بران ندارد ورد نمی کند آنرا ودر روایات از طرق ما مستفاضست بوجوب
بر قرائت آن وتمسک نمودن بآنچه دروست ورجوع کردن در وقت
اختلاف اخبار فرعیه بآن وعرض نمودن روایات بران تا آنچه
موافق اوست عمل بآن نموده شود وآنچه مخالفست اجتناب ازان
نموده آید ودر حدیث متفق علیه واردست که آنحضرت صلی الله
علیه وآله وسلم فرموده انی مخلف فیکم الثقلین ما ان
تمسکتم بهما لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی
وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی بدرستیکه
من گذارنده ام درمیان شما ثقلین را آنچه اگر تمسک بآن نمائید
هرگز گمراه نشوید کتاب خدا وعترت اهل بیت من واین هردو از هم
جدا نمی شوند تا آنکه بر لب حوض بر من وارد شوند واین دلالت
می کند بر آنکه قرآن در هر عصر موجودست زیرا که جائز نیست امر بتمسک

نمودن چیزی که قدرت بر تمسک بآن نباشد چنانچه اهل بیت علیهم السلام و آنکه اتباعش واجب ست در هر وقت موجود ست قال سید مرتضی علم الهدی در جواب مسائل طرابلسیات بیقرار العلم بصحة نقل القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة فان العنایة اشتدت والدواعی توفرت علی نقله وحراسته وبلغت الی حد لم یبلغ الیه مما ذکرنا لان القرآن معجزة النبوة وماخذ العلوم الشرعیة والاحکام الدینیة وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظه وعنایته الغایة حتی عرفوا کل شئ فیه من اعرابه وحرکاته وحروفه و اٰیاته فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایة الصادقة والضبط الشدید یعنی علم بصحت نقل قرآن مانند علم ببلدان و حوادث کبار و وقائع عظام مشهوره و اشعار عرب مسطوره است چه عنایت و دواعی بر نقل و حراستش مشتد و متوفر گردیده بکیفیت که اخبار از حوادث و بلدان باین مرتبه نرسیده زیرا که قرآن معجزه نبوت و ماخذ علوم شرعیه و دینیه است و علمای اهل اسلام در حفظ و حمایت آن باقصی الغایة رسیده اند تا آنکه

صرف بهم رسانیده اند بهر چیزی که اشارت در آن واقع شده از حرکات
و سکنات و حروف و آیات او پس چگونه جایز باشد که با وجود عنایت
صادقه و ضبط شدید متغیر و منقوص باشد نیز می فرماید ان العلم
بتفصیل القرآن و ابعاضه کالعلم بجملته و جری ذلک
مجری ما علم ضرورة من الکتب المصنفة ککتاب
سیبویه والمازنی فان اهل العنایة بهذا الشان
یعلمون من تفصیلها ما یعلمون من جملتها حتی ان لو ان
مدخلا ادخل فی کتاب سیبویه بابا فی النحو لیس
من الکتاب یعرف و یمیز و علم انه لیس من اصل الکتاب
و کذا کتاب المازنی و معلوم ان العنایة بضبط
القرآن و نقله اصدق من العنایة بضبط کتاب
سیبویه و دواوین الشعراء یعنی علم بتفصیل قرآن و ابعاضش
و جمله اش مثل باشد علم بجمله آن ست و جاری ست درین باب بجای آنچه
معلوم ست از کتاب های مصنفه مانند کتاب سیبویه و مازنی چه آنها
که عنایت باین شان دارند می دانند از تفاصیل آن آنچه می دانند
از جمله آن تا آنکه اگر کسی داخل کند در کتاب سیبویه بابی را در نحو
از آنچه که در آن نیست هر آینه شناخته می شود و متمیز و معلوم می گردد
که این باب ملحق ست از اصل کتاب نیست همچنین ست قول در کتاب مازنی

و معلوم است که عنایت بنقل قرآن و ضبط آن صادق تر است از عنایت
ضبط کتاب سیبویه و دیوانهای شعرا پس باید که قرآن در عهد
کرامت عهد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیه و آله مجموع و مؤلف بود
بطبق آنچه درین زمان است و در معرض استدلال براین امر می‌فرماید
ان القراٰن کان یدرس ویحفظ جمیعه فی ذلک
الزمان حتی عین جماعة من الصحابة فی حفظهم له
وانه کان یعرض علی النبی صلی الله علیه واله وسلم
ویتلی علیه وان جماعة من الصحابة مثل عبد الله
ابن مسعود وابی بن کعب وغیرهما ختموا القراٰن
علی النبی صلی الله علیه واله ختمات وکل
ذلک یدل بادنی تامل علی انه کان مجموعا مرتبا
غیر منثور ولا مبثوث وان من خالف فی ذلک
من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم فان
الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم نقلوا اخبارا
ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع
علی صحته انتهی بدرستی که قرآن در زمان سعادت نشان
آنحضرت صلعم همه اش درس داده می شد و حفظ نموده می شد تا آنکه
جماعت از صحابه را برای حفظ او تعیین فرموده بود و بر آن حسب

عرض نموده می شد و بحضور فائض النور آن حضرت تلاوت کرده می شد
و جماعت از صحابه مانند عبد الله بن مسعود و ابی بن کعب و غیر آنها ختم کردند
قرآن را بحضور آن سرور صلی الله علیه و آله و سلم این امور دلالت می کند
بر آنکه قرآن در عهد کرامت مهد آنحضرت معلوم و مرتب بود ناقص و
پراگنده نبود و هر که درین قول مخالفت نموده است از امامیه و حشویه
یعنی محدثین اهل سنت اعتداد می بخلاف اینها نیست چه خلاف
آنها نیز امر منسوب ست بقومی از اصحاب حدیث که اخبار ضعیفه را نقل
کردند و گمان بردند صحت آنها را با مثل این روایات ضعیفه از احادیثی
که صحت آنها یقینی قطعی ست اعراض و رجوع نموده نمی شود شیخ
امین الاسلام ابو علی طبرسی در تفسیر مجمع البیان فرموده است
ومن ذلك الكلام في زيادة القرآن ونقصانه فاما
الزيادة فيه فمجمع على بطلانه واما النقصان فقد
روى قوم من اصحابنا وقوم من حشوية العامة ان
في القرآن تغييرا ونقصانا والصحيح من مذهب
اصحابنا خلافه وهو الذي نصره المرتضى قدس الله
روحه واستوفى الكلام فيه غاية الاستيفاء
في جواب المسائل الطرابلسيات انتهى ملا محسن
کاشی در رساله منهاج النجاة میفرماید هداية القرآن كلام الله

ووجیه وقوله وکتابه لا یاتیه الباطل من بین
یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید وانه
قول فصل ما هو بالهزل وان الله تبارک وتعالی
محدثه ومنزله وربه وحافظه وهو المهیمن علی
الکتب کلها وانه حق من فاتحته الی خاتمته نؤمن
بمحکمه ومتشابهه وخاصه وعامه ووعده ووعیده
وناسخه ومنسوخه وقصصه واخباره لا یقدر
احد من المخلوقین ان یاتی بمثله انه بعینه ما هو
بین الدفتین فی ایدی الناس الیوم ولیس باکثر
من ذلک وما فی بعض الاخبار عن اهل البیت
علیهم السلام ما یدل علی خلافه فهو ما ول
کما ذکرناه فی کتابنا المسمی بعلم الیقین انتهی
کلامه یعنی قرآن کلام خدا ووحی اوو کتاب اوست ونگاهبان گردیده
از تبدیل وتحریف واو قول جدا کننده میان حق وباطل است هزل نیست
وخدای تعالی آفریننده او وفرو فرستنده او وپروردگار و نگاهدارنده
اوست از اینکه تبدیل وتحریف بآن راه بیابد واو از فاتحه تا خاتمه اش
حق است ایمان می آریم بمحکم ومتشابه او وخاص او وعام او ووعد او
ووعید او وناسخ او ومنسوخ او وقصه های او واخبار او وقدرت ندارد

یکی از مخلوق که بیاورد مانند آن را و همان قدر یست که در میان جلد
مصحفها الیوم در دست مردم ست و زیاده و بیشتر از ان نیست و انچه
در بعضی اخبار اهل بیت علیهم السلام خبری ستکه دلالت می کند
بر خلاف آن پس آن ماول ست چنانچه ذکر کرده ایم ما آن را در
کتاب خود که مسمی ست به علم الیقین و احادیثی که در باب عرض احادیث
بکلام الله واقع ست که حضرات ائمه معصومین علیهم السلام فرموده اند
اذا جاءکم حدیث فاعرضوه علی کتاب الله فما
وافق کتاب الله فخذوه وما خالف کتاب الله
فدعوه نیز دلالت دارد برا اینکه در قرآن متداول تحریفی و تبدیلی
و زیادتی واقع نشده و بجمیع اجزائه کلام الهی و معتمد و موثوق به ست
والا عرض حدیث بران فائده نداشتی بلکه عرض در صورت وقوع تحریف
و تبدیل و زیادتی موجب اغراء بقبیح و باعث ایقاع مردم در تشویش
و تحیر صریح می بود بالجمله قول راجح و مذاهب اکثر محققین علمای امامیه
آن ست که در کتاب الهی اصلا تغییری و تحریفی و زیادتی و نقصانی
واقع نشده و روایاتی که دلالت بر وقوع آن دارد با وجود بودن
آنها از قبیل اخبار آحاد ماول اند بتاویلات سدیده و محمول اند بر
محامل بعیده مثل آنکه محمول اند بر وقوع تحریف در معنی و بر آنکه منقوص
جزو قرآن متلو نبود بلکه تاویلی بود که با تنزیل نازل شده بود یا آیاتی بوده

کہ تلاوت آنہا منسوخ شدہ حکمش باقیست یا تلاوت وحکم آنہا ہر دو
منسوخ شدہ اند یا وحی بود غیر قرآن ونیز نقصان
در بعضے از ان قبیل بود کہ بہ حذف آن خللی
در تعلیم قرآن راہ نمی یابد مانند نامہای اشخاصی کہ آیات در شان
آنہا نازل شدہ مانند اسامی مبارک علی وآل محمد علیہم السلام
اسامی منافقین در القرآن از قبیل اختلاف قراءتست در بعضی
مواضع مثل آن در روایات اہل سنت نیز واقعست چنانچہ عنقریب
انشاء اللہ تعالی بعرض بیان می آید وبعضی علما قائل شدہ اند
بوقوع نقصان در قرآن مجید ہر چند این قول صحیح ست لیکن
قائلین این قول می گویند کہ تجویز این معنی محذوری ندارد زیرا کہ
مخالف وموالف بالاتفاق تصریح نمودہ اند کہ در صدر اسلام بعضی
از آیات بجہت آنکہ تلاوت آنہا فقط یا تلاوت واحکام آنہا
منسوخ گردید محذوف شدہ اند در شرح بزدوی کہ از مشاہیر
کتب اصول فقہ حنفیہ است می گوید وھو ای نسخ التلاوۃ
والحکم جمیعا بصرف القلوب عنہا جائز فی القرآن
فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم للاستثناء
فی قولہ تعالی سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء اللہ
اذ لو لم یتصور النسیان لخلا ذکر الاستثناء

عن الفائدة وقوله تعالى او ننسها يدل على الجواز
ايضا وذلك مثل ما روى عن عائشة رضى الله
عنها انها قالت كان فيما انزل عشر رضعات محرمات
فنسخت بخمس وروى ان سورة الاحزاب كانت تعدل
سورة البقرة وقال الحسن ان النبى صلى الله عليه
وسلم اوتى قرانا ثم نسيه فلم يكن شيئا اى فلم يبق
منه شئ لما رفع الله تعالى عن قلبه ذلك يعنى نسخ
تلاوت حكم هر دو جائزست در قرآن بصرف قلوب ازان در حيات
آنحضرت عليه السلام بجهت استثنا در قوله تعالى سنقرئك
فلا تنسى الا ما شاء الله چه اگر نسيان متصور نبودى استثنا
بيفائده بودى وقوله تعالى او ننسها نيز دلالت بر جواز مى كند
واين مانند آنست كه مروى از عائشه رضى الله عنها كه او گفت بود
در انچه نازل شده است ده رضعه محرمه پس منسوخ شد به پنج رضعه و
مرويست كه سورهٔ احزاب برابر سورهٔ بقره بود و گفته است حسن
داده شد حضرت رسول خدا را صلى الله عليه وسلم قرآنى پس فراموش
كرد آن را پس نبود چيزى يعنى باقى نماند ازان چيزى بجهت آنكه
برداشت خداى تعالى از دل مباركش آن را نيز و شرح نبودى
گفته واما القسم الثانى وهو نسخ التلاوة دون الحكم

فتمسكوا بالمعقول والمنقول ايضا اما المنقول فمثل
قراءة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في كفارة
اليمين فصيام ثلاثة ايام متتابعات وقد كانت
هذه القراءة مشهورة الى زمن ابي حنيفة ولكن
لم يوجد فيها النقل المتواتر الذي يثبت بمثلها
القرآن ومثل قراءة ابن عباس رضي الله عنه
فافطر فعدة من ايام اخر ومثل قراءة سعد بن
ابي وقاص رضي الله عنه وله اخ او اخت فلكل
واحد منهما السدس وكرواية عمر الشيخ والشيخة
اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز
حكيم ثم لا يظن بهؤلاء انهم اخترعوا ما رووا
من انفسهم فيحمل على انه كان مما يتلى ثم انتسخت
تلاوته في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
بصرف القلوب عن حفظها الا قلوب هؤلاء
ليبقى الحكم بنقلهم فان خبر الواحد موجب للعمل
به فكان بقاء الحكم بعد نسخ التلاوة بهذا الطريق
لا ان يكون نسخ التلاوة بعد وفات رسول الله
صلى الله عليه وسلم فان قيل لا يتصور نسخ التلاوة

مع بقاء الحكم لان القرآن لا يثبت الا بالنقل المتواتر
ولم يثبت بالنقل المتواتر ما رووا كان قرآنا
ثم نسخت تلاوته وبقي حكمه والدليل عليه ان الحكم
الباقي ليس بقطعي ولو كان حكم القرآن لكان
قطعيا قلنا القرآن يثبت بالسماع من رسول الله
صلى الله عليه وسلم واخباره انه من عند الله تعالى
وقد ثبت ذلك في حق هؤلاء الرواة وغيرهم الا ان
نصرف قلوب غيرهم عنه لم يثبت القرآنية في
حقنا فلا يخرج به عن انه كان قرآنا حقيقة غاية ما فيه
انتفاء كونه قرآنا في الزمان الماضي بالظن وهو
ليس بقادح فيما نحن فيه لان الثبوت بطريق القطع
المشروط فيما بقي بين الخلق من القرآن لا فيما نسخ
ودر مسلم وعضديه و دیگر کتب اصول فقه نسخ تلاوت فقط و نسخ تلاوت
و حکم معا بامثال این آیات اثبات نموده اند بالجمله فاصله انشاء الله
تعالی در محل مناسب مذکور خواهد شد بالجمله از تقریر این علمای اعلام
و روایاتی که بعد ازین از صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر صحاح ستة
و کتب احادیث اهل سنت مذکور خواهد شد بوضوح پیوست که بسیاری
از آیات در ابتدای تنزیل قرآن متلو بودند هم در زمان سعادت نشان

آنحضرت صلی الله علیه وآله منسوخ گردید در دلهای بعضی رواة
برای ابقای حکم محفوظ ماند و آیات مذکور در حق آن اشخاص قرآن
هستند و در ثبوت و وقوع این معنی در عهد کرامت عهد آن سرور
صلی الله علیه وآله خلافی و شبهه نیست اما این که بعد از زمان آنحضرت
صلی الله علیه وآله نیز مثل آن واقع شده است یا نه اختلاف ست
هر چند شارح بزدوی و دیگران انکار آن نموده اند لیکن حق این ست
که انکار بعید از ثواب ست و روایات بسیار از طریق اهل سنت
و جماعت دلالت بر وقوع آن دارد از انجمله در شرح بزدوی آورده
قال عمر رضی الله عنه قرأنا آیة الرجم ووعیناها
وروی فی حدیث عائشة رضی الله عنها ان ذلك
كان مما يتلى بعد وفات رسول الله علیه
السلام یعنی خواندیم ما آیه رجم را وحفظ کردیم آنرا و روایت
کرده شده است در حدیث عائشه رضی الله عنها که این از انجمله
بود که تلاوت کرده می شد بعد وفات رسول خدا صلی الله علیه وسلم
شیخ ولی الله فاضل ناصب در کتاب مسوی من احادیث موطا آورده
ومالك عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب
ان عمر بن الخطاب قال ایاکم ان تهلکوا عن آیة
الرجم ان یقول قائل انا لا نجد حدین فی کتاب الله

فقد رجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا
والذی نفسی بیده لولا ان یقول الناس زاد عمر بن
الخطاب فی کتاب الله لکتبتها الشیخ والشیخة
اذا زنیا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها نیز در
کتاب مسوی آورده مالك عن زید بن اسلم عن القعقاع
ابن حکیم بن ابی یونس مولی عائشة ام المؤمنین انه
قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت
اذا بلغت هذه الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها
اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة
الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت
سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی
روایت ست از مالک از زید بن اسلم از قعقاع بن حکیم بن ابو یونس
مولای عائشه ام المومنین گفت امر کرد مرا عائشه که بنویسم برای او
مصحفی پس گفت هرگاه برسی این آیه را پس خبر کن مرا حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین
پس هرگاه رسیدم این آیه را خبر کردم او را پس املا کرد بر من حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا

لله قانتین پس گفت شنیدم این آیه را از حضرت رسول خدا
صلی الله علیه وسلم نیز درکتاب مذکور آورده مالک عن زید
بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب
مصحفا لحفصة ام المؤمنین فقالت اذا بلغت هذه
الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة
الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها
فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
وصلوة العصر حافظ ابن مردویه از زر از عبد الله بن مسعود
روایت کرده قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی
الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل
فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس یعنی
ای پیغمبر خدا برسان بمردم آنچه فرستاده شده است بسوی تو از پروردگار
تو بدرستی که علی مولای مومنان ست واگر نرسانیدی این را نرسانیدی
رسالت اورا و خدا نگاه می دارد ترا از مردم نیز ابن مردویه از عبد الله
بن مسعود روایت کرده انه کان یقرء هذا الحرف وکفی
الله المؤمنین القتال بعلی بن ابی طالب وکان
الله قویا عزیزا حاکم در مستدرک روایت کرده عن ابی ادریس

عن ابی بن کعب انہ کان یقرأ اذ جعل الذین کفروا
فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ ولو حمیتم کما
حموا لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ
علی رسولہ فبلغ ذلک عمر فاشتد علیہ فبعث
الیہ وہو ہنا ناقۃ لہ فدخل علیہ فدعا اناسا
من اصحابہ فیہم زید بن ثابت فقال من یقرء
منکم سورۃ الفتح فقرء زید علی قراءتنا الیوم
فغلظ لہ عمر فقال لہ ابی أأتکلم فقال تکلم فقال
لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ویقرئنی وانتم علی الباب فان احببت
ان اقرئ الناس علی ما اقرأنی اقرأت والا لم اقرء
حرفا ما حییت قال بل اقرئ الناس مسلم وشیخ خود روایت
کردہ عن عائشۃ قالت کان فیما انزل من القرآن
عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس
معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہی فیما یقرء من القرآن یعنی بود در چیزی کہ فرو فرستادہ
شدہ است از قرآن این کلام عشر رضعات معلومات یحرمن یعنی دہ رضعہ کہ
بیقین معلوم شدہ باشد وجود آن حرام می گردانند پستر منسوخ

کرده شده بود رضعات معلومات به پنج معلومه یعنی این فرود آمد که
خمس رضعات معلومات یحرمن پس وفات یافت
پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حال آنکه این کلام که خمس رضعات
معلومات یحرمن ثابت بود و چیزی که خوانده می شد از قرآن مجید
و در روایات صحیح مسلم بسیار اند بعضی از ایشان انشا الله تعالی
بعد مذکور شود و اجمالاً این روایات و روایات دیگر که بعد مذکور بیان
آید صریح الدلالة اند بر اینکه بعد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
نیز اکثر آیات منسوخ التلاوة شده بود انکار بر وقوع این شی از قلت
تتبع ست و قلت تحمل و عدم علم این صحابه عظام از منسوخ التلاوة
شدن امثال این آیات در کمال بعد ست انتهی مطابقه روایات
مذکوره بخوبی واضح ہی کہ شیخ ثانی کہتی تھی قرأنا آیة الرجم و
وعیناها یعنی پڑہا ہمنی آیۂ رجم کو اور حفظ کیا اوسکو اور جناب عائشہ
فرماتی تہین ان ذلك كان مما يتلى بعد وفات رسول
الله صلعم اب کون شخص کہسکتا ہی کہ جس آیہ کی نسبت حضرت عمر
خلیفۂ ثانی اہل سنت وجماعت یون فرماوین کہ ہمنی اس آیہ کو پڑہا اور
حفظ کیا اور بموجب روایت مسعودی یہ بہی ارشاد کرین کہ اگر خوف
نہوتا کہ مخلوق کہی گی کہ عمر نی قرآن مین بڑہا دیا تو مین اس آیہ کو قرآن
شریف مین لکہتا حقیقت مین وہ آیت قرآنی نہین بلکہ منسوخ التلاوة

ہی اور جناب عمر خطاب اس بات سی ناواقف تہی کہ منسوخ التلاوۃ
قرآن مین شامل نہین تاحق اوسکی لکہنی کا ارادہ کرتی تہی اگر بجا طور
مخاطب لاثانی جل ولا علمی خلیفہ ثانی اور منسوخ التلاوۃ ہونا
آیۃ مذکورہ کا قبول ہی کرلیا جاوی تو قول جناب عائشہ اور صحیح مسلم
مجتمع سنیان ان ذلک کان مما یتلی بعد وفات رسول
اللہ علیہ السلام صریح مبطل دین کا ہی کسلیی کہ یہ قول یا علی
ندا کرتا ہی کہ تلاوت آیۃ مذکورہ بعد وفات سرورکائنات صلعم
ہوتی تہی اور جس آیۃ کی تلاوت بعد زمان نبوت ہوتی ہو کون اسکو
منسوخ التلاوۃ کہسکتا ہی اور وہ روایت مندرجہ کتب مسطورہ مذکورہ
بالا سی یہ واضح ہی کہ حضرت عائشہ و حضرت حفصہ نی اپنی اپنی مصحف
مجید مین خلاف قرآن مستند اول لفظ وصلوۃ العصر زیادہ لکہوایا تہا یعنی
کہ بمعائنہ روایتین مذکورہ ظاہر ہی کہ مصحف سی اونہون نی
نقل لکہوائی تہی اوس مین یہ لفظ مندرج نہین تہا پس واضح ہوگیا
کہ دونون ام المومنین قرآن مستند اول کو ناقص جانتی تہین اور
احتمال اختلاف قرارت بس بیجا کیونکہ دونون صاحبہ نی اہتمام
اس بات کا کیا تہا کہ جب لکہنی والا اس آیۃ پر پہنچی تو اون کو
خبر کردی اور بعد خبر اونہون نی لفظ وصلوۃ العصر کو اضافہ فرمایا
اگر قرارت موجودہ کو صحیح جانتین تو اوسمین بڑہانی کی کیا ضرورت تہی

[illegible]

الغرض جب تک اولیای مخاطب اس بات کو ثابت نہ کردین کہ
ام المومنین عائشہ وحفصہ قرآن متداول کی آیہ موجودہ کو بہی صحیح
جانتی تہین الزام سی بری نہین ہو سکتی ودونہ خرط القتاد
یہ بحث بہت طویل ہی اس جگہ اختصاراً اور ایک روایت کہ اسی صحیح
مسلم سی منقول ہوئی ذکر کرتا ہون باقی مطالب مباحث آتیہ مین آجاینگے
اور وہ روایت یہی ہی عن عائشة قالت كان فيما انزل من
القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس
معلومات فتوفي رسول الله صلعم وهي فيما تقرء
من القرآن ناظرین الفاظ فتوفی ومن القرآن کو ملاحظہ کرین
کہ صاف دلیل اسکی ہی کہ بعد وفات سرور کائنات صلعم الفاظ مذکورہ
منجملہ قرآن تلاوت ہوتی تہی بعض مخالفین نی اس طرح تاویل
کی کہ فيما تقرأ من القرآن بقراءة شاذة حالانکہ یہ تاویل
مضحکہ صبیان ہی کیونکہ اول تو قرارت شاذہ کی قید کہان سی آئی
قرینہ اوس کا کیا ہی دوسری بی بی عائشہ نی قرائۃ شاذہ کو من القرآن
کہہ کر سب کا سب متواتر کیونکر فرمایا کیا جناب موصوفہ قرارۃ شاذہ
کو قرآن متواتر سی تمیز نہین کر سکتی تہین وہ تو مجتہد تہین ضرور
جانتی ہونگی اور یہی جناب علامہ دہلوی صاحب تحفہ اثنا عشریہ
مین فرماتی ہین اسناد قول بتحریف کلام اللہ بامامیہ نیز کذب صریح

وبهتان محض ست چه در عدم وقوع تحریف در کلام الهی و عدم تبدیل
حرفی از آن بحرفی دیگر درمیان علمای امامیه خلافی نیست کافهٔ علمای
فرقهٔ حقه متفق اند برین که در کتاب الهی تحریفی واقع نشده سید الحکماء
میر محمد باقر داماد قدس سره در حاشیهٔ قبسات از مصنفات خود دعوی
اجماع بران کرده می فرماید والذکر الحکیم هو القرآن الکریم
قال الله تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون
والمراد حفظه عما تطرق الی الکتب السماویة
من قبله من التحریف والتبدیل بان یزاد فی التنزیل
ما لم ینزل الله سبحانه او یبدل او یحرف شیء منه
بغیره اما بحسب اصل تنزیله او بحسب نظمه وترتیبه
وهذا کله موضع وفاق بین الامة اجماعا انتهی و بعض
روایات که بظاهر خلاف مقصود ست مأول ست بتحریف معنوی چنانچه
حضرت امام ابی جعفر علیه السلام در رساله که بسعد خیر نوشته اند تصریح
بان معنی نموده می فرماید وکان من نبذهم الکتاب
ان اقاموا حروفه وحرفوا حدوده الحدیث بطوله
یعنی بود از پس پشت انداختن آنها کتاب را این که قائم داشتند
حرفهای کتاب را و تحریف کردند حدود آن را فاضل کاشی در وافی
می فرماید والمراد بالتحریف الواقع فی القرآن التحریف

فی المعنی دون اللفظ و با بیان مراد اجمالی که در روایات واقع شده مخل به مقصود نیست و بر طبق قاعدهٔ اصولیه مجمل را به مفصل حمل باید کرد بنا برین تقدیر آنچه در دعای صنمی قریش که در فلان کتاب واقع ست مراد ازان نیز تحریف در معنی ست و آنچه گفته که دعای مذکور را از شیوا اثنا عشریه می انگارند نیز افترای محض ست هیچیک از علمای امامیه دعای مذکور را از جملهٔ متواترات نشمرده و آنچه اشعار نموده که در روایات امامیه بجای من المرافق الی المرافق و بجای امة ازکی من امتکم ائمة ازکی من ائمتکم وارد و یافته محمول بر اختلاف قرأت و بر بیان تفسیر و تاویل تنزیل ست چه حروف جر بعضی بجای بعض دیگر گذاشته می شوند و تفسیر است با ائمه نیز استبعادی ندارد و اطلاق امة بر حضرت ابراهیم علی نبینا و علیه الصلوة والسلام در کلام الهی واقع ست قوله تعالی ان ابراهیم کان امة بر ائمهٔ معصومین علیهم السلام که نایبان حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم و وارثان علم او بودند نیز اگر اطلاق امت کرده شود مستبعد نیست ملا علی در شرح نخبة الفکر بعد بیان اینکه احمد بن حنبل و شافعی از صفات الائمه قبل آنقدر ست که قائم مقام عدد کثیری توانند شد می گوید ولذا سمیت مثل هذا الامام امة قال تعالی ان ابراهیم کان امة لانه یجتمع فیه من الکمالات ما لا یوجد متفرقا الا

فی جماعة ولذا قال الشاعر ؎ ولیس من اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحدٍ ۔ وقد قیل فی الحدیث المشهور
علیکم بالسواد الاعظم ای الاورع الاعلم انتہی
شیخ جلال الدین سیوطی در اتقان در بیان انواع قرارت میفرماید
الثالث احاد وھو ما صح سندہ وخالف الرسم و
العربیة اولم یشتھر الاشتھار المذکور ولا یقرأ بہ
وقد عقد الترمذی فی جامعہ والحاکم فی
المستدرک لذلک بابا اخرج فیہ شیئا کثیرا
صحیح الاسناد من ذلک ما اخرجہ الحاکم من
طریق عاصم الجحدری عن ابی بکرة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الخ ملخص کلام یہ ہی کہ جملہ امامیہ
متفق ہیں اس بات پر کہ قرآن شریف مین زیادتی اور تغیر
کلمہ بکلمہ دیگر نہین ہوا درباب نقصان قرآن شریف باہم مختلف
ہین صنادید علمای امامیہ مثل شیخ ابن بابویہ قمی و شیخ ابو جعفر
طوسی و سید مرتضی علم الہدی وغیرہم عدم نقصان کی قائل ہین
اون سب کا یہ اعتقاد ہی کہ قرآن شریف بزمان نبوت مجموع و مرتب
ہوا اور وہی قرآن بعینہ بی کم وکاست موجود و متداول ہی
اگرچہ عبارات علمای کرام رضوان اللہ تعالی علیہم سابقاً مفصل

نقل ہو چکی ہیں مگر بغرض مزید اطمینان ناظرین دو فقرے عبارت منقولہ کی بار دیگر نقل کرتا ہوں جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلعم مجموعاً مولفاً علی ما ھو علیہ الآن اور پھر یہ فاضل سید فرماتے ہیں کل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعاً مرتباً غیر منثور ولا مبثوث الخ و ملا محسن کاشی فرماتے ہیں وانہ (ای القرآن) حق من فاتحتہ الی خاتمتہ نؤمن بمحکمہ ومتشابہہ وخاصہ وعامہ ووعدہ ووعیدہ وناسخہ ومنسوخہ وقصصہ واخبارہ لایقدر احد من المخلوقین ان یاتی بمثلہ انہ بعینہ ما ھو بین الدفتین فی ایدی الناس الیوم ولیس باکثر من ذلک الخ اور ان علمای کرام کا یہ اعتقاد ہے کہ جو روایات موہم تحریف و نقصان ہیں مراد اوس سے تحریف معنوی ہے اور حذف کرنا حروف و آیات غیر متلو کا ہے کہ واسطے تاویل و اظہار معنی قرآن متلو کی ہمراہ تنزیل نازل ہوئی تھی چنانچہ جناب امام ابی جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے کان من نبذہم الکتاب ان اقاموا حروفہ وحرفوا حدودہ الخ اور بعض علمای امامیہ کہ نقصان قرآن شریف کے قائل ہیں کہتے ہیں

کہ قرآن شریف سات احرف پر نازل ہوا اور زمان نبوت اور شیخین
مین جس حرف پر جس کا جی چاہتا تہا پڑہتا تہا یا جو حرف اوسکو یاد تہا
موافق اوسکی تلاوت کرتا تہا اور اسی طرح سی موافق جس حرف کی
جس کسی کو مرغوب ہوتا تہا لکہتا تہا اسوجہ سی مصاحف مکتوبہ زمان
نبوت وخلافت شیخین مخالف رکہتی تہی مگر یہ تخالف من جانب اللہ
تہا کسی طرح لائق تشنیع نہین تہا اور یہ علماسی قائلین بنقصان قرآن
کہتی ہین کہ درینصورت جبکہ جناب ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم نے
واسطی تلاوت وتعلم وتعلیم ودرس وتدریس وتمسک وعمل اسی
قرآن متداول کی اختیار کیا ہی تو یہ قرآن متداول بہی فی الحقیقۃ
ماخوذ ائمہ معصومین علیہم السلام سی ہی چنانچہ کتاب احتجاج مین
یہ روایت طویلہ واقع ہی بقدر حاجت اوس سی نقل کی جاتی ہی
اقرآن کلہ ام فیہ ما لیس بقرآن فقال طلحۃ بل
قرآن کلہ قال ثم قال ان اخذتم بما فیہ نجوتم
من النار ودخلتم الجنۃ فان فیہ حجتنا وبیان
حقنا وفرض طاعتنا اور کتاب کافی مین روایت ہی تعلموا
القرآن فان القرآن یاتی یوم القیامۃ فی احسن
صورۃ اور اوسی کتاب مین ہی انہ سئل عن تنزیل
القرآن فقال اقرؤا کما علمتم بلاحظہ روایات مذکورہ

واضح کہ جناب ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین نے ہم کو اسی قرآن متداول
کی تلاوت وتعلیم وتعلم وتمسک وعمل کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ بھی بخوبی
واضح ہے کہ جو قرآن متداول سے ساقط کیا گیا وہ منجملہ اختلاف قرات
تھا اور تا ظہور قائم آل عبا اوس قرارت کا پڑھنا ممنوع ہے چنانچہ کلینی
نے کتاب کافی میں روایت کی ہے قال قرأ رجل علی ابی عبد اللہ
علیہ السلام حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأ الناس
فقال له ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن هذه
القراءة واقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم
علیہ السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب اللہ علی حده
بعضی مخالفین یہ شبہہ کرتے ہیں کہ جب بعض قرارت جو مصرح احکام متعہ
اور امامت ائمہ ہدی تھی ساقط ہو گئی تو اوسکو جناب علی مرتضی
علیہ السلام نے کیوں ساقط ہونے دیا جواب اوس کا موافق مذہب
قائلین نقصان یہ ہے کہ باعتراف شاہ عبد العزیز جناب امیر علیہ السلام
خاص اپنی لشکر سے اس قدر خائف تھے کہ الفاظ توریہ ارشاد فرماتے
اور جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اون سے اپنی
جان کا ڈر تھا درحالیکہ بقول شاہ صاحب حضرت حیدر صفدر کا
یہ حال تھا تو خوف احزاب ثلاثہ سے اگر بعض قرارت کی تلاوت جاری
نہ فرمائی تو کیا محل استعجاب ہے اور جا اصل معنی آیات قرآن مجید کی ہیں

انکو ہمیشہ جناب امیر و دیگر ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین تعلیم
فرماتی رہی اگر مخالفین اصل معنی کو نہ مانین اور کان نہ لگائین تو جہان
جاتا ہی سیدہی چلی جائین اور بسبب نقصان قرآن اس طرح بیان
کرتی ہین کہ جب شیخ ثالث خلیفہ ہوی تو انہون نی سب مصاحف
کو جو باختلاف سبعۃ احرف باہم مختلف تہی اور منزل من اللہ اور
واجب التعظیم تہی اونہین بر باد کر دیا اونہین سی قابل احراق
نہین تہا اور صحابہ و تابعین کے پاس موجود تہی جن کی وہ دن رات
تلاوت کیا کرتی تہی اور جن کو وہ تراویح مین پڑہتی تہی اور جن سی
وہ مسائل استخراج کیا کرتی تہی اون سب مصاحف کو جملہ صحابہ و
تابعین سی خواہ باہستگی و نرمی خواہ بدرشتی و سختی لیکر جلا ڈالا
اور ایک حرف کے سوا اختلاف قرارت باقی رکہا اور چہہ حرفون کے
اختلاف قرارت ساقط کیا اہل سنت وجماعت خود نقل کرتی ہین کہ
قرآن شریف سات احرف پر نازل ہوا تہا جناب خلافتمآب نی
ایک حرف کو باقی رکہا باقی چہہ حرفون کو معدوم کر دیا چنانچہ در باب
ثبوت نزول قرآن شریف کی سبعۃ احرف پر اور محو کر دینی عثمان بن
عفان کی چہہ احرف منزل من اللہ کو روایات ذیل نقل کرتا ہون
تا کسی کو کچھ شک و شبہ باقی نہ رہی صحیح مشکوۃ باب وفی
بعض النسخ باب اختلاف القرآن وجمع القرآن الفصل

الاول عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال سمعت
هشام بن حکیم بن حزام بکسر حای مهمله و تخفیف زای صحابیست
اسلام آورده روز فتح و از فضلای صحابه است چنانکه پدر او حکیم بن حزام
و پدر وی برادر زادهٔ ام المؤمنین خدیجه است رضی الله عنها گفت عمر
بن الخطاب شنیدم هشام بن حکیم را یقرأ سورة الفرقان میخواند
سورهٔ فرقان را علی غیر ما اقرأها بر وجهی مغایر آنچه میخوانم من آن
سوره را وکان رسول الله و بود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
اقرأنیها خوانانیده بود مرا آن سوره را فکدت ان اعجل
علیه پس چون آنچه من میخوانم آنحضرت خوانانیده بود و وی مخالف
آن میخواند نزدیک بودم من که شتابی کنم بروی و در اندازم در وی و
غضب کنم بروی ثم امهلته پس ترک دادم و گذاشتم او را و شتابی
نکردم حتی انصرف تا آنکه برگشت وی از قرارت و تمام کرد
ثم لببته بردائه پس انداختم ردای او را در گردن او و کشیدم
او را فی الصراح تلبیب گریبان گرفتن و کشیدن و خصوصیت لبب و لبه نحر
یعنی پیش سینه که آنجا ذبح می کنند فجئت به رسول الله پس آوردم
من او را نزد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم فقلت پس گفتم
یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی
غیر ما اقرأتنیها بدرستیکه من شنیدم این را که میخواند سورهٔ فرقان را

بر غیر وجهی که خوانانیدی تو مرا آن سوره را فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم پس گفت آنحضرت ارسله بهل او را ای هشام
فرمود اقرأ بخوان فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ پس خواند
هشام آن قرات را که شنیده بودم من او را که می خواند فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت پس گفت آنحضرت
همچنین فرو فرستاده شده است این سوره ثم قال لی اقرأ پس گفت آنحضرت
مرا بخوان فقرأت پس خواندم من چنانکه یاد داشتم فقال هکذا
انزلت پس اینجا نیز گفت همچنین فرو فرستاده شده است این سوره
پس چون فرمود که هکذا انزلت گفت ان هذا القرآن انزلت علی
سبعة احرف بدرستیکه این قرآن فرو فرستاده شده است بر
هفت حرف مراد هفت قرات یا هفت لغت ست و تحقیق این در کتاب العلم
گذشت فتذکر فاقرؤا ما تیسر منه پس بخوانید هرچه آسان باشد
از قرآن و هرچه خوش آید شما را متفق علیه واللفظ لمسلم وعن
ابن مسعود قال سمعت رجلا قرأ گفت عبد الله ابن مسعود شنیدم
مردی را که خواند یعنی بیک قرات وسمعت النبی صلی الله علیه
وسلم یقرأ خلافها و شنیدم آنحضرت را که میخواند مخالف آن قرات را
که خواند آن مرد فجئت به النبی پس آوردم آن مرد را نزد پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم فاخبرته پس خبر دادم آن حضرت را

بحقیقت حال فعرفت فی وجهه الکراهة پس شناختم من
در روی مبارک آنحضرت ناخوشی را از جہت جدال وخلاف فقال
پس گفت آن حضرت کلاکما محسن ہر دو شما نیک خوانندہ اید
فلا تختلفوا پس مختلف نشوید فان من کان قبلکم اختلفوا
فهلکوا پس بدرستی کہ کسانیکہ بودند پیش از شما اختلاف کردند
پس ہلاک شدند مراد باختلاف اینجا انکار یکی از وجوہ قرارت ست کہ
فرو فرستادہ شدہ است قرآن بران وقرارت ہمہ حق اند ہیچ یکی را
انکار نباید کرد و اگر یکی از انہا انکار کند انکار از قرآن کردہ باشد ولیکن
قرارت بعضی متواتر اند وبعضی احاد چنانکہ احادیث متواتر برین ہفت
قرارت ست کہ میخوانند وبعضی در دہ قرارت ادعای تواتر کنند و
تخصیص ہر قرارتی بقاری مخصوص بجہت اختیار واعتبار اوست آنرا
والا ہمہ راست رواه البخاری وعن ابی بن کعب قال کنت
فی المسجد فدخل رجل یصلی گفت ابی بن کعب بودم من در مسجد
پس در آمد مردی در حالیکہ نماز می کند فقرأ قراءة انکرتها
علیه پس خواند آن مرد قرارتی را کہ انکار کردم من آن قرارت را
بران مرد ثم دخل اٰخر فقرأ قراءة سوی قراءة صاحبه
پستر در آمد مردی دیگر پس خواند قرارتی را جز قرارت آن یار خود ظاہرا
این قرارت نزد ابی منکر نبود لہذا ذکر نکرد انکار را بروی فلما

قضينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله پس وقتی که
تمام کردیم نماز را در آمدیم همه به پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
و در بعضی نسخ فلما قضيا بلفظ تثنیه یعنی وقتی که تمام کردند آن دو مرد
نماز را فقلت ان هذا قرأ قراءة انكرتها عليه
پس گفتم من که این مرد خواند قرائتی را که انکار کردم آن را بر وی
ودخل آخر فقرأ سوى قراءة صاحبه و در آمد مردی دیگر
پس خواند غیر قرارت یار خود فامرهما النبي پس فرمود آن
دو مرد را پیغمبر صلی الله علیه وسلم که باز بخوانید فقرءا پس
خواندند آن دو مرد فحسن شانهما پس تحسین کرد آنحضرت
حال آن هر دو را و مقرر داشت قرارت هر دو را فسقط في قلبي
من التكذيب پس افتاد در دل من از تکذیب و انکار از جهت
تحسین و تقریر آنحضرت هر دو قرارت را بگمان آنکه کلام خدا یکی
باید که بر یک وجه باشد هر کسی هر طوری که خواند چون روا باشد
ولا اذ كنت في الجاهلية و نبود این تکذیب و انکار وقتی که
بودم در جاهلیت و این مبالغه است از جهت آنکه در جاهلیت جاهل
بود و وقوع تکذیب در ان حالت چندان مستبعد نبود و عظیم نبود
و بعد از حصول یقین و معرفت عظیم بود فلما رأى رسول الله
پس هنگامی که دید پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ما قد غشینی

چیزی که پوشیده بود گرفت مرا از وسواس شیطان که بسبب آن تکذیب و
انکار آورد ضرب فی صدری زد آنحضرت دست مبارک
خود را در سینهٔ من بجهت تصرف کردن در ازالهٔ وسواس و انکار
ففضت عرقا پس روان شد از من عرق و فیضان کثرت آب
چنانکه روان گردد و فضت بکسر و سکون ضاد وکانما انظر
الی الله فرقا و چنان بودم گویا که می بینم بسوی خدا از خوف
فرق بفتح فا و را ترسیدن فقال لی پس گفت آنحضرت مرا
یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرستاده شد
یا فرستاده فقال وحی بسوی من که بخوانم یا که بخوان قرآن را
بیک حرف ارسل بلفظ مجهول و معلوم هر دو روایت است اقرأ
بلفظ متکلم وارد و چون دیدم که قرات بریک حرف تنگ خواهد شد
بر امت فرددت الیه ان هون علی امتی پس مراجعت
کردم بدرگاه حق سبحانه که آسان گردان کار قرات را بر امت
و توسع کن بر ایشان فرد پس رد کرده شد یا رد کرد حق تعالی و
جواب داد وحی فرستاد الی الثانیة بسوی من بار دوم
که اقرأه علی حرفین بخوان قرآن را بدو حرف فرددت الیه
پس مراجعت کردم بسوی وی تعالی دیگربار ان هون علی امتی
که آسان گردان بر امت من و هنوز توسع کن فرد الی الثالثة

پس رد کرد و رجوع نمود حق سبحانه تعالی بسوی من بجواب وحی فرستاد
بسوی من سوم بار اقرأ علی سبعة احرف بخوان قرآن را بر
هفت حرف انتهی رواه مسلم وعن ابن عباس قال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال گفت ابن عباس که
آنحضرت گفت اقرأنی جبرئیل علی حرف خوانانید مرا جبرئیل
یعنی قرآن بوحی الهی نخست بر یک حرف یعنی بر یک لغت که لغت
حجازیست و عرب را هفت لغت بود معروف بفصاحت چنانکه در اول
کتاب در کتاب العلم گذشت فراجعته پس مراجعت کردم جبرئیل را
که عرض کند ببارگاه حق توسعه را فلم ازل استزیده پس همیشه بودم
که طلب زیاده می کردم یعنی مکرر طلب زیادت کردم ویزیدنی
و زیاده می کرد جبرئیل برای من حتی انتهی الی سبعة احرف
تا آنکه بانتها رسید تا هفت حرف این استزادت و زیادت در یک وقت
و در یک مجلس واقع شد یا آمد و رفت کردن جبرئیل و عرض حال ببارگاه
صمدیت بار را اوقات متعدده بود قال ابن شهاب گفت ابن شهاب
که زهری مشهور است و از اعلام علمای تابعین بود بلغنی ان تلك
السبعة الاحرف انما هی فی الامر تکون واحدا
رسیده مرا که آن هفت حرف نیستند آنها در امر دین مگر یکی یعنی متحد
و متفق اند لا تختلف فی حلال ولا حرام مختلف نمی شوند

ند ور حلال وند در حرام یعنی مرجع کل بمعنی واحدست اگرچه لفظا مختلف باشند
چه قرآت سبع متناقض نمی باشند وہمچنین لغات سبع که مراد بحروف اند
متفق علیه الفصل الثانی عن ابی بن کعب رضی الله عنه
قال لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل فقال
گفت ابی ابن کعب ملاقی شد آن حضرت جبرئیل را پس گفت یا جبرئیل
انی بعثت الی امة امیین بدرستی که من فرستاده شده ام
بسوی امتی که نا خوانندگانند خواندن و نوشتن نیاموخته اند منهم
العجوز الکبیر بعضی از ایشان پیرزنی کلان سال ست عجوز زن
مسن را گویند و در قاموس گفته عجوز مرد پیر و زن پیر و عجوزه بتانیث
واگر این لغت ردی غیر فصیح ست والشیخ الکبیر وبعضی
از ایشان پیرمردی کلان سال ست والغلام والجاریة
وبعضی از ایشان کودکانند و دخترانند غلام و جاریه در اصل بمعنی
کودک و دختر ست و بر غلامان و داهان که اطلاق می کنند بجهت
حقارت ایشان ست چنانکه فتا و فتاة می گویند زیراکه با ایشان
معامله پیران نمی کنند و توقیر و تعظیم نمی نمایند والرجل الذی
لم یقرأ کتابا قط وبعضی از ایشان مردیست که نخوانده است
کتاب را هرگز اگرچه آموخته باشد و علم آن داشته باشد قال گفت جبرئیل
یا محمد ان القرآن انزل علی سبعة احرف بدرستی که قرآن

فرو فرستادہ شدہ است بہفت لغت وہفت قرارت رواہ
الترمذی وفی روایۃ لاحمد ولابی داؤد ودر روایتی
مر احمد وابی داؤد را این زیادت آمد کہ قال گفت جبرئیل لیس
منہا الا شاف کاف نیست حرفی ازان حروف مگر آنکہ وی
شافی ست مر علتی را کہ در سینہا ست از کفر وجہل وکافی ست در
اعجاز وحجت بر صدق نبی وحقانیت دین والزام منکران معاندان
وفی روایۃ للنسائی ودر روایتی مر نسائی را ہمچنین آمدہ قال
گفت آنحضرت ان جبرائیل ومیکائیل اتیانی آمدند مرا فقعد
جبرئیل عن یمینی پس نشست جبرئیل جانب راستای من وقعد
میکائیل عن یساری ونشست میکائیل از جانب چپ من فقال
جبرئیل اقرأ القرآن علی حرف پس گفت جبرئیل اے محمد
بخوان قرآن را در حالی کہ بود قرارت جبرئیل بر یک حرف قال
میکائیل گفت میکائیل مر آنحضرت را استزدہ طلب زیادتی
بکن جبرئیل را یعنی بگو باوی کہ بر حرف دیگر ہم بخوان حتی بلغ
سبعۃ احرف تا رسید قرآن یا جبرئیل ہفت حرف را وکل
حرف شاف وکاف وہر حرف شافی وکافی ست در بیان تسبیح
شد وتنگی رفت واز قرارت تسہیل وتیسیر پذیرفت ہر قسمی ازاست کہ
مذکور شد می توانند خواند بخلاف آنکہ اگر تنگ می شد وبر تحریف می ماند

فافہم انتہی اِن روایات سی نزول قرآن شریف سات حرف پر بخوبی
ثابت ہوا اور مخفی نرہی کہ یہ سبعہ احرف غیر قرارات سبعہ کی ہین چنانچہ
ابن الجزری نی اقرار اس کا کیا ہی اور وہ جو بعض علمای اہل سنت نی
کہا ہی کہ مراد سبعہ احرف سی قرارات سبعہ ہین سیوطی نی اتقان مین
اس قول کو ضعیف کیا ہی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین تضعیف
اوسکی پائی جاتی ہی حیث قال وعن الخلیل بن احمد
سبع قراٰة وهذا اضعف الوجوه اب محو کرنا خلیفہ ثالث کا
چھہ حرف کو اور باقی رکھنا ایک حرف کا بیان کیا جاتا ہی شیخ
عبدالحق شرح مشکوٰة مین فرماتی ہین وعن انس بن مالك
ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان روایت ست از
انس کہ حذیفہ قدوم آورد بر عثمان رضی اللہ عنہم وکان یغازی
اهل الشام فی فتح ارمينية وبود حذیفہ کہ غزا میکرد با اہل شام
در فتح ارمینیہ بفتح ہمزہ وسکون را وکسر میم وسکون تحتانیہ اولی وکسر نون
وخفت تحتانیہ ثانیہ کذا فی کتاب المغنی ودر قاموس بکسر ہمزہ گفتہ از جامع الاصول
تثلیث ہمزہ نیز نقل کردہ اند وبتشدید یای ثانیہ نیز گفتہ اند واذربیجان
مع اهل العراق وغزا میکرد آذربیجان را با اہل عراق وآذربیجان
بمد ہمزہ وفتح ذال معجمہ وسکون را وکسر موحدہ وسکون تحتانیہ وجیم و
فتح موحدہ نیز آمدہ فافزع حذيفة اختلافهم فی القراءة

پس دہشت بسی آورد حذیفہ را اختلاف مردم در خواندن قرآن بلغات مختلفہ
کہ دران توسعہ رفتہ بود فقال حذیفة لعثمان پس گفت حذیفہ
عثمان را یا امیر المؤمنین ادرک ہذہ الامة قبل ان
یختلفوا فی الکتاب دریاب این امت را و دستگیری کن
پیش از انکہ اختلاف کنند در کتاب اختلاف الیہود
والنصاری مانند اختلاف کردن یہود و نصاری در کتاب خود
کہ ہرکدام تغییرہا دادند و تحریفہا کردند گفتہ اند کہ سبب آن بود کہ استحفاظ
محافظت ونگاہبانی کتاب ایشان را بایشان گذاشت چنانکہ
فرمود بما استحفظوا من کتاب اللہ لاجرم تغییرہا و تحریفہا بدان راہ یافت
و در شان قرآن مجید فرمود وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ خود حافظ ونگاہبان
این شد و بانگاہبانی وی تعالی تحمل و تغییر و تبدیل محال باشد
فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف
پس فرستاد امیر المؤمنین عثمان کسی را بسوی ام المؤمنین حفصہ کہ
بفرست بسوی ما آن صحیفہا را کہ پیش تست ننسخہا فی المصاحف
تا بنویسیم آنہا را در مصحفہای متعددہ ثم نردہا الیک پس باز پس گردانیم
آنہا را بسوی تو فارسلت بہا حفصة الی عثمان پس فرستاد
آن صحیفہا را حفصہ بسوی عثمان فامر زید بن ثابت پس امر کرد عثمان
زید بن ثابت را و عبد اللہ بن الزبیر و سعید بن العاص

وعبد الله بن الحارث بن هشام این صحابه را امر کرد و در بین
میان زید بن ثابت انصاری ست و باقی سه کس قریشی اند فنسخوها
فی المصاحف پس نوشتند آنها را در مصحفها وقال عثمان
للرهط القرشیین الثلٰثة وگفت عثمان مر گروه قریشیان را
که این سه تن بودند اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ
من القرآن چون اختلاف شود شما که قریشیانید و زید بن ثابت که او
انصاریست در چیزی از لغات قرآن فاکتبوه بلسان قریش
پس نویسید آنرا بزبان قریش فانما نزل بلسانهم زیراکه فرود
نیامده است قرآن مگر بزبان ایشان و لغت ایشان و سابقاً معلوم
شد که قرآن در اصل به لغت قریش فرود آمد و بالتماس آن حضرت
صلی الله علیه وسلم ترخیص یافت و رخصت آن شد که هر کس به لغت خود
بخواند الآن امیر المؤمنین عثمان باتفاق صحابه بخوف اختلاف و رفع
باسقاط آن لغات امر کرد و جمیع را قرارداد به لغت قریش و معنی این
معنی قول وی که بنویسید آنرا به لغت قریش ففعلوا پس کردند
این صحابه مذکورین این کار که عثمان فرمود حتی اذا نسخوا الصحف فی
المصاحف رد عثمان رضی الله عنه الصحف الی
حفصة تا آنکه وقتی که نقل برداشتند صحف را در مصاحف باز گردانید
عثمان آن صحف را بسوی حفصه وارسل الی کل افق

بمصحف مما نسخوا وفرستاد عثمان رضی الله عنه بسوی هر ناحیه از
دیار اسلام مصحفی را از آن مصاحف که انتساخ نمودند وافق بفتحتین وبضم
وسکون نیز آمده ناحیه وکرانه یا آنچه ظاهرست از کرانه آسمان که کواکب از آن
طلوع وغروب کنند وچون هر بلد را افقی دیگرست آفاق گفته شد بلاد ونواحی را

وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق

وامر کرد عثمان رض بآنچه بود جز آن مصاحف از قرآن در هر صحیفه یا مصحف تا که
سوخته شود یا پاره پاره کرده شود وظاهر اراد از صحیفه آن بود که در رقاع وغیرها
وجز آن بود و به مصحف آنچه نزد حفصه بود وتواند که شک راوی باشد یحرق
بجای حاء مهمله وخای معجمه هر دو روایت ست واول اکثرست ظاهر حدیث آنست
که آنچه نزد حفصه بود بعد از وفات وی رد کرده نیز سوختند واختلاف ست
در عدد مصاحف که فرستاد عثمان رضی الله عنه بآفاق مشهور آنست که پنج بود
وابو داود گفته شنیدم ابا حاتم سجستانی را که گفت هفت مصحف بود که فرستاد
آنها را بمکه وشام ویمن وبحرین وبصره وکوفه ونگاه داشت یکی را بمدینه
انتهی ہر چند کمترین نے اس مطلب کو کہ
قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا تھا اور خلیفہ ثالث نے چھ حرف
ساقط کرکے ایک حرف پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ کم استعداد لوگوں کو بھی
فائدہ ہو شرح مشکوٰۃ سے بخوبی ثابت کیا مگر چونکہ جناب [illegible]
طالب ثراہ نے اس بحث کو کتاب [illegible] شیعہ [illegible]

ذکر روایات مذکورہ وغیرہا کی بہ تحقیق تمام تحریر فرمایا ہی واسطی مزید
فائدہ کی عبارت کتاب مذکور بھی نقل کی جاتی ہی اور وہ یہ ہی
ونیز وقوع اختلاف در قرارت بنابر آنچہ از احادیث اہل سنت مستنبط
می شود این ست کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ در صدر
اسلام بجہت تسہیلات جہت تسہیل قرارت بر کافہ انام خاص و عام کہ
اکثر آنہا عامی بودند تلاوت کلام مجید بر یک نہج بر آنہا متعسر بود
وبجہت وجوہ ومصالح کہ برای اقدس انور حضرت خیر البشر علیہ وآلہ
صلوات اللہ الملک الاکبر اقتضای آن فرمودہ بود مردم را بانحای
مختلفہ کلام اللہ تعلیم فرمودہ بودند وہر یک از اصحاب بر وجہی کہ
آنحضرت اورا تعلیم فرمودہ بودند بتلاوت کلام ودرس وتدریس آن
اشتغال داشت واز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درین باب مجاز
بودند وروایات بسیار برین معنی دلالت دارد از انجملہ ترمذی باسناد خود
روایت کردہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جبرئیل
انی بعثت الی امۃ امیین منہم العجوز والشیخ
الکبیر والغلام والجاریۃ والرجل الذی لم یقرأ
کتابا قط فقال لی یا محمد ان القرآن انزل علی
سبعۃ احرف بخاری در صحیح خود در باب ما انزل القرآن
علی سبعۃ احرف باسناد خود از ابن شہاب روایت کردہ

قال حدثني عروة بن الزبير ان المسور بن مخرمة
وعبد الرحمن بن عبد القاري اخبراه انهما
سمعا عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن
حكيم يقرأ سورة الفرقان في حيوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاستمعت بقراءته فاذا هو
يقرأ على حروف كثيرة لم يقرأنيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكدت اساوره في الصلوة
فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت من
اقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال اقرأنيها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت
فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اقرأنيها
على غير ما قرأت فانطلقت به اقوده الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني سمعت
هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرأنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله اقرأ
يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك انزلت
ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي اقرأني فقال

رسول الله صلی الله علیه وسلم کذلک انزلت
ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا
ما تیسر منه مسلم وترمذی وابوداؤد ومالک در موطا ونسائی
نیز این حدیث را روایت نموده اند ابن اثیر در جامع الاصول از
مسلم وترمذی وابوداؤد ونسائی روایت کرده ما هذا
لفظه ابی بن کعب قال کنت فی المسجد فدخل
رجل یصلی فقرأ قراءة انکرتها ثم دخل اخر فقرء
قراءة سوی قراءة صاحبه فلما قضینا الصلوة
دخلنا جمیعا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت ان هذا قرأ قراءة انکرتها علیه فدخل
اخر فقرأ سوی قراءة صاحبه فامرهما النبی
صلی الله علیه وسلم فقرأ فحسن النبی صلی الله
علیه وسلم شانهما فسقط فی نفسی من التکذیب
ولا اذ کنت فی الجاهلیة فلما رای رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما قد غشینی ضرب فی صدری
ففضت عرقا وکانما انظر الی الله عزوجل فرقا
فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی
حرف فرددت الیه ان هون علی امتی فرد

الی الثانیۃ ان اقرأ علی حرفین فرددت الیہ ان
هون علی امتی فرد الی اقرأ علی سبعۃ احرف
ذلك بكل ردہ رددتكها مسألة تسألنیها فقلت
اللهم اغفر لامتی اللهم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ
لیوم یرغب الی الناس كلهم حتی ابراهیم
وفی روایۃ اخری قال ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم كان عند اضاءۃ بنی غفار فاتاہ جبرئیل
علیہ السلام فقال ان اللہ یامرك ان تقرأ امتك
القران علی حرف فقال اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ
وان امتی لا یطیق ذلك ثم اتاہ الثانیۃ فقال ان
اللہ یامرك ان تقرأ امتك القران علی حرفین فقال
اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا یطیق
ذلك ثم جاءہ الثالثۃ فقال ان اللہ یامرك ان تقرأ
امتك القران علی ثلثۃ احرف فقال اسال اللہ
معافاتہ ومغفرتہ ان امتی لا یطیق ذلك ثم جاءہ
الرابعۃ فقال ان اللہ یامرك ان تقرأ امتك القران
علی سبعۃ احرف فایما حرف قرأوا علیہ فقد اصابوا
هذہ روایۃ مسلم وفی روایۃ ابی داؤد مثل

الرواية الثانية الى قوله في اول مرة لا يطيق
ذلك فقال ثم اتاه ثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ
سبعة احرف قال ان الله يامرك ان تقرأ على
امتك على سبعة احرف فايما حرف قرؤا عليه
فقد اصابوا وفي اخرى له قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا ابي اني اقرئت القرآن
فقيل لي على حرف او حرفين فقال الملك الذي معي قل
على حرفين فقيل على حرفين او ثلث فقال الملك الذى
معي قل على ثلث قلت على ثلث حتى سبعة ثم قال
ليس منها الا شاف كاف ان قلت سميعا عليما
عزيزا حكيما ما لم تختم اية عذاب برحمة واية رحمة
بعذاب واخرج النسائى الرواية الثانية من
روايتى مسلم وله في اخرى قال اقرأني رسول الله
صلى الله عليه وسلم سورة فبينا انا جالس في
المسجد اذ سمعت رجلا يقرأ بخلاف قراءتي فقلت
من علمك هذه السورة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت لا تفارقني حتى ناتي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاتيت فقلت يا رسول

الله ان هذا خالف قراءتی فی السورة التی علمتنی
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأها ابی
فقرأتها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
احسنت ثم قال للرجل اقرأها فخالف قراءتی فقال
له رسول الله صلی الله علیه وسلم احسنت ثم
قال رسول الله یا ابی انزل علی سبعة احرف کلها
کاف شاف وفی اخری له ماحاك فی صدری
منذ اسلمت الا انی قرأت آیة وقرأها اخر قرأنیها
رسول الله فاتیت النبی فقلت یا رسول الله اقرأتنی
آیة کذا وکذا قال نعم فقال الاخر الم تقرأنی
آیة کذا وکذا قال نعم قال ان جبرئیل ومیکائیل
اتیانی فقعد جبرئیل عن یمینی ومیکائیل عن یساری
فقال جبرئیل اقرء القرآن علی حرف وقال میکائیل
استزده حتی بلغ سبعة احرف کل حرف شاف
کاف نیز ابن اثیر از بخاری ومسلم روایت کرده ابن عباس
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقرأنی
جبرئیل علی حرف فراجعت فزادنی فلم ازل استزیده

بلغنی ان تلک السبعۃ الاحرف لایختلف فی حلال
ولا حرام نیز بخاری تخریج نمودہ ابن مسعود انہ سمع
رجلا یقرأ اٰیۃ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرء علی خلاف ذلک قال فاخذت بیدہ
فانطلقت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکرت ذلک لہ فعرفت فی وجھہ الکراھۃ
وقال اقرؤا فکلا ھما محسن ولا تختلفوا فان من
کان قبلکم اختلفوا فھلکوا نیز بخاری روایت کردہ ابن
عباس قال قال عمر ابی اقرأنا وانا لندع من لحن
ابی وابی یقول اخذت من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلا اترکہ لشئ وقال اللہ ما ننسخ من
اٰیۃ او ننسھا نیز از بخاری ومسلم روایت کردہ عن علقمۃ
قال کنا بحمص فقرأ ابن مسعود سورۃ یوسف فقال
رجل ما ھکذا انزلت فقال عبد اللہ بقرأتھا
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
احسنت فبینا ھو یکلمہ اذ وجد منہ ریح
الخمر فقال اتشرب الخمر وتکذب بالکتاب
... قد وقع عند الطبر...

من طریق اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابیہ
عن جدہٖ قال قرأ رجل فغیر علیہ عمر فاختصما
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل
الم تقرأنی یا رسول اللہ قال بلیٰ قال فوقع فی صدر
عمر شیٔ عرفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی وجہہ قال فضرب فی صدرہ وقال ابعد شیطانا
قالها ثلاثا ثم قال یا عمر القرآن کلہ صواب
ما لم یجعل رحمۃ عذابا او عذابا رحمۃ طبرانی از زید
بن ارقم روایت کردہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأنی ابن مسعود
سورۃ واقرأنیها زید بن ثابت واقرأنیها ابی بن کعب
فاختلف قراءتهم فبقراءۃ ایهم اخذ فسکت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الی جنبہ
فقال علی لیقرأ کل انسان منکم کما علم فانہ حسن
جمیل نیز ابن حبان وحاکم از ابن مسعود روایت کردہ اند اقرأنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ من الحم
فرحت الی المسجد فقلت لرجل اقرأها فاذا هو
یقرأ حروفا ما اقرأها فقال اقرأنیها رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم فانطلقنا الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاخبرنا فتغیر وجهه فقال
انما اهلک من کان قبلکم الاختلاف ثم
اسر الی علی شیئا فقال علی ان رسول الله صلی
الله وسلم یامرکم ان یقرأ کل رجل منکم
کما علم قال فانطلقنا فکل رجل منا یقرأ حروفا
لا یقرأها صاحبه و درمیان علماء خلاف واقع ست که
مراد از سبعة حرف چیست ابو حاتم سی و پنج وجه ذکر کرده چنانچه
در فتح الباری نقل از و نموده ابن قتیبه عدد مذکور را بر انواع
اختلاف قرات حمل فرموده وجوه اختلاف قرات را در سبعة
منحصر ساخته در فتح الباری شرح باب انزل القرآن علی سبعة
احرف می فرماید قد حمل ابن قتیبة وغیره العدد
المذکور علی الوجوه التی یقع بها التغایر فی سبعة
اشیاء الاول ما یتغیر حرکته ولا یزول معناه
ولا صورته مثل ولا یضار کاتب ولا شهید
بنصب الراء ورفعها الثانی ما یتغیر بتغیر
الفعل مثل بعد بین اسفارنا وباعد بین اسفارنا
بصیغة الطلب والفعل الماضی الثالث

ما يتغير بنقط بعض الحروف المهملة مثل ننشرها
بالراء والزاء الرابع ما يتغير بابدال الحرف بغريب
من مخرج الاخر مثل طلح منصود في قراءة علي وطلح
منضود الخامس ما يتغير بالتقديم والتاخير
مثل وجاءت سكرة الموت بالحق في قراءة
ابي بكر الصديق وطلحة بن مصرف وزين العابدين
وجاءت سكر الحق الموت السادس ما يتغير
بزيادة ونقصان كما تقدم في التفسير
عن ابن مسعود وابي الدردا والليل اذا يغشى
والنهار اذا تجلى والذكر والانثى هذا في
النقصان اما في الزيادة كما تقدم في التفسير
تبت يدا ابي لهب في حديث ابن عباس
وانذر عشيرتك الاقربين ورهطك منهم
المخلصين والسابع ما يتغير بابدال الكلمة
بكلمة ترادفها مثل العهن المنفوش في قراءة
ابن مسعود وسعيد بن جبير كالصوف المنفوش
صاحب فتح الباری فرموده بذا وجه حسن ابو الفضل رازی تخصیص
قول ابن قتیبه نموده می فرماید الکلام لا یخرج عن سبعة اوجه

فی الاختلاف الاول اختلاف الاسماء من افراد و
تثنیة وجمع وتذکیر وتانیث الثانی اختلاف
تصریف الافعال من ماض ومضارع وامر الثالث
وجوه الاعراب الرابع النقص والزیادة الخامس
التقدیم والتاخیر السادس الابدال السابع
اختلاف اللغات کالفتح والامالة والترقیق و
التفخیم والادغام والاظهار ونحو ذلک انتهی بالجمله
ازین روایات که از کتب معتبرهٔ اهل سنت منقول شد بوضوح پیوست
که بمطابق این روایات در عهد کرامت مهد آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم هر یکی از اصحاب بهیچی که از آن حضرت تلقی بود تلاوت کتاب
خدا مینمود و اکثر آن قراتها با هم اختلاف داشتند بعد از ارتحال آنحضرت
تا زمان عثمان عمل اصحاب نیز برین نهج استمرار داشت و اقتصار
بر یکی قرات نمی نمودند تا آنکه جناب خلافت مآب ایشان اقتضای
آن کرده که قرآن را جمع کرده بر قرات زید اقتصار نموده و نسخ مصاحف را
از اصحاب طوعا و کرها گرفته بجهت معتقد را که در مصاحف اصحاب بود
القا و اسقاط نمود و آن مصاحف را که مخالف قرات این جناب بود
غرق و حرق نمود یعنی پاره کرده بسوخت و صحیح بخاری روایت
کرده حدثنا ابن شهاب ان انس بن مالک حدثه ان

حذیفة بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اهل الشام فی فتح ارمنیة واذربیجان مع اهل العراق فافزع حذیفة اختلافهم فی القراءة فقال حذیفة لعثمان یا امیر المؤمنین ادرك هذه الامة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیهود والنصاری فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا الصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیك فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد الله بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحرث بن هشام فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان للرهط القرشیین الثلاثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق وفی فتح الباری تحته قوله وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق فی روایة الاکثر ان یخرق بالخاء المعجمة وللمروزی بالمهملة ورواه الاصیلی بالوجهین والمعجمة اثبت فی

رواية الاسماعيلي ان يمحا او يحرق وقد وقع في رواية
شعيب عند ابي داؤد والطبراني وغيرهما وامرهم
ان يحرقوا كل مصحف يخالف المصحف الذي ارسل به
قال فذلك زمان حرقت المصاحف بالعراق بالنار
وفي رواية بكر بن الاشج فامر بجمع المصاحف فاحرقها
ثم ثبت في الاخبار التي كتب ومن طريق مصعب
ابن سعد قال ادركت الناس متوافرين حين احرق
عثمان المصاحف فاعجبهم ذلك او قال ولم ينكر منهم
احد وفي رواية ابي قلابة فلما فرغ عثمان من المصحف
كتب الى اهل الامصار اني قد صنعت كذا وكذا
ومحوت ما عندي فامحوا ما عندكم والمحو اعم من
ان يكون بالغسل والتحريق واكثر الروايات صريحة
في التحريق هو الذي وقع ويحتمل وقوع كل منهما بحسب
ما راى كل من بيده شيء من ذلك وقد جزم عياض بانهم
غسلوها بالماء ثم احرقوها مبالغة في اذهابها وقال
ابن عطية الرواية بالحاء المهملة اصح وهذا الحكم
هو الذي وقع في ذلك الوقت واما الان فالغسل
اولى لما دعت الحاجة الى ازالته وقوله امر بما سواه

ای ما سوی المصحف الذی استکتبه والصحائف
التی نقلت منه وسوی المصحف الذی کانت
عند حفصة وردها الیها ولهذا استدرک مروان
الامر بعدها واعدمها ایضا خشیة ان یقع لاحد
منها توهم ان فیها ما یخالف المصحف الذی استقر
علیه الامر لما تقدم انتهی جب یہ تفصیل جمیل عقیدہ امامیہ
کی نسبت قرآن مجید مروج کی کہ جس کا مجمل یہ ہی کہ قول راجح اور مذہب
مشاہیر علما ی متقدمین و متاخرین یہ ہی کہ قرآن الآن کما کان
ہی اور قول مرجوح اور مذہب بعض علما کا یہ ہی کہ قرآن مین کچھ
نقصان ہوا لیکن نہ ایسا کہ مانع و منافی عمل کا اس قرآن پر ہو
بیان ہوئی تو اب اعتقاد حضرات اہل سنت کا بسبیل اختصار
لکھا جاتا ہی کہ غلط و خطا و زیادت و نقصان و تغیر و تبدیل
و عدم تواتر و تقدیم و تاخیر و نزول حسب کلام و رای اصحاب
یہ سب چیزین حسب روایات کتب معتبرہ ان حضرات کی کلام اللہ
مین موجود ہین ہر چند کہ اکثر انمین سی سابقا بیان ہو گئی مگر اس
مقام پر بھی بطرز شائستہ و طور بایستہ مفصلا زیب تحریر ہوتی ہین
اولا غلط و خطا جناب امام المتکلمین کاسر اعناق مخالفین جناب
مولوی سید محمد حسین صاحب استقصاء الافحام مین فرماتی ہین

واز ہمہ لطیف تر آن ست کہ این حضرات اکتفا بر محض اخراج روایات
وقوع نقصان سور وآیات والفاظ وتبدیل وتغییر در قرآن نفرمودہ
در اخراج روایات عدیدہ مصرحہ بوقوع غلط وخطا در قرآن شریف
ہم می کوشند وباز بمقابلہ اہل حق حشیم از انصاف می پوشند ودر
روایات اتباع عترت طاہرہ می خروشند علامہ دہلوی فرمودہ کہ
ثعلبی در تفسیر وابن قتیبہ در کتاب المشکل روایت کردہ اند ان
عثمان قال فی قوله تعالی ان ھذان لساحران فی
القران لحنا فقال رجل صحح ذلک الغلط فقال دعوہ
فانه لا یحلل حراما ولا یحرم حلالا ودر بعض روایات
این عبارت واقع ست قال عثمان ان فی المصحف
لحنا وسیقیمه العرب بالسنتهم فقیل له الا تغیرہ
فقال دعوہ فلا یحلل حراما ولا یحرم حلالا وبغوی
در تفسیر معالم التنزیل در اثنای تفسیر کریمہ لکن الراسخون
فی العلم منهم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک
وما انزل من قبلک والمقیمین الصلوة می فرماید
واختلفوا فی وجه انتصابه فحکی عن عائشة وابان
ابن عثمان انه غلط من الکاتب ینبغی ان یصلح
ویکتب والمقیمون الصلوة وکذلک قوله فی سورة

المائدة ان الذين امنوا والذين هادوا والصائبون
وقوله ان هذان لساحران قالوا ذلك خطاء من
الكتاب وقال عثمان رض ان فى المصحف لحنا و
ستقيمه العرب بالسنتها فقيل له الا تغيره
فقال دعوه فانه لا يحلل حراما ولا يحرم حلالا
انتهى ما فى النزهة ودر درمنثور مذكورست اخرج ابن
ابى داؤد عن عبد الاعلى بن عبد الله بن عامر
القرشى قال لما فرغ من المصحف اتى به عثمان فنظر
فيه فقال قد احسنتم واجملتم ارى شيئا من لحن
ستقيمه العرب بالسنتها قال ابن ابى داؤد
وهذا عندى يعنى بلغتها فينا والا فلو كان فيه
لحن لا يجوز فى كلام العرب جميعا لما استجاز
ان يبعث الى قوم يقرؤنه واخرج ابن ابى داؤد
عن عكرمة قال لما اتى عثمان بالمصحف راى فيه
شيئا من لحن فقال لو كان المملى من هذيل و
الكاتب من ثقيف لم يوجد فيه هذا واخرج
ابن ابى داؤد عن قتادة ان عثمان لما رفع اليه
المصحف فقال ان فيه لحنا ستقيمه العرب بالسنتها

واخرج ابن ابی داؤد عن یحیی بن یعمر قال قال
عثمان ان فی القرآن لحنا وسیقیمه العرب بالسنتها
ودر اتقان از ابو عبید نقل کرده حدثنا حجاج عن هارون
بن موسی اخبرنی الزبیر بن الخریت عن عکرمة
قال لما کتبت المصاحف عرضت علی عثمان فوجد
فیها حروفا من اللحن فقال لا تغیروها فان العرب
ستغیرها او قال ستعربها بالسنتها لو کان
الکاتب من ثقیف والمملی من هذیل لم یوجد فیه
هذه الحروف اخرجه من هذه الطریق ابن الانباری
فی کتاب الرد علی من خالف مصحف عثمان
وابن اشتة فی کتاب المصاحف ثم اخرج ابن الانباری
نحوه من طریق عبد الاعلی بن عبد الله بن عامر
وابن اشتة نحوه من طریق یحیی بن یعمر ودر تفسیر فقیه
ابو اللیث سمرقندی صاحب بستان العارفین که از قدمای
معتبرین اهل سنت است ومناقب جلیله ومحامد جمیله او در اعلام الاخیار
کفوی وغیر آن دیدنی باشی مذکور است قال ای ابو عبید
وروی عن عثمان رضی الله عنه انه عرض علیه
المصحف فوجد فیه حروفا من اللحن فقال لو کان

الکاتب من ثقیف والمملی من هذیل لم یوجد فیه
هذه الحروف وحضرات اهل سنت در جواب روایات لحن
الحان عجیبه سرائیده ونغمات لطیفه مترنم گردیده السنه خود را بهفوات
طرفه آلوده وابواب تاویل وتسویل کشوده خواسته اند که حتی الامکان
اماطت شوکت نقیصت قول بوقوع لحن در قرآن از حضرت عثمان
بفرمایند وهم راه تصحیح دعاوی خویش درباره قرآن شریف پیمایند
لیکن ره بجائی نمی برند فان السائر علی غیر المنهج لا یزیده
کثرة السیر الا بعدا ابن روزبهان در جواب علامه حلی
که روایت ثعلبی نقل فرموده از حل اشکال لزوم طعن اطلاق لحن
بر قرآن باعجز وزبونی دست وگریبان شده از راه سراسیمگی
واضطراب بهرین وسوسه مختصر قناعت می کند ومی گوید واما
عدم تصحیح لفظ القرآن لانه کان یجب علیه
متابعة صورة الخط وهکذا کان مکتوبا فی
المصاحف ولم یکن التغییر له جائزا فترکه لانه
لغة بعض العرب انتهی سبحان الله از تماشای طرز غفلت
نمودن واز بناهی اعضال چشم پوشیدن ودست بدامن تزیین
کلام مهمل زدن کار همین حضرات ست کلام در اطلاق لحن غلط
بر کلام الهی ست وابن روزبهان از آن در گذشته وجه غیر صحیح

عدم تصحیح آن بیان می کند ولنعم ما افاده العلامة الشوستری
فی جوابه حیث قال واما ما ذکره فی اصلاح اطلاق
عثمان اللحن علی القرآن فلا یصدر الا عن مجوج
مبهوت فان المصنف اعترض علی عثمان باطلاق
علی القرآن اشتماله علی اللحن المذموم المخل بالفصاحة
وهذا الناصب یغمض العین عن جواب هذا
الذی هو محط الطعن ویتعرض بوجه ترک عثمان
لتغییره واصلاحه بقوله دعوه الخ وما اشبه جوابه
هذا بما اجاب به اهل خراسان عما عن
سوال اهل ما وراء النهر بان النبال اذا اراد
استعلام استقامة النبل واعوجاجه لم یغمض
احد عینیه وبان الطیر المسمی باللق لق اذا
قام لم یرفع احدی رجلیه فاجاب اهل خراسان
بان النبال انما یغمض احدی عینیه لانه لو اغمض
العین الاخری لا یری شیئا والطیر المذکور انما
یرفع احدی رجلیه لانه لو رفع الرجل الاخری
لسقط علی الارض فلیضحک اولیاء کثیرا من
العجب ان عثمان صرح بان تلک العبارة من القرآن

لا تقبل الاصلاح وانه لا حاجة الی اصلاحه لعدم
تحليله حراما وتحريمه حلالا وهذا الناصب المروانی
الذی غلب عليه هواء عثمان لما علم ان ما قاله
عثمان طعن لا مدفع له عدل عن دفعه عنه
وقال تركه لانه كان لغة بعض العرب فاذكروا لغة
هو الوجه الذی ذكره العلماء لدفع وهم عثمان
لا لدفع الطعن عنه وانی يندفع الطعن عنه
بذلك ولو كان عثمان عالما بموافقة ذلك
للغة بعض العرب كيف صح له مع كثرة حيائه
عند القوم ان لا يستحيی من الله ويطلق علی
بعض كلماته التامات انه لحن وخطاء فی القول
مع ظهور ان بعض الفاظ القرآن وارد علی
لغة قريش وبعضها علی لغة بنی تميم وبعضها
علی لغة غيرهم انتهی حقير می گويم كه نهايت عجيب
است كه اين روزبهان می گويد كه وجه عدم تصحيح عثمان اين لحن را
آن است كه در مصاحف همچنين نوشته بود واو را تغير آن جائز
نبود حالانكه در بعض روايات سابقه بتصريح گذشت كه حضرت
عثمان نسبت تغير مصاحف بحضرتش كرده اند ونيز از جميع اين روايات

مستفاد است که حکم عثمان به لحن در مصاحف سابقه که پیش از زمان او
نوشته شده نبود بلکه هرگاه در زمان او مصاحف نوشته شده براو
عرض کردند این ارشاد نمود پس تعجب است که فضل ابن روزبهان
اتباع این کاتبین را بر جنابش لازم می داند و اگر این روایات
محمول بر تعدد واقعه نمایند فهو کالمهرب من المطر والوقوف
تحت المیزاب کما لا یخفی علی اولی الالباب
زیرا که برین تقدیر واضح خواهد شد که جناب عثمان بر مصاحفی که در
زمان جناب رسالتمآب صلی الله علیه و آله و سلم یا شیخین نوشته شده
زبان طعن دراز فرمودند و آنرا متصف به لحن دانستند و فاضل رشید
در شوکت عمریه از افادات اسلاف خود غفلت ورزیده آهنگ تجیبه
بر داشته و کلامی غریب در این ساخته حیث قال و آنچه گفته است که
ام صدق عربیت خلیفه ثالث است که حکم به لحن و غلط بودن قول
حق تعالی ان هذان لساحران سحره فرمودند الخ جوابش آنکه قرائت
حضرت عثمان درین کریمه ان هذین لساحران بود چنانچه قرائت
حضرت عائشه و ابن زبیر و سعید بن جبیر و حسن و غیرهم همین است
پس نزد ایشان قول حق تعالی ان هذین لساحران باشد نه ان
هذان لساحران تا متوجه شود بر ایشان طعن حکم لحن در قول حق تعالی
حضرت عثمان ترجیح قرائت خود بر قرائت دیگران بموافقت قرائت خود

با محاوره متعارفه عرب و لزوم لحن آن بر قرارت دیگران نموده اند
پس استدلال حضرت عثمان را که بر ترجیح قرارت خود و مرجوحیت قرارت
دیگران بلزوم لحن بر قرارت دیگران بطوریکه اصحاب آن قرارت
محتاج بطرف توجیهات آن شده اند قائم نموده اند تخطیه در قرآن
نامیدن از عجائب اشکالات باشد آری اگر قرارت حضرت عثمان
ان هذان لساحران می بود با وجود آن ایشان بر آن قرارت
اعتراض می نمودند البته شبهه صاحب رساله که به تبعیت علمای خود
وارد کرده است بر ایشان متوجه می شد و لیس فلیس امام رازی
در تفسیر کبیر در تفسیر کریمه مذکوره می فرماید القراءة المشهورة
ان هذان لساحران ومنهم من ترك هذه القراءة
وذكروا وجوها احدها قرأ ابو عمرو وعيسى بن
عمران هذين لساحران قالوا وهى قراءة عثمان
وعائشة وابن الزبير وسعيد بن جبير والحسن بعد
ذکر این قرارت نقل کرده بعد ازان فرموده وروى عن عثمان
انه نظر فى المصحف فقال ارى فيه لحنا وستقيمه
العرب بالسنتها انتهى ما اردنا نقله انتهى و این
کلام افادت نظام فاضل رشید که در مقابله اهل حق گفته و البته
مقبول طبائع بدائع این حضرات خصوصا جناب مخاطب که طوق عقیدتش

درگردن انداخته وبرشید المتکلمین اوراخطاب ساخته باطراء ومبالغه
در مدائح ومناقبش جابجا درمصنفات خود پرداخته صحیح ست وقبول
حکم حضرت عثمان بوقوع لحن وغلط درین قرآنی که متعارفست فیه
المطلوب زیراکه مقصود ما درین مقام زیاده ازین نیست که نزد ائمه
اهل سنت بعض الفاظ این قرآن که متعارفست ومشهور غلط
وخطاست وبآن دفع تشنیع از اهل حق که در طرق ایشان روایات
تحریف وتصحیف قرآن وتبدیل کلمه از ان بکلمه واقع شده حاصلست
ولله الحمد علی ذلک وحیرتم می رباید که فاضل رشید باوصف آنکه
درینجا راه قبول وتصدیق حکم عثمان بوقوع لحن در آیهٔ ان هذان
لساحران که در قرآن متعارف موجودست پیش گرفته بلکه خود آنرا
از تفسیر کبیر نقل فرموده بازاء یفلح لطائفة المقال بجواب جناب مصنف
جائی که ارشاد فرموده لیکن از ایشان چه عجب که لغویت کلام الهی
معنی هم مانند وقوع لحن لفظاً تجویز نمایند استغراب واستعجاب را
از حد گذرانیده کلمات حیرت سمات بر زبان آورده بلکه از داب
علما بر آمده راه کذب وبهتان صریح پیش نظر نهاده مثل جناب مخاطب
نسبت تحقیر وتوهین کلام الهی باهل حق داده چنانچه می فرماید
سبحان الله کسانیکه قرآن شریف را بجهت ترتیب عثمانی وحکم
تقدیم پارینه می انگارند وبا حفظ وضبط قراءت آن وترتیب کلام کثیره

مستخرجه از آن وتقنین قوانین برای اصول تفسیر کاری ندارند
بلکه آن را مغیّر ومحرّف می پندارند در حق اشخاصی که بجان ودل
خادم آن هستند وخدمت آن را سرمایهٔ سعادت ووسیلهٔ نجات
دانسته بانجا رسیدن بعمل آورده باشند کلمهٔ طعن بهمین طریق تشنیع
معکوس بر زبان رانند بالجمله عدم نسبت وجود حکم بوقوع لحن لفظی در
قرآن شریف بطرف کتابی از کتب اهل سنت در مقام مناظره
با وجود ادعای وقوع آن بر مذهب ایشان خصوصاً در صورت
سبق وعدهٔ موثقه بر لزوم ذکر شواهد بهر ادعاهای عجیبهٔ ایشان
از لطائف نمایان الخ بر ارباب بصیرت مخفی نیست که نسبت
پنداشتن قرآن شریف در حکم تقویم پارینه وکاری نداشتن
بحفظ وقرائت آن الی غیر ذلک باهل حق که فاضل رشید از راه
بیخودی واز جا رفتگی تفوه بآن نموده بهتانی ست بس عجیب
که بر اطفال وصبیان هم مخفی نمیتواند شد فکیف علی العقلاء والافاضل
وصدور مثل این دروغ بی فروغ از جهال وعوام هم مستبعد چه جا
از اهل علم خصوصاً کسانی که مقتدای اعیان ومشار الیهم
بالبنان باشند لیکن کار این حضرات همین است که چون در جواب
الزامات متینهٔ اهل حق عاجز ودرمانده می شوند وغیظ وغضب
مستولی می گردد ایشان را از جا می برد وبهر سو که میخواهد می کشد

پس بهتانهای غریب و افترا آت شگفت بر زبان می آرند و آنرا
مقابل دلائل واضحه می گردانند و استغرابی که بحسب عادت
خویش از عدم نسبت حکم بلحن لفظی در قرآن شریف بطرف کتابی
از کتب اهل سنت کرده اند موجب مزید استغراب و استعجاب ست
چه این حکم در بسیاری از کتب مشهوره اهل سنت که متداول ست مذکور
و بر السنهٔ مفسرین و محدثین مشهور و در کتب کلامیه متقدمین و متاخرین
اهل حق مسطور پس غفلت ازان و عدم اطلاع بران از ادانی
طلبهٔ ممارسین بعلم حدیث و تفسیر و کلام مستبعد ست چه جا علما و منقبین
پس اگر ذکر چنین امری مشهور نمایند و اسناد آن بطرف کتابی نه کنند
محل عجب نباشد آری عدم اطلاع جناب فاضل رشید بر مثل این
شائع و ذائع موجب بسیار عجب و حیرت ست و اگر بفرمایند که گو
از کلام فاضل رشید و شوکت عمریه اقرار بوقوع لحن و خطا در
قرآن شریف ثابت لیکن دافع طعن از جامع قرآن بلاشبه ست
پس آن هم خیال محال و هوس خام ست و کفی فی دفعه
ما افاده فی الضربة الحیدریة و لنعم ما افاد
فلعمری لقد اتی بما یحق قلوب اهل العناد
حیث قال اما جوابی که از قبل خلیفهٔ ثالث برای حفظ ناموس
عربیت او نوشته بغایت طریف ست اما اولا پس ازین جهت

اگر بعد تسلیم اینکه قراءت عثمانیه ان هذین لساحران باشد لازم نمی آید
که قراءت مشهوره اخری خارج از قرآن باشد کیف قراء سبعه
نفی قرآنیت از قراآت همدیگر نمی کنند و قطع نظر از ان نزول قرآن
بر احرف سبعه که آن غیر از قراآت سبعه است از جمله متواترات پس
عثمان چه کاره باشد که برخلاف خدا و رسول قراءت خود را بخصوصها
قرآن نامد و قراءتهای دیگران را قرآن نداند و جعل این امر از
مثل جامع قرآن پس بعید الیس منکم رجل رشید و ثانیا چیستم می رساید
که اگر ان هذان لساحران را قرآن نمی انگاشتند چرا حک آن
نفرمودند و مثل سائر مصاحف احراق آن ننمودند و چرا محول باقامت
تصحیح عرب داشتند و چرا بزبان در بیان فرمودند که اری فی
القرآن لحنا هرگاه قراءت بالرفع قرآن نباشد چگونه لحن در قرآن
خواهد بود یا رشدا یا مگر بسبیل مجاز و تغلیبا اطلاق قرآن نموده باشند
و اگر قراءت مذکوره را هم قرآن می دانستند طعن بر ایشان البته
متوجه خواهد گشت کما اعترف به الرشید ایضا و نیز میگوئیم که چون
جامع قرآن خود ایشان بودند پس این قراءت که نزد ایشان
قرآن نبوده از کجا داخل شد که ادخال آن نمود مگر این اهل سنت
معتقد قائلیند و آنکار را معتقد غیر قرآن را در قرآن داخل ساخته باشند
و هو بعید الم یکن فیهم رجل رشید و اگر عثمان خود دیده و دانسته

آن را روا داشتند انحش خواهد بود وثالثا قرائت مشهوره همین
قرائت بالرفع ست پس جامع قرآن چرا بر خلاف مزعوم رشیدی
مشهور را مهجور وغیر مشهور را اعتماداً خود ساختند انتهی فقیر می گوید که
عجیب ست از فاضل رشید که تغلیط وتخطیه قرائت ان هذان
لساحران که بلا شبهه از قرآن متواترست منکر وقبیح وشنیع نمیداند
بلکه طریقه حمایت وتائید حضرت عثمان درین شناعت عظیم وجرم
فضیح می پیماید وتجویز استحسان آن ثابت می فرماید سبحان الله
اگر بیچاره شیعی روایتی متضمن وقوع تغیر وتبدیل در قرآن متعارف
بر زبان آرد مثلاً روایت کند که بجای امة لفظ ائمة بوده کافر گردد
واگر حضرت عثمان واتباع شان تغلیط وتخطیه قرآن متعارف کنند
اصلا شنعتی باینها نپیوندد انّ هٰذا الشیء عجاب از ملاحظه
این روایات که مذکور شد حیرتی دیگر ورای ثبوت لحن در قرآن
دامنگیر می شود وآن اینکه هیچ ظاهر نمی شود که در اذهان عالیه
حضرات اهل سنت معنی فقره ستقیمه العرب که جناب خلافتمآب
از راه کشف وکرامات فرموده بودند وتا آن تحریر مصداق آن
بر صفحه عالم بوقوع نه پیوسته چیست از اجلای بدیهیات ست که
عرب هنوز این لحن را در قرآن شریف می خوانند وهرگز همت
خود را باصلاح آن موافق ارشاد فیض بنیاد جامع قرآن نمی گمارند

شاید بعد ازین باصلاح خطا و غلط پردازند لیکن آخر وزر و وبال این غلط
خواندن تمام عالم تا چندین سال بر گردن کیست گو لطف سخن زمام
اختیار از دست ربوده بوادی گستاخی می کشد اما طی کشح ازان
می نمائیم و بر سر نظر بر دیگر تقریرات و توجیهات این بزرگان می آئیم
پس باید دانست که شاه سلامت الله صاحب در معرکه سپر انداخته
بر کلمات هدایت آیات فاضل رشید نظر نساخته برد و تضعیف و توهین
این روایات وقوع لحن در قرآن پرداخته اند حیث قال باتفاق
جمهور فریقین ثابت ست که انچه ما بین الدفتین ست از عهد حضرت
رسالتمآب علیه الصلوة والسلام با جمیع خصوصیات حتی الحروف
والحرکات والسکنات منقول بالتواتر ست پس انچه از بغوی
در ذیل تفسیر کریمه لکن الراسخون فی العلم الآیه و از مستدرک
حاکم که در خصوص کریمه لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا نقل
کرده امثال اینچنین روایات شاذه معارض دلیل قطعی نمیتوانند شد
الخ بحیرتم که شاه صاحب این قدر بخیال مبارک راه نداده اند
که غرض از ذکر امثال این روایات نه اثبات معارضه دلائل
دالة بر سلامت قرآن از لحن و غلط ست تا بجواب آن لب بعدم
صلاحیتش برای معارضه آن کشایند بلکه مقصود ازان محض
اثبات این معنی ست که مقتدایان سنیه مثل عثمان و عائشه

و ابان بن عثمان قائل بوقوع لحن در قرآن بودند و دفع این سخن
بدلائل داله بر سلامت قرآن از لحن نتوان نمود غایت امر آنست
که این دلائل دلالت بر بطلان این قول خواهد کرد نه آنکه نفی ثبوت
این قول ازین حضرات نماید آری اگر در طرق سنیه مثل این
[illegible] احادیثی متضمن نفی این قول ازین حضرات منقول میشد
[illegible] عدم چرا زصدور امور متناقضه از ایشان قائم می گردید
[illegible]ت تفوه بمعارضه امکانی داشت و اذ لیس فلیس با آنکه
[illegible]یتی که در رسم الفاظ از حاکم منقول ست بتصریح حاکم صحیح ست
بر شرط شیخین و پر ظاهر ست که شرط شیخین چه جلالت مرتبه دارد
تا آنکه حضرت امام جعفر صادق علیه السلام العیاذ بالله با آنکه
باعتراف اکابر قوم از ائمه اثنا عشریست لیاقت انطباق این
شرط نداشت که بخاری در ان شک و ریب ورزیده از اخراج
روایات آن حضرت دست کشیده و در تصحیح خلو از
شذوذ و علل معتبرست کما فی منهاج النووی و غیره پس
روایت حاکم را شاذ چطور توان گفت و نیز تفوه بشذوذ
این روایات وقتی امکان داشت که حکم بلحن قرآن منحصر
دران می بود حالانکه حکم بلحن قرآن از عائشه و عثمان و غیر
ایشان در روایات کثیره و احادیث شهیره مروی گردیده با آنچه

این قدر هم تحمل نفرمودند که هرگاه خدام جناب سامی با وصف آنکه
ائمهٔ شان این چنین روایات در کتب دین و ایمان خویش روایت
کرده بتصحیحش پرداخته باشند سبکدوش از توجه طعن و الزام نشوند
بر اهل حق چرا طعن و تشنیع بجهت روایت احادیث تحریف قرآن
می فرمایند عجب تر آنکه صاحب سهم الفا را این روایات لحن را
بطریق تشنیع و تعریض ایراد کرده بود شاه صاحب از شرح
شناعت آن غفلت ورزیده بر سر تبیین مزید شناعت آن
یعنی اثبات مخالفتش با امر قطعی رسیده اند و آنچه در آخر کلام
حرف جرح و قدح این روایات بر زبان آورده حیث قال استناد
با روایت شاذه که مشعر وقوع غلط و خطای کاتب یا لحن در قرآن
با وصف مجروح و مقدوح بودن آنها مفید مزعوم مخاطب شدنی
نیست انتهی بلفظه پس غریب تر از اول ست چه روایت بغوی
خود از ثابتات و قطعیات ست که بالقطع و الجزم نسبت حکم بخطا
و لحن قرآن بعثمان و عائشه و ابان بن عثمان نموده حیث قال
قالوا ذلک خطاء من الکتاب وقال عثمان رض
ان فی المصحف لحنا الخ پس هرگاه مثل بغوی که از
اکابر ائمه و محدثین و مفسرین و فقهای محققین اهل سنت ست
این روایت را قطعا و حتما دانسته باشد این مجرد ادعای شاه صاحب

که خرافتی بیش نیست بهیچ کار نمی آید ولی اصغا را می شاید وعلاوه
برین ذکر ائمه اهل سنت تصریحات کرده اند که بغوی در تفسیر خود
روایت نمی کند مگر احادیث صحیحه و از ایراد موضوعات اجتناب
دارد از انجمله ابن تیمیه که از اکابر سنیه و مشهورین متعصبین ایشانست
بغایت مسارعت در قدح و جرح ائمه خود و مصنفات شان دارد
در منهاج السنة در ذکر تفسیر ثعلبی می گوید وانکان غالب
الاحادیث التی فیه ای فی التفسیر الثعلبی
صحیحة ففیه ما هو کذب باتفاق اهل العلم
ولهذا لما اختصره ابو محمد الحسین بن مسعود
البغوی وکان اعلم بالحدیث والسنة والفقه
منه ای من الثعلبی والثعلبی اعلم باقوال المفسرین
ذکر البغوی منه اقوال المفسرین والنحاة وقصص
الانبیاء فهذه الامور نقلها البغوی من الثعلبی
واما الاحادیث فلم یذکر فی تفسیره شیئا من
الموضوعات التی رواها الثعلبی بل یذکر الصحیح
منها ویعزوه الی البخاری وغیره فانه صنف کتاب
شرح السنة وکتاب المصابیح وذکر ما فی الصحیحین
والسنن ولم یذکر الاحادیث التی یظهر

لعلماء الحديث انها موضوعة كما يفعله غيره من المفسرين كالواحدی الخ واین عبارت بغایت صراحت دلالت دارد بر آنکه بغوی احادیث موضوعه در تفسیر خود ذکر نکرده بلکه انچه صحیح بوده آنرا وارد کرده وطریقه ذکر مفسرین ثقلین سنیه پیش نگرفته که خرافات وموضوعات را در تفسیر کلام الهی وارد کرده در ضلال واضلال افتادند پس روایت حکم حضرت عثمان بلحونیت قرآن مجید که ثعلبی آنرا روایت کرده وبغوی هم آنرا در تفسیر خود باعتراف مثل ابن تیمیه که امام اعظم قوم ست کما فی هفوات الاعور ثابت گردید وادعای واهی بی دلیل که شاه صاحب آغاز نهاده اند بهواجس نفسانیه قدح وجرح بروایت بغوی بر زبان آورده باطل برآمد ولله الحمد علی ذلک وهمچنین روایت صحیحه راکه حاکم آنرا بر شرط شیخین گفته بی اقامت دلیل مجروح ومقدوح گفتن ضحکه بیش نیست عنقریب می دانی که حاکم نزد این بزرگان در غایت جلالت بوده که سبکی اتفاق علما نقل کرده براینکه حاکم از اعظم ائمه است که حق تعالی بایشان حفظ دین کرده وصاحب جامع الاصول در حق او گفته که او عالم بفن حدیث وبصیر بغوامض آن بوده وانچه درباره صحیحین گفته نگفته مگر بعد تفتیش وانتقاد پس حکم چنین حاکم جلیل الشان گوش ننهادن داد مکابره دادن ست علاوه

بر تتمه در ما بعد میدانی که این روایت را ضیای مقدسی نیز تصحیح
کرده و دیگر ائمه اهل سنت هم مثل فریابی استاد شیخ بخاری و عبد
بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الانباری
بطرق متعدده روایت کرده اند پس چنین روایت صحیحه مرویه بطرق
عدیده را چگونه شاذ و مجروح و مقدوح توان گفت و اگر دلیل جرح
این روایت اقوال رازی و نیشاپوری و صاحب کشاف که
سابق برین قول ذکر کرده قرار دهند پس سخافت آن خود ظاهر
زیرا که از قول صاحب کشاف که این ست لا یلتفت الی
ما زعموا من وقوع اللحن فی المصحف قدح و جرح این روایت
حاکم و امثال آن ثابت نمی شود بلکه بصراحت تمام ازان عدم
التفات بقول حضرت عثمان و عائشه و امثال ایشان که گمان
لحن در قرآن کرده اند ثابت می شود و این را با قدح روایت
حکم این بزرگان بوقوع لحن در قرآن چه مناسبت ست با وصف
آنکه استدلال بکلام صاحب کشاف دلیل صریح ست بر اعتبار
واعتماد او و قطع خرافت صاحب تحفه و امثال او ست که
استدلال را بکلام او برای اهل حق با وصف احتجاج اکابر
سنیه بعبارات و روایاتش جائز نمی دانند و همچنین نیشاپوری
حکم بر رکاکت این قول کرده تا آنکه انکار صدور این قول

ازین بزرگان نموده حیث قال ولا یخفی رکاکة هذا القول
لان هذا المصحف منقول بالنقل المتواتر الخ و همچنین
رازی بعد روایت حکم عثمان و عائشه بوقوع لحن در مصحف گفته
واعلم ان هذا بعید الخ و این هم محض استبعاد این قول ست
ولا استبعاد فی استبعاده بل فی کفر قائله باجماع
اهل العلم علی ما فی الشفاء للقاضی عیاض ولیکن این استبعاد
دلالت بر انکار صدور این قول ازین حضرات ندارد و علاوه برین هم
در ما بعد می دانی که روایات حکم ائمه سنیه به لحن قرآن منحصر در
روایت بغوی و حاکم نیست که قدح دران بعد تسلیم آن مثمر سقوط
اشکال باشد بلکه روایات کثیره و احادیث متعدده متضمن این
حکم وارد گردیده و ثقات سنیه آن را قبول نموده اند پس
بالفرض اگر این روایت ضعیف الاسناد هم می بود بنظر تائید
آن بدیگر روایات معتمد می گشت فکیف که خود هم معتمد و صحیح باشد
و سیوطی در اتقان بعد نقل حدیث حکم عثمان بلحن قرآن از ابو عبید
و حدیث عائشه و قول سعید بن جبیر که عنقریب این هر دو می آید
سراسیمه و حیران گردیده تصریح میکند که آنها در نهایت اشکال
و اعضال ست و قبائح عدیده و شنائع کثیره بران لازم می آید
چنانچه گفته وهذه الآثار مشکلة جدا وکیف یظن

بالصحابة اولا انهم يلحنون فى الكلام فضلا عن القران وهم الفصحاء اللد ثم كيف يظن بهم ثانيا فى القران الذى تلقوه من النبى كما انزل وحفظوه وضبطوه واتقنوه ثم كيف يظن بهم ثالثا اجتماعهم كلهم على الخطاء وكتابته ثم كيف يظن بهم رابعا عدم تنبههم ورجوعهم عنه ثم كيف يظن بعثمان انه ينهى عن تغييره ثم كيف يظن ان القران استمر على مقتضى ذلك الخطاء وهو مروى بالتواتر خلفا عن سلف هذا مما يستحيل شرعا وعقلا وعادة انتهى وسيوطى در اتقان از این اشکالات عویصه بر این اخبار مشغول آبپاشی گردیده می گوید وقد اجاب العلماء عن ذلك بثلاثة اوجه احدها ان ذلك لا يصح عن عثمان فان اسناده ضعيف مضطرب منقطع ولان عثمان جعل للناس اماما يقتدون به فكيف يرى فيه لحنا ويتركه لتقيمه العرب بالسنتها فاذا كان الذين تولوا جمعه وكتابته لم يقيموا ذلك وهم الخيار فكيف يقيمه غيرهم وايضا فانه لم يكتب مصحفا واحدا بل

کتب عدة مصاحف فان قیل ان اللحن وقع فی
جمیعها فبعید اتفاقها علی ذلك او فی بعضها فهو
اعتراف بصحة البعض ولم یذکر احد من الناس
ان اللحن کان فی مصحف دون مصحف ولم تات
المصاحف قط مختلفة الا فیما هو من وجوه القراءة
ولیس ذلك بلحن الوجه الثانی علی تقدیر صحة
الروایة ان ذلك ماول علی الرمز والاشارة
ومواضع الحذف نحو الکتب والصبرین وما
اشبه ذلك الثالث انه ماول علی اشیاء
خالف لفظها رسمها کما کتبوا لا اوضعوا و
لا اذبحنه بالف بعد لا لا اوضعوا ولا اذبحنه
وجزاؤا الظالمین بواو والف وباید بیائین
فلو قری ذلك بظاهر الخط لکان لحنا وبهذا
الجواب وما قبله جزم ابن اشتة فی کتاب
المصاحف انتهی وسخافت این اجوبه ثلاثه که فائده جز
تخدیع عوام سنیه معتقدین خلافت غاصبین ندارد ولائق
آن نیست که اهل سنت آن را بمقابله اهل حق ذکر کنند و در
دفع الزام شان دست بآن زنند ظاهر است اما رد روایات حکم عثمان

بوقوع لحن در قرآن وحکم بغیر معتمد بودن آن پس لیاقت اصغا
ندارد زیراکہ ائمہ اہل سنت این قسم روایات را قبول نمودہ
وعلی الجزم آنرا بعثمان منسوب ساختہ چنانچہ بغوی در معالم گفتہ
قال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمہ العرب
بالسنتہا الخ وشاہ ولی اللہ در رسالہ الفوز الکبیر فی اصول
التفسیر گفتہ ودر مثل والمقیمین الصلوۃ والموتون الزکوۃ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ گفتہ اند ستقیمہا العرب بالسنتہا
انتہی ونیز ثعلبی کہ در باب جلالت وامامت او برای مفسرین
وثقت واعتماد او حتی علی لسان والد صاحب التحفہ می دانی
در تفسیر خود این روایت آوردہ واز خطبہ تفسیر او ظاہر ست کہ
او حق را از باطل ومفضول را از فاضل وصحیح را از سقیم وحدیث را
از قدیم وبدعت را از سنت وحجت را از شبہت شناختہ و
راہ تمیز ودرایت ونقد پیمودہ وبر مجرد نقل وروایت اکتفا ننمودہ
وکتاب خود را مہذب وملخص کہ اعتماد در علم قرآن بران نمایند
گردانیدہ واقاویل مبتدعین را باقوال سلف صالحین مخلوط
نساختہ واز طریقہ بی تمیزان کہ غث وسمین وواہی ومتین را
در تفاسیر ذکر می کنند اعراض کردہ واز ینجاست کہ فاضل
رشید در شارع [illegible] باوصف آنکہ در مقامات عدیدہ بر ساری

از احادیث خود طعن نموده بر دآن پرداخته تا آنکه در بعض مقامات
ملجا و مضطر گردیده بعض احادیث را که حاکم در مستدرک تصحیح کرده
نیز نامقبول انگاشته در این احادیث که متضمن حکم عثمان بوقوع
لحن در قرآن ست طعنی نزده و کلامی نه کرده بلکه خود آن را از
تفسیر کبیر نقل کرده بر دعوی خود شاهد آورده و فی ذلک کفایة
لاهل الدرایة اما آنچه سیوطی گفته ولان عثمان جعل للناس اماما الخ
پس حاصل آن جز رد و تکذیب این روایات نیست حال آنکه
ائمه سنیه بالقطع والجزم اثبات لحن را در قرآن بعثمان نسبت
کرده اند و مصنف اکدام دلیل قائم ست بر استحاله این معنی که
عثمان در مصحفی که آن را امام و مقتدای مردم گردانیده بود لحنی
بیند و آن را ترک کند تا آنکه عرب باقامت آن نمایند چه ادعای
این استحاله بر مذهب اهل سنت راست می آید و نه بر مذهب
اهل حق اما بنا بر مذهب اهل حق پس ظاهر ست و اما نزد اهل سنت
پس باین وجه که ایشان هم ادعای عصمت عثمان ندارند پس
اگر از او چنین خطا صادر شود چه عجب ست و آنچه نوشته شدن
چند تا مصحف را و بعید بودن وقوع لحن در جمیع نسخ و مذکور نشدن
وقوع لحن فی بعض دون بعض دلیل عدم اعتبار این روایات
آورده از او اهم طرفه ست زیرا که او را هم اگر ...

در تمامی نسخ قرآن که عثمان نویسانیده بود بعید نیست بلکه هرگاه یکی
از دیگری نقل باشد و اصل نسخه واحد که ازان استکتاب سائر نسخ شد
وغلط ولحن دران نسخه واقع شد وقوع لحن در تمام نسخ بس قریب است
وازینجاست که جمیع نسخ قرآن متعارف که ماخوذ از نسخه عثمان است
برین لحن مزعومی متفق است واگر بعید هم باشد لیکن وقوع را که مانعی
نیست وثانیاً فرض کردیم که این لحن در بعض نسخ واقع شد دون بعض
پس گو این معنی اعتراف بصحت بعض آن باشد لیکن مجیب راچه سود
ومعترض راچه ضرر زیرا که غرضش آنست که عثمان حکم به لحن و
خطای الفاظ این قرآن متعارف کرده گو بعض نسخ آخر که الیوم
غیر متعارف است محفوظ از لحن بوده باشد واما این معنی که احدی
از مردم ذکر نکرده که لحن در بعض مصاحف دون بعض واقع بود
پس مردود است اولاً باینکه این دعوی بنا بر افادات شاه
عبدالعزیز از قبیل شهادت علی النفی است که صلاحیت قبول
ندارد زیرا که جناب او انکار زجاج که از ائمه عربیت است جرءة
را از قبیل شهادت علی النفی قرار داده از پایه اعتبار ساقط
کرده پس انکار که سیوطی ذکر کرده چه قسم صلاحیت اعتماد داشته باشد
وثانیاً اینکه بتصریح جناب مخاطب در مسلک اول عدم ذکر
دلیل عدم [illegible]

نکرده باشد از ان عدم آن فی الواقع لازم نمی آید ثانیا این
روایات دلالت اجمالی بر وقوع لحن در مصاحف دارد و هرگاه
وقوع آن در جمیع بزعم این قائل مستبعدست دلالت آن بر
تحقق اخیر اعنی وقوع لحن فی بعض دون بعض متعین خواهد شد
پس همین روایات و ذکر امریکه مجیب خواهش آن کرده بود
کرده ورابعًا اینکه کسی دیگر ذکر وقوع لحن در بعض مصاحف و دون
بعض کند یا نکند مطلوب ما که حکم عثمان بوقوع لحن در الفاظ
قرآن متعارفست ثابت ست علی کل تقدیر و اما قول او
ولو کانت المصاحف قط مختلفة الا فیما هو من
وجوه القراءة و ذلک لیس بلحن پس نفی حکم عثمان
بلحن این قرات هرگز نمیتوان نمود اما جواب ثانی که محصلش
این ست که حکم بلحن بعض الفاظ ماول ست بمواضع رمز و اشارت
وحذف پس بغایت وضوح ظاهرست که در حکم عثمان بوقوع لحن
در آیه ان هذان لساحران هرگز تاویل بحذف و رمز
اشاره درست نمی شود زیرا که این آیه چنانچه مکتوب ست بهمان طور
قرات آن می کنند و علی هذا القیاس روایت عائشه و سعید
بن جبیر آری در روایات مجمله که در ان بیان لحن غیر واقع
[illegible]

که کلام ما دران ست هرگز مساغی ندارد و هرگاه در روایات مفصله
این تاویل جاری نشد حمل روایات مجمله هم بر همین روایات مفصله
واجب گردید فان الاحادیث یفسر بعضها بعضا وایضا
یلزم فی هذا التاویل المصیر الی غیر الظاهر من غیر
ضرورة وهو غیر جائز وعدم وجود الضرورة قد
ظهر آنفا من کلام الفاضل الرشید حیث صحح
حکم عثمان بغلط القرآن بما لیس علیه مزید
فبطل ادعاء الضرورة المصححة للتاویل کما
لا یخفی علی من لیس للحق بعنید واوتی کفلا من
الرای السدید باوصف آنکه امری که از قبیل رسم خط
وکتابت باشد واتباعش از مستحسنات ست کما یظهر من صنیعهم
وتصریحاتهم وبعمد وتعمد واقع شده آنرا لحن نامیدن و استنکارا
ذکرش کردن کما یظهر من سیاق کلامه معنائی ندارد و نیز بنابر
حضار خدمتش درخواست تغیر واصلاح آن نمودند واما جواب ثالثش
پس فساد وسخافت آن ظاهر تر از ان ست که بتجشم تبیین آن
پردازم وکفایت می کند در دفع آن آنچه خود سیوطی از ابن الانباری
نقل کرده حیث نقل عنه انه قال ومن زعم ان عثمان اراد
بقوله اری فیه لحنا اری فی خطه لحنا اذا اقمناه

بالسنتنا كان لحن الخط غير مفسد ولا محرف من جهة
تحريف الالفاظ وافساد الاعراب فقد ابطل
ولم يصب لان الخط منبئ عن النطق فمن لحن فى
كتبه فهو لاحن فى نطقه ولم يكن عثمان ليوخر
فسادا فى هجاء الفاظ القرآن من جهة كتب
ولانطق ومعلوم انه كان مواصلا لدرس القرآن
متقنا لالفاظه موافقا على ما رسم فى المصاحف
المنفذة الى الامصار والنواحى انتهى علاوه برآن

اگر ان هذان لساحران را بیا می خواندند چنانچه مرقوم ست
بهمان وجه نمی خواندند وهمچنین قرارت دیگر آیات مبحوث عنها
علی حسب الکتابة نمی نمودند این تاویل را مساغی و گنجایش بود
ولیکن هرگاه در مصحف مشهور ومتداول این لفظ را بهمین طور
می خوانند یعنی بالف پس باز حکم عثمان را بلحن آن تاویل
باین توجیه علیل کردن راست نمی آید واصغا را نمی شاید وبعد
تحریر این کلام که در عبارت آئنده سیوطی نظر کردم یافتم که
او هم بهمین اعتراض رد این توجیه غیر وجیه کرده حیث قال
اخرج ای ابن اشتة عن ابراهیم النخعی انه قال
ان هذان لساحران وان هذین لساحرین

سواء لعلہم کتبوا الالف مکان الیاء والواو فی
قوله والصابئون والراسخون مکان الیاء قال
ابن اشتة یعنی انه من ابدال حرف فی الکتابة
بحرف مثل الصلوة والزکوة والحیوة واقول هذا
الجواب انما یحسن لو کانت القراءة بالیاء فیها و
الکتابة بخلافها واما والقراءة علی مقتضی الرسم فلا
انتهی وسیوطی بعد این اجوبه جوابی دیگر ہم ذکر کرده وآن را
اقوای اجوبه قرار داده حمد الٰہی بر آن بجا آورده وآن این ست
ثم قال ابن اشتة انبانا محمد بن یعقوب حدثنا
ابوداؤد سلیمان بن الاشعث ثنا حمید بن مسعدة
ثنا اسمعیل اخبرنی الحرث بن عبد الرحمن عن
عبد الاعلی بن عبد الله بن عامر قال لما فرغ
من هذا المصحف اتی به عثمان فنظر فیه فقال
احسنتم واجملتم اری شیئا سنقیمه بالسنتنا هذا
الاثر لا اشکال فیه وبه یتضح معنی ما تقدم
فکانه عرض علیه عقب الفراغ من کتابته
فرای فیه شیئا کتب علی غیر لسان قریش
کما وقع لهم فی التابوت والتابوة فوعد بانه

سیقیمه علی لسان قریش ثم وفی بذلک عند
العرض والتقویم ولم یترک شیئا ولعل من روی
الآثار السابقة عنه حرفها ولم یتقن اللفظ الذی
صدر من عثمان فلزم منه ما لزم من الاشکال
فهذا اقوی ما یجاب به عن ذلک ولله الحمد
انتهی و این جواب را که سیوطی اقوی اجوبه انگاشته خوش وقت
و فارغ البال گردیده بسبب آن تفصی از اشکالی که خود
بصورت اشکال و اعضال آن تصریح کرده سهل نپنداشته
اضعف اجوبه توان گفت زیرا که فارقی بین درین روایت
این است که آنرا مزیل اشکال و مصحح معنای ما تقدم فرموده
و در روایات متقدمه پیدا نیست جز آنکه درین روایت صیغه
سیقیمه بصیغه متکلم مع الغیر واقع است و در آن بصیغه غائب
که فاعل آن عرب است و مآل هر دو یکیست چه وقوع
اقامت این لحن از هر دو ثابت نمی شود و اما مقتضی احتمال
که شاید اقامت این لحن واقع شده باشد پس این احتمال درین
روایت متطرق نمی شود بخلاف روایات متقدمه زیرا که در
روایات متقدمه نفی حضرت عثمان از اصلاح و تغییر لحن مذکور
است و این نفی مصرح است بآنکه هرگز اصلاح و اقامت آن

از حضرت عثمان واقع نشده بلکه دیگران را هم از ازاله و تغییر آن منع فرموده اند ولیکن پر ظاهرست که این روایات را بدین محمل که سیوطی درینجا ذکر کرده محمول نتوان ساخت و نه این روایت را موضح معنای این روایات توان گفت بلکه این روایت اگر برین محمل محمول شود منافات صریح با این روایات خواهد داشت و هرگز جمع ممکن نخواهد شد آری اگر این روایت را برهمین معنی حمل کنند که عثمان حکم لحن قرآن نموده و باز اقامت و اصلاح آن نه کرده البته توافق بین الروایات حاصل می شود و علاوه بران در روایاتی که دران تفصیل بعض این مواضع لحن مذکورست تامل باید فرمود که آیا ازان وقوع وفا و صدق خبر مستقیم اقامت ثابت می شود یا نه باندک تامل ازان واضح ست که هرگز وفا باین وعده مکذوب واقع نشده زیرا که از جمله آن مواضع که عثمان حکم بوقوع لحن دران فرموده ان هذان لساحران ست و آن بهمین نسخ تا الیوم موجودست اقامت کجا واقع گردید و اما ادعای این معنی که اثار متقدمه یعنی اخباری که دران لفظ ستقیمها العرب علی صیغة الغائب واقع ست دران از رواة تحریف واقع شده لیس موجودست اولاً باین که عنقریب می دانی که تمسک باین عذر نزد فاضل مخاطب که بجای خویش باشد موجب

کمال ضحک و استهزا است پس چگونه برای اهل سنت تمسک
به مثل این عذر جائز خواهد بود وثانیا باینکه اگر ادعای وقوع
تحریف در همین روایت ابو عبید که سیوطی نقل کرده و دران
صیغهٔ سیقیمه علی الغائب مذکورست کنند ما را چندان ضروری
نیست ازان روایات که دران تصریح بمواضع لحن مذکورست
همچنان تا الیوم در قرآن مسطورست چه جواب خواهند داد
و ابو القاسم اصفهانی در محاضرات از تاویلات رکیکه دست برداشته
که از کلامش ظاهرست که چون ناسخین قرآن شریف حاذق و
در صنعت کتابت فائق نبودند از بی بصیرتی ایشان بعض حروف
برخلاف ما یجب نوشته شد چنانچه گفته کان القوم الذین
کتبوا المصحف لم یکونوا قد حذقوا الکتابة
فلذلک وضعت احرف علی غیر ما یجب ان تکون
علیه وقیل لما کتبت المصاحف وعرضت
علی عثمان فوجد فیها حروفا من اللحن فی الکتابة
قال لا تغیروها فان العرب ستغیرها او
ستعربها بالسنتها ولو کان الکاتب من ثقیف
والممل من هذیل لم یوجد فیه هذه الحروف
انتهی [illegible]

حالا بعض دیگر روایات ہم کہ نص ست بر وقوع لحن در قرآن شریف
باید شنید و از عصبیت و تعصب و تشنیع بیجا بر اہل حق بگناہ اخراج
روایات تحریف قرآن شریف و تبدیل کلما ازان بکلمہ دست باید کشید
در اتقان می فرماید قال ابو عبید فی فضائل القرآن
ثنا ابو معویة عن هشام بن عروة عن ابیه
عن جده قال سالت عائشة عن لحن القرآن عن
قوله ان هذان لساحران وعن قوله والمقیمین
الصلوة والموتون الزکوة وعن قوله ان الذین
امنوا والذین هادوا والصابئون والنصارى
قالت یا ابن اخی هذا عمل الکتاب اخطاؤا فی
الکتاب هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین انتهی
و دیگر ائمہ کبار ہم این روایت را اخراج کردہ اند مثل سعید بن منصور
و ابن ابی شیبہ و ابن ابی داؤد و ابن جریر و ابن المنذر چنانچہ
سیوطی در در منثور گفتہ اخرج ابو عبید فی فضائله وسعید
ابن منصور وابن ابی شیبة وابن جریر وابن ابی داؤد
وابن المنذر عن عروة قال سالت عائشة عن لحن
القرآن ان الذین امنوا والذین هادوا والصابئون
والمقیمین الصلوة والموتون الزکوة وان هذان

لساحران فقالت یا ابن اختی هذا عمل الکتاب اخطاؤا
فی الکتاب انتهی و راغب اصفهانی که از اعاظم ائمه اہل سنت
است نیز در محاضرات این روایت وارد کرده و ابوعمرو دانی که
مقتدای ہر قاصی و دانی ست و جلائل فضائل او از تبیان فی
شرح مورد الظمآن و دیگر کتب اعیان روشن و عیان ست در رساله
مقنع که نسخهٔ عتیقه اش نزد حقیر حاضر ست می آرد نا الخاقانی قال
نا احمد بن محمد قال نا علی بن عبد العزیز قال نا
ابو عبید قال نا ابو معاویة عن هشام بن عروة
عن ابیه قال سالت عائشة رضی الله عنها
عن لحن القرآن عن قول الله عز وجل ان هذان
لساحران وعن قوله والمقیمین الصلوة والموتون
الزکوة وعن قوله تعالی ان الذین آمنوا والذین
هادوا والصابئون فقالت یا ابن اختی هذا
عمل الکتاب اخطؤا فی الکتاب حالا منصف لبیب
ناقد اریب بچشم انصاف درین حدیث که بتصحیح جلال الدین
سیوطی صحیح ست و آن هم بر شرط حضرت شیخین که جلالت و
رفعت آن قابل عدم تسلیم نمی باشد ملاحظه فرماید که بنص
سیوطی بوجوه عدیدهٔ اہل سنت که در احادیث سابقه ذکر میکنند

دران مساغی ندارد حیث قال بعد ذکر الاجوبة التی
تقدمت وما استحسنه من جوابه وبعد هذه
الاجوبة لا یصلح شیء منها عن حدیث عائشة اما
الجواب بالتضعیف فلان اسناده صحیح کما تری و
اما الجواب بالرمز وما بعده فلان سوال عروة
عن الاحرف المذکورة لا یطابقه انتهی و چگونه
تاویلی درین روایت تطرق یابد حالانکه ازان واضح ست که حضرت
عروه که عروه مستیقن ست این آیات ثلاثه را که بلاشبهه درین
قرآن که امروز در دست مسلمانان ست لحن و غلط و خطا نامیده
و از غایت اضطراب صبر و دل و جگر نتوانسته بر جاده اختلال این
عقده التجا به مجتهده زمان و علامه دوران حضرت عائشه برده
که شاید تسکین این التهاب و علاج این اضطراب فرماید جناب
او هم دست رد بر سینه امیدش زده تصدیق اختلاجش فرموده
دست برداری از علاجش نموده به شفقت تمام فرمود که ای پسر
برادر اغلاط این آیات شریفه همه از دستکاری ناسخین و تحریف
کاتبین ست که راه خطا در نوشتن قرآن شریف پیش گرفتند
حیرت که حضرات صحابه و جامع قرآن هم اتباع همین کاتبین که مصداق
الکاتب کالحمار بوده اند ایشان فرمودند و بازاله و محو اغلاط ایشان نپرداخته

چیزیکه سرمایهٔ ایمان وسعادت دین ودنیاست آن را لعبهٔ سفهاء
وجهال وضحکهٔ نسوان واطفال ساختند نازم برانصاف پژوهی
حضرات اهل سنت که باوصف روایت چنین احادیث وتصحیح و
تصدیق آن نقاب حیا از رخ برداشته براهل حق که روایات تحریف
وتصحیف قرآن اخراج می کنند زبان درازی را بغایت قصوی
رسانند باآنکه روایات اهل حق بیش ازین دلالت بر تحریف وتصحیف
قرآن نیست چه غایت الامر آن روایات دلالت بران دارد که
بعض الفاظ قرآن مبدل شده وتبدیل وتغیر دران راه یافته و
همین ست بعینه مدلول مطابقی این روایات وامثال آن باوصف
آنکه بنابر روایات اهل حق اگر تصحیف وتحریف واقع شده از کرده
ضالین ومضلین که ائمهٔ جور بودند واقع شده واهل حق قدرت اصلاح
آن نیافته اند بخلاف روایات اهل سنت که مدلولش آن ست
که ائمه ومقتدایان اینها که بزعم ایشان از اهل حق بودند برین
تصحیف وتحریف راضی شده همان قرآن مصحف ومحرف که بنابر
افادات شاه عبد العزیز مثل توریت وانجیل ست وبنابر افادات
فاضل رشید تقویم پارینه وبنابر توهمات مخاطب بیاض عثمانی
رواج دادند ودر مسلمین شائع ساختند ع ببین تفاوت ره از
کجاست تا بکجا + وحضرات اهل سنت مثل سیوطی وابوعمرو دانی

باآن ہمہ دالی در تاویل این روایت صحیحہ بوسہا سنجیدہ اند لیکن
قاضی ثناء اللہ ارشد تلامذ شاہ ولی اللہ دہلوی از الفاظ
بیہودہ از تاویلات علیلہ دست کشیدہ صراحت تخطیہ حضرت عائشہ
نمودہ قول جنابش را خارج اجماع گفتہ حیث قال فی
تفسیرہ فی تفسیر قولہ تعالی ان ہذان لساحران
واختلفوا فی توجیہہ فروی ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ انہ خطاء من الکاتب و
ہذا القول خطاء خارق للاجماع انتہی
وابن السمین ہم در تفسیر خود بر تاویلات سخیفہ نظر نمی کند و حکم
حضرت عائشہ را بلحن و غلط این لفظ بر محمل صحیح حمل میفرماید
چنانچہ در تفسیر در مصون فی علوم الکتاب المکنون گفتہ ذہب
جماعۃ منہم عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
وابو عمرو الی ان ہذا مما لحن فیہ الکاتب
واقیم بالصواب یعنون انہ کان من حقہ ان
یکتب بالیاء فلم یفعل فلم یقرأہ الناس الا
بالیاء علی الصواب و ہنوز انبان ابیہا از امثال این
روایات سیری نشدہ بلکہ دیگر روایات عبارت حضرت عائشہ
بر تخطیہ الفاظ قرآن ہم بر می آیند و انتقام کند و جب طریقہ نشر

واستشهاد آن می سپارند سیوطی در اتقان گفته قد نعیب بقریب
مما تقدم عن عائشة ما اخرجه الامام احمد فی
مسنده وابن اشتة فی المصاحف من طریق
اسمعیل المکی عن ابی خلف مولی بن جمح انه دخل
مع عبید بن عمیر علی عائشة فقال جئت اسالك
عن آیة من کتاب الله کیف کان رسول الله
یقراءها قالت آیة آیة قال الذین یوتون ما اتوا
او الذین یاتون ما اتوا فقالت ایهما احب الیك
قلت والذی نفسی بیده لاحدهما احب الی
من الدنیا جمیعا قالت ایهما قلت الذین یاتون
ما اتوا فقالت اشهد ان رسول الله کذلك
کان یقراءها وکذلك انزلت ولکن الهجاء حرف
انتهی و در در منثور مذکور است اخرج سعید بن منصور
واحمد وعبد بن حمید والبخاری فی تاریخه
وابن المنذر وابن ابی شیبة وابن الانباری
معا فی المصاحف والدارقطنی فی الافراد
والحاکم وصححه وابن مردویه عن عبید بن
عمیر رضی الله عنه انه سال عائشة رضی الله

عنها کیف کان رسول الله صلعم یقرأ هذه الآیة و
الذین یوتون ما اتوا والذین یاتون ما اتوا فقالت
اینهما احب الیک قلت والذی نفسی بیده لاحدهما
احب الیّ من الدنیا جمیعا قالت ایهما قلت الذین
یاتون ما اتوا فقالت اشهد ان رسول الله کذلک
کان یقرءها وکذلک انزلت ولکن الهجاء حرف

کو منصفی که داد بی انصافی این قوم مورد لوم دهد که امام احمد حنبل
در مسند خود که اصلی ست از اصول اسلام و ملجاء و ماوای محدثین
کرام و حجت و برهان و مقتدای ائمه اعلام و بصحت آن اکابر قوم
تصریح میکنند کما سیجی انشاء الله المقام چنین روایت می کند
که حضرت عائشه تصریح بتحریف قرآن بدلالت مطابقی فرموده
جای تاویل و تسویل باقی نه گذاشته و تشمیر ذیل در تفضیح محرفین
فرموده ادای شهادت فرموده که رسول خدا همچنانکه جنابش
ارشاد فرموده این آیه را می خواند و همچنان نازل شده و از
دست ارباب تحریف و تشویش تبدیل و تغیر گردیده و حاکم که
از اعاظم ائمه اسلام ایشان ست تصحیح این خبر مینماید بلکه حضرت
بخاری هم روایت آن می فرماید و ابن اشته و سعید بن منصور
و عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی شیبه و ابن الانباری

ودار قطنی و ابن مردویہ آن را در کتب خویش وارد می کنند
لیکن قربان بر سماحت و وفاداری این حضرات کہ آب بر دیدہ
ندارند کہ از عیوب خانگی خود بالمرہ چشم پوشند و در اخفای فضائح
ائمہ خویش کوشند و در تشنیع و تغلیط بر اہل حق زمین و آسمان
بہم آرند و شور و شغب غریب آغاز نہند و العیاذ باللہ اینہا را
نسبت بہ تہوین و تحقیر کتاب اللہ سازند لا حول و لا قوۃ الا باللہ
و بر بنقد روایات مصرحہ بتصریح جناب عثمان و حضرت عائشہ
بوقوع خطا و غلط در آیات قرآن اقتصار نفرمودہ از حبر نبیل
و مفسر جلیل ابن عباس ہم روایات کثیرہ متضمنہ این قول
می آرند چنانچہ سیوطی در اتقان عاطفا علی ما تقدم می گوید
و ما اخرجه ابن جرير و سعيد بن منصور في سننه
من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله
حتى تستانسوا و تسلموا قال انما هي خطاء من
الكاتب حتى تستاذنوا و تسلموا اخرجه ابن ابي حاتم
بلفظ هو فيما احسب مما اخطاء به الكتاب انتهى
و علامہ دہلوی فرمودہ حاکم در مستدرک روایت کردہ عن
مجاهد عن ابن عباس في قوله لا تدخلوا
بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا قال اخطاء الكاتب

بستاذنوا بعدازان گفته هذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین انتهی واین روایت صحیح را جمعی کثیر وجمی غفیر از ثقات حضرات اهل سنت ورای ابن جریر وسعید بن منصور بطرق عدیده روایت کرده اند مثل فریابی استاد شیخ بخاری وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن الانباری وابن منده وابن مردویه وبیهقی وضیاء مقدسی در کتاب مختاره که التزام اخراج احادیث صحیحه دران کرده چنانچه سیوطی در در منثور گفته اخرج الفریابی وسعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن الانباری فی المصاحف وابن منده فی غرائب شعبة والحاکم وصححه وابن مردویه والبیهقی فی شعب الایمان والضیاء فی المختارة من طرق عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها قال اخطاء الکاتب انما هی حتی تستاذنوا انتهی بالجمله هست که صاحب تحفه ومخاطب بتقلید او بر ورود بعض روایات اهل حق متضمن اینکه بجای امة لفظ ائمة بوده یا بجای لفظ فلان

لفظ عدوده علی ما ذکره المخاطب چها اضطراب و بی قراری
وناله وزاری که آغاز نه کنند بلکه ابواب جور و اعتساف کشاده
برای تضلیل وتکفیر اهل حق العیاذ بالله مستعد و آماده شوند
وایشان را به تهوین وتحقیر کتاب خدا نسبت کنند و گویند که
قرآن شریف نزد اینها تقویم پارینه و بیاض عثمانی بیش نیست
ومثل توریت وانجیل ساقط از اعتبار و اعتماد است و ابن عباس
که بتصریح تمام باقتضای آثار جناب عثمان وحضرت عائشه
قائل بوقوع خطا در قرآن گردید وبتصریح تمام گفت که کاتبین
بجای تستاذنوا لفظ تستانسوا داخل کردند اصلا طعنی متوجه
نه کنند وبائمه وشیوخ خود که چنین روایات اخراج کنند
ودم تصحیح آن نیز نزنند هرگز اینهمه استهزاات وتشنیعات شنیع
نه گردانند ان هذا الشئ عجیب وتحکم غریب [illegible]
که شیخ المغفلین ایشان حکیم ترمذی را در نوادر الاصول
چنان غفلت و ذهول رو داده که چنین روایت مستند را
که بسیاری از ائمه اعلام مثل ابن جریر و سعید بن منصور
وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن انباری
وابن منده وابن مردویه وبیهقی بلکه فریابی شیخ بخاری
روایت کرده در کتب دین وایمان خویش مندرج ساخته

و حاکم کہ از اعاظم ائمہ و اصحاب صحاح ایشان ست تصحیح آن
نمودہ و بر شرط شیخین گفتہ و ضیاء مقدسی کہ ضیاء فضائلش
عالمی را منور ساختہ نیز آن را صحیح پنداشتہ از مکائد زنادقہ
می پندارد و تخم فضیحت اعلام معتمدین و ثقات محدثین
بلکہ صحابہ و تابعین کہ ہمہ این حضرات مدار دین و اساطین
اسلام ہستند می کارد چنانچہ بر زبان می آرد و العجب
من هؤلاء الرواة احدهم يروى عن ابن عباس
انه قال فى قوله حتى تستانسوا وتسلموا هو
خطاء من الكاتب انما هو تستاذنوا وتسلموا
ما ارى مثل هذه الروايات الا من كيد
الزنادقة فى هذه الاحاديث انما يريدون
ان يكيدوا الاسلام بمثل هذه الروايات
فيا سبحان الله كان كتاب الله بين ظهرانى
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى مضيعة حتى كتب الكتاب فيها ما شاؤا
او زادوا او نقصوا وروى عنه ايضا انه قال
خطاء من الكاتب قوله افلم ييأس الذين
امنوا ان لو يشاء الله لهدى الناس جميعا

انما هو افلم یتبین هذه اللغات انما یتغیر
معانیها بزیادة حرف ونقصان حرف افیحسب
ذو عقل ان اصحاب محمد رسول الله صلی الله
علیه وسلم اهملوا امر دینهم حتی فوضوا عهد
دینهم الی الکاتب یخطی فیه ثم یقرءه ابوبکر و
عمر و ابی بن کعب رضی الله عنهم اجمعین حین
جمعوه فی خلافة ابی بکر ثم بعده مرة اخری
فی زمن عثمان رضی الله عنه الخ وازین کلام
حکیم ترمذی بنهایت صراحت واضح ست که این قسم احادیث
دلالت قطعیه بر وقوع غلط وخطا در قرآن دارد احتمال
تاویل وتوجیه را دران مساغی نیست بلکه یقینا نزد او اینها
برتافته زنادقه وملحدین ست که خواسته اند که باین روایات
اسلام را مطعون گردانند ودین را درهم برهم زنند وطعن
وعیب را بساحت علیای خلفای راشدین وائمه مهدیین
واصحاب حضین رسانند پس بحمد الله رشته تاویلات
این اسشته وسیوطی وابوعمرو دانی وامثالهم که برای
این قسم احادیث برانگیخته بودند از دست ایشان بر سبیه
ودیبا ئی که این حضرات از غایت فطانت بقصد صیانت علام

وثقات خویش از شنیعه وضع وافترار احادیث در روایت آن اغراختة
بودند از ہم نگسلید بخشی ازان بیشتر بایدمیم وا از روایت سابقه هم
لطیف تر روایتی ست که حکیم ترمذی هم بآن اشاره فرموده در
نقض دیگران محصلش این ست که ابن عباس فرمود که صحیح چنین ست
افلم یتبین الذین آمنوا ان لو یشاء الله
لهدی الناس جمیعا، افلم ییأس الذین آمنوا
که در قرآن مذکور ست از خطای کاتب ست وکاتب وقتیکه
این آیه نوشت خواب غفلت او را ربوده ونعاس وسلب حواس
غافلش نموده چنانچه سیوطی در اتقان عاطفا علی ما سلف میگوید
وما اخرجه ابن الانباری من طریق عکرمة
عن ابن عباس انه قرأ افلم یتبین الذین آمنوا
ان لو یشاء الله لهدی الناس جمیعا فقیل له
انها فی المصحف افلم ییأس الذین آمنوا قال اظن الکاتب
کتبها وهو ناعس وابن جریر طبری که از اعاظم
محققین واکابر متقدمین قوم ست هم این روایت اخراج نموده
چنانچه در در منثور مذکور ست اخرج ابن جریر وابن الانباری
فی المصاحف عن ابن عباس رضی الله عنهما انه
قرأ افلم یتبین الذین آمنوا فقیل له انها

فی الحیٰوة افلم ییأس الذین اٰمنوا فقال اظن
الکاتب کتبها وهو ناعس انتهی و از ملاحظهٔ افادات
ابن حجر عسقلانی که در علم حدیث تبحر تام داشته و اعلام تحقیق
و تدقیق افراشته واضح میشود که این حدیث را عبد بن حمید
هم روایت کرده و اسناد او و اسناد طبری صحیح ست که رجال
آن از رجال بخاری هستند چنانچه در فتح الباری میفرماید روی
الطبری وعبد بن حمید باسناد صحیح کلهم
من رجال البخاری عن ابن عباس انه کان یقرأها
افلم یتبین ویقول کتبها الکاتب وهو ناعس
و گمان مبر که این تحریر محقق و حبر مدقق بر مجرد تعیین نص بر صحت
این حدیث اکتفا کرده بلکه سفاهت زمرهٔ متعصبین بی خبر
و دراهٔ حدیث صحاح اثر که از راه عدم علم و قصور باع و قلت تتبع
انکار این حدیث صحیح نموده اند ظاهر کرده و برای تایید و
تصدیق آن روایتی دیگر مثل آن از ابن عباس در بارهٔ
تصحیف آیه و قضی ربك الا تعبدوا الا اه که در ما بعد
می شنوی می آرد و می فرماید که تکذیب منقولات صحیحه از داب
اهل تحقیق نیست لیکن با وصف این اهتمام تام در اثبات
صحت امثال این روایات می فرماید که غیر این روایات معتمد ست

واین چندان عجب نیست درصورتی که تاویل برای آن ارشاد نماید
لیکن غایت عجب درین ست که از ذکر تاویل علمی کشخ می فرماید
و اعراض صریح مینماید و باوصف این همه امامت وجلالت وتبحر
وتحقیق که کم کسی درین حضرات برتبهٔ او باشد تاویل را حواله
بفکر ناظر قاصر وخاطر حایر سیکند و عاجز را ازتکلم بهفوات
واهیه در تاویل وتوجیه چنانچه سیوطی وامثال او را اتفاق
افتاده سلامت می پندارد الحال عبارت او باید شنید وتحقیقات تبحر
واضطراب این حضرات باید دید قال بعد فاصلة
یسیرة عما سبق واما ما اسنده الطبری عن
ابن عباس فقد اشتد انکار جماعة ممن لا علم
له بالرجال صحته وبالغ الزمخشری فی ذلك
کعادته الی ان قال وهی والله فریة بلا مریة
وتبعه جماعة بعده والله المستعان وقد جاء
عن ابن عباس نحو ذلك فی قوله تعالی وقضی
ربك الا تعبدوا الا ایاه اخرجه سعید بن منصور
باسناد جید عنه وهذه الاشیاء وان کان
غیرها المعتمد لکن تکذیب المنقول بعد صحته
لیس من داب اهل التحصیل فلینظر فی تاویله

بما یلیق انتهی این مبالغه و اغراق و اهتمام بلیغ را در
اثبات صحت این خبر و امثال آن ملاحظه باید نمود و انصاف
باید فرمود و غور باید کرد که فقره و الله المستعان چقدر تعریض
بلیغ ست بر شناعت و فظاعت انکار منکرین و جحد جاحدین
که این خبر را باطل دانسته اند باز بخیال اعراض ابن حجر
از ذکر تاویل حیرت مبهوتی خود دم می کشد که بار الها هرگاه
چنین فاضل دقیق النظر حاوی فنون حدیث که خیلی مهارت
در تاویل و توجیه داشته خود را از دخل در مضیق تاویل
این ارشاد ابن عباس باز داشته و در حقیقت بمقتضای من
سکت نجی کار بند مزید کیاست گردیده تکلم را درین باره
موجب ظهور حقیقت فضل و هنر خود انگاشته دم در کشیده و از
غایت عجز و سراسیمگی چاره جز آن نیافته که حواله تاویل آن
بفطن ناظر نماید پس دیگر علمای سنیه خصوصاً معاصرین که بادنی
مرتبه او نمی رسند چه یارا است که حرفی در توجیه و تاویل این اخبار
توانند آراست آیا نمی بینی که سیوطی با اینهمه فضل و تبحر که هوس
تاویل این حدیث و امثال آن در سر کرده چه خرافت صریحه
بر زبان آورده که بآن در حقیقت امری را که قریب کفر ست در
حق ابن عباس و حضرت عائشه و امثال ایشان ثابت کرده

کما ستطلع علیه عنقریب نمیدانم که حضرات اهل سنت بملاحظهٔ امثال
این روایات سرهای خود بکدام سنگ خارا می سپارند
و دامنهای خویش را تا بکجا چاک میزنند و بکدام صحرای پریشانی
رو می نهند که مطالعهٔ سرسری آن اطمینان و خوشدلی ایشان را
جواب می دهد و مبتلای انزعاج و اضطراب می گرداند و بر بلند آهنگیها
و بالاخوانی ها که بدین روایات اهل حق می کردند عرق
ندامت می افشانند سبحان الله چه انصافست که حضرات
اهل سنت بمجرد این که اهل حق روایت می کنند که بجای امه
لفظ ائمه بوده از جا روند و بهم آیند و زبان بسخریات و تشنیعات
آلایند و ازین روایات که بصراحت تمام دلالت بر تخطیه و تغلیط
قرآن دارد اغماض نظر و غض بصر فرمایند بلکه ائمهٔ کبار
ایشان باشاعت و اذاعت و تصدیق و تصحیح آن و ادخال
آن در کتب تفسیر و حدیث گرایند [illegible] و نیز
ابن عباس می فرمود که صحیح در آیهٔ وقضی ربک چنین است ووصی
ربک لیکن چون قضا را واو بصاد اتصال یافت مردم آن را
قاف گمان ساختند و از طرف خود آن را وقضی قرار دادند
و این معنی را فریابی استاد بخاری در تفسیر خودش و سعید بن
منصور و ابن جریر و ابن الانباری و ابن ابی حاتم و ابوعبید

وابن منیع وابن المنذر وابن مردویہ روایت کردہ چنانچہ
سیوطی در در منثور آوردہ اخرج الفریابی وسعید بن
منصور وابن الجریر وابن المنذر وابن الانباری
فی المصاحف من طریق سعید بن جبیر عن ابن
عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ وقضی ربک الا
تعبدوا الا ایاہ قال التزقت الواو بالصاد
وانتم تقرؤنہا وقضی ربک واخرج ابن ابی حاتم
من طریق الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
مثلہ واخرج ابو عبید وابن منیع وابن المنذر
وابن مردویہ من طریق میمون بن مہران
عن ابن عباس قال انزل اللہ ہذا الحرف علی
لسان نبیکم ووصی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ
فلصقت احد الواوین بالصاد فقرأ الناس
وقضی ربک ولو نزلت علی القضاء ما اشرک بہ
احد وبعض ابن حجر در فتح الباری دریافتی کہ اسناد سعید
بن منصور جید ست واخراج ابن ابی حاتم این روایت را ہم
دلیل ساطع بر اعتبار آن ست کہ التزام او آن ست کہ در تفسیر
خود اصح ما ورد را روایت کند کما ستطلع علیہ فیما بعد پس

مکابرین مجال قدح و جرح ندارند اگرچه اعتساف و ناحق کوشی را بغایت
مرتبه رسانند و در اتقان میفرماید اخرج سعید بن منصور
من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس انه کان
یقول فی قوله وقضی ربک انما هی ووصی ربک
التزقت الواو بالصاد واخرجه ابن اشتة بلفظ
استمد الکاتب مدادا کثیرا فالتزقت الواو
بالصاد واخرج هو من طریق الضحاک عن ابن عباس
انه کان یقرء ووصی ربک ویقول امر ربک انهما
واوان التصقت احدٰهما بالصاد واخرج من
طریق اخری عن الضحاک انه قال کیف تقرء هذا
الحرف قال وقضی ربک قال لیس کذلک نقرؤها
نحن ولا ابن عباس انما هی ووصی ربک کذلک
کانت تقرء وتکتب فاستمد کاتبکم فاحتمل القلم
مدادا کثیرا فالتزقت الواو بالصاد ثم قرء و
لقد وصینا الذین اوتوا الکتاب ولو کانت
قضاء من الرب لم یستطع احد رد قضاء
الرب ولکنه وصیة اوصی بها العباد
انتهی این روایات در مطلوب حقیر نصوص صریحه است

احتمال تاویل و توجیه ندارد چه از ان در کمال وضوح ثابت
است که ابن عباس آیهٔ وقضی ربک را غلط وخطا می دانست و
استدلال عقلی بر تحریف آن می نمود که اگر آیه بصیغهٔ قضی نازل
می شد کسی شرک نمی کرد و ضحاک می گفت که در واقع ووصی
ربک بوده و همچنان سابقاً نوشته می شد و خوانده میشد لیکن
کاتب مخاطبین که ظاهر امراد از ان کاتب عثمانی باشد چون
مداد بسیار گرفت واو بصاد متصل شد و مردم از راه اشتباه
همین غلط را صحیح پنداشتند و همان خطای صریح را کلام خدا تعالی
انگاشتند و ضحاک بر محض تخطیه و تغلیط این آیهٔ کریمه اکتفا نه کرده
بلکه باقتفای آثار ابن عباس استدلال عقلی بر تغلیط لفظ
وقضی ربک بر انگیخته نقل را با عقل آمیخته پس بشد الانصاف
باید داد که آیا از امثال این روایات ثابت می شود یا نه که
کلام الله نزد اینها بازیچهٔ صبیان بیش نیست که بزیادت
اندک مداد یا رود اد اندک نعاس و رقاد الفاظ آن مصحف
و محرف شد و همان کلمات محرفه را که عقل دلالت بر بطلان
آن می کند حق ما افاده ابن عباس والضحاک منزل من الله
پنداشتند و بتفسیر و توجیه آن پرداختند باز این چه بیحیائی
و همین چشمی ست که بسماع بعض روایات متعفیان آثار ائمهٔ اطهار

علیہم السلام متضمن تحریف و تغییر قرآن منع میشوند و جماعہ انسانیت از یرمی گشتند و کلمات ناشایان بزبان می آرند و نیز ابن عباس بتخطیہ آیہ ولقد اتینا موسی وھارون الفرقان وضیاء می پرداخت و واو را قبل لفظ ضیاء زائد پنداشت چنانچہ می پنداشت و در اتقان مذکورست وما اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ من طریق عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ کان یقرء ولقد اتینا موسی وھارون الفرقان ضیاء ویقول خذوا ھذہ الواو واجعلوھا ھھنا والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایۃ واخرجہ ابن ابی حاتم من طریق الزبیر بن خریت عن عکرمۃ عن ابن عباس قال انزعوا ھذہ الواو واجعلوھا ھھنا والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایۃ واخرجہ ابن ابی حاتم من طریق الزبیر بن خریت عن عکرمۃ عن ابن عباس قال انزعوا ھذہ الواو فاجعلوھا فی الذین یحملون العرش ومن حولہ انتھی و در در منثور مذکورست اخرج سعید بن منصور وابن المنذر عن ابن عباس

رضی اللہ عنہما انہ کان یقرء ولقد آتینا موسی
وہارون الفرقان ضیاء و یقول خذوا منہ
الواو واجعلوہا ھہنا فی الذین یحملون العرش
ومن حولہ و نیز ابن عباس آیۂ مثل نورہ کمشکوٰۃ را ہم
از خطای کاتب می انگاشت و آنرا بدلیل عقل باطل می پنداشت
و می فرمود کہ نور خدا بزرگتر ست ازین کہ مثل مشکوٰۃ باشد آیہ بانی طور
صحیح ست مثل نور المؤمن کمشکوٰۃ کما فی الاتقان
وما اخرجہ ابن اشتۃ وابن ابی حاتم من طریق عطا
عن ابن عباس فی قولہ تعالی مثل نورہ کمشکوٰۃ
قال ھی خطاء من الکاتب ھو اعظم من ان یکون
نورہ مثل نور المشکوٰۃ انما ھی مثل نور المؤمن
کمشکوٰۃ و در در منثور مذکور ست اخرج ابن ابی حاتم
عن ابن عباس فی قولہ تعالی مثل نورہ قال ھی
خطاء من الکاتب ھو اعظم من ان یکون نورہ
مثل نور المشکوٰۃ قال مثل نور المؤمن کمشکوٰۃ
اگر کسی بدیدۂ حق بین درین روایات و مضامین نظر کند و اندکی
انصاف را کار فرما شود بالجزم والقطع بوہن و ضعف و قبح و شناعت
تشنیعات و الزامات صاحب تحفہ سارق کابلی و مقلدش

جناب مخاطب وانقلاب وانعکاس آن بعینها برایشان باوصف برآرد اهل حق از الزام آن یقین واثق بهم رسانند که هرگاه این آیات کثیره وکلمات عدیده قرآن شریف که الیوم درمیان قرآن متعارف موجود است نزد حضرت عثمان وعائشه وابن عباس محرف ومبدل ومصحف از خطایا واغلاط کاتبین وناسخین باشد بنابر اقوال صاحب تحفه ومقلدینش این قرآن نزد اهل سنت مثل انجیل وتوریت وتقویم پارینه وبیاض عثمانی یا بیاض دیگر کاتبین باشد وکتاب بخاری وصحیح مسلم که نزد عامه سلف ایشان وتمامی محدثین وجمعی کثیر از فقها ومتکلمین معتمدین ومشهورین ایشان قطعی الصدور است ولااقل این که بلاشبهه باجماع امت واجب العمل ولازم القبول است صحیح تر از قرآن نزد ایشان باشد العیاذ بالله من ذلک وسیوطی در اتقان بعد اخراج این روایات سر تاویل آن دارد وبنام اصلاح مشتمل بهفوات مقتدایان خویش می آرد

وقد اجاب ابن اشتة عن هذه الآثار كلها بان المراد اخطأوا في الاختيار وما هو الاولى يجمع الناس عليه من الاحرف السبعة لا ان الذي كتب خطأ خارج عن القرآن قال فمعنى قول عائشة حرف الهجاء القي الى الكاتب

هجاء غير ما كان الاولى ان يلقى اليه من الاحرف
السبعة قال وكذا معنى قول ابن عباس كتبها
وهو ناعس يعنى فلم يتدبر الوجه الذى هو
اولى من الاخر وكذا سائرها انتهى و در رسالهٔ
جزيل المواهب نيز اين تاويل را از علماى خود نقل ميكند بحيث
قال ونظير ما قلناه من ان المذاهب كلها
صواب وانها من باب جائز وافضل لا من باب
صواب وخطاء ما ورد عن جماعة من الصحابة
فى قراءة مشهورة انهم انكروها على عثمان
وقرؤا غيرها واجاب العلماء عن انكارهم
بانهم ارادوا ان الاولى اختيار غيرها
ولم يريدوا انكار القراءة بها البتة وقد عقدت
لذلك فصلا فى الاتقان انتهى و ازين عبارت
اعتماد و اعتبار روایاتی که از اتقان منقول شده نیز بکمال
وضوح ظاهرست که مضمون آنرا بصحابه قطعا وحتما نسبت کرده
وازینجاست که در اتقان هم بعد ذکر جوابی که آنفا نقل کردم
جواب ابن الانباری را بتضعیف این روایات پسند نمی کند
چنانچه بعد عبارت سابقه می گوید واما قول ابن الانباری

ثانه جنح الی تضعیف الروایات ومعارضتهم بروایات
اخر عن ابن عباس وغیره بثبوت هذه الاحرف
فی القرآن والجواب الاول اولا واقعة تاویل
این اشتباه ذکر کرده سیوطی آنرا پسندیده در رساله بذل المواهب
آنرا بعلمای خود نسبت نموده و اعتماد بران کرده نه عمده تاویلات
وتوجیهات انگاشته لائق ذکر بوده کاش سیوطی هم بتقلید ابن حجر
عسقلانی بهمین گزیده و دست از ذکر این خرافت می کشید مدامی که ابن حجر
بهمین چنین حرف بی مغز منقوده نمی گوید چرا نه که هر گاه
مثل ابن حجر محقق کسیوطی را یکی از کاسه لیسان او توان فهمید
از ذکر تاویل این اشتباه عدول ورزیده وطی کشح از ان لازم
دانسته فهمیده که تاویل این اشتباه دمن با آنکه لائق ذکر ندیده
سخافت آن بمیزان عقل سنجیده وطریقه اجمال و اهمال اختیار نموده
والا تاویل بنظر ناخوش پسندیده سیوطی را با این ضعف خبر روا
کرده و نقل و منقول کرده بنقل چنین تاویل رکیک و استحسان آن
جسارت نموده سخافت عقل خود بر کافه عالم روشن نموده بالجمله
بطلان این تاویل سخیف با اصول اهل سنت در غایت وضوح
وظهور است تا آنکه از همین کتاب سیوطی یعنی اتقان واضح می شود
چنانچه قبل ازین در نوع سابع والعشرین می فرماید قلت ولکن

ابو عمر الزاهد فی کتاب الیواقیت عن ثعلب انه
قال اذا اختلف الاعرابان فی القرآن لم افضل
اعرابا علی اعراب فاذا خرجت الی کلام الناس
فضلت الاقوی وقال ابو جعفر النحاس السلامة
عند اهل الدین اذا صحت القراتان ان لا یقال
لاحدهما اجود لانهما جمیعا عن النبی فیاثم من
قال ذلک وکان رؤساء الصحابة رضوان الله
علیهم ینکرون مثل هذا وقال ابو شامة اکثر
المصنفون من الترجیح بین قراءة مالک وملک
حتی ان بعضهم بالغ الی حد یکاد یسقط وجه
القراءة الاخری ولیس هذا بمحمود بعد ثبوت
القراءتین انتهی واین عبارت دلالت صریحه دارد برانکه
ترجیح قراءتی بر قراءت دیگر که ثابت باشد نباید خصوصاً کلام
ابو جعفر نحاس که بآب زر باید نوشت صریحست درانکه هرگاه دو
قراءت صحیح شود پس ترجیح یکی بر دیگری اثم قبیح وخلاف سلامتست
نزدیک اهل دین ست وچنان چنین نباشد که رؤسای صحابه
آنرا منکر وقبیح میدانستند پس عجب ست ونهایت عجیب که سیوطی
ازاین افادات ائمه خود که قبل ازهمین تا ذیل درهمین کتاب

نقل کرده بسبب فقدان حافظه غفلت نموده ابن عباس و حضرت
ام المومنین و دیگر اکابر را بالنسبت ایشان همین که ترجیح بعض قراآت
حضرت عثمان می نمودند از سلامت بیرون آورده در عین آفت افگنده
قیاس است نموده و اثم قبیح بر فتراک این حضرات فرابسته از اهل دین
بدر کرده و چیزی را که رسوایی صحابه منکر و قبیح میدانستند بر ذمه این
حضرات ثابت نموده فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا
ولیعلموا ان ما استحسنه یثلم فی دینه ثلما کبیرا
و اینهم در کتابیست از تتبع دیگر افادات بلکه موضوعات آنحضرات چنانکه
سر میزند که ترجیح قرائتی بر قرائت دیگر قریب کفر باشد چنانچه ابن حجر
عسقلانی در فتح الباری در ذکر جمع عثمان مصاحف گفته وقد
جاء عن عثمان انه انما فعل ذلك بعد ان استشار
الصحابة فاخرج ابن ابی داود باسناد صحیح من
طریق سوید بن غفلة قال قال علی لا تقولوا فی
عثمان الا خیرا فوالله ما فعل الذی فعل فی
المصاحف الا عن ملاء منا قال ما تقولون فی هذه
القراءة فقد بلغنی ان بعضهم یقول ان قراءتی
خیر من قراءتك وهذا یكاد یكون كفرا قلنا
فما ترى قال ارى ان نجمع الناس علی مصحف واحد

فلا یکون فرقة ولا اختلاف قلنا فنعم ما رایت انتهی
و ازین ارشاد عثمانی که ابن حجر عسقلانی تصحیح آن کرده و بر زبان
اقدس جناب امیر المؤمنین علیه السلام نقل نموده و بتصدیق آن
دل داده پشت و دل تا مردی اثبات آن فتاده واضح ست
که نزد حضرت عثمان ترجیح قرأتی بر قرأت دیگر قریب کفرست و
چون انکاری برین ارشاد عثمانی از جناب امیر علیه السلام و دیگر
صحابه نقل نکرده لهذا ایشان هم صحیح باشد پس الحال سیوطی
و اتباع او را مختار می سازم که خواه ازین تاویل واهی دست
بردارند خواه چنین امری شنیع را که قریب کفرست بر ذمهٔ ابن عباس
و ام المؤمنین و دیگر اکابر خود ثابت سازند و حدیثی که از فتح الباری
نقل کردم جناب مخاطب هم در ازالة الغین بنوعی از اختلاف
بوساطت صاحب تحفة السفیه از شیخ عبد الحق مع تصحیح اسناد آن
نقل کرده بر سر و چشم نهاده ولا یظهر ان ما فیه مما
یخالف الاول وینافیه بل هو تصحیف من المخاطب
النبیه والمموه السفیه او الشیخ الوجیه او
اختلاف واضطراب من مفتعلة الکذب
الکریه وهذه عبارته و شیخ عبد الحق محقق دهلوی
رحمه الله علی ما نقل صاحب التنبیه من ترجمة المشکوة میفرماید

که از علی کرم الله وجهه بسند صحیح آمده که فرمود مگوئید در عثمان جز خیر بخدا
سوگند که نکرد آنچه کرد مگر در حضور جماعت صحابه و اتفاق ایشان گفت
و مگوئید در شان این قرآن به تحقیق رسیده است بمن که بعضی
می گویند قرارت من بهتر از قرارت وی ست و این نزدیک ست
که کفر باشد انتهی پس بحمد الله بطلان تاویل علیل ابن اشته از افادات
مخاطب نحریر واضح گشته که او تصحیح حکم بالشناعت ترجیح قرارتی
بر قرارت دیگر و دانستن آن قریب کفر خود نقل کرده تصدیق آن
نموده و ظاهر است که نسبت چنین امر فظیع و شنیع که قریب کفر ست
به صحابه کبار خصوصا حضرت ام المومنین بر حسب افادات مخالفین
کار ملحدین و کفار است نه شعار مومنین اخیار پس ازین
تاویلها که دم بنیان مذهب اهل سنت باشد و عدالت و
جلالت مثل ابن عباس و حضرت عائشه را بباد فنا دهد و قریب آن
که ایشان را در زمره معاندین و ملحدین و کفار و مشرکین فرا نهد
چه سود و گمان نمی برم که عاقلی بچنین حرفت که بنای قصری و هدم
مصری کند زبان تواند کشود و در حقیقت مسیو علی بترک تقلید ابن
حجر عسقلانی و انخداع بخرافات ابن اشته علم افتضاح خود در چهار
سوی عالم افراشته و خرافت عقل خود و ابلهٔ خود واضح ساخته
و کمال عقول و ذهول خود از افادات خود ظاهر نموده و جسارت خود

وجسارت خود دائمه خود را بر توہین و تفسیق و تضلیل صحابہ عظام
وجناب ام المومنین برہمگنان عیان فرمودہ و قطع نظر از ینہمہ اگر
این تاویل درین روایات کہ مصرح بتخطیہ این الفاظ متواترہ قرآن
است مساغ وجواز دارد پس طعن وتشنیع بر روایات اہل حق غیر صحیح
است بلکہ بغایت شنیع وقبیح زیراکہ درینصورت برای اہل حق ہم
مجال تاویل وسیع و فسیح ست ایشان ہم اخبار خود را کہ دلالت
بر تبدیل و تغییر بعض الفاظ قرآن دارد محمول بر ہمین معنی خواہند کرد
کہ مبطلین در اختیار این قرات کہ الیوم در قرآن موجود ست راہ
خطا پیش گرفتند مثلا در آیہ امۃ منکم اربی لفظ ائمۃ بودہ لیکن چون
قرات مروجہ را اختیار کردند گویا تحریف قرآن نمودند وآن را
مبدل ساختند وقس علی ہذا پس بنا برین ہم برای اہل حق بحمد اللہ
ایرادی و اعتراضی وارد نمی شود و حیرانم کہ چرا مخاطب والا سلافش
ازین تاویلات ائمہ خویش غفلت ورزیدہ دیوانہ وار بدنبال روایات
اہل حق افتادہ زبان درازی و بیہودہ سرائی پیش گرفتہ و مثل این
تاویل را کہ ذکر کردم خود اعلام اہل حق ہم در اخبار تحریف کہ از ائمہ
علیہم السلام مروی شدہ ذکر کردہ اند قال آیۃ اللہ فی العالمین
اجلہ اللہ دار السلام فی عماد الاسلام بعد ذکر
نبذ من احادیث التحریف الماثورۃ عن سادات

الانام عليهم الاف التحية والسلام مقتضى
تلك الاخبار ان التحريف في الجملة في هذا
القرآن الذي بين ايدينا بحسب زيادة بعض
الحروف ونقصانه بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب
الترتيب في بعض المواضع قد وقع بحيث مما لا ...
فيه مع تسليم تلك الاخبار نعم لا مجال لعقولنا
في هذا الزمان في تحصيل الجزم باحد الوجوه
المحتملة عند العقل لكيفية وقوع تلك التحريفات
فيه بعينه فان الاحتمالات هنا كثيرة منها
ان يكون المعنى من التحريف ان القرآن لما كان
نزل على سبعة احرف توسعة على العباد وكان
يجوز مثلا ان يقرأ تارة قوله تع يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك في علي وتارة بدون اسمه
فلما منع الخلفاء عن القراءة الاولى ونسخ
اسمه الشريف عليه السلام فكانهم حرفوا القرآن
عما انزل عليه انتهى بقدر الضرورة وحمی از تابعین
ہم با قتفا می آنها راین صحابہ کبار تخطیہ جملہ از الفاظ این قرآن
شنیدہ رفت میشود و ہم انقا شنیدی کہ ابان بن عثمان حکم بخطا...

آیہ والمقیمین الصلوٰت و دیگر آیات می نمود و ثعلبی در تفسیر این آیہ گفتہ

اختلفوا فی وجہ انتصابہ فقالت عائشۃ و ابان ابن عثمان ھو غلط من الکاتب و نظیرہ قولہ الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون والنصاریٰ و قولہ ان ھذان لساحران و مجاہد قیاست کردہ کہ انکار اخذ

میثاق نبوت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از انبیاے سابقین کہ در قرآن شریف مذکور است نمودہ گفتہ کہ

آیہ و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین از تحریفات ناسخین و اغلاط کاتبین است کہ کلام الٰہی را نسخ و مسخ کردند و بجای الذین اوتوا الکتاب لفظ النبیین نہادند و ربیع ہم بجای لفظ النبیین الذین اوتوا الکتاب میخواندند و استدلال بنظم قرآنی بر تعیین

این مے نمود چنانچہ سیوطی در در منثور آوردہ اخرج عبد بن حمید و

الفریابی و ابن جریر و ابن المنذر عن مجاھد فی قولہ تعالیٰ و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ قال ھی خطاء من الکتاب و ھی فی قراءۃ ابن مسعود میثاق الذین اوتوا الکتاب واخرج ابن جریر عن الربیع انہ قرء و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب قال و کذلک کان یقرءھا ابی بن کعب قال

الربیع الا تری انہ یقول ثم جاءکم رسول مصدقا
لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ لتؤمنن بمحمد و
لتنصرنہ قال ہم اہل الکتاب انتہی و ثعلبی تفسیر
این آیہ گفتہ قال علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ
لم یبعث اللہ نبیا آدم ومن بعدہ الا اخذ علیہ
العہد فی محمد وامرہ باخذ العہد علی قومہ لیؤمنن
بہ ولئن بعث وہم احیاء لینصرنہ وقال آخرون انما
اخذ المیثاق علی اہل الکتاب الذین ارسل
منہم النبیون وہو قول مجاہد والربیع قال
مجاہد ہذا غلط من الکاتب وہی فی قراءۃ
ابن مسعود وابی بن کعب واذ اخذ اللہ میثاق
الذین قالوا الا تری الی قولہ ثم جاءکم و سعید
بن جبیر ہم آیۂ والمقیمین الصلوۃ را از خطای کاتب میدانست در
اتقان مذکورست واخرج ابن اشتۃ من طریق ابی بشر
عن سعید بن جبیر انہ کان یقرء والمقیمین الصلوۃ
ویقول ہو لحن من الکاتب انتہی و سیوطی از ابن اشتہ
برای این روایت تاویلی غریب نقل کردہ وہو تلک اما
قول سعید بن جبیر لحن من الکاتب فیعنی باللحن القراءۃ

واللغة يعني اللغة التي كتبها وقرأه وفيها
قراءة اخرى انتهى وجه آن بعد ظاهر ست زيرا كه اگر مراد از
لحن لغت وقرارت مى بود اضافت آن لحن بجانب كاتب
نمى كرد نام آنكس ذكر مى كرد واضافت لحن بعنوان كاتب دليل
واضح ست كه عنوان كتابت را درين حكم دخلى هست وحكمى كه
كتابت را دران دخل ست همين تصحيف وغلط ست نه قرارت فقال
وضحاك كه از اجله مفسرين ومعتبرين اهل سنت ست باتباع ابن عباس
لفظ وقضى را در آيه وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه
تحريف وغلط ناسخ مى پنداشت چنانچه سابقا بروايت ابن اشته
از اتقان منقول شد وابو عبيد وابن جرير وابن المنذر ربهم روايت آن
كرده اند چنانچه در در منثور مذكور ست اخرج ابو عبيد وابن جرير
وابن المنذر عن الضحاك بن مزاحم رضي الله عنه
انه قرءها ووصى ربك قال انهم الصقوا حدا الواوين
بالصاد فصارت قافا انتهى بالجمله اگر ناظر منصف درين
روايات واحاديث متعدده بنظر انصاف تامل فرمايد قطعا ويقينا
حكم خواهد نمود بقبح تشنيعات وشناعت استهزاآت اين حضرات كه از
راه غفلت جوانب واطراف وعدم اطلاع بر افادات وروايات اسلاف
سرزده زيرا كه هرگاه حضرت عثمان وابن عباس ترجمان القرآن

وجناب ام المومنین و دیگر اکابر تابعین بر الفاظ کثیره و کلمات عدیده
ازین قرآن حکم صریح بخطا و غلط بودنش کرده باشند و آنرا از تحریفات
و تغیرات کاتبین و ناسخین پنداشته اگر در روایات اہل حق ہم وارد شود
که چندی از الفاظ قرآن را معرفین و مبدلین تحریف و تغیر کردند چرا مورد
طعن و ملام میشوند تشنیع و تضلیل لیام شوند آری دیدۂ بصیرت کور و عالم
پر از شر و شورست اتخذ والجہل شعارا والجدل دثارا
والبہت شیمة والکذب خیمة یرون الحق شنیعا
فضیحا والباطل رضیا صحیحا ان سمعوا ایات الله
اتخذوہا ہزوا ولعبا وان ذکر لدیہم الاثار
الصحیحة الصادقة فحسبوہا بہتا وکذبا یلقیہم
شیاطینہم الاکاذیب فیصدقوہا ویقولون
ہذہ کالصبح وضوحا وسفورا یوحی بعضہم
الی بعض زخرف القول غرورا ویلقون الحق
الواضح والصدق الصراح فیکذبونه وانہم
لیقولون منکرا من القول وزورا از ہمه گذشته این است
که نزد حضرات اہل سنت بعض اغلاط و تصحیفات قرآن شریف
از ان قسم ست که حضرت جبرئیل و جناب رسول خدا صلی الله
علیه و آله و صحابۂ کرام را بدان شعوری دست نداده و بعضی از

اولیاء و عارفین بوقت عرض قرآن بر جناب احدیت آنرا تصحیح کردند
چنانچه علامهٔ دہلوی در نزہہ سے فرماید و از ہمہ غریب تر آنکه می گویند
که بعضی از اغلاط کتاب الله نوعی است که پیغمبر خدا صلی الله علیه
و آله متفطن بآن نشده بعض الفاظ سقیم و غیر صحیح بامت رسانیده
هیچیک از جبرئیل امین و رسول رب العالمین و صحابه رضوان الله
علیهم اجمعین را تنبیه بر آن حاصل نشده تا آنکه خدای تعالی که مرسل
کلام الله است به بعضی از اولیاء در وقتی که او بشرف رویت خدا تعالی
مشرف شد و کلام الله بر مصنفش عرض نمود و با نسخهٔ اصل مقابله کرد
تنبیه بر آن فرمود و ولی مذکور بامت مرحومه ابلاغ نمود شیخ عبد الوهاب
بن احمد بن علی شعرانی که از اکابر علمای اہل سنت است
در کتاب یواقیت و جواہر می فرماید کان حمزة بن الزیات
یقول قرأت سورة یٰس علی الحق تعالی حین رایته
فلما قرات تنزیل العزیز الرحیم بضم اللام فرد علی
الحق تعالی تنزیل بفتح اللام وقال انی نزلته تنزیلا
وقال قرات علیه جل و علی ایضا سورة طٰه فلما
بلغت الی قوله تعالی وانا اخترتك فقال تعالی
وانا اخترناك فاضل مذکور با ہمہ فضل و کمال و ادعای اسلام
و ایمان ندانست حمزه بن زیات ناقص عقل را بسمع رضا قبول نمود

این کفریات ایمان و اذعان آورده میفرماید فهی قرآن به برزخیه نعوذ بالله
من امثال هذه الاعتقادات الفاسدة فی حق کلام الله الذی
لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه انتهی حقیر عرضه میدهم
که بمجرد ملاحظه این کلام شناعت نظام جامع کمالات انسانی فاضل
نشعراتی که از ائمه و حامیان مذهب مخاطب لاثانی است و حقیر بچشم خود هم
آنرا در اصل نسخه مولویست دیده ام مکابرین مجال تشکیک در صحت نقل آن
نمانده دیدهاے ناظرین پرآب و قلوب ایشان خوناب گردد و طلبه علوم
دین بمطالعه اش گریبان تا بدامن چاک زنند و اولیای خدا از مطالعه آن
سینه چاک سرشک بارند لیکن انصاف گو و دیده حق بین کجا هفوات این باب
را که از عوام خلق و احاد الناس و جهله متصوفین است بطلان و شناعت
آن قرید روشنی محتاج بروغن چراغ نیست که بکمال صراحت دلالت دارد
برانکه العیاذ بالله بعض الفاظ قرآن که جناب رسالت پناه صلی الله علیه
آله باصحاب رسانیده و صحابه کرام بر صحت اجماع ورزیده اند حق تعالی
آنرا مردود فرموده و غلط و خطائش بیان نموده بنقد جان خرند و قرائت برزخیه
باشتن کشند و از لزوم قبایح و شنائع تحریف و تصحیف و تبدیل
و تغییر قرآن شریف و لزوم عیب و نقص و عدم عصمت جبرئیل امین
یا رسول خدا صلی الله علیه و آله اجمعین اصلا خبرے نگیرند انتهی ثانیاً
زبانی جناب امام المتکلمین کاسر اعناق مخالفین حضرت مولوی سید حامد حسین صاحب

مدظله العالی استقصاء الافحام میں فرماتے ہیں حالانکہ ابن مسعود کہ صحابی عادل
است ومقتدائے فاضل وجناب شاہ ولی اللہ در ازالۃ الخفا بعض اغراض
باطلہ یعنی اثبات فضیلت خلیفہ ثانی بصحبتش با او وشہادت بر تاثیر صحبتش
در نفس او نہایت اطراء واغراق در ستایش ومدحت او کردہ وگفتہ کہ او
از صحابہ کبار است واز جملہ کسانیکہ بشارت دادہ ایشانرا رسول خدا
ببشارت عظیمہ واو را خلیفہ خود گردانیدہ برامت در قراءۃ قرآن وفقہ
وموعظہ الی اخر ما افادہ ابن قرآن را کہ عثمان جامع آنست وزید بن ثابت
بامر او جمع کردہ انکار میکرد وقرآن خود را کہ بتصریحات اکابر اہلسنت متصف
بزیادت ونقصان بودہ برحق میدانست چنانچہ در جامع الاصول بعد ذکر
روایتے در ترتیب وجمع قرآن مذکور است وزاد الترمذی قال الزہری
فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود انہ ای ابن
مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر
المسلمین اعزل عن نسخ المصاحف ویتولاھا رجل واللہ
لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت و
لذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اھل القرآن اکتموا المصاحف
التی عندکم وغلوھا فان اللہ یقول ومن یغلل یات بما غل
یوم القیامۃ فالقوا اللہ بالمصاحف ودر فتح الباری مذکور است
وفی روایۃ النسائی والی عوانہ وابن ابی داود من طریق ابن شہاب عن

الاعمش عن ابی وائل قال خطبنا عبد اللہ بن مسعود علی المنبر فقال ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة غلوا مصاحفکم وکیف تامرونی ان اقرء علی قراۃ زید بن ثابت وقد قرأت من فی رسول اللہ صلعم وفی روایۃ حمید بن مالک بیان السبب فی قول ابن مسعود ہذا ولفظہ لما امر بالمصاحف ان تغیر ساء ذلک عبد اللہ بن مسعود فقال من استطاع وقال فی اخرہ افاترک ما اخذت من رسول اللہ صلعم وفی روایۃ لہ فقال انی غال مصحفی فمن استطاع ان یغل مصحفہ فلیفعل وعند الحاکم من طریق ابی میسرۃ قال رحت فاذا انا بالاشعری وحذیفہ وابن مسعود فقال ابن مسعود واللہ لا ادفعہ یعنی مصحفہ اقرأنی رسول اللہ صلعم فذکرہ و در مجمع البحار در تفسیر قول ابن مسعود ومن یغلل الخ مذکور است یعنی ان مصحفہ ومصحف اصحابہ کان مخالفا لمصحف الجمہور فانکر علیہ الناس وطلبوا احراق مصحفہ کما فعلوا فامتنع و قال لاصحابہ غلوا مصاحفکم ای اکتموہا ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ وکفا کم بہ شرفا ثم قال انکارا ومن ہو الذی تامرونی ان آخذ بقراءتہ واترک مصحفی الذی اخذتہ من فی رسول اللہ انتہی این عبارات نصوص صریحہ است

براینکه ابن مسعود مصحف عثمان را که زید بن ثابت جمع کرده و همان الیوم
متعارف است انکار میکرد و از قرارت بآن سر مے تابید و قرآن خود را واجب
الاتباع میدانست و میگفت که آنرا از دهان مبارک جناب رسالت مآب
صلی الله علیه وآله فرا گرفته ام پس حیرتم در میگیرد که ابن مسعود که در انکار بر قرآن
عثمان دقیقه از دقائق نگذاشته چگونه مطعون و ملوم و فاسق و کافر نگردد و اهل حق باخراج
روایات وقوع تحریف و نقصان در آن باین شنائع و قبائح مبتلا شوند
اما اثبات اتصاف مصحف ابن مسعود بزیادت و نقصان پس قوشجی در شرح
تجرید در جواب بعض مطاعن عثمان میگوید اجیب بان ضرب ابن مسعود
ان صح فقد قیل انه لما اراد عثمان ان یجمع الناس علی مصحف
واحد ویرفع الاختلاف بینهم فی کتاب الله طلب مصحفه منه
فابی ذلک مع ما کان فیه من الزیادة والنقصان ولم یرض
ان یجعل موافقا لما اتفق به اجلة الصحابة فادبه عثمان لینقاد
انتهی و هرگاه ابن مسعود مصحف خود را که متصف بزیادت و نقصان بوده
ماخوذ از دهان مبارک جناب رسالت مآب داند و آنرا بر حق انگارد با آنکه
این مصحف را که مخالف مصحفش بوده موصوف بزیادت و نقصان دانسته
باشد پس هر تشنیعی که بر اهل حق بجهت روایت ایشان وقوع نقصان
و تحریف در آن متوجه میکنند باید ابن مسعود را مستحق آن دانند و ابو
الدرداء که صحابی جلیل است نیز قرآن را متصف بزیادت و الحاق میدانسته

یعنی در آیہ ماخلق الذکر والانثی لفظ ماخلق
را از زیادات مردم مے پنداشت و انرا باینطور مےخواند
والذکر والانثی چنانچہ مسلم در صحیح خود آوردہ
حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابوکریب واللفظ
لابی بکر ثنا ابومعویۃ عن الاعمش عن ابراھیم
عن علقمۃ قال قدمنا الشام فاتانا ابوالدرداء
فقال فیکم احد یقرأ علی قراءۃ عبداللہ
قلت نعم انا قال فکیف سمعت عبداللہ یقرأ
ھذہ الآیۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ
یقرأ واللیل اذا یغشی والذکر والانثی قال
انا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ یقرأ و
لکن ھولاء یریدون ان اقرء ماخلق فلا
اتابعھم و نیز در ہمین صحیح مذکور است وحدثنی
علی بن حجر السعدی حدثنا اسمعیل بن ابراھیم
عن داود بن ابی ھند عن الشعبی عن علقمۃ
قال لقیت ابا الدرداء فقال لی ممن انت
قلت من اھل العراق قال من ایھم قلت
من اھل الکوفۃ قال ھل تقرأ علی قراءۃ عبداللہ

بن مسعود قال قلت نعم قال فاقرأ والليل
اذا يغشى فقرات والليل اذا يغشى والنهار
اذا تجلى والذكر والانثى قال فضحك ثم قال
هكذا سمعت رسول الله يقرها وبخاری در
صحیح خود آورده حدثنا قبیصة بن عقبة قال حدثنا
سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة
قال دخلت فی نفر من اصحاب عبد الله الشام
فسمع بنا ابو الدرداء فاتانا فقال افيكم من
يقرأ فقلنا نعم قال فايكم اقرأ فاشاروا الى
فقال اقرأ فقرات والليل اذا يغشى والنهار
اذا تجلى والذكر والانثى فقال انت سمعتها
من فی صاحبك قلت نعم قال وانا سمعتها من
فی النبی وهولاء یابون علینا و نیز در آن مذکور است
حدثنا عمر و بن حفص حدثنا ابی قال حدثنا
الاعمش عن ابراهيم قال قدم اصحاب
عبد الله على ابی الدرداء فطلبهم فوجدهم
فقال ايكم يقرأ على قراءة عبد الله قال كلنا
قال فايكم احفظ فاشاروا الى علقمة قال

كيف سمعته يقرأ والليل اذا يغشى قال
علقمة والذكر والانثى قال اشهد انى سمعت
النبى م يقرا هكذا وهولاء يريدونني على
ان اقراء ماخلق الذكر والانثى والله
لا اتابعهم ودر صحيح ترمذى مذكور است حدثنا
هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم
عن علقمة قال قدمنا الشام فاتانا ابو
الدرداء فقال افيكم احد يقراء على
قراءة عبد الله فاشاروا الى فقلت نعم
قال كيف سمعت عبد الله يقرء هذه
الآية والليل اذا يغشى قال قلت سمعته
يقراءها والليل اذا يغشى والذكر والانثى
فقال ابو الدرداء وانا والله هكذا
سمعت رسول الله وهو يقراءها و
هولاء يريدونني ان اقراءها وما خلق
فلا اتابعهم هذا حديث حسن صحيح
وهكذا قراءة عبد الله بن مسعود والليل
اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى

انتهی درین احادیث صحیحه که در صحاح قوم مسطور
است بنظر تامل باید نگریست که ازان بصراحت
تمام و ظهور بالا کلام واضح است که ابو الدرداء از
خواندن آیه و ما خلق الذکر و الانثی بهیئتیکه الیوم در قرآن
شریف مذکور است انکار داشت و انرا از محرفات مردم می‌پنداشت
و با وصف انکار بر قراءت او و امر بهمین قراءت از
ابتاع آن سر می تافت و لفظ ما خلق را زیاده و
ملحق میپنداشت ولله الحمد والمنة که سفیه سنیه هم
در تمویه قبول نموده که روایت مسلم دلالت دارد بر ثبوت
الحاق در قرآن از عثمان حیث قال مشیرا
الیها ازین روایت ثابت میشود که خلیفه
ثالث لفظ و ما خلق را درین آیه آورده الخ
پس مجال تاویل و قال و قیل هم مسدود
است فوالهفاه و وا اسفاه که نزد
حضرات اهل سنت قرآن مشهور [illegible] چنان

چنان بلعبهٔ اطفال و دستمال جهال گردید که آنرا مثل صحیح بخاری و
صحیح مسلم وغیر آن که بعض اغنیای اهل تشیع آنرا علی ما افاده صاحب التحفه
فی مکائده خوشخط نویسانیده و مجدول بجدول طلا کنانیده و بعضی
موید ات مذهب خود بدان الحاق کرده بثمن ارزان برای تخدیع
حضرات اهل سنت می فروختند قرار داده اند که دران هم الحاق
و زیادت خادعین و ملحقین راه یافت بلکه از بخاری و مسلم هم
اسوء حالا [illegible] زیرا که بحمد الله و المنة که کید این بد اندیشان مخترع
این خیانت چنانکه کتب اسلام خراب کردن می خواستند پیش
نرفت و نسخهای محرفهٔ شان جز آنکه بنظر شاه صاحب یکدو از آن
رسیده احدی از عالمیان آنرا ندیده و هزاران هزار نسخ آن
خالی از تحریف و تصحیف ایشان یافته می شود بخلاف قرآن شریف
که چنان تحریف و تصحیف محرفین و خائنین دران ساری و جاری
گردید که همه نسخ آن از شرق تا غرب متفق ست برین الحاق و
زیادت حالا انصاف باید داد که هرگاه نزد ابن مسعود که صحابی
جلیل المرتبه و مقتدای رفیع المنزله بوده این قرآن مصحف
بنقصان بلکه بزیادت و الحاق باشد و بر قرارت بآن انکار
و طعن نماید و ابو الدردا نیز از راه ورود بین طریقه اثبات
زیادت و الحاق در قرآن حسب [illegible] حضرت عثمان و عائشه

و ابن عباس و ابی از رابعین کلمات عدیده و آیات کثیره
آنرا ملحد و خطاء مصحف و محرف دانسته باشند آیا تشبیه
آن به بیاض عثمانی و اسقاط آن از اعتبار و دانستنش مثل توریت
و انجیل و تقویم پارینه بنا بر اصول حضرات اهل سنت لازم
نمی آید و ازین هم لطیف تر آنست که ابن مسعود آنقدر
ازین قرآن که بنا بر اصول موضوعه ایشان بیاض عثمانی بیش
نیست متنفر و بیزار بوده و چنان در توهین و استخفافش
کوشیده که برملا میگفت که اگر این قرآن ترا بیابم بآتش
هم چنانچه قرآن مرا سوختند و بآتش دادند و ازجهت عدم
تمکن و قدرت بر احراق آن کف حسرت می مالید و دست
افسوس بهم می سائید چنانچه راغب اصفهانی که از ائمه
اهلسنت است و در اثبات فضل و جلالت او بر تو ظاهر میشود
در کتاب محاضرات می آرد و قیل احرق عثمان رضی
الله عنه مصحف ابن مسعود و ان ابن مسعود رضی
الله عنه کان یقول لو ملکت کما ملکوا لصنعت بمصحفهم
مثل الذی صنعوا بمصحفی انتهی الحال ناظر منصف را باید
که بدیدهٔ بصیرت ببیند و انصاف دهد که آیا اهانت و توهین
و تحقیر قرآن مستقر بنا بر اصول حضرات اهلسنت لازم می آید

با بر اصول اہل حق چہ کسی از اہل حق و مقتدایان ایشان گاہی
تجویز احراق قرآن نکردہ و نہ بعمل آوردہ بلکہ بر حضرت عثمان
بجہت احراق قرآن گو حضرات اہل سنت از ا متصف بزیادت
و نقصان دانند طعنہا زنند و مجال را برایشان تنگ کنند
بخلاف اہلسنت کہ ابن مسعود کہ امام و مقتدای ایشان است
تمنای احراق این قرآن عثمانی العیاذ باللہ من ذلک داشتہ
و تخم اہانت و استخفاف آن در دل کاشتہ و آنچہ حضرت عثمان
با قرآن ابن مسعود و غیر آن بعمل آوردند خود ظاہر و مشہور و در
صحاح و غیران از کتب معتمدہ قوم مسطور است لیکن در تاویلش
حضرات اہلسنت ادعای زیادت و نقصان آن قرآن کہ بدینجہ محو و احراق
نیست دارند نگہ چہ ام کہ باید قرآن عثمانی را کہ ابن مسعود اشتیاق احراق آن
ظاہر میکرد چہ خواہند گفت کہ کلام آنہم نکمی و زیادت متصف دانند و تقویم پارینہ
و بیاض عثمانی و مثل توریت و انجیل بیکار قرار دہند بلکہ از انہا ہم کمتر و پستتر
دانند زیرا کہ علی ما فی صحیح البخاری در کتب سابقہ الہیہ تحریف
لفظی واقع نشدہ انتہی و ثانیاً آنکہ تحریف قرآن شریف بنا بر روایات
اہلسنت ہم واقع شدہ کہ بعد از اسقاط بسیاری از قرآن باز بحال
خودش باقی نماندہ بلکہ بعضی الفاظ زائد یا شند ما خلق و زما شود آیہ کریمہ و الذکر
و الانثی اندراج یافتہ بلکہ چندی از سور ہم مثل فاتحہ و معوذتین کہ از قرآن

نیست ودران ملحق شده کما قاله ابن مسعود وسیجی فیما بعد انشاء
الله الودود وبسیاری از الفاظ واقعه نفس الامر غیر ائمه
سنیه مثل لفظ وصی ربک بلفظ قضی ربک مبدل گشته
الی غیر ذلک من الآیات التی اوردها اکثر اکابرهم فی
صحاحهم ومصنفاتهم وشیخ شیوخهم بل امام المتشددهم مجدد المائة
التاسعة الشیخ جلال الدین السیوطی فی تفسیره در المنثور فی التفسیر
بالماثور الذی ادعی ان کله ماخوذ باثره من رسول الامین و
اصحابه المیامین وذکروا ان احادیثه حسان لولنیها وانه
جامع للتفاسیر المشهوره وبمعنی الشهرة عند المخاطب المقام مو الاعتبار
والاعتماد عند العلماء الاعلام والفضلاء الفخام پس
نظر باین روایات جناب مخاطب را لازم ست که قرآن شریف را
که اسلاف او مصحف عثمانی نام می گذارند به بیاض عثمانی
ملقب سازد واصلا او را مجال تاویل وتسویل باقی نیست که
خودکرده را درمانی نیست بخلاف اهل حق که چون ایشان
این تسمیه را بنا بر روایات لازم نمی بینند مجال تاویل وقال و
قیل برای ایشان دراز ست انتهی ثالثاً نقصان جناب امام
المتکلمین کاسر اعناق مخالفین حضرت مولوی سید حامد حسین صاحب ظله العالی
استقصاء الافحام میں فرماتے ہیں که اگرچه علمای اعلام اهل السنه

دار السلام سیما علامهٔ دهلوی و آیة الله فی العالمین اعلی الله
مقامهما فی اعلی علیین روایات و احادیث کثیره ناصه بر تحریف
قرآن از روایات این حضرات که اگر استیعاب همه آن کرده شود
دفاتر طویله و طوامیر عریضه باحصای آن وفا نخواهد کرد و ذکر
فرموده شفاء علیل و ارواء غلیل فرموده اند رجوع بمصنفات
شان کفایت می کرد لیکن برای اطمینان ناظر غیر ماهر دفع
لجاج فاضل معاصر بعض روایات ناصه بر وقوع نقصان و حذف
و اسقاط و تبدیل و تحریف در قرآن نقل نموده می شود فمنها
ما فی الدر المنثور للسیوطی اخرج ابو عبید و
ابن الضریس و ابن الانباری فی المصاحف
عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت
القرآن کله ما یدریه ما کله قد ذهب
منه قرآن کثیر و لکن لیقل قد اخذت ما ظهر
منه انتهی ظاهر است که جناب ابن عمر قائل وقوع
نقصان در قرآن باشند و مردم را از راه شفقت و نصیحت از
ادعای باطل اخذ تمام قرآن منع نمایند و تصریح فرمایند که
بسیاری از قرآن دستخوش نقصان گردید و کسی زبان
ایشان نگیرد و دست رد بر سینهٔ ایشان نگذارد و اگر بیچاره شیعی

بمقتضای احادیث کثیره اہل بیت طاہرین مصرحه بوقوع نقصان
در قران حرف تحریف و نقصان بر زبان ارد بدف سہام طعن و
ملام و مایه استهزاء تشنیع گردد ان هذا لشی عجاب فاعتبروا یا اولی
الالباب و اما تاویل افاده ابن عمر بانکه غرض جنابش از فقره قد ذہب منه
قران کثیر این است که آنچه منسوخ التلاوة بوده ازان رفته است ضحکه سبیش نیست زیرا که
هر قدر که منسوخ التلاوه شد از حقیقت قرآن و ماہیت آن خارج گردید آنرا قرآن
دانستن معنای ندارد بلکه کتابت آنهم در قرآن جایز نیست و بنابرین
ادعای اخذ تمام قران صحیح باشد و منع ازان ممنوع و قطعا غیر
جایز پس گو این تاویل واقع ثبوت نقصان قرآن باشد لیکن
نقصان عقل و خفت رای جناب ابن عمر که بجهت ذہاب منسوخ
التلاوت از ادعای اخذ تمام قرآن منع فرمودند ثابت مے نماید
و ابواب طعن و ملام برابر روی جنابش میکشاید و لعل صیانة
القران عن النقصان لا تکون اهم عندهم
من صیانة عرض جنابه عن الملام والهوان
و ازانجمله روایات متضمن نقصان سورة الاحزاب
است که در زمان کرامت نشان سرور انس و جان
برابر سوره بقره بود و حالا زیاده از هفتاد و سه آیت در
آن نیست سیوطی در اتقان میفرماید قال ابی ابو

عبید حدثنا اسمعیل بن جعفر عن المبارک
بن فضالہ عن عاصم بن ابی النجود عن
زر بن حبیش قال قال ابی بن کعب
کاین تعد سورۃ الاحزاب قلت
اثنتین وسبعین ایۃ او ثلاثا وسبعین
آیۃ قال انکانت لتعدل سورۃ البقرۃ
وان کنا نقرء فیھا آیت الرجم قلت و
ما آیت الرجم قال اذا زنیا الشیخ والشیخۃ
فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز
حکیم و راغب اصفہانی در محاضرات سے آرد و
قالت عائشۃ کانت الاحزاب تقرء فی زمن
رسول اللہ مائتی ایۃ فلما کتب عثمان المصاحف
لم یقدر الا علی ما اثبت وکان فیھا آیۃ
الرجم ونیز سیوطی در اتقان از ابو عبید می آرد
حدثنا ابن ابی مریم عن ابن لھیعۃ عن ابی الا
سود عن عروۃ بن الزبیر عن عایشۃ قالت کانت سورۃ
الاحزاب تقرء فی زمان النبی م مائتی آیۃ فلما
کتب عثمان المصاحف لم یقدر منھا الا علی ما ھو

الآن ونیز سیوطی در درمنثور می‌فرماید اخرج ابن الضریس عن عکرمة رضی الله عنه قال کانت سورة الاحزاب مثل سورة البقرة او اطول وکانت فیها اٰیة الرجم واخرج البخاری فی تاریخه عن حذیفة قال قرأت سورة الاحزاب علی النبی فنسیت منها سبعین اٰیة ما وجدتها و اخرج ابو عبید فی الفضائل وابن الانباری وابن مردویه عن عائشة قالت کانت سورة الاحزاب تقرأ فی زمان النبی مائتی اٰیة فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منها الا علی ما هو الآن انتهی این روایات نص صریح ست بر اینکه در سورهٔ احزاب بزمان جناب رسالتمآب دوصد آیه بود وهرگاه حضرت عثمان جمع مصاحف نمودند ازآن همین قدر که در قرآن موجود ست نوشتند وباقی را ساقط فرمودند والعجب که شاه عبد العزیز بتقلید کابلی قول نقصان سورهٔ احزاب واین که اکثری ازآن ساقط شده از مختقدات اهل حق انگاشته از دلائل این معنی که کتاب الله العیاذ بالله نزد ایشان از درجهٔ اعتبار ساقط شده ومثل توریت

و انجیل قابل تمسک نمانده بود است از چنانچه می فرمایند و نیز
نزد ایشان ثابت و مقرر و مشهور است که بعضی سورتها ساقط
شده مثل سورة الولایة و بعضی سورها اکثرها مثل سورة الاحزاب فانها
کانت مثل سورة الانعام الخ و استفاده کرشاه صاحب باین
امامت و ریاست و جمعیت و شهرت برین احادیث مشهوره
شائعه که در بسیاری از کتب اهل سنت منقول ست مطلع
نشده که می دریافتند که سقوط اکثر سورهٔ احزاب از متفردات
اهل حق نیست اهل سنت هم روایت آن کرده اند تا از طعن و
تشنیع بر آن دست می کشیدند و از انجمله است احادیثی که
متضمن نقصان سوره ایست که برابر سورهٔ توبه بود و از جمله
آن سوره ابی بن کعب آیه لو کان لابن آدم وادیان
من المال لابتغی وادیا ثالثا در مصحف خود داخل ساخته بود
و همچنین متضمن ست نقصان سوره که مشابه احدی المسبحات بود
که از جمله آن آیه یا ایها الذین آمنوا الخ ابو موسی اشعری را
محفوظ بود حاکم در مستدرک علی ما نقل عنه از ابو حرب بن ابی الاسود
روایت کرده اند قال بعث ابو موسی الاشعری الی قراء
البصرة فدخل علیه ثلاثمائة رجل قد قرأوا القرآن
فقال انتم خیار اهل البصرة و قراءهم فاتلوه ولا یطولن

علیکم الامد فتقسو قلوبکم کما قست قلوب من کان قبلکم وانا کنا نقرء سورة کنا نشبهها فی الطول والشدة ببراءة فانسیتها غیر انی حفظت منها لوکان لابن ادم وادیان من المال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب وکنا نقرأ سورة کنا نشبهها باحدی المسبحات فانسیتها غیر انی حفظت منها یا ایها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون فتکتب شهادة فی اعناقکم و سیوطی در درمنثور می فرماید اخرج مسلم وابن مردویه وابو نعیم فی الحلیة و البیهقی فی الدلائل عن ابی موسی الاشعری قال کنا نقرأ سورة نشبهها فی الطول والشدة ببراءة فانسیتها غیر انی حفظت منها لوکان لابن ادم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملأ جوفه الا التراب وکنا نقرا سورة نشبهها باحدی المسبحات اولها سبح لله ما فی السموات فانسیتها غیر انی حفظت منها یا ایها الذین امنوا لا تقولوا ما لا تفعلون

فتكتب شهادة فى اعناقكم فتسالون عنها
يوم القيامة ودر اتقان مذكورست اخرج ابن ابى
حاتم عن ابى موسى الاشعرى قال كنا نقرأ
سورة نشبهها باحدى المسبحات فانسيناها
غير انى قد حفظت يا ايها الذين امنوا لم تقولون
ما لا تفعلون فتكتب شهادة فى اعناقكم
فتسالون عنها يوم القيامة واز انجمله احاديثى صريحه
در نقصان سورهٔ براةست مالک ارشاد فرموده که بسم الله
با دیگر آیات اولیش از آن ساقط گردید چنانچه در اتقان
مذکورست وفى المستدرك عن ابن عباس قال
سالت على بن ابيطالب لم لم يكتب فى براءة
بسم الله الرحمن الرحيم قال لانها امان وبراءة نزلت
بالسيف وعن مالك ان اولها لما سقط سقط
معه البسملة فقد ثبت انها كانت تعدل
البقرة لطولها وحذيفه بتصریح تمام باز گفت که شما از سورهٔ
براءة ربع هم نمى خوانید چنانچه در همان کتاب مذکورست
وفى المستدرك عن حذيفة قال ما تقرؤن
ربعها يعنى براءة ودر در منثور مذكورست اخرج ابن ابى شيبه

والطبرانی فی الاوسط وابو الشیخ والحاکم و
ابن مردویہ عن حذیفۃ قال التی تسمون
سورۃ التوبۃ ھی سورۃ العذاب واللہ ما ترکت
احدا الا نالت منہ وما تقرؤن منھا مما کنا
نقرأ الا ربعھا ونیز در در منثور مذکور ست اخرج ابن
الضریس وابو الشیخ عن حذیفۃ قال ما تقرؤن
ثلثھا یعنی سورۃ التوبۃ از انجملہ است روایات کثیرہ
متضمن نقصان سورۂ خلع و سورۂ حفد سیوطی در اتقان
می آرد و فی مصحف ابن مسعود مائۃ واثنا عشرۃ
سورۃ لانہ لم یکتب المعوذتین و فی مصحف
ابیّ ستّ عشرۃ لانہ کتب فی اخرہ سورتی
الحفد والخلع اخرج ابو عبید عن ابن سیرین
قال کتب ابی بن کعب فی مصحفہ فاتحۃ الکتاب
والمعوذتین واللھمّ انا نستعینک واللھمّ
ایاک نعبد وترکھن ابن مسعود
وکتب عثمان منھن فاتحۃ الکتاب
والمعوذتین واخرج الطبرانی فی الدعاء من
طریق عباد بن یعقوب الاسدی عن یحیی بن یعلی الاسلمی عن ابن لہیعۃ

عن ابی هبیره عن عبد الله بن رذین الغافقی قال
قال لی عبد الملک بن مروان لقد علمت ما حملک
علی حب ابی تراب الا انک اعرابی جاف فقلت
والله لقد جمعت القران من قبل ان یجتمع ابواک ولقد
علمنی منه علی بن ابیطالب سورتین علمهما ایاه
رسول الله ما علمتهما انت ولا ابوک اللهم انا
نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولانکفرک
ونخلع ونترک من یفجرک اللهم ایاک نعبد ولک
نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک
ونخشی عذابک الجد ان عذابک بالکفار ملحق
واخرج البیهقی من طریق سفیان الثوری عن
ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر ان عمر بن الخطاب
قنت بعد الرکوع فقال بسم الله الرحمن الرحیم
اللهم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک
ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک بسم الله
الرحمن الرحیم اللهم ایاک نعبد ولک نصلی
ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک و
نخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

قال ابن جريج حكمة البسملة انهما سورتان في
مصحف بعض الصحابة واخرج محمد بن نصر المروزي
في كتاب الصلوة عن ابي بن كعب انه كان يقنت
بالسورتين فذكرهما وانه كان يكتبهما في مصحفه
قال ابن ضريس ثنا احمد بن جميل المروزي عن
عبد الله بن المبارك انا الاجلح عن عبد الله بن عبد
الرحمن عن ابيه قال في مصحف ابن عباس قراءة ابي وابي موسى
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
وفيه اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك
نسعى ونحفد ونخشى عذابك ونرجو رحمتك ان
عذابك بالكفار ملحق ونیز سیوطی در تفسیر در منثور
می فرماید قال ابن الضريس في فضائله اخبرني موسى
بن اسماعيل انبانا حماد قال قرانا في مصحف ابي بن
كعب اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك
الخير كله ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك الخ
وفيه ايضا واخرج ابن الضريس عن عبيد الله بن
عبد الرحمن عن ابيه قال صليت خلف عمر بن

الخطاب فلما فرغ من السورة الثانية قال اللهم
انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك الخير
ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك
نعبد ولك نصلي واليك نسعى ونحفد نرجو
رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار
ملحق وفي مصحف ابن عباس قراءة ابي وابي موسى
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك
من يفجرك وفي مصحف حجر اللهم انا نستعينك
واخرج محمد بن نصر عن ابي اسحاق قال قرأت في
مصحف ابي بن كعب بالكتاب الاول المتيق
بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الله احد الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذ برب الفلق الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم قل اعوذ برب الناس الى اخرها
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انا نستعينك ونستغفرك
ونثني عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اياك نعبد ولك نصلي
ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى

عذابك ان عذابك بالكفار ملحق الخ وفيه
أيضا واخرج محمد بن نصر عن الشعبي قال قرأت
او حدثني من قرء في بعض مصاحف ابي بن كعب
هاتين السورتين اللهم انا نستعينك والاخرى
بينهما بسم الله الرحمن الرحيم قبلهما سورتان من المفصل
وبعدهما سور من المفصل ازین اخبار کالشمس فی رابعة النهار
هویدا و آشکارست که دو سوره کامله در مصحف ابی بن کعب و ابن
عباس ثبت بود و ابوموسی هم بآن قرارت می نمود و جناب سرور
کاروان اہل بصائر حاوی علوم اوائل و اواخر حضرت امیر المومنین
آن دو سوره را بعبد اسد غافقی تعلیم فرموده بودند و او تصریح
کرده که این ہر دو سوره از قرآن ست ازین مصحف عثمانی که
حضرات اہل سنت آنرا قرآن کامل اعتقاد کنند و معتقد نقصان
آنرا ناقص الایمان بلکه خارج از اسلام پندارند برداشته اند
وناقص وناتمامش گذاشته اما نقصان آیات پس دران هم
روایات بسیار از طرق این حضرات وارد گردیده از انجمله است
بعض روایات دال بر نقصان آیه ان الذین امنوا والذین
هاجروا وجاهدوا في سبيل الله باموالهم و
انفسهم الا ابشروا انتم المفلحون وآیه والذین

آووهم ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذين
غضب الله عليهم اولئك لا يعلم نفس ما
اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون
که در قرآن مجید یکه در دست مردم است این هر دو آیه مکتوب نیست
چنانچه جلال الدین سیوطی در اتقان میفرماید وقال ابو عبید حدثنا ابن ابی
مریم عن ابن لهیعة عن یزید بن عمرو المعا
عن ابی سفیان الکلاعی ان مسلمة بن
مخلد الانصاری قال لهم ذات یوم
اخبرونی بآیتین من القرآن لم تکتبا فی
المصحف فلم یخبروه وعندهم ابو
الکنود وسعد بن مالك فقال ابن مسلمة
ان الذین امنوا والذین هاجروا
وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم وانفسهم
الا ابشروا انتم المفلحون والذین اووهم
ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذین غضب
الله علیهم اولئك لا تعلم نفس ما اخفی
لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون
این روایت بکمال وضوح وظهور دلالت دارد برآنکه این هر دو آیت از قرآن است

ودر مصحف مشهور مکتوب و مسطور نشده وهل هذا الا قول
بنقصان القران وقدح فی فلان او فلان او فلان
ازانجمله احادیثی است متضمن نقصان آیه لوان لابن ادم وادیا
من ذهب لابتغی الیه ثانیا ولو اعطی
ثانیا لابتغی الیه ثالثا ولا یملاء جوف
ابن ادم الا التراب چنانچه در اتقان مذکور است ...
قال ای ابو عبید حدثنا عبد الله بن
صالح عن هشام بن سعید عن زید بن
اسلم عن عطا بن یسار عن ابی واقد
اللیثی قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا اوحی الیه اتیناه فعلمنا مما
اوحی الیه قال فجئت ذات یوم فقال ان الله
یقول انا انزلنا المال لاقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
ولو کان لابن ادم واد من ذهب لاحب ان یکون
الیه الثانی ولو کان له الثانی لاحب ان یکون الیهما
الثالث ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب الله
علی من تاب ودر درمنثور مذکور است اخرج ابو عبید واحمد والطبرانی
فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی

واقد الليثي قال كان رسول الله اذا اوحي اليه تينا ه
فعلمنا مما اوحي اليه قال فجئته ذات يوم فقال ان الله
يقول انا انزلنا المال لاقام الصلوة وايتا الزكوه ولو ان
لابن ادم واديا لاحب ان يكون اليه الثاني ولو كان
له ثان لاحب ان يكون اليهما ثالث ولا يملا جوف ابن
ادم الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج
ابو عبيد واحمد ابو يعلى والطبراني عن زيد
بن ارقم قال كنا نقرء على عهد رسول الله لو كان
لابن ادم واديان من ذهب وفضه لا بتغي
الثالث ولا يملا بطن ابن ادم الا التراب ويتوب
الله على من تاب واخرج ابو عبيد عن جابر بن
عبد الله قال كنا نقراء لو ان لابن ادم ملاء و
اديا لا لاحب اليه مثله ولا يملا جوف ابن ادم
الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج البزار
وابن الضريس عن بريرة قالت سمعت النبي م
يقراء لو ان لابن ادم واديا من ذهب لا بتغي اليه ثانيا
ولو اعطى ثانيا لا بتغي اليه ثالثا ولا يملا جوف ابن ادم
الا التراب ويتوب الله على من تاب واخرج ابن الانباری

عن ابی ذر قال فی قراءة ابی بن کعب ابن ادم لو اعطی
وادیا من مال لالتمس ثانیا ولو اعطی وادیین من مال
لالتمس ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب و
یتوب الله علی من تاب ونیز در اتقان گفته اخرج الحاکم
فی المستدرک عن ابی بن کعب قال قال رسول الله
ان الله امرنی ان اقراء علیک القران فقرء ولم
یکن الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین
ومن بقیتها لو ان ابن ادم سال وادیا من مال
فاعطیته سال ثانیا وان سال ثانیا فاعطیته
سال ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب
ویتوب الله علی من تاب وان ذات
الدین عبد الله الحنفیة غیر الیهودیة ولا
النصرانیة ومن یعمل خیرا فلن یکفره انتهی و در
جامع الاصول مذکور است عن ابی بن کعب ان رسول الله
قال ان الله امرنی ان اقرء علیک القران وقرء علیه

لم یکن الذین کفروا وقرء فیہا ان الذین عند اللہ
الحنفیۃ المسلمۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ
ومن یعمل خیرا فلن یکفرہ وقرء علیہ لوان لابن ادم
وادیا من مال لابتغی الیہ ثانیا ولوان لہ ثانیا لابتغی
ثالثا ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ
علی من تاب اخرجہ الترمذی ونیز در تفسیر درمنثور مذکور است
اخرج احمد والترمذی والحاکم وصححہ عن ابی بن
کعب ان رسول اللہ قال ان اللہ امرنی ان اقرء
علیک القران فقراء لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب
فقرء فیہا ولوان ابن ادم سال وادیا من مال فاعطیتہ
لسال ثانیا ولو سال ثانیا فاعطیتہ لسال ثالثا ولا یملا
جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب
وان ذات الدین عند اللہ الحنفیۃ غیر المشرکۃ ولا
الیہودیۃ ولا النصرانیہ ومن یفعل خیرا فلن یکفرہ واخرج
احمد عن ابی بن کعب قال قال لی رسول اللہ ان اللہ
امرنی ان اقرء علیک فقرء لم یکن الذین کفروا من اہل
الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ رسول
من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب

الامن بعد ما جاءتهم البینة ان الذین عند
الله الحنفیة غیر المشرکة ولا الیهودیة ولا النصرانیة
ومن یفعل خیرا فلن یکفره قال شعبة رح ثم قرا آیات
بعدها ثم قرء لو ان لابن ادم وادیا من مال لسال وادیا ثانیا
ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب ثم ختم بما بقی من السورة
انتهی ودر ازالة الخفا مسطور عن ابن عباس قال رجل اتی عمر رض
یساله فجعل عمر ینظر الی راسه مرة والی رجلیه اخری
هل یری علیه من البوس ثم قال له عمر کم مالک
قال اربعون من الابل قال ابن عباس قلت صدق الله
ورسوله لو کان لابن ادم وادیان من ذهب لابتغی
الثالث ولا یملا جوف ابن ادم الا التراب ویتوب
الله علی من تاب فقال عمر رضی الله عنه ما هذا
فقلت هکذا اقرءنی ابی قال فمرینا الیه فجاء
الی ابی فقال ما یقول هذا قال ابی هکذا اقرانیها
رسول الله قال افا ثبتها فی المصحف قال نعم
و در منثور نیز این روایت از امام احمد نقل کرده و نیز در در منثور
مذکور است اخرج ابن الضریس عن ابن عباس قال
قلت یا امیر المومنین ان ابیا یزعم انک

ترکت من کتاب الله ایة لم تکتبها قال والله لا سألن ابیا فان انکر لتکذبن فلما صلی صلوٰة الغداة اتو عند اُبی الی بیته فاذن له فطرح له وسادة وقال یزعم هذا انک تزعم انی ترکت آیة من کتاب الله لم اکتبها فقال انی سمعت رسول الله صلعم یقول لو ان لابن آدم وادیین من مال لابتغی الیهما وادیا ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب الله علی من تاب فقال اواکتبها قال لا انهاک ازین روایت بصراحت تمام واضح است که آیه مذکوره از آیات قرآنیه بشهادت ابی بن کعب بوده وحضرت رسول خدا صلعم آنرا یاد و تعلیم فرموده بود و بزبان خلیفه ثانی اولا در قرآن ننوشته بودند وچون ابن عباس بجنابش از ابی بن کعب نقل کرد که او میگوید که جنابش آیتے از آیات قرآن ترک کرده اهتمام تمام در تحقیق وتثبت ان فرمودند که بسوی ابی شتافتند وحقیقت امر را شگافتند وکتابت آنرا در قرآن تجویز ساختند واجازت از ابی بن کعب خواستند واو اجازت داد لیکن هیچ پیدا نیشود که ایا بعد این همه فحص وبحث وکد وکاوش واستجازت کتابت در رائے فیض پیرائے جناب شان تعیینے رو داد وبعد آنکه قرآنیت این دو آیه ثابت شد وکلا لما جوز الکتابة واستجاز فیها فان الزیادة فی القرآن کفر او کالکفر کدام چیز مانع این یقین در رسید واجتماع متناقضین

صحیح گردید که آنرا در قرآن داخل نساختند یا در زمان حضرت
عثمان که اصلاح و تغیر مصاحف بعمل آمد کما صرحت به
امنا الصدیقة اعلی الله مقامها فی مستقرها
این آیه را که حضرت عمر باین تحقیق و تنقید داخل قرآن فرموده بودند
حذف نمودند از انجمله روایات متضمن نقصان آیه رجم است
که جناب خلافت مآب مؤسس اساس خلافت عتیقی در ضمن
حدیث فلتة که در آن تهدید کسی که اراده بیعت شخصی بعد
ابی بکر کرده بود نموده اند باهتمام تمام بیان بودن این آیه از
کتاب الله فرموده چنانچه در صحیح بخاری مذکور است ان الله بعث
محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب
فکان مما انزل الله ایة الرجم فقرأناها وعقلناها ووعیناها فرجم
رسول الله ص ورجمنا بعده فاخشی ان طال بالناس زمان
ان یقول قائل والله ما نجد ایة الرجم فی کتاب فیضلوا
بترک فریضه انزلها الله فالرجم فی کتاب الله حق
علی من زنی و راغب در محاضرات وار ذکر کرده لولا دعی انه من القرآن
ما لیس فی المصحف و روی ان عمر رض قال لولا ان یقال زاد عمر فی کتاب الله لاثبت
فی المصحف فقد نزلت الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما
البتة نکالا من الله والله شدید العقاب و سیوطی در

در اتقان میفرماید و قال ای ابو عبید ثنا عبد الله
ابن صالح عن اللیث عن خالد بن زید عن سعید
ابن ابی هلال عن مروان بن عثمان عن ابی امامة
ابن سهیل ان خالته قالت لقد اقرانا رسول
الله آیة الرجم الشیخ والشیخة فارجموهما البتة بما
قضیا من اللذة و در موطا مذکور است مالك عن یحیی بن
سعید عن سعید بن المسیب قال لما صدر عمر بن
الخطاب من منی اناخ بالابطح ثم کوم کومة من بطحاء
ثم طرح علیها رداءه فاستلقی ثم مد یدیه الی السماء
فقال اللهم کبرت سنی وضعفت قوتی وتنشرت
رعیتی فاقبضنی الیك غیر مضیع ولا مفرط ثم قدم
المدینة فخطب الناس ثم قال ایها الناس قد سنت
لکم السنن وفرضت لکم الفرائض وترکتم علی
الواضحة الا ان تضلوا بالناس یمینا وشمالا و
ضرب باحدی یدیه علی الاخری ثم قال ایاکم
ان تهلکوا عن آیة الرجم ان یقول قائل انا لا نجد
حدین فی کتاب الله فقد رجم رسول الله ورجمنا
والذی نفسی بیده لولا ان یقول الناس زاد عمر

فی کتاب اللہ لکتبتہا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموھما البتۃ فانا قد قرانا ھا و در مسند امام احمد
بن حنبل کہ ایں دستان نسخہ عتیقہ از ان بعید جد و کد فراوان و تگ و کوشش
بی پایان باین بی‌ہمہ‌دان عنایت فرمودہ مذکور است حدثنا
عبد اللہ قال حدثنی ابی قال حدثنا ھشیم قال اخبرنا
الزھری عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عتبۃ بن
مسعود قال اخبرنی عبد اللہ بن عباس قال حدثنی
عبد الرحمان بن عوف ان عمر بن الخطاب خطب
الناس فسمعہ یقول الا وان اناسا یقولون ما بال
الرجم وفی کتاب اللہ الجلد وقد رجم رسول اللہ
ورجمنا بعدہ ولولا ان یقول قائلون او یتکلم المتکلمون
ان عمر زاد فی کتاب اللہ ما لیس فیہ لاثبتہا کما نزلت
ونیز دران مذکور است حدثنا عبد اللہ قال حدثنی ابی
قال حدثنا عبد الرحمان قال حدثنا مالک عن الزھری
عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال قال عمر
ان اللہ عزوجل بعث محمدا وانزل علیہ الکتاب فکان
فیما انزل علیہ ایۃ الرجم فقرانا ھا وعقلنا ھا ووعینا ھا
فاخشی ان یطول بالناس عھد فیقولون انا لا نجد ایۃ

الرجم فتترك الفريضة انزلها الله وان الرجم فی
كتاب الله حق على من زنا اذا احصن من الرجال
والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الاعتراف
ونیز در همین مسند مذکورست حدثنا عبد الله قال حدثنی
ابی قال حدثنا محمد بن جعفر وحجاج قالا حدثنا شعبة
عن سعد بن ابراهيم قال سمعت عبيد الله بن عبد الله
ابن عتبة يحدث عن ابن عباس عن عبد الرحمان بن
عوف قال حج عمر بن الخطاب فاراد ان يخطب الناس
خطبة فقال عبد الرحمان بن عوف انه قد اجتمع
عندك رعاع الناس فاخر ذلك حتى تاتی المدينة
فلما قدم المدينة دنوت قريبا من المنبر فسمعته
يقول ان ناسا يقولون ما بال الرجم وانما فی كتاب
الله الجلد وقد رجم رسول الله ورجمنا بعده لولا
ان يقولوا اثبت فی كتاب الله ما ليس فيه
لاثبتها كما انزلت چشم از اہل انصاف آنست که مضمون
این روایات صحیحه که در صحاح این حضرات مسطورست تا آنکه در صحیح بخاری
که حلیف کتاب الله است مذکور بنظر عبرت نگرند که دلالت صریحه دارد
بر آنکه آیهٔ رجم نزد خلیفه ثانی از قرآن بود و قطع و یقین بر همعنی داشت

در تجویز کتابت آن در قرآن چرا می فرمود که زیادت در قرآن موجب خروج از ایمانست حالانکه مثل الیوم در زمان جنابش هم در قرآن نوشته مکتوب نبود و بخوف مردم و عوام الناس جنابش قرآن را ناقص گذاشته باصلاحش نپرداخت واین عین تقیه واز اظهر افراد آنست پس بحمد الله ازین روایات صحت دو امر عظیم که این حضرات ازراه بی باکی و ناعاقبت اندیشی یکی را عین نفاق و دیگری را کفر وشقاق میدانند ثابت گردید و مصداق ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار متحقق شد پس حالا این حضرات را چاره ازین نیست یا حکم بنفاق و کفر حضرت خلیفه ثانی که تقیه را کاربند شدند وقائل بنقصان قرآن گردیدند بفرمایند هو اهم المآرب واعظم المطالب و بعد ازین حرفی دیگر بمیان نمی آرم و صلح بر عدم ثبوت نقصان قرآن و تقیه ازین دلیل گو برین تقدیر هم مثبت آن باشد و ذلک غریب میکنم و یا به ثبوت این هر دو امر قائل شوند و فارغخطی و ندامت نامه از بلند پروازیها و دراز نفسی های خود بر قول بنقصان قرآن و جواز تقیه نوشته دهند بالجمله در حیرتم که این احادیث صحیحه صریحه که دلالت واضحه دارد برآنکه نزد جناب ابن الخطاب آیه رجم از قرآن بود و حالانکه آن آیه در قرآن مذکور نیست بچه توجیه و تاویل و تسویل محرف می سازند

یکدام باب تعطیل و قال و ران مفتوح می کنند مخفی نماند که چون دلالت
این قسم احادیث بر مطلوب صریح بود لهذا علمای اہل سنت ہم چارہ
از اعتراف باین واقعی نیافته اند و تصریح کرده که این قول عمر دلالت
دارد برآنکه عمر را علم حاصل بود باین که این آیه از قرآن شریف ست
لیکن بمجرد علم خود آن را در مصحف داخل ننمود چنانکه گجراتی در مجمع البحار
آورده وكتبت اية الرجم وهي الشيخ والشيخة اذا زنيا
يعني لم يلحقها عمر بالمصحف بمجرد علمه انتهى و بخاری
در صحیح خود آورده قال عكرمة قال عمر لعبد الرحمان بن عوف
لو رأيت رجلا على حد زنا او سرقة وانت امير فقال
شهادتك شهادة رجل من المسلمين قال صدقت
قال عمر لولا ان يقول الناس زاد عمر في كتاب الله
لكتبت اية الرجم بيدي انتهى. و در فتح الباری در شرح
قوله قال عمر الخ مذکور ست قال المهلب استشهد البخاري
لقول عبد الرحمن بن عوف المذكور وقبله بقول عمر
هذا انه كانت عنده شهادة في اية الرجم انها من القران
فلم يلحقها بنص المصحف بشهادته وحده وافصح
بالعلة في ذلك بقوله لولا ان يقال زاد عمر في كتاب
الله فاشار الى ان ذلك من قطع الذرائع لئلا يجد

احکام السوء السبیل الی ان یدعوا العلم لمن
احبوا الحکم بشیء انتهی و این عبارت بغایت صراحت
دلالت دارد برانکه حضرت عمر شهادت می دادند باین که آیه رجم
از قرآن ست و نیز این آیه را لائق نوشتن در مصحف شریف میدانستند
لیکن بخیال قطع ذرائع منکره و دفع مشکلات باطله که مبادا حکام جور
سبحان باین حیله اقدام کنند در قرآن شریف داخل نفرمودند و
حیف ست که عمر را خوف از جسارت حکام سوء برادعای علم برانچه
خواهند چنان مهم و لازم افتاد که قرآن مجید را باین هول ناقص
گذاشتند و برحسب افادات اکابر اهل سنت دین خود و اسلام
ایشان برهم ساختند و قرآن شریف را مثل انجیل و تقویم
پارینه گردانیدند و حضرت ابی بکر را خوف از رواج جنبه ادعای
باطل در حکم نفی میراث انبیا علیهم السلام که متفرد بآن بودند اصلا
از اخذ فدک و غصب حق اهل بیت علیهم السلام مانع نشد حالانکه
در ترک غصب فدک اصلا ضرری و شناعتی لازم نمی آمد و لو
کان صادقا فیما عزاه الی سید المرسلین لکان
الاستیهاب من المسلمین و در ترک کتابت آیه قرآنی
شناعات بسیار لازم آمد که بیان آن خارج از تقریر و تحریر ست
و افادات صاحب صواقع و صاحب تحفه و جناب مخاطب امثالهم

بعض آنرا بطور نمونه بیان می کند و ازینجا ظاهر شد بطلان خرافت
[illegible]ولین که آیتی منسوخ التلاوة بود چه این اقوال دلالت دارد بر آنکه
[illegible]ت آنکه شهادت دیگر متحقق نبود بمحض علم و شهادت خود این
[illegible] داخل قرآن نمود اگر شهادتی دیگر هم می یافت آنرا در
مصحف داخل میساخت و پیداست که منسوخ التلاوة را
داخل شدن در قرآن مستی از جواز ندارد و ازینجاست که علما
میذکرند حضرت عثمان در اخراج آیات منسوخ التلاوة از
قرآن اهتمام تمام بکار بردند تا آنکه مصاحفی را که مختلط با منسوخ
التلاوة بود بآتش دادند و خود خاطب در ازالة الغین فرموده
که ادخال آیات منسوخ التلاوة در مصحف مجید نزد کسی از شیعه
وسنی درست نیست و حواله آن بکتب اصول نموده و نیز از روایات
دیگر واضح ست که خلیفه ثانی در زمان خلیفه اول هم آیه رجم را
نزد زید بن ثابت کاتب قرآن آوردند و شهادت دادند که آن
از جمله قرآن ست تا آن را داخل قرآن نماید لیکن آن بی یقین
بر شهادت جنابش عمل نکرده آن را در قرآن داخل ننمود
کما سیجیٔ فیما بعد ان شاء الله تعالیٰ از انجمله روایات نقصان آیهٔ
رضاع کبیر ست امام راغب اصفهانی در محاضرات می آرد
قالت عائشة رضی الله عنها لقد نزلت آیة الرجم

ورضاع الكبير وكانت في رقعة تحت سريري
وشغلنا بتكاة رسول الله فدخلت داجن الحي
فاكلته بر انصاف دشمنی ہای این حضرات جائی آنست
کہ گریبانہا چاک ودلہای اہل انصاف سوختہ خاک گردد کہ اگر
اہل حق حرف نقصان یک حرف ہم از قرآن بر زبان آرند
اینحضرات ہمتہای خود را بتکفیر شان گمارند و بحق حضرت عائشہ
کہ بندای جعبہی جارمیزنند کہ آیہ رجم و آیہ رضاع کبیر در دو آیہ
در دو مسئلہ دینیہ نزول یافتہ واجن آنرا بخورد باین بیان قبیحت
تو امان نقصان قرآن ظاہر می فرمایند حرف تفسیق بلکہ ادنی
تہجین ہم بر زبان نارند و در تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق
زیلعی در بیان حرمت رضاع مذکورست قال الشافعي
لا يحرم الا بخمس رضعات يعني مشبعات لما
روى عن عائشة رضي الله عنها انها قالت
كان فيما نزل من القران عشر رضعات معلومات
ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله وهي
فيما يقرأ من القران رواه مسلم و در مقام رد این
قول شافعی مذکورست ولا حجة له في خمس رضعات
ايضا لان عائشة رضي الله عنها احالتها على انها

قرآن وقالت ولقد كان في صحيفة تحت سريري
فلما مات رسول الله وتشاغلنا بموته دخلت
دواجن فاكلتها الخ وازينجا صريح واضح ست كه نزد حضرت
عائشه آيه تقسيم خمس رضعات از جمله قرآن شريف بود زيراكه
تصريح فرموده باين كه تا وقت وفات جناب رسالت مآب صلوات
الله عليه وآله از جمله قرآن بود وخوانده مى شد ودر قرآن متعارف
موجود نيست كه دواجن آنرا خورده بردند وجناب شافعى
باين آيه بر حكم شرعى تمسك كرده تعجب ست كه اگر اهل حق
ببعض الفاظ كه در قرآن موجود نيست وبودن آن از قرآن
در روايات ائمه معصومين عليهم السلام وارد گشته تمسك كنند
مستوجب توهين وعقاب شوند وامام شافعى بارتكاب همين
صنع محمود گردد وشاب ان هذا الشيء عجاب واز انجمله
است روايات داله بر اسقاط آيه ان جاهدوا كما
جاهدتم اول مرة چنانچه در اتقان مذكورست قال
اي ابو عبيد حدثنا ابن ابي مريم عن نافع بن
عمر الجمحي حدثني ابن ابي مليكه عن المسور بن مخرمه
قال قال عمر لعبد الرحمان بن عوف الم تجد
فيما انزل علينا ان جاهدوا كما جاهدتم اول

مرة فانا لا نجدها فقال اسقطت فيما اسقط من
القرآن و در تفسير در منثور هم اين روايت نقل كرده حيث
قال اخرج ابو عبيد عن المسور بن مخرمة قال قال
عمر لعبد الرحمان بن عوف الم نجد فيما انزل علينا
ان جاهدوا كما جاهدتم اول مرة فانا
لا نجدها فقال اسقطت فيما اسقط من القرآن
و در جمع الجوامع و كنز العمال هم مذكور است عن المسور بن
مخرمة قال قال عمر لعبد الرحمان بن عوف الم
نجد فيما انزل علينا ان جاهدوا كما جاهدتم
اول مرة فانا لم نجدها قال اسقطت فيما اسقط
من القرآن ابو عبيد انتهى فقرهٔ اسقطت فيما اسقط
من القرآن را بنظر امعان بايد نگريست كه بصراحت تام
دلالت بر وقوع حذف و اسقاط در قرآن شريف دارد و تحيرست
كه اهل سنت اگر در روايت اهل حق هيچ حرف را بينند قصب السبق
در تضليل و تكفير ربايند و در حق عبد الرحمان بن عوف اغماض نظر
فرمايند و اين انصاف و دشمني با بجز رود جزا اگر تو ان خواست
و از انجمله است روايات متضمن نقص آية و لا ترغبوا عن ابائكم
فانه كفر بكم ان ترغبوا عن ابائكم چنانچه سيوطي در تفسير

و نیز سیوطی اخرج ابن الضریس عن ابن عباس قال کنا نقرء
لا ترغبوا عن آبائکم فانه کفر بکم وان کفرا بکم ان ترغبوا
عن آبائکم واخرج عبد الرزاق واحمد وابن حبان
عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق و
انزل معه الکتاب فکان فیما انزل علیه آیة الرجم
ورجمنا بعده ثم قال قد کنا نقرء ولا ترغبوا عن
آبائکم فانه کفر بکم ان ترغبوا عن آبائکم و
اخرج الطیالسی وابو عبید والطبرانی عن عمر
ابن الخطاب کنا نقرأ فیما نقرأ لا ترغبوا عن آبائکم
فانه کفر بکم ثم قال لزید بن ثابت اکذلک یا زید
قال نعم و از انجمله روایاتی ست که دلالت دارد بر اینکه آیه ولو
حمیتم کما حموا فسد المسجد الحرام از بین اذ
جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة
الآیات ساقط گردیده چنانکه حاکم در مستدرک علی ما نقل روایت کرده
عن ابن ادریس عن ابی بن کعب انه کان یقرء اذ
جعل الذین فی قلوبهم الحمیة حمیة الجاهلیة حمیتم
کما حموا فسد المسجد الحرام فانزل الله سکینته
علی رسوله الخ و این روایات را دیگر اکابر و اعیان اهل سنت

مانند امام نسائی وعلامہ سیوطی ناقلا عنہ وعن الحاکم تشریح روایت
کردہ اند سیوطی در تفسیر درمنثور می فرماید اخرج النسائی و
الحاکم وصححہ من طریق ابن ابی ادریس عن ابی
ابن کعب رض انہ کان یقرء اذ جعل الذین کفروا فی
قلوبهم الحمیۃ حمیۃ الجاهلیۃ ولو حمیتم کما حموا
لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ
فبلغ ذلک عمر رض فاشتد علیہ فبعث الیہ
فدعی ناسا من اصحابہ فیهم زید بن ثابت فقال
من یقرء منکم سورۃ الفتح فقرء زید علی قرأتنا
الیوم فغلظ لہ عمر فقال ابی اتکلم قال تکلم قال
لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی ویقرئنی و
انت بالباب فان احببت ان اقرأ الناس علی
ما اقرأنی والا لم اقرأ حرفا ما حییت قال بل اقرء
الناس اما الفاظی کہ از قرآن ساقط شدہ پس افزون تر
ازان ست کہ احصایش توان نمود بعضی ازان درین مقام
باید شنید از انجملہ است لفظ وعلی الذین یصلون الصفوف
الاول کہ از آیہ کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا

تسلیما حذف گردیده چنانچه در اتقان مذکور ست قال ابو عبید

عبید ثنا حجاج عن ابی جریج اخبرنی ابن ابی حمیدة

عن حمیدة بنت ابی یونس قالت قرء علی ابی وهو

ابن ثمانین سنة فی مصحف عائشة ان الله وملائکته

یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و

سلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول

قالت قبل ان یغیر عثمان المصاحف این روایت باصح

دلالت تصریح میکند که بعض الفاظ که نزد حضرت عائشه داخل

قرآن شریف بود وجناب ابن عفان وقتی که تغییر مصاحف

نمودند حذف فرمودند پس اگر دیگر الفاظ که سقوط وحذف آنها

در روایات اهل حق وارد گردیده است ساقط شده باشد کدام

محل استعجاب واستغراب ست سبحان الله اگر حمیده محموده نسبت

تغییر مصاحف بحضرت عثمان نماید حضرات اهل سنت متغیر نشوند

واز جا نروند واگر اهل حق این لفظ بر زبان آرند قصبات السبق

در طعن وتشنیع ایشان ربایند آری مقتضای انصاف وحق پژوهی

همین ست که از حضرات برروی کار می آید از انجمله نقصان لفظ

وهو اب لهم از آیه کریمه النبی اولی بالمؤمنین من

انفسهم وازواجه امهاتهم ست در تفسیر در منثور مذکور ست

اخرج الفریابی والحاکم وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن ابن عباس رض انه کان یقرء هذه الایة النبی اولی بالمومنین من انفسهم وهو اب لهم وازواجه امهاتهم واخرج عبدالرزاق و سعید بن منصور واسحاق بن راهویه وابن المنذر والبیهقی عن بجالة قال مر عمر بن الخطاب بغلام وهو یقرء فی المصحف النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم وهو اب لهم فقال یا غلام حکها فقال هذا مصحف ابی فذهب الیه فسأله فقال انه کان یلهینی القران ویلهیک الصفق بالاسواق این روایت صحیح ست در آنکه نزد ابی بن کعب لفظ وهو اب لهم از جملهٔ قرآن بود وهرگاه حضرت عمر از غایت سهو دانی انکار همین لفظ کردند وامر بحک آن نمودند وطفلی که آن را میخواند ظاهر ساخت که مصحفی که دران این لفظ نوشته است مصحف ابی ست نزد او رفتند وازو سوال کردند او جواب سخت ودرشت بس مسکت ومفحم که اولیای او را انفعالات چار گرداند داد وحقیقت حال جنابش بیان نمود که جناب شما را صفق اسواق بلهو می انداخت وخود را در تعلم قرآن صرف اوقات خود

می ساختند فتنان ما بینہما پس چگونہ جناب او را جائز ست کہ انکار بر قرات او نماید لہذا بعد سماع این جواب دم در کشیدند و ساکت گردیدند از آنجملہ سقوط لفظ صلوة العصر از آخر آیہ وحافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی اسلم در صحیح خود آوردہ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالك عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن ابی یونس مولی عائشة انہ قال امرتنی عائشة ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی قال فلما بلغتہا آذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا للہ قانتین قالت عائشة سمعتہا من رسول اللہ و در تفسیر در منثور مسطور ست اخرج عبد الرزاق و البخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن ابی داؤد فی المصاحف عن ابی رافع مولی حفصة قال استکتبنی حفصة مصحفا فقالت اذا اتیت علی ہذہ الآیة فتعال حتی املیہا علیك کما اقرأتہا فلما اتیت علی ہذہ الآیة حافظوا علی الصلوات قالت اکتب

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة
العصر فلقيت ابي بن كعب فقلت ابا المنذر ان حفصة
قالت كذا وكذا فقال هو كما قالت اوليس اشغل
ما نكون عند صلوة الظهر فى عملنا ونواضحنا واخرج
مالك وابو عبيد وعبد بن حميد وابو يعلى وابن
جرير وابن الانبارى فى المصاحف والبيهقى
فى سننه عن عمرو بن نافع قال كنت اكتب مصحفا
لحفصة زوج النبى فقالت اذا بلغت هذه الاية
فآذنى حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
فلما بلغتها آذنتها فاملت على حافظوا على الصلوات والصلوة
الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين وقالت اشهد
انى سمعتها من رسول الله واخرج عبد الرزاق عن
نافع ان حفصة دفعت مصحفا الى مولى لها يكتبه و
قالت اذا بلغت هذه الاية حافظوا على الصلوات
والصلوة الوسطى فآذنى فلما بلغها جاءها فكتبت
بيدها حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وصلوة العصر واخرج مالك واحمد وعبد بن حميد
ومسلم وابو داؤد والترمذى والنسائى وابن جرير

وابن ابی داود وابن الانباری فی المصاحف و
البیہقی فی سننہ وابی یونس مولی عائشہ از کتب
لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الایۃ فاذن
حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ
العصر وقوموا للہ قانتین قالت عائشہ سمعتها من
رسول اللہ واخرج عبد الرزاق وابن جریر وابن
ابی داود فی المصاحف وابن المنذر عن ام حمید
بنت عبد الرحمان انها سالت عائشہ عن الصلوۃ
الوسطی فقال کنا نقرءها فی الحرف الاول علی عهد
النبی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی و
صلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین وابن حجر عسقلانی در فتح الباری
می آرد روی مسلم واحمد من طریق ابی یونس عن عائشہ
انها امرته ان یکتب لها مصحفا فلما بلغت حافظوا علی
الصلوات والصلوۃ الوسطی قالت فاملت علی صلوۃ
العصر قالت سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وروی مالک عن عمرو بن رافع قال کتبت مصحفا لحفصہ
فقالت اذا اتیت هذه الایۃ فاذنی فاملت علی
حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر

اخرجه ابن جریر من وجه اخرجی حسن عن عمرو بن نافع
وروی ابن المنذر من طریق عبید الله بن رافع
امرتنی ام سلمة ان اکتب لها مصحفا نحوه ومن طریق
نافع ان حفصة امرت مولیً لها ان یکتب لها مصحفا
فذکر مثله وزاد کما سمعت رسول الله یقولها در کتاب موطا
مذکورست مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع بن الحکیم
ابن ابی یونس مولی عائشة ام المومنین انه قال امرتنی
عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه
الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی
وقوموا لله قانتین فما بلغتها اذنتها فاملت علی
حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وصلوٰة
العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول
الله صلی الله علیه وسلم ونیز در کتاب مسطور مذکورست
مالک عن زید بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال
کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المومنین فقالت اذا
بلغت هذه الایة فاذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوٰة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها
اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة

الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین
ازین روایات پیداست کہ لفظ وصلوٰۃ العصر آیہ حافظوا
علی الصلوات الخ نزد حضرت عائشہ و حفصہ از جملہ قرآن بود
کہ این ہر دو اہتمام تمام در ادخال آن در مصحف داشتند
و بکاتبین خود گفتند کہ ہرگاہ باین آیہ رسند اوشان را اطلاع
دہند و ہرگاہ باین آیہ رسیدند و بحضرت شان اطلاع کردند این
لفظ را در قرآن نویسانیدند لیکن افسوس کہ حضرت عثمان آنہمہ سعی
و کوشش و جد و جہد این ہر دو مجتہدہ دوران کہ پیشوای اہل
اسلام و ایمان بودند بر باد فنا دادند و در فسخ و ابطال آن ہمہ تن
متوجہ شدند و از روایت ابن المنذر کہ در فتح الباری آوردہ واضح
است کہ نزد ام سلمہ ہم لفظ وصلوٰۃ العصر از قرآن بودہ و در مصحف خود
نویسانیدہ اور جناب علامہ دہلوی طیب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ
مثواہ بعد نقل روایات عدیدہ کی کتب اہل سنت سی کہ وقوع
حذف و اسقاط سی قرآن شریف مین مشعر ہین کتاب تحفہ مین
فرماتی ہین نیز ابن اثیر در جامع الاصول از ابن عباس
روایت کردہ قال کانت عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز
اسواقا فی الجاہلیۃ فلما کان الاسلام فکانہم
تاثموا ان یتجروا فی الموسم فنزلت لیس علیکم جناح

ان تبتغوا فضلا من ربكم فى مواسم الحج قرأها
ابن عباس هكذا وفى رواية ان تبتغوا فى مواسم
الحج فضلا من ربكم اخرجه البخارى وفى رواية
ابى داؤد انه قرأ ليس عليكم جناح ان تبتغوا
فضلا من ربكم قال كانوا لا يتجرون بمنى فامروا
بالتجارة اذا افاضوا من عرفات وفى اخرى له
قال ان الناس فى اول الحج كانوا يتبايعون
بمنى وعرفة وسوق ذى المجاز وهى مواسم
الحج فخافوا البيع وهم حرم فانزل الله تعالى
عز وجل لا جناح عليكم ان تبتغوا فضلا من
ربكم فى مواسم الحج قال عطا بن ابى رباح
فحدثنى عبيد بن عمير انه كان يقرأها فى المصحف
نیز صاحب جامع الاصول از ترمذی وا از قتادہ بن نعمان
روایت کردہ قال کان اهل بیت منا یقال لهم
بنو ابیرق بشر وبُشَیر ومبشر وکان بشر رجلا
منافقا یقول الشعر یهجو به اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم ینحله بعض العرب ثم یقول
قال فلان کذا وکذا او قال فلان کذا وکذا

فاذا سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك
الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر الا هذا
الخبيث او كما قال الرجل فقالوا ابن الابيرق
قالها قال وكانوا اهل بيت حاجة وفاقة في
الجاهلية والاسلام وكان الناس انما طعامهم
بالمدينة التمر والشعير وكان الرجل اذا كان
له يسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك
يجعله في المشربة له وفي المشربة سلاح ودرع
وسيف فعدى عليه من تحت الليل فنقبت
المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتاني
عمي رفاعة فقال يا ابن اخي انه قد عدي علينا
في ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا
وسلاحنا فتحسسنا في الدار وسالنا فقيل لنا
قد راينا بني ابيرق استوقدوا في هذه
الليلة ولا نرى فيما نرى الا على بعض طعامكم
قال وكان بنو ابيرق قالوا ونحن نسال في الدار
والله ما نرى صاحبكم الا لبيد بن سهيل رجلا
منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه

وقال انا اسرق فوالله ليخالطنكم هذا السيف
اولتبينن هذه السرقة قالوا اليك عنا ايها
الرجل فما انت لصاحبها فسالنا في الدار حتى
لم نشك انهم اصحابها فقال لي عمي يا ابن اخ
لو اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك له قال قتادة فاتيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت ان اهل بيت منا اهل
جفاء عدوا الى عمي رفاعة بن زيد فنقبوا مشربة
له واخذوا طعامه وسلاحه فليردوا علينا
سلاحنا فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم سآمر في ذلك فلما سمع
بنو ابيرق اتوا رجلا منهم يقال له اسير بن عروة
تكلموه في ذلك فاجتمع في ذلك اناس اهل
الدار فقالوا يا رسول ان قتادة بن النعمان
وعمه عمدا الى اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح
يرمونهم بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال
عمدت الى اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح

ترمیہم بالسرقة من غیر ثبت ولا بینة قال
فرجعت ولوددت انی خرجت من بعض مالی و
لم اکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال و
الله المستعان فلم یلبث ان نزل القران انا
انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس
بما اراک الله ولا تکن للخائنین خصیما بنی ابیرق
واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله کان
غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون
انفسہم ان الله لا یحب من کان خوانا اثیما
یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله
وھو معہم الی قوله رحیما الحدیث تمام سیاق
آیه کریمه که درین حدیث واقع ست دلالت دارد برین که
لفظ بنی ابیرق وقتاده در ابتدای تنزیل در آیه کریمه مندرج بود اعم از انکه
بطریق جزئیت باشد یا بسبیل تاویل منزل مع التنزیل بعد از ان
محذوف وساقط شد نیز در جامع الاصول از بخاری روایت کرده
فی روایة وما اوتوا من العلم الا قلیلا قال الاعمش
ھکذا فی قرائتنا نیز در جامع الاصول از بخاری ومسلم وترمذی
روایت کرده قال سعید بن جبیر کان یقرأ وکان

قوله تبارك الذى نزل الفرقان قرء ابو الجوزا
وابو السوار انزل بالالف قوله على عبده قرأ
عبد الله بن الزبير وعاصم الجحدرى على عباده
ومعاذ ابو حليمه وابو نهيك على عبيده قوله قالوا
اساطير الاولين اكتتبها قرأ طلحة بن مصرف و
رويت عن ابراهيم النخعى بضم المثناة الاولى وكسر
الثانية مبينا للمفعول واذا ابتدء ضم اوله قوله
ملك فيكون قرأ عاصم الجحدرى وابو المتوكل
ويحيى بن يعمر بضم النون قوله او تكون له جنة
قرأ الاعمش وابو حصين يكون بالتحتانية قوله
يأكل منها قرأ الكوفيون سوى عاصم نأكل بالنون
ونقله فى الكامل عن القسم وابن سعدو ابن مقسم
قوله ويجعل لك قرأ ابن كثير وابن عامر وحميد ومن
تابعهم ابو بكر وشيبان عن عاصم وكذا محبوب
عن ابى عمرو ويجعل برفع اللام والباقون بالجزم
عطفا على جعل وقيل لادغامها وهذا يجرى على
طريقة ابى عمرو بن العلا وقرأ بنصب اللام عمرو بن در
بن ابى عبلة وطلحة بن سليمان وعبد الله بن موسى

وذكرها الفراء جوازا على اضمار ان ولم ينقلها و
ضعفها ابن جنى قوله مكانا ضيقا قرأ ابن كثير و
الاعمش وعلى بن نصر ومسلمة بن محارب بالتخفيف
ونقلها عقبه بن بيار عن ابي عمرو ايضا قوله
مقرنين قرأ عاصم الجحدرى ومحمد بن السميفع مقرنين
قوله ثبورا قرأ المذكورون بفتح المثلثه قوله ويوم
نحشرهم قرأ ابن كثير وحفص عن عاصم وابو جعفر
ويعقوب الاعرج وكذا الحسن وقتادة والاعمش
على اختلاف عنهم بالتحتانية وقرء الاعرج بكسر
الشين قال ابن جنى وهى قوية فى القياس متروكة
الاستعمال قوله وما يعبدون من دون الله
قرأ ابن مسعود وابو نهيك وعمرو بن دينار وما يعبدون
من دوننا قوله فيقول قرأ ابن عامر وطلحه بن مصرف
وسلام وابن حسان وطلحه بن سليمان وعيسى بن عمر
وكذا الحسن وقتادة عنهما ورويت عن عبد الوارث
عن ابي عمرو بالنون قوله ما كان ينبغى قرأ ابو عيسى
الاسوارى وعاصم الجحدرى بضم اوله وفتح الغين
قوله ان نتخذ قرأ ابو الدرداء وزيد بن ثابت والباقر

واخوه زيد وجعفر الصادق ونصر بن علقمة ومكحول
وشيبة وحفص بن حميد وابو جعفر القارى وابو حاتم
السجستانى والزعفرانى وروى عن مجاهد وابو رجا
والحسن بضم اوله وفتح الخاء على البناء للمفعول وانكرها
ابو عبيدة وزعم الفراء ان ابا جعفر تفرد بها قوله
فقد كذبوكم حكى القرطبى انها قرأت بالتخفيف
قوله بما تقولون قرأ ابن مسعود ومجاهد وسعيد بن
جبير والاعمش وحميد بن قيس وابن جريج وعمرو بن
وابو حيوة ورويت عن قنبل بالتحتانية قوله فما
يستطيعون قرأ حفص فى الاكثر عنه عن عاصم
بالفوقانية وكذا الاعمش وطلحة بن مصرف وابو حيوة
قوله ومن يظلم منكم نذقه قرأ يذقه بالتحتانية
قوله الا انهم قرأ انهم بفتح الهمزة والاصل
لانهم فحذفت اللام نقل هذا والذى قبله من
اعراب السمين قوله ويمشون قرأ على وابن مسعود
وابنه عبد الرحمن وابو عبد الرحمن السلمى بضم
الميم وتشديد الشين مبنيا للفاعل وللمفعول
ايضا قوله حجرا محجورا قرأ الحسن والضحاك وقتادة

وابو رجا والاعمش حجر بضم اوله وهي لغة وحكى ابو البقا
الفتح عن بعض المؤمنين ولم ار من نقلها قراءة قوله يوم
تشقق الارض قرأ الكوفيون وابو عمرو والحسن في المشهور
عنهما وعمر بن ميمون ونعيم بن ميسرة بالتخفيف وقرأ
الباقون بالتشديد ووافقهم عبد الوارث ومعاذ
عن ابي عمرو وكذا محبوب وكذا الحمصي من الشاطبين
في نقل الهدلي قوله ونزل الملائكة قرأ الاكثر بضم
النون وتشديد الزاء وفتح اللام الملائكة بالرفع وقرأ
خارجة بن مصعب عن ابي عمرو ورويت عن معاذ ابي حليمة
بتخفيف الزاء وضم اللام والاصل نزل فحذف تخفيفا
وقرأ ابو رجا ويحيى بن معمر وعمر بن ذر ورويت عن
ابن مسعود ونقلها ابن مقسم على المكي واختارها
الهدلي بفتح النون وتشديد الزاء وفتح اللام على
البناء للفاعل والملائكة بالنصب وقرأ جناح بن حبيش
والخفاف عن ابي عمرو بالتخفيف والملائكة بالرفع
على البناء للفاعل ورويت عن الخفاف على البناء
للمفعول ايضا وقرأ ابن كثير في المشهور عنه وبنصب عن
ابي عمرو وننزل بنون الثانية خفيفة الملائكة بالنصب

وقرأ بالتشديد عن ابن كثير ايضا وقرأ هارون عن
ابي عمرو بمثناة اوله وفتح النون وكسر الزاء الثقيلة
الملائكة بالرفع اعني ينزل ما امرت به وروي عن
ابي بن كعب مثله لكن بفتح الزاء وقرأ ابو السماك
وابو الاشهاب كالمشهور عن ابن كثير لكن بالف اوله
وعن ابي بن كعب نزلت بفتح وتخفيف وزيادة مثناة
في اخره وعنه مثله لكن بضم اوله مشدد وعنه تنزلت
بمثناة في اوله وفي اخره بوزن تفعلت قوله يا ليتني
اتخذت قرأ ابو عمرو بفتح التاء الاخيرة من ليتني
قوله يا ويلتنا قرأ الحسن بكسر المثناة بالاضافة
ومنهم من امال قوله ان قومي اتخذوا قرأ ابو عمرو
وروح واهل مكة الا رواية ابن مجاهد من قنبل بفتح
الياء من قومي قوله لنثبت قرأ ابن مسعود بالتحتانية
بدل النون وكذا روي عن حميد بن قيس وابي حصين
وابي عمران الجوني قوله فدمرناهم قرأ مسلمة بن محارب
فدمرانهم بكسر الميم وفتح الراء وكسر النون الثقيلة
بينهما الف تثنية وعن علي بغير نون والخطاب
لموسى وهارون قوله وعادا وثمود قرأ حمزة

ویعقوب وحفص وثمود بغیر صرف قوله امطرت
قرأ معاذ ابو حلیمة وزید بن علی وابو نهیک مطرت
بضم اوله وکسر الطاء مبنیا للمفعول وقرأ ابن مسعود
مطروا وعنه مطرنا بهم قوله مطر السوء قرء ابو السمال
وابو العالیة وعاصم الجحدری بضم السین وابو السماک
ایضا مثله بغیر همزة وقرأ علی وحفیدة زین العابدین
وجعفر بن محمد بن زین العابدین بفتح السین وتشدید
الواو بغیر وکذا قرأ الضحاک لکن بالتخفیف قوله هزوا
قرأ حمزة واسماعیل بن جعفر والمفضل باسکان
الزاء وحفص بالضم بغیر همز قوله اهذا الذی بعث
الله قرأ ابن مسعود وابی بن کعب اختاره الله من بیننا
قوله عن آلهتنا قرأ ابن مسعود وابی عن عبادة آلهتنا
قوله ارایت من اتخذ الهه قرأ ابن مسعود بهمزة
وکسر اللام والنون بصیغة الجمع وقرأ الاعرج بکسر
اوله وفتح اللام بعدها الف وهاء تانیث وهو
اسم الشمس وعنه بضم اوله ایضا قوله ام تحسب
قرأ الشامی بفتح السین قوله او یعقلون قرأ ابن
مسعود او یبصرون قوله وهو الذی ارسل قرأ

ابن مسعود جعل قوله الرياح قرأ ابن كثير وابن جعفر
والحسن الريح قوله نشرا قرأ ابن عامر وقتادة وابو رجا
وعمرو بن ميمون بسكون الشين وتابعهم هارون الاعور
وخارجة بن مصعب كلاهما عن ابي عمرو وقرأ الكوفيون
سوى عاصم وطائفة بفتح اوله ثم السكون وكذا
قرأ الحسن وجعفر بن محمد والعلا بن سيابة وقرأ عاصم
بموحدة بدل النون وتابعه عيسى الهمداني وابان
بن تغلب وقرأ ابو عبد الرحمن السلمي في رواية وابن السميفع
بضم الموحدة مقصورا بوزن حبلى قوله لنحيي به قرأ
ابن مسعود لنشر به قوله ميتا قرأ ابو جعفر بالتشديد
قوله نسقيه قرأ عمر وابو حيوة وابن ابي عليه بفتح النون
وهي رواية عن ابي عاصم وابي عمرو والاعمش قوله
واناسي قرأ يحيى بن الحرث بتخفيف اخره وهي رواية
عن الكسائي وعن ابي بكر بن عياش وعن ابي قتيبة
المثال وذكر الفرا جواز الانقلا قوله ولقد
صرفناه قرأ عكرمة بتخفيف الراء قوله لتذكروا قرأ
الكوفيون سوى عاصم بسكون الذال مخففا قوله
هذا ملح قرأ ابو حصين وابو الجوزا وابو المتوكل

وابو حیوة وعمر بن ذر ونقلها الهذلی عن طلحة
بن مصرف ورویت عن الکسائی وقتیبة المثال
بفتح المیم وکسر اللام واستنکرها ابو حاتم السجستانی
وقال ابن جنی یجوز ان یکون اراد مالح بحذف
الالف تخفیفا قال معان مالح لیست فصیحة قوله
وحجرا تقدم قوله الرحمن فاسال به قرأ زید بن علی
بجر النون لغتا للحی قوله فاسال به قرأ المکیون والکسائی
وخلف وابان بن زید واسمعیل بن جعفر ورویت
عن ابی عمرو وعن نافع فسل بغیر همز قوله لما تامرنا
قرأ الکوفیون بالتحتانیة لکن اختلف عن حفص وقرأ
ابن مسعود لما تامرنا به قوله سراجا قرأ الکوفیون
سوی عاصم سرجا بضمتین لکن سکن الراء الاعمش
ویحیی بن وثاب وابان بن تغلب والرازی قوله
وقمرا قرأ الاعمش وابو حصین والحسن ورویت عن
عاصم بضم القاف وسکون المیم وعن الاعمش فتح
اوله قوله ان یذکر قرأ حمزة بالتخفیف وابی بن کعب
یتذکر ورویت عن علی وابن مسعود وقرأها ایضا
ابراهیم النخعی ویحیی بن وثاب والاعمش وطلحة بن

مصرف وعيسى الهمداني والباقر وابوه وعبد الله
بن ادريس ونعيم بن ميسرة قوله عباد الرحمن قرأ ابي
بن كعب بضم العين وتشديد الموحدة والحسن بضمتين
بغير الف وابو المتوكل وابو نهيك وابو الجوزا بفتح ثم
كسر ثم تحتانية ساكنة قوله يمشون قرأ علي ومعاذ
القاري وابو عبد الرحمن السلمي وابو المتوكل و
ابو نهيك وابن السميقع بالتشديد مبنيا للفاعل وعاصم
الجحدري وعيسى بن عمر مبنيا للمفعول قوله سجدا قرأ
ابراهيم النخعي سجودا قوله ومقاما قرأ ابو زيد بفتح الميم قوله
ولم يقتروا قرأ ابن عامر والمدنيون وهي رواية ابي
عبد الرحمن السلمي عن علي وعن الحسن وابي رجا ونعيم
بن ميسرة والفضل والازرق والجعفي وهي رواية
عن ابي بكر بضم اوله من الرباعي وانكرا بو حاتم
وقرأ الكوفيون الا من تقدم منهم وابو عمرو في
رواية بفتح اوله وضم التاء وقرأ عاصم الجحدري و
ابو حيوة وعيسى بن عمر وهي رواية عن ابي عمرو ايضا
بضم اوله وفتح القاف وتشديد التاء والباقون بفتح
اوله وكسر التاء قوله قواما قرأ حسان بن عبد الرحمن

صاحب عائشة بكسر القاف وابو حصين وعيسى وعمر
بتشديد الواو مع فتح القاف قوله يلق اثاما قرأ
ابن مسعود وابو رجا يلقى باشباع القاف وقرأ
عمر بن ذر بضم اوله وفتح اللام وتشديد القاف
بغير اشباع قوله يضاعف قرأ ابو بكر عن عاصم
برفع الفاء وقرأ ابن كثير وابن عامر وابو جعفر وشيبة
ويعقوب يضعّف بالتشديد وقرأ طلحة بن سليمان
بالنون والعذاب بالنصب قوله يخلد قرأ ابن عامر و
الاعمش وابو بكر عن عاصم بالرفع وقرأ ابو حيوة بضم
اوله وفتح الخاء وتشديد اللام ورويت عن الجعفى
ورويت عن ابى عدى لكن بتخفيف اللام وقرأ طلحة
بن مصرف ومعاذ القارى وابو المتوكل وابو نهيك
وعاصم الجحدرى بالمثناة مع الجزم على الخطاب
قوله فيه مهانا قرأ ابن كثير باشباع الهاء فى فيه
حيث وقع وتابعه حفص عن عاصم هنا فقط قوله وذريتنا
قرأ ابو عمرو والكوفيون سوى عن عاصم بالافراد والباقون
بالجمع قوله قرة اعين قرأ ابو الدرداء وابن مسعود و
ابو هريرة وابو المتوكل وابو نهيك وحميد بن

قيس وعمر بن ذر قرات بصيغة الجمع قوله يجزون الغرفة
قرأ ابن مسعود يجزون الجنة قوله ويلقون فيها قرأ
الكوفيون سوى حفص وابن معدان بفتح اوله و
سكون اللام وكذا قرأ الطبرى عن المفضل قوله فقد
كذبتم قرأ ابن مسعود وابن عباس وابن الزبير فقد
كذب الكافرون قوله فسوف يكون قرأ ابو السماك
وابو المتوكل وعيسى بن عمرو وابان بن تغلب بالمثناة
الفوقانية قوله لزاما قرأ ابو السماك بفتح اللام
اسنده ابو حاتم السجستانى عن ابى زيد عنه ونقلها
الهذلى عن ابان بن تغلب قال ابو عمر بن عبد البر
بعد ان اورد بعض ما اوردته هذا ما فى سورة
الفرقان من الحروف التى بايدى اهل العلم
بالقران والله اعلم بما انكر منها عمر على هشام وما
قرأ به عمر فقد يمكن ان يكون هناك حروف اخرى لم تصل
الى وليس كل من قرأ بشى نقل ذلك عنه ولكن
ان فات من ذلك شئ فهو النذر اليسير كذا قال
والذى ذكرناه يزيد على ما ذكره مثله او اكثر
ولكنا لا نتقلد عهدة ذلك ومع ذلك فيقول يحتمل

ان هنا اشياء لم نطلع عليها على نى تركت اشياء
مما يتعلق بصيغة الاداء من الهمزة والمد والروم
والاشمام ونحو ذلك ثم بعد كتابى هذا واسماعه
وقفت على الكتاب الكبير المسمى بالجامع الاكبر
والبحر الازخر تاليف شيخ شيوخنا ابى القاسم
عيسى بن عبد العزيز اللخمى ذكر انه جمع فيه سبعة
الاف رواية من طريق غير ما لا يليق وهو ثلثين
مجلدة فالتقطت منه ما لم يتقدم ذكره من الاختلاف
تقارب ما كنت ذكرته اولا وقد اوردته على ترتيب
السورة قوله ليكون للعالمين نذيرا قرأ اديم
السدوسى بالمثناة من فوق قوله واتخذ وامن دونه
الهة قرأ سعيد بن يوسف بكسر الهمزة وفتح اللام
بعدها الف قوله يمشى قرأ العلا بن سبابه وموسى
بن اسحاق بضم اوله وسكون الميم والسين المهملة
المكسورة وقالوا هو تصحيف قوله ان تتبعون قرأ ابو نعيم
بتحتانية اوله وكذا محمد بن جعفر بفتح المثناة الاولى
وسكون الثانية قوله فلا يستطيعون قرأ زهير بن احمد
بمثناة من فوق قوله جنة يأكل منها قرأ سالم بن عمر جنات

بصيغة الجمع قوله مكانا ضيقا مقرنين قرأ عبد الله بن سلام
مقرنين بالتخفيف وقرأ سهيل مقرنون بالتخفيف مع
الواو قوله ام جنة الخلد قرأ ابو هشام ام جنات
بصيغة الجمع قوله عبادى هؤلاء قرأها الوليد بن
مسلم بتحريك الياء قوله نسوا الذكر قرأ ابو مالك بضم
النون وتشديد السين قوله فما يستطيعون صرفا قرأ
ابن مسعود فما يستطيعون لكم وابى بن كعب فما
يستطيعون لك حكى ذلك احمد بن يحيى بن مالك
عن عبد الوهاب عن هارون الاعور وروى عن
ابي الاصبهانى عن ابى بكر بن عياش وعن يوسف
بن سعيد عن خلف بن تميم عن زائدة كلاهما عن
الاعمش بزيادة لكم قوله ومن يظلم منكم قرأ
يحيى بن واضح ومن يكذب بدل يظلم ووزنها
وقرأ ايضا هرون الاعور يكذب بالتشديد قوله
عذابا كبيرا قرأ شعيب عن ابى حمزة بالمثلثة
بدل الموحدة قوله لولا انزل قرأ جعفر بن محمد
بفتح الهمزة والزاء ونصب الملائكة قوله عتوا كبيرا
قرأ عتيا بالتحتانية بدل الواو وقرأ ابو اسحاق الكوفى

كثيرا با المثلثة بدل الموحدة قوله يوم يرون الملائكة
قرأ عبد الرحمن بن عبد الله ترون بالمثناة من فوق
قوله يقولون قرأ هشام عن يونس وتقولون
بالمثناة من فوق ايضا قوله قدمنا قرأ سعيد بن
اسمعيل بفتح الدال قوله الى ما عملوا من عمل قرأ
الوكيعي من عمل صالح بزيادة صالح قوله هباء قرأ محارب
بضم الهاء مع المد وقرأ بصير بن يوسف بالضم
والقصر والتنوين وقرأ ابن دينار كذلك لكن
بفتح الهاء قوله مستقرا قرأ طلحة بن موسى بكسر
القاف قوله ويوم تشقق قرأ ابو ضمام ويوم بالرفع
والتنوين وابو حيوة بالرفع بلا تنوين وقرأ عصمة عن
الاعمش يوم يرون السماء تشقق بحذف الواو
وزيادة يرون قوله الملك يومئذ قرأ سليمان
بن ابراهيم الملك بفتح الميم وكسر اللام قوله الحق
قرأ جعفر بن يزيد بنصب الحق قوله يا ليتني
اتخذت قرأ عاصم بن بصير تخذت قوله وقالوا
لولا انزل عليه القران قرأ المعلى عن الجحدري
بفتح النون والزاء مخففا وقرأ زيد بن علي

وعبد الله بن خليد كذلك لكن مثقلا قوله وقوم
نوح قرأها الحسن بن محمد بن ابي سعيد عن ابيه بالرفع
قوله وجعلنا هم للناس ايتر قرأها هد الرامهرمزى
أيات بالجمع قوله ولقد اتوا على القرية قرأ سودة
بن براهيم القريات بالجمع وقرأ بهرام القرية
بالتصغير مثقلا قوله افلم يكونوا يرونها قرأ حمزة
عن شعبة بالمثناة من فوق قوله ام يحسب
قرأ ابو حمزة بن حمزة بضم التحتانية وفتح السين
المهملة قوله سباتا قرأ يوسف بن احمد بكسر
المهملة اوله وقال معناه الراحة قوله وجهادا
كبيرا قرأ محمد بن الحنفية بالمثلثة قوله مرج البحرين
قرأ ابن عرفة مرّج بتشديد الراء قوله هذا عذب
فرات قرأ الحسن بن محمد بن ابي سعيد عن ابيه
بكسر الذال المعجمة قوله فجعله نسبا قرأ الحجاج بن
يوسف سببا بمهملة ثم موحدتين قوله انسجد
قرأ ابو نوفل بالتاء المثناة من فوق قوله وهو الذى
جعل الليل والنهار خلفة قرأ الحسن بن محمد بن
ابي سعيد عن ابيه خلفه بفتح الخاء وبالهاء ضمير

يحوها الى الليل قوله على الارض هونا قراء ابن السميفع
بضم الهاء قوله قالوا سلاما قرء حمزة بن عروة سلما
بكسر السين وسكون اللام قوله بين ذلك قراء جعفر
بن الياس بضم النون وقال هو اسم كان قوله لا يدعون
قراء جعفر بن محمد بتشديد قوله لا يقتلون قراء ابن
جامع بضم اوله وفتح القاف وتشديد التاء المكسورة
وقراء معاذ كذلك لكن بالف قبل المثناة قوله
اثاما قراء عبد الله بن صالح العجلي عن حمزة
اثما بكسر اوله وسكون ثانيه بغير الف قبل الميم
وروى عن ابن مسعود بصيغة الجمع آثاما قوله
يبدل الله قراء عبد الحميد عن ابي بكر وابن ابي عليه وابان
وابن مجاله عن عاصم وابو عمارة والبرجمي عن الاعشى
بسكون الموحدة قوله لا يشهدون الزور قراء ابو
المطهر بالنون بدل التاء قوله ذكروا بايات ربهم قراء
تميم بن ابان بفتح الذال والكاف قوله بايات ربهم قراء
سليمان بن يزيد بالافراد قوله قرة اعين قراء معروف
بن حكيم قرة عين بالافراد وكذا ابو صالح من رواية
الكلبي عنه لكنه قال قرات اعين قوله واجعلنا

للمتقين اماما قراء جعفر بن محمد واجعل لنا من المتقين اماما قوله ويجزون قراء ابی فی روایة بجار وفي قوله الغرفة قراء ابوحامد الغرفات قوله تحية قراء ابن عمر تحيات بالجمع قوله سلاما قراء الحارث سلما فی الموضعين قوله مستقرا ومقاما قراء عمير بن عمران ومقاما بفتح الميم قوله فقد كذبتم قراء عبد ربه بن سعيد بتخفيف الذال فهذه ستة وخمسون موضعا ليس فيها من المشهور شی فلنضف الی ما ذكرته اولا فيكون جملتها نحو من مائة وثلثين موضعا والله سبحانه وتعالی اعلم. اور حال ان اختلافات کا نقشہ ذیل سے بخوبی واضح ہوگا

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱	تبارك الذی نزل الفرقان	تبارك الذی انزل الفرقان	قراء ابو الجوزا وابو السوار

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۲	علی عبدہ	علی عبادہ	قراء عبد الله بن زبیر وعاصم الجحدری
۳	ایضاً	علی عبیدہ	قراء معاذ ابو حلیمه وابو نهیك
۴	قالوا اساطیر الاولین اکتتبها	قالوا اساطیر الاولین اکتتبها	قراء طلحة بن مصرف وروییت عن ابراهیم النخعی بضم المثناة الاولی وکسر الثانیه مبنیا للمفعول واذا ابتداء ضم اوله
۵	ملك فیکونَ	ملك فیکونُ	قراء عاصم الجحدری وابو المتوکل ویحیی بن یعمر بضم النون
۶	او تکون له جنة	او یکون له جنة	قراء الاعمش وابو حصین یکون بالتحتانیه

تعداد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف قرأت اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۷	یاکل منها	ناکل	قراء الکوفیون سوی عاصم ناکل بالنون ونقله فی الکامل عن القسم وابن سعد وابن مقسم
۸	ویجعل لك	ویجعلُ لك	قراء ابن کثیر وابن عامر وحمید ومن تابعهم ابوبکر وشیبان عن عاصم وکذا محبوب عن ابی عمرو ورش یجعل برفع اللام الباقون بالجزم عطفا علی محل جعل وقیل لادغامها وهذا یجری علی طریقة ابی عمرو بن العلاء وقراء بنصب اللام عمرو بن دینار عن ابی عبلة

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کس نے پڑھا
			وطلحة بن سليمان وعبد الله بن موسى وذكرها الفراء جائز على اضمار ان ولم ينقلها وضعفها ابن جنی
٩	مكانًا ضيّقًا	مكانا ضيقا	قراء ابن كثير والاعمش وعلى بن نصر ومسلمة بن محارب بالتخفيف ونقلها عقبة بن يسار عن ابی عمرو ايضا
١٠	مقرّنين	مقرنون	قراء عاصم الجحدری ومحمد بن السميقع
١١	ثبورا	ثبور	قراء المذكورون بفتح المثلثة

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۲	یوم یحشرهم	یوم نحشرهم	قراء ابن کثیر وحفص عن عاصم وابو جعفر ویعقوب والاعرج وکذا الحسن وقتادہ والاعمش علی اختلاف عنهم بالتحتانیة وقراء الاعرج بکسر الشین قال ابن جنی وهی قویة فی القیاس متروکة الاستعمال
۱۳	وما یعبدون من دون الله	وما نعبدون من دوننا	قراء ابن مسعود وابو نهیک وعمرو بن ذر

عدد شمار	جو لفظ قران مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑھا
۱۴	فيقول	فنقول	قراء ابن عامر وطلحة بن مصرف وسلام وابن حسان وطلحة بن سليمان وعيسى بن عمر وكذا الحسن وقتادة عنهما ورويت عن عبد الوارث عن ابي عمرو بالنون
۱۵	ماكان ينبغي	ماكان ينبغي	قراء ابو عيسى الاسواري وعاصم الجحدري بضم اوله وفتح الغين
۱۶	ان نتخذ	ان نتخذ	قراء ابو الدرداء وزيد بن ثابت والباقر واخوه زيد وجعفر

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			الصادق ونصر بن علقمه ومکحول وشيبة وحفص بن حميد وابوجعفر القاري وابوحاتم السجستاني والزعفراني ورواه عن مجاهد وابو رجا والحسن بضم اوله وفتح الخاء على البناء للمفعول وانكرها ابوعبيدة وزعم القراءات اباجعفر يقرأ بها
١٧	فقد كذّبوكم	فقد كذبوكم	حكى القرطبي انما قراءت بالتخفيف
١٨	بما تقولون	بما يقولون	قراءة ابن مسعود ومجاهد وسعيد بن

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	عدد شمار
جبیر والاعمش وحمید بن قیس وابن جریح وعمرو بن ذر وابو حیوۃ وروریت عن قنبل بالتحتانیۃ			
قراء حفص فی الاکثر عنہ عن عاصم بالفوقانیۃ وکذا الاعمش وطلحۃ بن مصرف وابو حیوۃ	فما تستطیعون	فما یستطیعون	۱۹
قراء یذقہ با لتحتانیۃ	یذقہ	ومن یظلم منکم نذقہ	۲۰
قراء اثم بفتح الہمزۃ والاصل لاثم فحذفت اللام نقل ھذا	الا اَثم	الا اِثم	۲۱

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑھا
			والذی قبله من اعراب السیمیین
۲۲	و یمشون	و یمشّون	قراء علی و ابن مسعود ابنه عبد الرحمن و ابو عبد الرحمن السلمی بفتح المیم و تشدید الشین مبنیا للفاعل والمفعول
۲۳	حِجرًا محجورا	حُجرًا محجورا	قراء الحسن والضحاک و قتادة و ابو رجاء والاعمش حجر بضم اوله و هی لغة وحکی ابو البقاء الفتح عن بعض المؤیین ولم ار من نقلها قراءة
۲۴	یوم تشقّق السماء	یوم تشقق السماء	قراء الکوفیون

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسرے طور خلاف رسم کے پڑھے گئے	کس نے پڑھا
			وابو عمرو والحسن فی المشہور عنہما وعمرو بن میمون ونعیم بن میسرة بالتخفیف وقراء الباقون بالتشدید ووافقہم عبد الوارث ومعاذ عن ابی عمرو وکذا محبوب وکذا الحمصی من الشیاطین فی نقل الہذلی
۳۵	ونُزِّلَ الملائکۃ	نزلَ الملائکۃ	قراء الاکثر بضم النون وتشدید الزاء وفتح اللام والملائکۃ بالرفع وقراء خارجۃ بن مصعب عن ابی عمرو ورویت عن معاذ ابی حلیمۃ

عدد و شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	نَزَلَ الملائکۃَ	بتخفیف الزاء وضم اللام والاصل ننزل فحذفت تخفیفا و قراء ابو رجاء و یحیی بن معمر و عمر بن ذر و رویت عن ابن مسعود ونقلها ابن مقسم عن المکی واختارها الهذلی
	ایضاً	نَزَّلَ الملائکۃُ	بفتح النون وتشدید الزّاء وفتح اللام علی البناء للفاعل والملائکه بالنصب قراء جناح بن حبیش والجعفی عن ابی عمرو بالتخفیف و الملائکۃ بالرفع

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			علی البناء للفاعل و رویت عن الخفاف علی البناء للمفعول ایضاً وقراء ابن کثیر فی المشہور عنہ وینصب عن ابی عمرو
۲۶	ونزل الملایکة	وننزل الملایکة	بنون الثانیة خفیفة والملایکة بالنصب وقراء بالتشدید عن ابن کثیر ایضاً
۲۷	ایضاً	تنزل الملایکة	وقراء ہارون عن ابی عمرو بمثناة اوله وفتح النون وکسر الزاء الثقیلة الملایکة بالرفع اعنی ینزل ما امرت

عدد شمار	جو لفظ قران مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	تتنزّل الملائکة	به وروی عن ابی بن کعب مثله لکن بفتح الزاء وقرا ابو السماک وابو الاشهب کالمشهور
	ایضاً	نُزِّلَت	عن ابن کثیر لکن بالف اوله وعن ابی بن کعب نزلت بفتح وتخفیف وزیادة مثناة فی اخره وعنه مثله
	ایضاً	تنزّلت	لکن بضم اوله مشدد وعنه تنزلت مثناة فی اوله واخره بوزن تفعلت
۲۸	یلیتنی اتخذت	یا لیتنی اتخذت	قراء ابو عمرو بفتح الیاء الاخیر من لیتنی
۲۹	یا ویلتنا	یا ویلتِنا	قراء الحسن

کس نے پڑھا	دوسرے بطرح خلاف رسم کے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	عدد شمار
بکسر المثناة بالاضافة ومنهم من امال			
قراء ابو عمرو وروح واهل مكة الا رواية ابن مجاهد عن قنبل بفتح الياء من قومی	ان قوما اتخذوا	ان قومِی اتخذوا	۳۰
قراء ابن مسعود بالتحتانية بدل النون وكذا روی عن حميد بن قيس وابی حصين وابی عمران الجونی	ليثبت	لنثبت	۳۱
قراء علی وسلمة بن محارب فدمرانهم بكسر الميم وفتح الراء وكسر النون الثقيلة بينهما المثنية	فدمّرانِّهم	فدمرناهم	۳۲

نمبر شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۳۳	فدمرناهم	فدمراهم	وعن علی بغیر نون والخطاب لموسی وهارون
۳۴	عاداوثمودا	عاداوثمود	قراء حمزة ويعقوب وحفص وثمود بغیر تنوین
۳۵	أُمطِرَت	مُطِرَت	قراء معاذ ابو حلیمة وزید بن علی وابو نهیک مطرت بضم اوله وکسر الطاء مبنیا للمفعول
	ایضاً	مطروا	وقراء ابن مسعود مطروا
	ایضاً	مطرناهم	وعنه مطرناهم
۳۶	مطر السَّوءِ	مطر السَّوءِ مطر السُّو	قراء ابو السماک وابو العالیة وعاصم الجحدری بضم السین

نمبر آیت	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	مطر السّوء	وابو السماک ایضاً مثلہ بغیر همز وقراء علی وحفیدہ زین العابدین وجعفر بن محمد بن زین العابدین بفتح السین وتشدید الواو همزوکذا قراء الضحاک لکن بالتخفیف
۳۶	هُزُواً	هزْوا	قراء حمزة واسمعیل بن جعفر والمفصل باسکان الزاء وحفص بالضم بغیر همز
۳۷	اهذا الذی بعث الله	اختارہ الله من بیننا	قراء ابن مسعود وابی بن کعب اختارہ الله من بیننا
۳۸	عن آلهتنا	عن عبادة آلهتنا	قراء ابن مسعود وابی عن عبادة آلهتنا
	ارءیت من اتخذ الٰهہ	ارءیت من اتخذ الِهة	قراء ابن مسعود بمد الهمزة وکسر اللام

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			والتنوین بصیغۃ الجمع
	ایضاً	ارایت من اتخذ الہۃ	وقرء الاعرج بکسر اوله
	ایضاً	ارایت من اتخذ الٰہۃ	وفتح اللام بعدها الف وهاء تانیث وهو اسم بالشمس وعنه بضم اوله
۳۹	ام تحسِب	ام تحسَب	قراء الشامی بفتح الشین
۴۰	او یعقلون	او یبصرون	قراء ابن مسعود
۴۱	وهو الذی ارسل	هو الذی جعل	قراء ابن مسعود جعل
۴۲	الریاح	الریح	قراء ابن کثیر وابن محیصن والحسن الریح
۴۳	بُشراً	نُشراً	قراء ابن عامر وقتادة وابو رجاء وعمرو بن میمون بسکون الشین وتابعهم هارون الاعور وخارجة بن مصعب کلاهما عن ابی عمرو وقراء

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	نمبر شمار
الکوفیون سوی عاصم وطایفہ بفتح اولہم السکون وکذا قرأ الحسن وجعفر بن محمد وابو العلا بن سیابہ وقرأ عاصم بموحدہ بدل النون وتابعہ عیسی الہمدانی وابان بن تغلب و قرأ ابو عبد الرحمن السلمی فی روایۃ	نَشْراً	ایضاً	
وابن السمیقع بضم الموحدۃ مقصوراً بوزن حبلی	بُشریٰ	ایضاً	
قرأ ابن مسعود	لنشر بہ	لنحیی بہ	۴۴
قرأ ابو جعفر بالتشدید	میّتاً	میتاً	۴۵
قرأ ابو عمرو وابو حیوۃ	نَسقیہ	نُسقیہ	۴۶

کسنے پڑھا	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	نمبر
وابن ابی حلیه بفتح النون وهی روایة عن ابی عاصم وابی عمرو الاعمش			
قراء یحیی بن الحرث تخفیف اخره وهی روایة عن الکسائی وعن ابی بکر بن عیاش وعن ابی تمیة المنال وذکرها القراء جوازا لا نقلا	وَاَنَا سِیَ	وانا سیّ	۴۷
قراء عکرمة بتخفیف الراء	ولقد صَرَفنَاه	ولقد صرّفناه	۴۸
قراء الکوفیون سوی عاصم بسکون الدال مخففا	لِیَذکُروا	لیذّکّروا	۴۹
قراء ابو حصین وابو الجوزاء وابو المتوکل وابو حیوة	هذا مَلِحٌ	هذا ملحٌ	۵۰

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	نمبر شمار
وعمر بن ذر فنقلها الهدي عن طلحة بن مصرف وروايت عن الكساى وقتيبة المثال بفتح الميم وكسر اللام واستنكرها ابو حاتم السجستاني وقال ابن جني يجوز ان يكون اراد مالح فحذف الالف تخفيفا قال مع ان مالح ليست فصيحة			
بلمبر ۳۲ بیان اسکا گذرا	وحجرا	وحجرا	۵۱
قراء زيد بن علي بجر النون نعتا للحي	الرحمنِ فاسال به	الرحمنُ فاسال به	۵۲
قراء المكيون والكسائى	فسل به	فاسئل به	۵۳

کسنے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	نمبر
وخلف وابان بن یزید واسمعیل بن جعفر وروایت عن ابی عمرو وعن نافع فسریه بغیر همز			
قراء الکوفیون یامرنا	لما یامرنا	لما تامرنا	۵۴
لکن اختلف عن حفص قراء ابن مسعود لما تامرنا به	لما تامرنا به	ایضاً	
قراء الکوفیون سوی عاصم سرجا بضمتین لکن یسکن الراء الاعمش ویحیی بن وثاب وابان بن تغلب والرازی	سُرُجاً	سراجا	۵۵
قراء الاعمش	قمُرا	قمراً	۵۶

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			والبوحصین والحسن
	ایضاً	قُمُرًا	ورویت عن عاصم بضم القاف وسکون المیم وعن الاعمش بفتح اوله
٥٧	ان یَدَّکَّرَ	ان یذْکر	قراءحمزة بالتخفیف
٥٨	ایضاً	ان یَتذَکَّرَ	وابی بن کعب ورویت عن علی وابن مسعود وقراءها ایضاً ابراهیم النخعی ویحیی بن وثاب والاعمش وطلحة بن مصرف وعیسی الهمدانی والباقر وابوه وعبد الله بن ادریس ونعیم بن میسرة

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۵۹	عِبَادُ الرحمن	عُبَّادُ الرّحمن	قراءِ ابی بن کعب بضم العین وتشدید الموحدة
۶۰	ایضاً	عُبُدُ الرحمن	والحسن بضمتین بغیر الف والمتوکل و ابو نہیک و ابو
	ایضاً	عَبِیدُ الرّحمن	الجوزا بفتح ثم کسر ثم تحتانیة ساکنة
۶۱	یمشون	یُمشّون	قراءِ علی و معاذ القاری و ابو عبد الرحمن السلمی و ابو المتوکل و ابو
	ایضاً	یَمَشّون	نہیک و ابن السمیقع بالتشدید مبنیا للفاعل و عاصم

نمبر آیت	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑہا گیا	کسنے پڑھا
			الجحدری وعیسی بن عمر مبنیا للمفعول
۶۲	سجدا	سجودا	قراء ابراهیم النخعی
۶۳	ومقاما	مَقاما	قراء ابو زید بفتح المیم
۶۴	ولم يَقتُرُوا	ولم يُقتِروا	قراء ابن عامر والمدنیون وهی روایة ابی عبد الرحمن السلمی عن علی وعن الحسن و ابی رجا ونعیم بن میسرة والمفضل والازرق والجحفی وهی روایة عن ابی بکر بضم اوله من الرباعی وانکر ابو حاتم وقراء الکوفیون الا من تقدم منهم و
۶۵	ولم تقتروا	ولم تُقَتِّروا	ابو عمرو فی روایة

نمبر آیت	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			بفتح اوله وضم التاء و قراء عاصم الجحدری وابو حیوة وعیسی ابن عمر وهی روایت عن ابی عمرو ایضاً بضم اوله وفتح القاف وتشدید التاء
	ایضاً	وام یقتروا	والباقون بفتح اوله وکسر التاء
٦٦	قواما	قِواما	قرا حسان بن عبد الرحمن صاحب عایشه بکسر القاف
٦٧	ایضاً	قَوّاما	ابو حصین وعیسی و عمر بتشدید الواو مع فتح القاف
٦٨	یلق اثاما	یلقی	قراء ابن مسعود وابو رجاء یلقی باشباع القاف
٦٩	[illegible]	[illegible]	وقراء عمر بن ذر بضم

نمبر شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			اوله وفتح اللام وتشدید القاف بغیر اتباع
۷۰	یضاعفْ	یضاعفُ	قراء ابوبکر بن عاصم برفع الفاء
۷۱	ایضاً	یضعّف	وقراء ابن کثیر وابن عامر و ابو جعفر وشیبه ویعقوب یضعّف با تشدید
۷۲	یضاعف	نضاعف العذاب	قراء طلحه بن سلیمان بالنون العذاب بالنصب
۷۳	یخلُدْ	یخلُدُ	قراء ابن عامر والاعمش وابوبکر عن عاصم بالرفع
	ایضاً	یُخلَد	وقراء ابو حیوة بضم اوله وفتح الخاء و
	ایضاً	یُخلّدُ	تشدید اللام وروایت عن الجعفی وروایت عن ابی عدی لکن

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			بتخفیف اللام وقراء طلحة بن مصرف ومعاذ القاری وابو المتوکل
	ایضاً	تخلدْ	وابو نہیک وعاصم الجحدری بالمثناة صح الجزم علی الخطاب
۷۴	فِیهِ مُهانا	فِیهٖ مهانا	قراء ابن کثیر باشباع الهاء فی فیه حیث وقع وتابعه حفص عن عاصم فی هذا فقط
۷۵	وَذُرِّیّٰتِنَا	وَذُرِّیَتِنَا	قراء ابو عمرو والکوفیون سوی عن عاصم بالافراد والباقون بالجمع
۷۶	قُرَّةَ اَعْیُنٍ	قُرّاتِ اَعْیُنٍ	قراء ابو الدرداء وابن مسعود وابو هریرة وابو المتوکل

نمبر آیت	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			وابو نہیک وحمید بن قیس وعمر بن حجر قراءت بصیغۃ الجمع
۷۷	یجزون الغرفۃ	یجزون الجنۃ	قراء ابن مسعود
۷۸	یلقون فیھا	یلقون فیھا	قراء الکوفیون سوی حفص وابن معدان بفتح اولہ وسکون اللام وکذا قراء الہمزے عن المفضل
۷۹	فقد کذبتم	فقد کذب الکافرون	قراء ابن مسعود وابن عباس وابن الزبیر
۸۰	فسوف یکون	فسوف تکون	قراء ابو السماک و ابو المتوکل وعیسیٰ بن عمر وابان بن تغلب بالمثناۃ الفوقانیۃ

نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۸۱	لِزاماً	لَزاماً	قراء ابو السماک بفتح اللام اسنده ابو حاتم السجستانی عن ابی زید عنده ونقلها الهذلی عن ابان بن تغلب
۸۲	لیکون للعالمین نذیرا	لتکون للعالمین نذیرا	قراء ادیم السدوسی بالمثناة من فوق
۸۳	واتخذ من دونه الٰهة	واتخذ من دونه اِلٰهة	قراء سعید ابن یوسف بکسر الهمزة وفتح اللام بعدها الف
۸۴	یَمشی	یُمشی	قرء العلاء بن سیابه وموسی بن اسحاق بضم اوله وسکون المیم والسین المهملة المکسورة وقالوا هو تصحیف

کس نے پڑھا	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	نمبر
قراء ابو نعیم تتبعانیہ اولہ وکذا محمد بن جعفر بفتح المثناۃ الاولی وسکون الثانیۃ	ان یتبعون	ان تتبعون	۸۵
قراء زبیر بن احمد بمثناۃ من فوق	فلا تستطیعون	فلا یستطیعون	۸۶
قراء سالم بن عمر جنات بصیغۃ الجمع	جنّاتٍ یاکل منھا	جَنَّۃٌ یاکُلُ منھا	۸۷
قراء عبد اللہ بن سلام مقرنین بالتخفیف	مُقرَنِین	مکانا ضیقاً مُقَرَّنِین	۸۸
قراء سہیل مقرنون بالتخفیف مع الواو	مُقرِنُون	مکانا ضیقا مقرنین	۸۹
قراء ابو ہشام ام جنات بصیغۃ الجمع	ام جنات	ام جنۃ الخلد	۹۰

عدد نمبر	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۹۱	عبادی هولاء	عبادیَ هولاء	قراءها الولید بن مسلم بتحریک الیاء
۹۲	نسوا الذکر	نُسّوا الذکر	قراء ابو مالک بضم النون وتشدید السین
۹۳	فما استطیعوا صرفا	فما تستطیعون لکم	قراء ابن مسعود فما تستطیعون لکم
۹۴	ایضاً	فما یستطیعون لک	قراء ابی بن کعب فما تستطیعون لک حکی ذلک احمد بن یحیی بن مالک عن عبد الوهاب عن هارون الاعور وروی عن ابی الاصمعی عن ابی بکر بن عیاش وعن یوسف بن سعید

نمبر شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			عن خلف بن ہشیم عن زائدة کلاهما عن الاعمش بزيادة لكم
۹۵	ومن يظلم منكم	ومن يكذب	قراء يحيى بن وثاب ومن يكذب بدل يظلم وقرءها
۹۶	ايضا	ومن يكذّب	وقراء ايضا هرون الاعور يكذّب بالتشديد
۹۷	عذابا كبيرا	عذابا كثيرا	قراء شعيب عن ابی حمزة بالمثلثة بدل الموحدة
۹۸	لولا اُنزِلَ الملائكةُ	لولا اَنزَلَ الملائكةَ	قراء جعفر بن محمد بفتح الهمزة والزاء ونصب الملائكة

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	وہ سمر بطرف خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۹۹	عتوا کبیرا	عتیا کبیرا	قراء عتیا بالتحتانیة بدل الواؤ
۱۰۰	کبیرا	کثیرا	قراء ابو اسحاق الکوفی کثیرا بالمثلثة بدل الموحدة
۱۰۱	یوم یرون الملائکة	ترون الملائکة	قراء عبد الرحمن بن عبد الله ترون بالمثناة من فوق
۱۰۲	یقولون	تقولون	قراء هشام عن یونس تقولون بالمثناة من فوق ایضا
۱۰۳	قدِمنا	قدَمنا	قراء سعید بن جبیر بفتح الدال
۱۰۴	الی ما عملوا من عمل	من عمل صالحا	قراء ابو کعب من عمل صالحا بزیادة صالح
۱۰۵	هباءً	هباءُ	قراء مجاهد بضم

عدد شمار	جو لفظ قرآن مین موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			الهاء مع المد
۱۰۶	ایضاً	هُيٌّ	وقراء بصير بن يوسف بالضم والقصر في التنوين
۱۰۷	ایضاً	هَيٌّ	وقراء ابن دينار كذلك لكن بفتح الهاء
۱۰۸	مُسْتَقَرًّا	مُسْتَقِرًّا	قراء طلحه بن موسى بكسر القاف
۱۰۹	ويومَ تشقق	ويومٌ تشقق	قراء ابو همام ويوم بالرفع والتنوين
	ایضاً	ويومُ تشقق	قراوا ابو حيوة بالرفع بلا تنوين
۱۱۰	ایضاً	يوم ترون السماء تشقق	وقراء عصمة عن الاعمش ويوم ترون السماء تشقق بحذف الواو وزيادة ترون

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کس نے پڑھا
۱۱۱	اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ	اَلْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ	قراء سليمان بن ابراهيم الملك بفتح الميم وكسر اللام
۱۱۲	اَلْحَقُّ	اَلْحَقَّ	قراء جعفر بن زيد بنصب الحقَّ
۱۱۳	يا ليتني اتخذت	يا ليتني تخذت	قراء عاصم بن نصير تخذت
۱۱۴	وقالوا لولا نُزِّلَ عليه القرآن	نَزَلَ القرآن	قراء المعلى عن الجحدري بفتح النون والزاء مخففا
۱۱۵	ايضاً	نَزَّلَ القرآن	وقراء زيد بن علي وعبد الله بن خليد كذلك لكن مشددًا
۱۱۶	وَقَوْمَ نُوحٍ	وَقَوْمُ نُوحٍ	قراء الحسن بن محمد بن ابي سعيد عن ابيه بالرفع
۱۱۷	وجعلناهم للناس آية	وجعلناهم للناس آيات	قراء مجاهد الزاهد [illegible] آيات بالجمع

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۱۸	ولقد اتو علی القریة	لقد اتو علی القریات	قراء سودة بن ابراهیم القریات بالجمع
۱۱۹	ایضاً	القریّة	وقراء بهرام القریة بالتصغیر مثقلا
۱۲۰	افلم یکونوا یروها	افلم تکونوا تروها	قراء حمزة عن شعبة بالمثناة من فوق
۱۲۱	ام یحسب	ام یُحسَب	قراء ابو حیوة بن شریح بضم التحتانیه وفتح السین المهملة
۱۲۲	سُباتا	سِباتا	قراء یوسف بن احمد بکسر المهملة اوله وقال معناه الراحة
۱۲۳	وجهاداً کبیرا	وجهاداً کثیرا	قراء محمد بن محمد الحنفیه بالمثلثة
۱۲۴	مرج البحرین	مَرَج البحرین	قراء ابن عمر فتح مرج

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
			بالتشدید الرّاء
۱۲۵	هٰذَا اَعْذَبٌ قرات کے	هُذا عَذِبٌ	قراء الحسن بن محمد بن ابی سعید عن ابیه بکسر الذال معجمه
۱۲۶	فجعله نَسَباً	فجعله سبباً	قراء الحاج بن بیسا بمهملة ثم موحدة تيت
۱۲۷	اَتَسْجُدُ	اتسجد	قراء ابو نوفل بالتاء المثناة من فوق
۱۲۸	وهو الذي جعل الليل والنهار خِلْفَةً	وهو الذي جعل الليل والنهار خلقه	قراء الحسن بن محمد بن ابی سعید عن ابیه خلقه بفتح الخاء بالهاء ضمیر یعود الی اللیل
۱۲۹	على الارض هَوْنًا	على الارض هُونًا	قراء ابن السميقع بضم الهاء

عدد شمار	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۳۰	قالوا سلاماً	قالوا سِلْماً	قرأ حمزة بن عروة سلما بكسر السين وسكون اللام
۱۳۱	بَيْنَ ذلك	بَيْنُ ذالك	قرأ جعفر بن الياس بضم النون وقال هو اسم كان
۱۳۲	لا يَدْعُوْنَ	لا يدّعون	قرأ جعفر بن محمد تشديدا
۱۳۳	لا يُقْتَلُوْنَ يُقَاتَلُوْنَ	لا يُقَتّلُوْنَ يقاتِلون	قرأ ابن جامع بضم اوله و فتح القاف والتشديد التاء المكسورة وقرأها سعاد كذالك لكن بالفتح قبل المثناة
۱۳۴	اَثَاماً ايضاً	اِثْماً اَثَاماً	قرأ عبد الله بن صالح العجلي عن حمزة اثما بكسر اوله وسكون الثانية بغير الف قبل الميم وروى عن

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسری طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
۱۳۵	یُبَیِّنُ اللّٰہُ	یُبْیِنُ اللہ	عن ابن مسعود بصیغة الجمع اتاما قراء حمید الحمید عن ابی بکر وابن ابی تغلبہ وابان وابن مجالہ عن عاصم وابو عمارہ والبرجمی عن الاعشی بسکون الموحدہ
۱۳۶	لا یشہدون الزور	لا یشہدون النور	قراء ابو المظفر بالنون بدل الزاء
۱۳۷	ذُکِّرُوا بِآیات ربہم	ذَکَرُوا بِآیات ربہم	قراء تمیم بن ایاد بفتح الذال والکاف
۱۳۸	ایضاً	بِآیة ربہم	قراء سلیمان بن یزید بالافراد
۱۳۹	قُرَّةَ اَعْیُنٍ	قُرَّةَ عَیْنٍ	قراء معروف بن حکیم قرة عین بالافراد

نمبر	جو لفظ قرآن میں موجود ہے	دوسرے طرح خلاف اوسکے پڑھا گیا	کسنے پڑھا
	ایضاً	قرأت اعین	وکذا ابو صالح من رواۃ الکلبی عنه لکنه قال قرات اعین
۱۴۰	واجعلنا للمتقین اماما	واجعل لنا من المتقین اماما	قراء جعفر بن محمد اجعل لنا من المتقین اماما
۱۴۱	وَیُجْزَوْنَ	وَیُجَازَوْن	قراء ابی فی روایة یجازون
۱۴۲	الغرفة	الغرفات	قراء ابو حامد الغرفات
۱۴۳	تَحِیَّةً	تَحیّات	قراء ابن عمر تحیات بالجمع
۱۴۴	سَلٰمًا	سلما	قراء الخارث سلما فی موضعین
۱۴۵	مستقرا ومقاما	مستقرا ومَقاما	قراء عمیر بن عمران ومقاما بفتح المیم
۱۴۶	فقد کذبتم	فقد کذَبتم	قراء عبد ربه بن سعید بتخفیف الذال

خامساً عدم تواتر اگرچہ ثبوت اسکا جیسا کہ چاہیئے پہلے ہوچکا ہے
مگر ایک روایت اور کہ موید اس مطلب کے ہے یہان بھی بیان
کیجاتی ہے شیخ عبدالحق شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین قال ابن شہاب
فاخبرنی خارجۃ بن زید بن ثابت گفتہ ابن شہاب زہری پس
خبرداد مرا خارجہ کہ پسر زید بن ثابت است وازاعلام علمای تابعین ویکے
از فقہای سبعہ مدینہ مطہرہ است انہ سمع زید بن ثابت کہ وی
شنید زید بن ثابت راکہ پدر اوست قال کہ گفت زید بن ثابت فقدت
آیۃ من الاحزاب گم کردم آیتی را از سورۂ احزاب حین نسخنا
المصحف در وقتیکہ نوشتیم ما مصحف را ظاہر آنست کہ این در وقت
انتساخ مصحف در زمان ابوبکر بود ومعلوم میشود کہ آن نیز باتفاق صحابہ
بود اگرچہ متصدی نوشتن آن زید بن ثابت بود قد کنت اسمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا بتحقیق بودم منکہ مے شنیدم
آنحضرت راکہ میخواند آن آیت را فالتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ
بن ثابت الانصاری پس طلب کردیم ما آن آیت را پس یافتیم
آن را با خزیمہ انصاری صاحب شہادتین آن آیت اینست من
المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فالحقناہا فی
سورتہا فی المصحف پس لاحق گردانیدیم ما آن آیت را در سورۂ
وی کہ سورہ احزاب است در مصحف ومثل این کلام در آیتہ سورہ توبہ

نیز گفتہ است چنان کہ گذشت و مقصود آن ست کہ نوشتہ نزد وی
یافتیم چنانکہ معلوم شد رواہ البخاری انتہی صاحبان انصاف تامل فرماوین
کہ جب زید نے وقت جمع قرآن کے ایک آیت گم کی اور بعد تلاش
ایک ہی شخص کے پاس پائی تو وہ آیت متواتر کسطرح ہو سکتی ہے
اور اگر کہا جاوے کہ لکھی ہوئی ایک کے پاس پائی گیی اور از راہ
حفظ کے مشہور متواتر تھے جیسا کہ صاحب موید القرآن نے کہا
ہے تو ضعف اوسکا بر ظاہر ہے اسلئے کہ اسصورت مین قول زید
کا کہ گم کیا مینی ایک آیت کو پس ڈہونڈہا ہمنے پس پایا ہمنے اوسکو
پاس خزیمہ کے محض لغو ٹھہریگا اسواسطے کہ آیت مشہور متواتر کا گم کرنا
اور تلاش کرنا کچھہ وجہہ نہین رکھتا علی الخصوص ایسے شخص کا کہ جسکو
خلفا نے منجملہ صحابہ انتخاب کر کے واسطے جمع قرآن کے تجویز کیا
ہو اور یہہ توجیہہ کرنا کہ عند الجمع محفوظ متواتر پر اکتفا نہوتی تہی بلکہ مزید
احتیاط مکتوب کے بہی تلاش کیجاتی تہی محض مقتضاے احتیاط موجیہ
کا ہے اصل روایت سے بجز اسکے کہ زید جامع القرآن نے ایک
آیت گم کی اور بعد تلاش خزیمہ کے پاس ملی کچھہ اور ثابت نہین ہوتا
قدح سادس تقدیم و تاخیر مخفی نہ رہے کہ ملاحظہ کتب معتبرہ اہل سنت
ظاہر ہے کہ تالیف آیات و سور کی بالاتفاق توقیفی نہین یعنی منسوب طرف
پیغمبر خدا کے نہین بلکہ عند البعض صحابہ نے اپنی اجتہاد سے اونکو ترتیب دیا

اما تالیف آیات پس جیسا کہ سیوطی نے تحبیر فی علم التفسیر مین لکہا ہے
نعم یشکل علی ذلک ما اخرجہ ابوداود فی المصاحف باسنادہ
عن عبد الزبیر عن ابیہ اتی الحارث بن خزیمہ بہاتین الآیتین
من آخر سورۃ براءۃ فقال اشہد انی سمعتہا من رسول اللہ و
وعیتہا فقال عمر وانا اشہد لقد سمعتہا ثم قال لو کانت ثلث آیات
لجعلتہا سورۃ علیحدۃ فانظروا الی آخر سورۃ من القرآن
فالحقوہا فی آخرہا قال ابن حجر ظاہر ہذا انہم کانوا یولفون
آیات السور باجتہادہم انتہی اور یہ ظاہر کہ مجتہد جائز الخطا ہین
کیا بعید ہے کہ ان مجتہدون سے تقدیم آیات موخرہ کے اور تاخیر مقدم
کی عمل مین آئی ہو اگر کہا جاے کہ اختلاف ترتیب سور تو حسب اختلاف اجتہاد
صحابہ ثابت ہوتا ہے مگر اختلاف ترتیب آیات تو ظاہر نہین اس سے معلوم
ہوا کہ ترتیب آیات توقیفی یا اجماعی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ تمام مصاحف
اصحاب عہد عثمان مین جلائی گئی اور وہ باہم مختلف تہی اور لا یق محو تام تہی
اگر اختلاف ترتیب آیات بہی اونمین ہو تو نزدیک اہل سنت کے جائز
ہوگا بالجملہ جواز مین تقدیم و تاخیر آیات کی حسب مرویات اہلسنت شبہ
نہین اور وقوع محتمل ہے اما ترتیب سور پس روایات مشعرہ وقوع
تغیر ترتیب سور مین کتب معتبرہ اہلسنت مین وارد ہین چنانچہ
جناب علامہ دہلوی ترجمہ اثنا عشریہ مین نقل فرماتے ہین ہکذا عبارتہ

ازانجملہ در فتح الباری در اثنای حدیث شقیق سے فرماید فیہ دلالۃ علی ان
تالیف مصحف ابن مسعود علی غیر التالیف العثمانی وکان
اولہ الفاتحۃ ثم البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران ولم یکن بترتیب
النزول اولہ اقراء ثم المدثر ثم نون والقلم ثم المزمل ثم
تبت ثم التکویر ثم سبح وھکذا الی الاخر المکی ثم المدنی
واللہ اعلم واما ترتیب المصحف علی ما ھو الآن فقال
القاضی ابوبکر الباقلانی یحتمل ان یکون النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھو الذی امرہ بترتیبہ ھکذا ویحتمل ان
یکون من اجتھاد الصحابۃ الی اخرما ذکر من
احتجاج الجانبین ثم قال ونقل صاحب الاقناع
ان البسملۃ لبراءۃ ثابتۃ فی مصحف ابن مسعود
نیز گفتہ وقد اخرجہ احمد من روایۃ محمد بن سلمۃ
عن عاصم بلفظ ان ابن مسعود کان لا یکتب المعوذتین
فی مصحفہ نیز گفتہ وقد اخرجہ عبد اللہ بن احمد
فی زیادات المسند والطبرانی وابن مردویہ من
طریق الاعمش عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن
بن یزید النخعی قال کان عبد اللہ بن مسعود لا یکتب
المعوذتین فی مصاحفہ ویقول انھما لیستا من

من کتاب اللہ در موضع دیگر فرمودہ وکان ابن مسعود
لما حضرہ مصحف عثمان الی الکوفۃ لم یوافق علی
الرجوع عن قراءتہ ولا علی اعدام مصحفہ کما سیاتی
بیانہ فی الباب الذی یلی ہذا فکان تالیف
مصحفہ مغایر التالیف مصحف عثمان وقال فی
موضع آخر وقد تقدم عن علی انہ جمع القران علی
ترتیب النزول عقب موت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم و شیخ جلال الدین سیوطی در اتقان فرمودہ اما ترتیب
السور فہل ہو توقیفی ایضا او باجتہاد من الصحابۃ
فیہ خلاف فجمہور العلماء علی الثانی منہم مالک
والقاضی ابوبکر فی آخر قولیہ قال ابن فارس جمع القران
علی ضربین احدہما تالیف السور کتقدیم السبع
الطوال وتعقیبہا بالمئین فہذا ہو الذی تولتہ
الصحابۃ والجمع الاخر وہو جمع الایات فی السورۃ
فہو توقیفی تولاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما اخبر
جبرئیل عن امر ربہ ومما استدل بہ لذلک اختلاف
مصاحف السلف فی ترتیب السور فمنہم من
رتبہا علی النزول وہو مصحف علی کان اولہ اقرأ

ثم المدثر ثم نون ثم المزمل ثم تبت ثم الکوثر ثم
التکویر وھکذا الی اخر المکی والمدنی وکان اول
مصحف ابن مسعود البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران
علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی وغیرہ
ایضاً فی الاتقان للشیخ السیوطی قال ابن اشتۃ
فی کتاب المصاحف انبأنا محمد بن یعقوب بنا ابو
داؤد انبأنا ابو جعفر الکوفی قال ھذا تالیف مصحف
ابی الحمد ثم البقرۃ ثم النساء ثم آل عمران ثم الانعام
ثم الاعراف ثم المائدۃ ثم یونس ثم الانفال
ثم براءۃ ثم ھود ثم مریم ثم الشعراء ثم الحج ثم یوسف
ثم الکھف ثم النحل ثم الاحزاب ثم بنی اسرائیل
ثم الزمر اولھا حٰمٓ ثم طٰہٰ ثم الانبیاء ثم النور
ثم المؤمنین ثم سبا ثم العنکبوت ثم المومن
ثم الرعد ثم القصص ثم النمل ثم الصافات
ثم صٓ ثم یٰسٓ ثم الحجر ثم حٰمٓ عٓسٓقٓ ثم الروم
ثم الحدید ثم الفتح ثم القتال ثم الظھار ثم
تبارک الملک ثم السجدۃ ثم انا ارسلنا نوحا ثم
الاحقاف ثم الرحمن ثم الواقعۃ ثم الجن ثم النجم

ثم سأل سائل ثم المزمل ثم المدثر ثم اقترب ثم
حٰمٓ الدخان ثم لقمان ثم حٰمٓ الجاثية ثم الطور
ثم الذاريات ثم نون ثم الحاقه ثم الحشر ثم
الممتحنة ثم المرسلات ثم عم يتساءلون ثم لا اقسم
بيوم القيامة ثم اذا الشمس كورت ثم يا ايها النبي
اذا طلقتم النساء ثم النازعات ثم التغابن
ثم عبس ثم المطففين ثم اذا السماء انشقت
ثم والتين والزيتون ثم اقرأ باسم ربك ثم
الحجرات ثم المنافقون ثم الجمعة ثم التحريم
ثم الفجر ثم لا اقسم بهذا البلد ثم والليل
ثم اذا السماء انفطرت ثم والشمس وضحٰها ثم
والسماء والطارق ثم سبح اسم ثم الغاشية
ثم الصف ثم سورة اهل الكتاب وهي لم يكن
ثم والضحى ثم الم نشرح ثم القارعة ثم التكاثر ثم والعصر
ثم سورة الخلع ثم سورة الحفد ثم ويل لكل همزة ثم
اذا زلزلت ثم العاديات ثم الفيل ثم لايلاف
ثم ارايت ثم انا اعطيناك الكوثر ثم القدر
ثم الكافرون ثم اذا جاء نصر الله ثم تبت ثم الصمد

ثم الفلق ثم الناس وایضًا فی الاتقان قال
ابن اشتة ایضًا واخبرنا ابو الحسن بن نافع
ان ابا جعفر محمد بن عمرو بن موسی حدثهم
ثنا محمد بن اسمعیل بن سالم ثنا علی بن مهران
الطائی ثنا جریر بن عبد الحمید قال تالیف
مصحف عبد الله بن مسعود الطوال البقرة و
النسآء وال عمران والاعراف والانعام والمائدة
ویونس والمیئین براءة والنحل وهود ویوسف
والکهف وبنی اسرائیل والانبیاء وطه والمومنون
والشعراء والصافات والمثانی الاحزاب والحج
والقصص وطس والنمل والنور والانفال ومریم
والعنکبوت والروم ویس والفرقان والحجر والرعد
وسبا والملائکة وابراهیم وص والذین کفروا ولقمان والزمر
والحوامیم حم المومن والزخرف والسجدة وحمعسق والا
حقاف والجاثیة والدخان والممتحنات وانا فتحنا لک والحشر
وتنزیل السجدة والطلاق ونون والقلم والحجرات وتبارک
والتغابن واذا جاءک المنافقون والجمعه والصف وقل
اوحی وانا ارسلنا والمجادلة والممتحنة ویا ایها النبی

لم تحرم والمفصل الرحمن والنجم والطور والذاريات
واقتربت الساعة والواقعة والنازعات وسال
سایل والمدثر والمزمل والمطففین وعبس
وهل اتی والمرسلات والقیامة وعم یتساءلون
واذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت و
الغاشیة وسبح واللیل والفجر والبروج واذا
السماء انشقت واقرا باسم ربك والبلد
والضحی والطارق والعادیات وارایت و
القارعة ولم یکن والشمس وضحاها والتین
وویل لکل همزة والوتر ولایلاف قریش والهاکم
وانا انزلناه واذا زلزلت والعصر واذا جاء
نصر الله والکوثر وقل یا ایها الکافرون وتبت و
وقل هو الله احد والم نشرح ولیس فیه الحمد
ولا المعوذتین از مطاوی این کلام دریافت شده که در
عدد سوره نیز در مصاحف مذکوره اختلاف واقع است
شیخ جلال الدین سیوطی اکتفا بتعرض اجمالی نموده بعد
ذکر این کلام تفیص بر اختلاف نموده بعضی را بیدا اما سوکا
فمائة واربع عشر سورة باجماع من یعتید

وقیل ثلاث عشرة بجعل الانفال وبراءة سورة
واحدة واخرج ابوالشیخ عن ابی روق قال
الانفال وبراءة سورة واخرج ابن اشتة عن
ابی لهیعة قال یقولون ان براءة من یسالونك
وانما لم یکتب فی براءة بسم الله الرحمن الرحیم
لانها من یسالونك وعن مالك ان اولها
لما سقط سقطه مع البسملة فقد ثبت انها کانت
تعدل البقرة بطولها وفی مصحف ابن مسعود مائة
واثنا عشرة سورة لانه لم یکتب المعوذتین
وفی مصحف ابی ست عشرة لانه کتب فی اخره
سورتی الحفد والخلع اخرج ابوعبید عن ابی
سیرین قال کتب ابی بن کعب فی مصحفه فاتحه
الکتاب والمعوذتین واللهم انا نستعینك
واللهم ایاك نعبد وترکهن ابن مسعود
وکتب عثمان منهن فاتحة الکتاب والمعوذتین
واخرج البیهقی من طریق سفیان الثوری عن
ابن جریج عن عطا عن عبید بن عمیر عن عمر بن الخطاب
قنت بعد الرکوع فقال بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثنی علیک ولا
نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک بسم اللہ الرحمن
الرحیم اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک
نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشی عذابک
ان عذابک بالکفار ملحق قال ابن جریج حکمۃ البسملۃ
انہما سورتان فی مصحف بعض الصحابۃ واخرج
محمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلوٰۃ عن ابی
بن کعب انہ کان یقنت بالسورتین فذکرھما و
انہ کان یکتبھما فی مصحفہ وقال ابن الضریس انبانا
احمد بن جمیل المروزی عن عبد اللہ بن مبارک
نبانا الاجلح عن عبد اللہ بن عبد الرحمن عن
ابیہ قال فی مصحف ابن عباس قراءۃ ابی وابی موسیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انا نستعینک و
نستغفرک ونثنی علیک الخیر کلہ ولا نکفرک
ونخلع ونترک من یفجرک فیہ اللھم ایاک نعبد
ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی
عذابک ونرجو رحمتک ان عذابک بالکفار ملحق
واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابی اسحاق قال امنا

امیۃ بن عبد اللہ بن خالد بن اسد بخراسان
فقراء بھاتین السورتین انا نستعینک و نستغفرک
واخرج البیہقی وابی داؤد فی المراسیل عن خالد
بن ابی عمران ان جبرئیل نزل بذلک علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ مع قولہ
لیس لک من الامر شئی الایۃ لما قنت یدعو
علی مضر انتھی مختصراً بعد ازان گفتہ تنبیہ کذا نقل
جماعۃ عن مصحف ابی انہ ست عشرہ سورۃ
والصواب انہ خمس عشرۃ فان سورۃ الفیل و
سورۃ لایلاف قریش فیہ سورۃ واحدۃ و
نقل ذلک السخاوی فی جمال القراء ان جعفر الصادق
وابی نہیک ایضاً الی ان قال وفی کامل الھذلی
عن بعضھم ایۃ قال الضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ
نقلہ الامام الرازی فی تفسیرہ عن طاوس وعمر بن
عبد العزیز وغیرہ من المفسرین ساد ساً نزول حسب
کلام ورای صحابہ جلال الدین سیوطی تفسیر اتقان بین گفتہ
بین النوع العاشر فیما نزل من القران علی لسان
بعض الصحابۃ ھو فی الحقیقۃ نوع من اسباب النزول

اخرج الترمذی عن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر و قلبہ قال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا الا نزل القران علی نحو ما قال عمر ترمذی نی ابن عمر سی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے یون کہا کہ عمر کے دل اور زبان پر خدا تعالے نے حق باتکو رکھا ہے ابن عمر بولا کہ کسی آدمی پر تو کبہی کوئی امر نازل نہین ہوا اصحابون نے کہا واہ کیا عمر کے کہنے کے موافق نازل نہین ہوا دوسری روایت اخرج ابن مردویہ عن مجاہد قال کان عمر یری الرای فینزل بہ القران ابن مردویہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جو خلیفہ عمر کی راے ہوتی تہی اوسیطرح پر قرآن نازل ہو جاتا تہا تیسری روایت اخرج البخاری و غیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی و قلت یا رسول نسائک یدخل علیہن البر والفاجر فلو امرتہن ان یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب و اجتمع علی رسول اللہ نساؤہ فی الغیرۃ فقلت لہن عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذالک بخاری وغیرہ نے انس سے روایت کی ہے کہ عمر نے یون کہا کہ تین

باتون مین میری اور خدا کی مرضی موافق ہو گئی مینی کہا تھا کہ مقام
ابراہیم کو (جو کعبہ مین ایک جگہہ ہے) مصلی یعنی مسجد بنا دین
پس اوسیوقت یہہ ایت نازل ہوئی جو سورہ بقر کی ۱۴ رکوع
مین ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پہر مینی کہا
ای رسول اللہ تیری عورتین بے پردہ ہین اونکے پاس بہلے برے
سب لوگ آتے ہین اگر تیری عورتین پردہ مین رہین تو بہتر ہے میرے
کہنے کے موافق پردہ کی آیت جو سورہ احزاب کی ۱۳ رکوع مین ہے
نازل ہوئی وہ یہہ ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیة الاولی اور بیٹھے رہو اپنے گہرون مین اور نہ کہاتے پہرو
جہالت کی زمانہ کے مانند پہر عورتین پیغمبر کی غیرت مین آکر جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئین اوسوقت مینی کہا شاید
خدا تمہین طلاق دلوادی اور تمسے اچھی عورتین رسول خدا کے
لئے بدل لاوے پس جسطرح مین اون عورتون سے کہہ رہا تہا اوسی
موافق آیت نازل ہوئی عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا یعنی اگر نبی تمکو چھوڑ دیوے تو خدا اوسکو
تمسی اچھی عورتین دیدے گا جو فرمان بردار یقین والیان نماز
گذارین توبہ کرنیوالیان بندگی بجا لانیوالیان روزہ رکھنے والیان

صحبت کی ہوئین اور کنواریان ہونگی چوتھی روایت اخرج
مسلم عن ابی ابن عمر عن عمر قال وافقت ربی فی ثلاث الحجاب وفی
اساریٰ بدر وفی مقام ابراہیم مسلم نی ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ عمر نے کہا کہ خدا کی اور میری مرضی تین باتوں مین موافق ہو گئے
پردہ کی بابت بدر کی قید یونکی بابت مقام ابراہیم کی بابت پانچوین
روایت اخرج ابن ابی حاتم عن انس قال قال عمر وافقت
او وافقنی ربی فی اربع نزلت ہذہ الاٰیۃ ولقد خلقنا
الانسان من سلالۃ من طین الاٰیہ فلما نزلت قلت فتبارک
اللہ احسن الخالقین فنزلت فتبارک اللہ احسن الخالقین
ابن ابی حاتم نے انس سے روایت کی ہے کہ خلیفہ عمر نے کہا
جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من
طین ہمنے بنایا آدمی کو ستی مٹی سے پس اوسوقت مینے کہا
فتبارک اللہ احسن الخالقین پس نازل ہوئی آیت
فتبارک اللہ احسن الخالقین چھٹی روایت اخرج
عبد الرحمن ابن ابی لیلی ان یہودیا لقی عمر بن الخطاب
فقال ان جبرئیل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال عمر من کان عدو اللہ
وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین فنزلت علی لسان عمر
عبد الرحمن ابن ابی لیلی روایت کرتا ہے کہ عمر کو کوئی یہودی آدمی ملا اوسنے عمر سے کہا کہ محمد جس جبرئیل فرشتہ

کا ذکر کیا کرتے ہیں وہ جبریل ہمارا دشمن ہے عمر نے کہا جو کوئی اللہ اور فرشتوں اور رسولوں اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہے اللہ اوسکا کافروں کا دشمن ہے چنانچہ بعینہ یہی آیت نازل ہوئی جو سورہ بقر کی گیارہویں رکوع میں ہے ساتوین روایت اخرج سنید فی تفسیرہ عن سعید بن جبیر ان سعد بن معاذ لما سمع ما قیل فی امر عائشة قال سبحانک ھذا بہتان عظیم نزلت کذلک سنید نی اپنی تفسیر میں سعید ابن جبیر سی روایت کی ہے کہ جس وقت جناب عائشہ کی باب میں چرچا اوٹھا اوس وقت سعد بن معاذ نے کہا سبحانک ھذا بہتان عظیم یہی سورہ نور کی اوایل میں بعینہ نازل ہوئی آٹھوین روایت اخرج ابن اخی میمی فی فوائدہ عن سعید ابن المسیب قال کان رجلان من اصحاب النبی اذا سمعا شیئا من ذلک قال سبحانک ھذا بہتان عظیم زید بن الحارث وابو ایوب ابن اخی میمی نی سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ دو آدمی تہے ایک زید بن حارث دوسرا ابو ایوب اونکی عادت تہی کہ جب کوئی بری بات سنتے تہے کہتے تہے سبحانک ھذا بہتان عظیم نویں روایت واخرج ابن ابی حاتم عن عکرمة قال لما ابطاء علی النساء الخبر فی احد خرجن

يستجيرن فاذا رجلان مقبلان على بعير فقالت امرأة منهما فعل رسول الله قال حي قالت فلا ابالي يتخذ الله من عباده شهداء فنزل القرآن على ما قالت ويتخذ منكم شهداء

ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ احد کے جنگ مین جب کہ مدینہ مین لشکر کی خبر عورتون کے پاس پہونچی بہت دیر ہوگئی پس مسلمانون کی عورتین حال دریافت کرنیکو باہر نکلین اونکو دو آدمی اونٹ کے سوار ملے عورتون نے پوچھا کہ حضرت کیسے ہین کہا زندہ ہین کہا کچھ پرواہ نہین خدا اپنے بندون کو شہید بناتا ہے چنانچہ اسیطرح نازل ہوئی کہ یہہ آیت ال عمران کی چودہوین رکوع مین ہے

دسوین روایت قال ابن سعد في الطبقات انبأنا الواقدي احد ثنا ابراهيم بن محمد بن شرحبيل العبدري عن ابيه قال حمل مصعب ابن عمير اللواء يوم احد فقطعت يده اليمنى فاخذ اللواء بيده اليسرى وهو يقول وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ثم قطعت يده اليسرى فحنا على اللواء وضم بعضديه الى صدره وهو يقول وما محمد الا رسول الاية ثم قتل فسقط اللواء قال محمد بن شرحبيل وما نزلت هذه يومئذ حتى نزلت

بعد ذلک ابن سعد نے طبقات مین واقدی سی روایت کی
ہے کہ وہ ابراہیم بن محمد بن شرحبیل سے روایت کرتا ہے کہ وہ اپنی
باپ سے نقل کرتا ہے کہ احد کی لڑائی مین مصعب ابن عمیر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علم بردار تھی ایسے بہادر تھے کہ اوسکے
دونون ہاتھہ لڑائی مین کٹ گئے تھے پر وہ کہتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ یعنی اور نہین ہے محمد صلعم مگر
پیغمبر تحقیق گذری ہین پہلی اوس سے پیغمبر آیا پس اگر مرجاوے یا مارا
جاوے پہر جاوگے تم اوپر ایڑیون اپنی کے یہہ آیت آل عمران
کی ایکسوچوالیسوین رکوع مین ہے محمد بن شرحبیل کہتا ہے کہ جسدن یہہ معاملہ
گذرا اوسیدن تو نہین اوترے مگر بعد اوسکے نازل ہوئی پہر جنہیں
معاد قول نزول قرآن حسب کلام صحابہ موجب مسلمات اہل اسلام
سابقاً بیان ہوا مگر اس مقام پر بطرز جدید اجمالی کل جدید لذیذ مرقوم
ہوتا ہے صاحبان ہوش غور کرین کہ جب اکابر اہل سنت نے
تصریح کی کہ فلان صحابی نے فلان کلام کیا وہی کلام بعینہٖ جناب
حق سبحانہ تعالے نے اچھا سمجھکر قرآن شریف مین نازل کیا اور
بصراحت کہا کہ حضرت عمر نے فلان فلان امر تجویز کئی اللہ تعالی نے
وہی امر پسند فرماکر قرآن مجید اور فرقان حمید مین بھی جیسا عبارت

شاہ ولی اللہ صاحب کے ازالۃ الخفا مین ان فی القرات کلاما
من کلامہ ومرایا من رایہ نص ہے اور بر دونوامر وکے تو اسصورت
مین انحضرات کے نزدیک العیاذ باللہ قرآن شریف مثل کتب قوانین
انگریزی کے ٹھرا کہ صاحبان کونسل نے کچھہ قانون تجویز کئے اور
گورنر نے انکو منظور کر کے شائع کر دیا نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات
اور بعمدا قول نزول قرآن حسب کلام و رای اصحاب ایسی ایک
مصیبت عظمی اور داہیہ کبری انحضرات کی لئے مہیا کرتا ہے کہ جس سے
کسیطرح نجات ممکن نہین کہ جب یہود و نصاری یہ تصریح سراسر
تفضیح ملاحظہ کرینگے انکو بڑی سند کامل اپنے اس دعوے باطل
کی کہ قرآن مجید منزل من اللہ نہین ہے اور کلام بشر ہے ہاتھہ آئیگی اور
اگر اہل سنت جواب مین یہہ کہین کے کہ ایسی آیات واحکام کہ
موافق کلام و راے اصحاب کے ہین بہت اقل قلیل ہین باقی کثیر
کلام خاص خدا اور احکام خاصہ خدا ہین وہ کفار یہہ جواب دینگے
کہ نمونے مشتی نمونہ از خروارے جو حال اس قلیل کا ہے وہی حال
اس کثیر کا ہوگا اور علاوہ برین یہہ جو منقول ہوا ہے موافق کلام
اور راے بعض اصحاب کے ہے اصحاب تو ہزاروں تھے باقی
کلام اور اصحاب کا اور پیغمبر کا کہ سب اصحاب سے افضل و اعلی ہی
ہوگا بہرحال بر تقدیر قول نزول قرآن بر حسب کلام و راے صحابہ

حضرات اہلسنت سے بمقابلہ یہود و نصاری سوائے اسکے
کہ ساکت و لاجواب ہون کچھہ نہوسکےگا اہل انصاف تامل
فرمائین کہ انحضرات سنے واسطے تلبیس عوام کے ابنی تفضیلت
حضرت عمر و بی بی عایشہ کے کہ حقتعالی اسنے اونکے کلام کو اپنے
کلام مقدس ہین مندرج کیا اور احکام موافق اونکے تجویزکی قرآن مین
نازل کئی مقابل شیعونکی بیان فرمائی کہ مقابلہ مین یہود و نصاری
کے اپنی لاجواب ہونے کا مطلقا خیال نکیا سوہ صد شکر
کز رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ماہم برباد رفتہ
باشد قال الفاضل المتوحد چنانچہ مذمتین انبیاعلیہم السلام
کی اور عتابات نسبت اونکے خصوصا حضرت خاتم النبین صلے
اللہ علیہ وسلم کی اور ایسی ہی مدائح اور ثنا یا اپنے بعنوان مہاجر
و انصار اسمین زیادہ کین اقول و بہ نستعین امامیہ کے نزدیک
اجماعاً قرآن مین زیادتی نہین جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور اگر کوئی
روایت ظاہرا موہم اوسکے ہو تو اوسکی تاویل کیجائیگی مثلا
بالفرض کسی روایت امامیہ سے ظاہر ہو کہ لوگون نے معاصی
انبیا کے قرآن مین زیادہ کی تو بر تقدیر صحت و اعتبار روایت کی
اوسکی تاویل یون کیجائیگی کہ شیعہ کے نزدیک اجماعاً انبیا معصوم
ہین اور وہ آیات کہ بظاہر منافی عصمت متوہم ہوتی ہین تاویلات

سمجھا قابل ہیں پس جن لوگوں نے ساتھہ توہم معنے ظاہری آیات
مذکورہ کی ذکر معاصی انبیا قرآن میں سمجھا تو اونھوں نے قرآن میں زیادتی
کی اسلئے کہ شیعہ کے نزدیک معاصی انبیا قرآن میں مذکور نہیں
اور یہہ مراد نہیں کہ وہ آیتیں کہ بظاہر عصمت سے منافات رکھتی
ہیں کسی نے قرآن میں زیادہ کی ہیں فافہم اور جو کچھہ کہ مخاطب
نے بابت مدایح اور ثنا ہای مہاجرین و انصار کے بیان کیا
ہے افترای محض ہے نزدیک امامیہ کے فضایل اصحاب کے
قرآن میں مذکور ہیں اور تعریف اصحاب کی کہ مشہور ہے اور
کتب متداولہ میں مذکور ہے اور اتفاقیکہ جناب مخاطب نے بھی ذکر
فرمائی ہو یہہ ہے هم المومنون الذین ادرکوا صحبة النبی مع الایمان
وماتوا علیه یعنی اصحاب وہ مومن ہیں کہ جنھوں نے صحبت نبی کی
ساتھہ ایمان کے پائی اور با ایمان دنیا سے رحلت فرمائی
ہیں امامیہ کے نزدیک جو لوگ اس تعریف میں شامل ہیں
بے شک مستحق اون فضایل کے ہیں اور یہہ لوگ ایک جماعت
کثیر ہے کہ نام بعض کے اونمیں سے پہلے بیان ہوئی او
جماعت سے حضرت مقداد و حذیفہ و سلمان فارسی رضی اللہ
عنہم شیعہ پاک تھی حضرت عمار یاسر جو فرقہ معاویہ کے ہاتھہ
سے شہید ہوئی اور ابوذر غفاری جو بحکم عثمان بن عفان مدینہ

منورہ سے نکالے گئے وجابر بن عبداللہ انصاری وغیرہم کیسے خالص اصحاب باوفا تھے کہ انجام تک یکسان رہے زوجہ نیک ایسی ہوتی ہین جیسی ام سلمہ کہ خاندان اہلبیت سے مرتے دم تک جدا نہوئین اور حضرت سیدہ سے تفوق نہ ڈھونڈھا حضرت امیر حمزہ وحضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما وسیکڑون بدر واحد مین روبروے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوے جنکے خاتمہ بخیر ہونیکی گواہی حضرت نے دی جسپر خلیفہ اول نے سنکر رو دیا اور کہا کہ کیا ہم ایسے نہین انحضرت نے فرمایا لا ادری ما تحدثون بعدی یعنی مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا احداث کروگے جامع الاصول مین بھی یہہ حدیث لکھی ہے اور وہ لوگ کہ واسطے اغراض اور اور اغراض فاسدہ دنیوی کے بظاہر مسلمان ہوئے اور مسلمانی کو بدنام کیا اور حالت حیات جناب سرورکائنات مین بہوتیرن شک کیا اور بارہا کلمات نفاق زبان پر لاتے رہے اور شروع مرض الموت سے انحضرت کی نافرمانیو نپر کمر باندھی ہذیان کو انجناب کی طرف منسوب کیا وصیت نامہ نہ لکھنے دیا اور بعد وفات تجہیز وتکفین مین شریک نہوئے سطرح اونکی بن آئی کہلی کہلی نفاق سے مرتبہ ارتداد پر پہونچے یہہ سب تعریف اصحاب سے خارج ہین فضلاً

عن الفضایل الواردۃ فی القران فی حقہم پہلا جن لوگون نے جناب
بضعۃ خیر الوری کا حق غصب کیا اور اونکو ایذا دی مضمون من آذاھا
فقد آذانی انکی بابت موذن کہلاینگی یا جو صاحب جنگ جمل و صفین
مین نفس رسول زوج بتول سے لڑے یعنی ای حرب کہ حربی مسلمان
رہے اور جو لوگ مرتے دم تک اہل بیت کو ستاتے رہے یا ہاتھہ
سے جناب امیر کے جنگ صفین و جمل مین مارے گئے یا ایمان
مرے ای صاحبان انصاف کرو کہ جنہون نے نہ کسی جہاد
مین جان دی نہ جان دینے پر مستعد ہوئے کسطرح آیہ منہم من قضی نحبہ
ومنہم من ینتظر مین شامل ہونگے اور جن لوگون نے آنحضرت کو اعدا مین
تنہا چھوڑ کر جان بچائی کیونکر الذین معہ مین شریک ہو سکتے ہین
اور جن صاحبون نے جنگ خیبر مین فرار کیا وہ اشداء علی الکفار
تھے نہین نہین ہرگز نہین ہرگز اس فضیلت کے مستحق نہین اور
جنہون نے مقداد ابوذر عمار اور اسیطرح اور صحابہ کبار پر ظلم
و ستم کیا کسطور سے مصداق رحماء بینہم کی قرار پائینگے
اور جن لوگون نے مدت سجدہ بتون کی کیئے یہانتک کہ
پیشانی مین گٹھی ہوگئی اور بعد اسلام ظاہری کبھی صدق دل سے
سجدہ خدا کا کیا کس طریق سے اونکو تیرہ سو برس کا سجدہ صادق ہوگا
اور کسطرح مصداق سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود کی ٹھہرینگی ای

حضرت جنکو آپ مہاجر و انصار سمجھتے ہین نہ وہ مہاجر ہین نہ انصار
وہ تو منافق و مرتد ہین عنوان مہاجرین و انصار سے اونکو کیا فائدہ
اور فضائل اصحاب سے اونکو کیا بہرہ ملا جامی نے کیا خوب کہا
ہے ؎ ہر کرا روے بہ بہبود نداشت ٭ دیدن روے نبی
سود نداشت ٭ اور کسی شاعر نے کیا اچھا لکھا ہے ؎ دون
شود از قرب بزرگان خراب جیفہ دہد بوی بد از آفتاب
قال الفاضل المتوحد اور فضایل اہل بیت اور لیاقت اونکی اور
آیات وجوب خلافت اونکے کی اقول و بہ نستعین خود علماء
اہلسنت وجماعت نقل کرتے ہین کہ قراءت مصرحہ بفضل
اہل بیت قرآن عبد اللہ بن مسعود وغیرہ بین موجود تہے پھر محو
کیگئی فالجواب الجواب چنانچہ امام المتکلمین کا سر اعناق مخالفین
مدظلہ العالی استقصار الافحام مین فرماتے ہین قدرت حق
اینست کہ خود اکابر اینحضرات ہم بعض احادیث کہ از ان اسقاط
کلمات فضایل اہل بیت علیہم السلام ثابت می شود روایت
کردہ اند سیوطی در تفسیر خود اوردہ اخرج ابن مردویہ عن
ابن مسعود قال کنا نقرا علی عہد رسول اللہ یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی
المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک

من الناس و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی که باعتراف فاضل
رشید در ایضاح از عظمای اهل سنت است در مفتاح النجا
که خود مخاطب در کتاب ازالة الغین بآن احتجاج نموده آورده و
اخرج ای ابن مردویه عن زر عن عبد الله قال کنا نقرأ على عهد
رسول الله یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
والله یعصمک من الناس این روایت چنانچه می بینی باواز بلند
ندا میکند که در آیهٔ بلغ ما انزل الخ تصریح باسم مبارک جناب امیر علیه
سلام الملک القدیر و مولاویت آن امام همام صغیر و کبیر مذکور بود
و صحابه کبار در زمان رسول مختار همین طور میخواندند لیکن حیف است
که محرفین و مبدلین که دین اسلام را برهم زدند و شریعت مطهره را
ته و بالا کردند صحایف دیرینه خود پدید آوردند و اسم مبارک انجناب
و نص امامت آنحضرت را از میان آیه برآوردند تا که اتباع و اشیاع
اینها را تاب مجال جدال و مکابره اهل حق و اضلال عوام دست دهد
که از تمامیت وقاحت نزول این آیه را در حق انجناب انکار سازند
و بمعانی عدیده سخیفه برگردانند و حدیث جناب رسالتماب صلی الله
علیه و آله و سلم را بقدح و جرح مرة فی تواتره و مرة فی صحته باطل سازند
و بتقدیر تسلیم پابند توجیهات رکیکه و تاویلات سخیفه شوند چنانچه از ملاحظه

هفوات اینها که بندی ازان در کتاب کبیر خود بجواب باب امامت
تحفه مع بیان سخافتش وارد کرده ام نیک تر واضح میشود که تیر این
محرفین بر نشانه نشست و مظنون ایشان مظنون شیطان صادق
برآمد فصدق علیهم ابلیس ظنه در معارج النبوة که شیخ عبد الحق
دهلوی در مدارج النبوة ازان نقلهاے بسیار آورده مذکور است
ونقل است که آنحضرت دربارهٔ امیر چنین فرموده که لمبارزة علی
یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامة یعنی
مبارزت علی در روز خندق فاضل تر است از اعمال امت من
تا روز قیامت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین عمر رضی الله
عنهما در مجلس آنحضرت بودند که امیر المومنین علی درآمد هر دو برخاستند
و بفرق مبارکش پیوستند و عبد الله بن مسعود برخواند و کفی الله المومنین
القتال بعلی وکان الله قویا عزیزاً و علامه دهلوی در نزهه میفرماید
حافظ ابن مردویه از ابن مسعود روایت کرده انه کان یقرا
هذا الحرف و کفی الله المومنین القتال بعلی ابن ابیطالب وکان الله
قویاً عزیزاً و اگر تعصباً و عناداً روایات معارج النبوة قبول نکنند و در
نقل علامه دهلوی العیاذ بالله احتمال دیگر پیدا سازند مجمل این
روایت را از در منثور که بس مشهور است و باعتراف شاه عبد العزیز در
رساله اصول حدیث جامع تفاسیر مشهوره است و بنا بر افاده تحفه

احادیث آن حسان است و لو بغیرها بر آریم وهذه عبارته اخرج
ابن ابی حاتم وابن مردویه وابن عساکر عن ابن مسعود
انه کان یقراء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال بعلی
بن ابیطالب و مرزا محمد بدخشانی هم در مصباح النجاه این روایت
از ابن مردویه نقل کرده چنانچه بعد اخراج بعضی روایات از ابن
مردویه گفته واخرج ای ابن مردویه عن ابن مسعود رض
انه کان یقرء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال
بعلی بن ابیطالب وکان الله قویا عزیزا این روایت
که اعاظم ایمه ثقات سنیه اعنی ابن ابی حاتم وابن مردویه وابن عساکر
اخراج آن نموده اند مثل سابق صریح است در تبدیل و تحریف
آیه منقبت جناب امیر علیه السلام که اسم مبارک آنجناب در این
ایه بصراحت تمام مذکور بود و ابن مسعود همان طور میخواند لیکن بر جامعین
قرآن و محرفین آن این فضیلت صریحه و منقبت جلیله جناب امیر علیه
السلام بسی ناگوار آمد آنرا از میان برانداختند و ساختند انچه
ساختند تا آنکه ابن مسعود را با وصف امر جناب رسالتماب صلی
الله علیه وسلم باخذ قرآن از و کما فی صحیح مسلم والاستیعاب وغیرهما
بضرب و شلاق مبتلا کردند و وظیفه اورا منقطع ساختند و مصحفش
سوختند و نیز در آیه ان الله اصطفی ادم وال ابراهیم وال عمران

علی العالمین لفظ آل محمد ہم بود آنرا ہم حضرت جامع قرآن
نہ پسندیدند و دست را از ادخال آن در قرآن کشیدند در
تفسیر ثعلبی مذکور است اخبرنی ابو محمد بن عبد اللہ بن
محمد بن عبد اللہ القاینی نا ابو الحسین محمد بن عثمان
بن الحسین الضبیبی نا ابو بکر محمد بن الحسین بن صالح
السبیعی نا احمد بن محمد بن سعید نا احمد بن میثم بن
ابی نعیم نا ابو جنادة السلولی عن الاعمش عن ابی وایل
قال قرأت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ
اصطفی آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین
ازین روایات ظاہر است کہ در مصحف ابن مسعود لفظ آل محمد ہم بعد لفظ آل عمران
مذکور بود و بامثال این روایات وجہ اہتمام حضرت عثمان در احراق
قرآن ابن مسعود بوجہہ نیک واضح میشود کہ چون آنرا مشتمل براین
قرآت کہ مصرحہ بفضیلت جناب امیر و اہل بیت علیہ و علیہم
السلام بودہ یافتند دل شان بسوخت و آتش عداوت در
کانون ضمیر نفاق تخمیر برافروخت چارہ جز این نیافتند کہ مصحف
ابن مسعود را بسوزند و مایۂ خیزی و وبال برای خود اندوزند و نشان
قراءت مصرحہ بفضل اہلبیت علیہم السلام از جہان بردارند و این از عجم
باطل خود موجب اخماد ذکر آنحضرات پندارند و لکن ابی اللہ الا ان

یزداد شر فحشم فی ظهوره وسفوره یریدون لیطفؤا نور
اللہ واللہ متم نوره قال الفاضل المتوحد اور ندمتن اینی اس
سے محو و حذف کیں اقول و بہ نستعین جناب امام المتکلمین کاسر
اعناق مخالفین استقصاء الافحام مین فرماتے ہین از لطائف
مقام چندی از روایات اہلسنت است کہ بکمال وضوح و ظہور تصدیق
مقولات اہل حق مے سازد و برفع استبعاد دعوی ایشان کہ
در قرآن شریف معائب و مثالب اعدای اہلبیت طاہرین مذکور
بود و باسقاطش پرداختند مے پردازد در منثور مذکوراست
اخرج ابو عبید وابن المنذر وابو الشیخ وابن مردویہ عن
سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس سورۃ التوبہ قال
التوبۃ بل ھی الفاضحۃ ما زالت تنزل فیھم ومنھم حتی
ظننا انہ لا یبقی منا احد الا ذکر فیھا واخرج ابن
المنذر وابو الشیخ وابن مردویہ عن ابن عباس ان
عمر قیل لہ سورۃ التوبۃ قال ھی الی العذاب اقرب ما
اقلعت عن الناس حتی ما کانت تدع منھم احد واخرج
ابو الشیخ عن عکرمۃ قال قال عمر ما فرغ من تنزیل براءۃ
حتی ظننا انہ لم یبق منا احد الا سینزل فیہ وکانت
تسمی الفاضحۃ و در تفسیر کبیر مذکور است عن حذیفۃ انکم تسمونہا

سورة التوبة والله ما ترکت احدا الا نالت منه وعن
ابن عباس فی هذه السورة قال انها الفاضحة مازالت
تنزل فیهم ومنهم حتی خشینا ان لا تدع احدا انتهی این روایات
دلالت صریحه دارد برانکه درین سوره معایب و مثالب بسیاری از
اصحاب بکرات ومرات نازل شده تا آنکه ابن عباس وحضرت عمرو
دیگران را چنان مظنون شد که کسے از صحابه باقی نمے ماند مگر آنکه طعنی
وعیبی درحق او نازل بشود وبهمین جهت این سوره را سوره فاضحه
می نامیدند وپیداظاهر است که این معائب ومثالب اصحاب الحال
درین سوره موجود نیست پس جز آنکه قائل باسقاط این مثالب شوند
چاره نیست ومتوهم نشود که هنوز هم درین سوره بعض ایات که صریح
است درطعن ومذمت صحابه کرام موجود پس قول بسقوط آیات مثالب
صحابه لازم نه آید چه اولا اهل سنت این عذر پیش نتوانند کرد که
بهزار زبان ازطعن ومذمت این بزرگان برائت می جویند چسان
مطاعن ومثالب ایشان در قرآن ثابت خواهند کرد وثانیا اینکه آنچه
درین سوره الحال از آیات طعن وتشنیع صحابه مذکور است مجمل است
تخصیص توجه آن به بعض بعد بعض غیر ظاهر است وصریح سیاق
کلام ابن عباس وخلیفه ثانی دلالت برآن دارد که این مثالب ومعائب
صحابه که درین سوره بود مجمل نبوده بلکه مفصلا درحق اصحاب واحد بعد واحد

نازل شده تا آنکه ایشان را چنان توہم درگرفت که کسی از صحابه باقی نمی ماند
مگر اینکه در شان او طعنی نازل میشود و اگر ثبوت این تفصیل را محمول بر
سماع از زبان رسول مقبول صلعم سازند آنہم درست نمی آید چه پر ظاہر است
که اہل سنت ہرگز اعتراف این تفصیل که آیات سوره برائت متضمن
طعن و تشنیع در حق فلان فلان کس از صحابه نازل شده و رسول خدا آنرا
بیان فرموده نمی کنند و اگر بالفرض طریقه روافض که تجسس عیوب بزرگان نسبت
پسندیده بجد و کد بلیغ و تفحص و سعی بسیار نزول بعض آیات این سوره
را در خصوص بعض صحابه ثابت کنند باز ہم غیر نافع است زیرا که نزول
بسیاری از آیات این سوره در حق اصحاب بحیثیتی که جای این گمان
باشد که کسی از صحابی باقی نمے ماند مگر آنکه مذمت او نازل میشود
ہرگز ثابت نمی توانند کرد و اگر بفرض بعید کار غریب نمایند و این امر ثابت
فرمایند پس چون آن عمده مقاصد است رضا بآن داده دست از احتجاج
باین روایات بر تحریف قرآن خواہم برداشت انتہی قال الفاضل
المتوحد اصل الاصول یعنی امامت ائمہ قرآن سے بالکل معدوم
مطلق ہوگئی اقول و بہ نستعین ثبوت امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام
قرآن مجید و فرقان حمید سے بخوبی ہوتا ہے اور تفصیل اسکی کتب
مبسوطہ کلامیہ امامیہ میں درج ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہا
قال الفاضل المتوحد اور قرآن صحیح بی کم و کاست واجب الایمان اور

کہ اوسکو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا تھا اور اب وہ امام مہدی کے
کے پاس موجود ہے جب وہ تشریف لاوینگے تو یہہ قرآن معطل کیا
جائیگا اور اوسپر عمل ہونے لگیگا اور اصول و فروع دین کی
بموجب اوسکے جاری کئے جائینگے غرض کہ یہہ قرآن بموجب اعتقاد
شیعہ کے ہرگز معتبر نہین اور عمل اسپر غیبت امام مین ضرورۃً ہے
اگر صاف انکار اس سے کرین تو کفار اہل کتاب سے بہی بترہین
یہود و نصاری سے بہی بدتر ہو جائین اقول بہ نستعین افادہ مخاطب
لاثانی مردود ہے بچند وجہ اولاً مذہب امامیہ نسبت قرآن شریف
مروج کے سابق مین بیان ہوچکا فتذکر بلکہ خود جناب مجیب مصیب طاب
ثراہ نے اسی جواب مین فرمایا ہے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ یہہ قرآن
مروج بلاشبہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہے مگر یہہ جو پوچھتے ہو
کہ کچھہ کم و کاست اوسمین ہوا یا نہین سو روایات احادیث شیعہ اور سنی
سے قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہے لیکن نہ ایسا نقصان
کہ مانع اور منافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلئے حضرات اہل بیت
علیہم السلام کا بہی عمل اس قران مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا اسپر ہمکو بہی ہے
انتہی ثانیاً شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین تحریر فرماتے ہین و نصیب او
ای علی (از احیاء علوم دینیہ آنست کہ جمع کرد قران را بحضور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ترتیب دادہ بود آنرا لیکن تقدیر مساعد شرع

آن نشد چنانچہ یہہ عبارت پہلے بہی منقول ہوئی ہے اس عبارت
سے بخوبی واضح ہے کہ جو قرآن علی مرتضیٰؑ نے حالت حیات سرور
کائنات مین جمع کیا تہا اس قران متداول کی مغایر تہا وگرنہ اشد راک
شاہ صاحب کا یعنی فقرہ اخیرہ محض لغو ٹہریگا اسلئے کہ اگر بعینہ یہی تہا
تو وہی شایع ہوا پس اس قول سے شاہ صاحب کے نزدیک اہلسنت
کے وجود مصحف مجموع حضرت علی مغایر قرآن مروج ثابت ہوتا ہے
خواہ یہہ حضرات اوسکو صحیح بی کم وکاست واجب الایمان جانین یا نہ
جانین اور شاہ صاحب کو جو کچہہ جی چاہے کہین مگر کلام سے جناب
مخاطب کے کہ بعد اسکے آتا ہے اختیار شق ثانی کا پر ظاہر ہے ہزار
افسوس کہ اہل سنت کے نزدیک قرآن جمع کردہ عثمان کہ لحن و غلط
کو کلام ربانی مین ثابت کرتا تہا صحیح بی کم وکاست واجب الایمان قرار
پایا اور مصحف مجموع حضرت علی کہ قرآن ناطق تہے اور حسب روایت
استیعاب سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم ابلیل
نزلت ام بنہار فی جبل ام فی سہل اور حسب روایت صواعق محرقہ واللہ
ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ارشاد
فرماتے تہی صحیح بی کم وکاست واجب الایمان نہ ٹہیرا سہ حیف
کہ انصاف در نیقوم نماند ٭ تا آنکہ جب حضرت صاحب الامر صلوات
اللہ علیہ ظہور فرماینگے یہہ قرآن ہوگا مگر تا ولایات بارد و غیر سدید

نہونگے اور احکام اوسکے موافق وحی غیر متلو منزل من اللہ کے
اور احکام شارع کے جاری ہونگے اور اصول و فروع مذہب
امامیہ جسطرح اب جاری ہین اسیطرح جاری رہینگے اور مذہب
امامیہ اثنا عشریہ باقی رہیگا اور اور مذاہب باطلہ دور ہوجائینگے
چنانچہ شیخ محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ اذا خرج
الامام المہدی علیہ السلام فلیس لہ عدو مبین الا الفقہا
خاصۃ فانہم لا یبقی لھم ریاسۃ ولا تمیز عن العامۃ بل لا
یبقی لھم علم بحکم الا قلیلا و یرتفع الخلاف من العالم بوجود
ھذا الامام و لولا ان السیف بیدہ لافتی الفقہا بقتلہ
و یعتقدون فیہ اذا حکم بغیر مذھبہم انہ علی الضلالۃ فی
ذلک الحکم لانہم یعتقدون ان اہل الاجتہاد و زمانہ
قد انقطع و ما بقی مجتہد فی العالم و ان اللہ سبحانہ لا یوجد
بعد ائمتہم احد الہ درجۃ الاجتہاد یعنی جسوقت امام مہدی
علیہ السلام خروج کرینگے کوئی اونکا کہلا ہوا دشمن نہوگا مگر فقیہہ اونکے
دشمن ہونگے اسلئے کہ اونکی ریاست جاتی رہیگی اور اون مین
اور عوام مین کچہہ فرق اور تمیز نرہیگی بلکہ اونکا علم محکم نہ باقی رہیگا
مگر قلیل اور خلاف جہانسے مرتفع ہوگا بسبب وجود اس امام کے اور
اگر اس امام کے پاس تلوار نہووے تو ضرور اوسکے قتل کا فتوی

قضا دیدینا اور جب کبھی امام مہدی موافق اونکے مذہب کے
فتوے نہ دینگے تو وہ فقہا سمجھینگے کہ یہہ گمراہ ہے اسلیئے کہ
اونکے نزدیک اصل اجتہاد باقی ہی نہین رہا ہے اور اوسکا زمانہ
منقطع ہو گیا اور دنیا مین کوئی مجتہد پایا نہین جاتا گویا اونکے نزدیک
خدا نے بعد اونکے اماموں کے ایسے آدمی کا پیدا کرنا بند کر دیا جسکو
اجتہاد کا درجہ ہو ظاہر ہے کہ یہہ فقہا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام
کے کہلے دشمن ہونگے کسی مذہب و ملت کے ہونگے حاجت بیان
نہین عیان را چہ بیان باقی سے قیاس کن زگلستان من بہار مرا
اسلیئے کہ امامیہ اور اونکے فقہا ہمیشہ آرزو مند اونکے ظہور پر نور کے
رہتے ہین اور صبح وشام بارگاہ قاضی الحاجات مین تعجیل ظہور
اونکے کی دعا مانگتے ہین کہ اللہم عجل فرجہ وسہل مخرجہ اور اوس
امام کی بیعت کیے ہین اخبار وآثار اہل بیت کرام کی پیروی کرتے
ہین قال الفاضل المتوجہ اور سنت جماعت اس قران کی نسبت
کسطرح سوء اعتقادی اور بدگمانی کرسکتے ہین کہ اونکے نزدیک تو
کوئی اور قرآن بہتر اور صحیح تر اس سے کوئی امام لیکر چھپا نہین بیٹھا
انکا تو ابتدا و انتہا اسی پر ہوا ہے حضرت امام مہدی بھی ایسکے
نزدیک اسیکو پڑھینگے اور اسی پر عمل کرینگے اور پہلے اماموں نے
بھی بطوع ورغبت اسیکو پڑھا ہے اور عمل کیا ہے اور جامعین کے

انکی نزدیک سب اہل فضل و مدار دین ہین ہان شیعہ کو یہہ مجال حاصل ہیکہ
وہ قرآن کو مثل انجیل و دیگر کتب محرف وغیرہ کی ساقط الاعتبار گردانین کیونکہ یہہ
لوگ جامعین اسکے کو بھی العیاذ باللہ بدترین خلائق سمجھتے ہین اور وجود
دوسرے قرآن کا بھی اونکے اعتقاد کے مواق پایا جاتا ہے

انکا مدار کچھہ اسی قران پر نہین ضرورتاً اسکو اخذ کرتے ہین اقول وہ
تشنیعین مردود ہے چند وجہہ اولاً عبد اللہ ابن مسعود کہ جناب مخاطب
کے نزدیک منجملہ صحابہ کبار اور اہل سنت مین شمار ہین قران متداول
سے بجدی ناخوش تھے کہ پہلا کہتے تھے کہ جو قابو ملے تو اس
قرآن کو جلا دون جسطرح میرے قرآن کو جلا دیا چنانچہ راغب اصفہانی
کتاب محاضرات مین لکھتا ہے وقیل احرق عثمان رضی اللہ عنہ
مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ کان یقول لو ملکت کما
ملکوا لصنعت بمصحفہم مثل الذی صنعوا بمصحفی انتہی پس
مخاطب کا یہہ قول کہ سنت و جماعت اس قرآن کی نسبت کسطرح
سوء اعتقادی اور بدگمانی کر سکتے ہین غلط ٹھیرا ثانیاً عثمان بن
عفان خلیفہ ثالث سنیان قران متداول مین وقوع خطا و غلط کے
قائل تھے اور عرب سے اوسکی صحت کی امید وار جیسا کہ بغوی نے
معالم مین کہا ہے قال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمہ العرب
بالسنتہا الخ اور جناب عائشہ مجتہدۂ سنیان بھی قرآن متداول مین

غلطی کتاب کی فرماتے تھین چنانچہ اتقان مین لکھتا ہے قال ابو عبید فی فضائل القران ثنا ابو معویة عن هشام عن عروة عن ابیه عن جده قال سالت عایشة عن لحن القران عن قوله ان هذان لساحران وعن قوله والمقیمین الصلواة والموتون الزکوة وعن قوله ان الذین امنوا والذین هادوا والصابئون والنصاری قالت یا بن اختی هذا عمل الکتاب اخطاؤا فی الکتاب هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین انتہی حال بداعتقادی اہل سنت وجماعت نسبت قرآن شریف متداول روایات مذکورہ سے واضح ہوگیا اور لن ترانی جناب مخاطب کی بہی جاتی رہی ثالثاً شیخ عبد الحق شرح مشکوة مین فرماتے ہین وآوردہ اند کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کرد قرآن را بہ ترتیب نزول وگفتہ اند کہ اگر آن مصحف معمول شدی ومشہور گشتی علم کثیر ازان حاصل شدی کہ معرفت ناسخ ومنسوخ است وبانا کہ وی رضی اللہ عنہ تبرس اختلاف آنرا بروے کار نیاوردہ تا ہمہ عالم بریک وجہ وبریک نسق باشند واللہ اعلم انتہی عبارت مذکورہ سے کئی فائدہ ظاہر ہین اولاً قرآن ترتیب کیا ہوا علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ترتیب مین غیر قرآن متداول تہا اسلئے کہ یہہ ترتیب نزول پر نہین ہے ثانیاً اگر قرآن علی مرتضی علیہ السلام معمول ومشہور ہوتا تو علم کثیر اوس سے حاصل ہوتا کہ وہ

معرفت ناسخ ومنسوخ کے ہے ثالثاً جناب علی مرتضیٰ نے بخوف
اختلاف اوسی جاری فرمایا الحاصل ہم دریافت کرتے ہین کہ اہل
سنت وجماعت کے نزدیک قرآن علی مرتضیٰ قرآن متداول سے بہتر
و نافع تر تھا یا ناقص تر اگر اس سے کامل تر اور نافع تر تھا تو بخوف
اختلاف کیون ظاہر نفرمایا بلکہ صحابہ کی شان سے یقین تھا کہ
نافع اور کامل کو قبول کرتے اور شان مرتضوی سے بھی بعید ہے
کہ انفع واکمل چیز کو بخوف اختلاف جاری نفرماوین اور جو قرآن
متداول سے قرآن مرتب کیا ہوا علی علیہ السلام کا ناقص تھا گو یہہ
شق خلاف عبارت شیخ عبدالحق ہے کیونکہ شیخ اعلی واکمل ہونا
قرآن مرتب کئی ہوئے جناب علی مرتضیٰ کو قبول کر چکا ہے تو عیاذاً
باللہ جناب علی مرتضیٰ صلوات اللہ علیہ کو صحیح قرآن یاد نہین تھا جو ناقص
تحریر و ترتیب فرمایا وہو کما تری وسیاتی تفصیلہ فیما بعد الغرض عبارت
شیخ عبدالحق سے بھی وجود قرآن مرتب حضرت علی مرتضیٰ کا کہ مغائر
قرآن مروج کے تھا اور اس سے بہتر تھا اور عدم شیوع اوسکا
ثابت ہے بالجملہ حال حضرات اہلسنت کا قابل دید اور لایق شنید ہے
کہ قرآن جناب امیر سے باوصف تصریح اکابر اپنے کے از راہ جہل یا تجاہل
کے انکار صریح فرماتے ہین اور اس قرآن کو غیر متواتر اور مشتمل اوپر
غلط اور خطا و زیادت و نقصان و تغیر و تبدیل و تقدیم و تاخیر وغیرہا

کی تبلاتے ہین چنانچہ تصریح ان جمیع امور کی کتب معتبرہ اونکی سے
اس رسالہ مین عمل مین آئی پس ان حضرات کے نزدیک قرآن صحیح
بی کلم و کاست واجب الایمان موجود ہی نہین قرآن جناب امیر کی نسبت
وہ انکار اور اس قرآن کی بابت ان امور کا اقرار تو اس صورت مین یہ
حضرات انہوا ی مثل مشہور کہ ذکر اوسکا مناسب نہین نہ ادہر کے
ہوے نہ اودہر کے ہوئے اور وہ محال کہ نسبت ہمہ دان سنکے
طرف شیعہ کے منسوب کی تھے ان حضرات اہل سنت کو حاصل
ہوئی اور یہود و نصاری سے بہی بدتر ہوئی اسلئے کہ کتب سابقہ الہیہ
مین علی ما فی البخاری تحریف لفظی نہین ہوئی اور ان حضرات کے نزدیک
انواع تحریفات لفظیہ اس قرآن مین ثابت ہین اور امامیہ کے نزدیک
قرآن جناب امیر اور یہ قرآن متداول دونو واجب الایمان اور
واجب العمل ہین اور جن جامعین کو کہ رئیس اونکے حضرت عثمان
جامع القران ہین حضرات اہل سنت مدار دین سمجھتے ہین وہی
لوگ بموجب کتب معتبر ان حضرات کے دین مدار ہین چنانچہ
اس رسالہ مین بھی کچھہ حال جراءت تمال اونکا سابقاً بیان ہو گیا فتدبر
کیا خوب فرمایا ہے جناب امام المتکلمین عمدۃ المناظرین مولانا سید
محمد قلیخان صاحب اعلی اللہ فی الملاء الاعلی ذکرہ نے کتاب تشیید
المطاعن مین و از عجائب آنست کہ جمہور اہلسنت ہرگاہ بر مقام انصاف

سے آیند باو مضیق انجام می افتند لاچار بفسق و فجور صحابه و ابتلاء

شان بشہوات نفسانی و اضلال شیطانی مقر میشوند لیکن ہرگاہ شیعه

این کلمه بر زبان سے آرند رگ گردن دراز میکنند فخر الدین رازی

در تفسیر کبیر در تفسیر آیه لو انفقت ما فی الارض الخ کلامی گفته و در آخر

آن گفته اذا عرفت هذا فنقول العرب کانوا قبل مقدم رسول الله

طالبین للمال والجاه والمفاخرة وکانت محبتهم معللة بهذه

العلة فلاجرم کانت تلک المحبة سریعة الزوال وکانوا یا سبب

یقعون فی الحرب والقتل فلما جاء الرسول علیه السلم ودعاهم

الی عبادة الله تعالی والاعراض عن الدنیا والاقبال علی الآخرة

زالت الخصومة والخشونة عنهم وصاروا اخوانا موافقین

ثم بعد وفاته علیه السلم لما فتحت علیهم ابواب الدنیا وتوجهوا

الی طلبها عادوا الی محاربة بعضهم بعضا ومقاتلة بعضهم مع

بعض انتهی ازین عبارت رازی صریح واضح است که صحابه بعد وفات

رسول خدا صلی الله علیه وآله بسنت جاہلیت خویش رجوع کردند و بر

حطام دنیا طالب در ربودند وشیفته جاه ومال گردیدند و علم محاربه و

معاداة باہم برافراختند و قرعهٔ قتال و جدال در میان خویش انداختند

وانچه اعراض از دنیا واقبال بر آخره و عدم خصومت و خشونت و موافقت

ومصادقه داشتند آنرا ترک گفتند وعلامه تفتازانی در شرح مقاصد

بر مقام انصاف آمده چنین جواہر زواہر در سلک بیان سفتہ ما وقع بین الصحابہ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث علیہ لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات بہا یلیق وذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد المسلمین من الزیغ والضلالۃ فی حق کبار الصحابۃ سیما المہاجرین والانصار المبشرین بالثواب فی دار القرار انتہی این کلام علامہ تفتازانی دلالت صریحہ دارد برانکہ روایات تواریخ وثقات اہلسنت دلالت دارد برآنکہ بعضی از کبار صحابہ از مہاجرین وانصار کہ برغم اہلسنت درآیات قرآنی مدح شان واقع شدہ از طریق حق میل کردند وبحد ظلم وفسق رسیدند وحقد وعناد وحسد ولداد ورطلب ملک وریاست ومیل بلذات وشہوات کار فرماشدند ونیز علامہ تفتازانی بر وقوع این افعال از صحابہ دلیل ہم آوردہ کہ ہر صحابہ معصوم نبود ونہ ہر کسیکہ ملاقات جناب سالتماب

صلی الله علیه وآله کرده بخیر موسوم بود اما تاویلات اهل سنت در بیون نصوص
صریحه پس حالش درین باب دانستی و بر سخافت وضعف آن مطلع شدی
ومعهذا کلام تفتازانی اشاره واضحه دارد برآنکه این تاویلات اهل سنت
بمحض حسن ظن ومصلحت حفظ مسلمین از اعتقاد ضلالت در حق صحابه ذکر کرده اند
وخود صاحب تحفه در مطاعن صحابه چون ملجاء شده بحفظ آبروی عثمان از
فضیحت ورسوائی مضطر گردیده بنقل مثالب وفضائح اوشان را
قابل تحقیر وتذلیل واهانت وتعزیر گفته وچنان فواحش کبیره که او
متدینی بران اقدام نکند چه جا کسیکه بمدائح جلیله ومناقب عظیمه
متصف باشد قال چون دید یعنی عثمان که بعضی از اصحاب نیز با این
منافقین در باب خلع نزع آن خلافت هم صغیر هم آواز میشوند خواست
تا این فتنه حتی الامکان فرو نشاند آن صحابه را فی الجمله چشم نمائی کرد تا
بشرکت ایشان این فتنه قوت نگیرد ومنافقین واوباش را برفیق بودن
ایشان پشت گرمی نشود ونزد اهل سنت عصمت خاصه انبیا است
صحابه را معصوم نمیدانند ولهذا حضرت امیر وشیخین بعضی از صحابه را
حد زده اند وخود جناب پیغمبر مسطح را که از اهل بدر بود وحسان بن ثابت
را نیز حد قذف گرفته اند وکعب بن مالک ومرارة بن الربیع وبلال بن
امیه را که دو کس از ایشان حاضران غزوه بدر بودند در سزای تخلف
از غزوه تبوک تا پنجاه روز مطرود ومغضوب داشته اند وما عز اسلمی را

رجم فرموده اند و لبسیاری را تعزیر و حد شرب خمر جاری فرموده چون
تعزیر هر کس بحسب منصب و مرتبه اوست عثمان نیز چند کس را بموجب حال چشم
نمائی فرموده تا هم داستان منافقین در اوباش نشوند انتهی و ولی الله پدر صاحب
تحفه در رساله مقاله وضیه فی النصیحه والوصیه گفته وصیت دیگر آنکه در
حق اصحاب آنحضرت صلی الله علیه و سلم اعتقاد نیک باید داشت و زبان
را بجز مناقب ایشان جاری نباید ساخت درین مسئله دو صنف خطا کرده اند
قومی گمان میکنند که ایشان با هم سینه صاف بودند و هرگز مشاجرات میان
ایشان نگذشته و این وهم صرف است زیرا که نقل مستفیض تنها هداست
بر مشاجرات ایشان و انکار این نقل مستفیض نمیتوان کرد و قومی این چیزها
بدیشان منسوب می‌بیند زبان بطعن و لعن کشادند و در وادی هلاک افتادند برین
فقیر ریخته اند که اگرچه اصحاب معصوم نبودند و از بعض عوام ایشان ممکن که چیزها
ها بوجود آمده باشد که اگر از دیگران مثل آن بوجود آید مورد طعن و جرح گردد
اما ما موریم بکفت لسان از مساوی ایشان و ممنوعیم از سب و طعن ایشان
تعبدا برای مصلحتی و آن مصلحت آنست که اگر فتح باب جرح در ایشان شود
روایت از حضرت پیغامبر صلی الله علیه و سلم منقطع گردد و در انقطاع روایت پرهم
خوردن ملت است و چون روایت از هر صحابی بر داشته بیشتر و اکثر احادیث
مستفیض باشد و تکلیف امتی بحجتی قایم گردد و جرح بعض در آن خلل نکند
انتهی و ازین کلام او که راه راست راه انصاف رفته و در آخرش طریقه اعتساف

پیش گرفته بر ناظر لبیب و متفطن اریب چند فائده ظاهر است اول آنکه
صحابه باهم سینه صاف نبودند بلکه باهم بغض و عداوت و کینه و حقد و مشاجرات
و مخالفات که از بدترین عیوب و از اعظم ذنوب است داشتند اهلسنت
بعض صحابه را کافر میگویند کما سبق پس هرگاه صحابه باهم بغض داشتند
بنا بر قول شان لازم آمد که همه کافر شدند دویم آنکه کسانیکه منکر اند تشاجر
و تباغض صحابه را و ادعای واهی دارند که صحابه باهم سینه صاف بودند
خاطی اند و قول ایشان وهم صرف است و منکر اند نقل مستفیض را که گنجایش
انکار ندارد پس عجب است که صاحب تحفه برخلاف وصیت پدر خود که اورا
آیة من آیات الله میداند انکار تباغض صحابه دارد و همه را باهم سینه صاف
میگوید و وصیت اورا بجوی نمی خرد و وهم صرف و خطاء ظاهر را اختیار
میکند و نقل مستفیض را انکار میسازد سوم آنکه از قولش ظاهر است
که مشاجرات اصحاب بنقل مستفیض ثابت و این معنی دلیل است برآنکه
صحابه باهم سینه صاف نبودند و نیز ظاهر است که مراد ازین مشاجرات
همان مشاجرات است که شیعه در مطاعن صحابه ذکر کنند یعنی مشاجرات
ثلثه با جناب امیر علیه السلام و مشاجرات طلحه و زبیر و عائشه با آنحضرت و
مشاجرات اصحاب با عثمان و امثال آن پس ظاهر شد که درمیان
اصحاب و جناب امیر علیه السلام تباغض بود و باهم سینه صاف نبودند
واگر نه وجه تخصیص این مشاجرات با مشاجرات طلحه و زبیر و مثل آن کنند

در شاجرات ثلثه را با جناب امیر علیہ السلام خارج ازان کنند تاہم مطلوب
از دست نمی رود کہ لا اقل بغض این گروہ با جناب امیر علیہ السلام کہ بنص
آنحضرت دلیل نفاق ہست ثابت خواہد شد و کلا میکہ در آخر در وجہ کف
لسان از طعن صحابہ گفتہ از قبیل ہفوات واہیہ است کہ محصلی ندارد و
محکم بحث است چنانچہ شاگرد او مولوی سناء اللہ پانی پتی در شرح این
رسالہ ہم اقرار بنا معقول بودن این کلامش میکنند و میگوید این تمام
عبارت در عقل ناقص العقل معقول نمی شود چہ تفرقہ میان صحابہ کہ ذکر
کردہ از اصلی معتمد ظاہر نمیشود انچہ در غیر اصحاب موجب جرح وطعن باشد
چرا در اصحاب موجب جرح وطعن نباشد حدود و تعزیرات چنانچہ در غیر
صحابہ جاریست در صحابہ نیز جاری گشتہ پس تلقی امت
بر قول وحدیث جمعی از صحابہ مبنی بران نیست کہ موجب طعن در آنہا یافتہ
نشد لیکن بنا بر مصلحتی طعن از انہا موقوف ماندہ بلکہ در حقیقت موجب
طعن در آنہا مفقود است ولہذا آنحضرت علیہ السلام فرمودہ خیر القرون
قرنی وحقتعالی فرمودہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس واہل اجماع
گفتہ الصحابۃ کلہم عدول واگر بالفرض موجب ردحدیث در انہا یافتہ
شود وحدیث آنہا بنا بر مصلحتی رد نکردہ شود درالصورت کدام اعتماد برانہا
باقی ماند خبری کہ در واقع منقطع است وقابل اعتماد نیست آنرا منقطع
نگفتن ومعتمد علم دانستن موجب کمال خلل است در دین [illegible]

اللسان از مساوی آنها مبنی است بر منزه بودن آنها از مساوی ولہذا
در حق آن جماعه آمده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم نه آنکه
با وجود مساوی بکف اللسان ماموریم چراکه باین چنین کف اللسان در
حق جمیع امت ماموریم و از غیبت همه مسلمانان ممنوعیم انتهی و هرگاه باعتراف
ولی الله ثابت شده که در صحابه مساوی بوده لیکن آنرا بجهت مصلحت
قبول روایت ایشان موجب جرح ایشان نمیدانیم که درصورت عدم
قبول ایشان دین برهم میخورد و این معنی خود ظاهر است که هر چیزیکه
در غیر صحابه موجب جرح میشود در ایشان هم موجب جرح است چنانچه
سناء الدهم بآن تصریح کرده و این مصلحت راکه ولی الله پسندیده
مردود کرده بلکه آنرا مفسده فی الدین دانسته پس ظاهر شد که صحابه
مجروح بودند و روایات ایشان قابل قبول نه و دین اهلسنت برهم خورد
انتهی قال الفاضل المتوحد پس براے خدا پلیدی اس عقیدی سے اوس
پاکیزگی اوس عقیدہ اہلسنت کے تمیز کرنی چاہیئے اور گلاب کو گلاب
اور پیشاب کو پیشاب سمجھنا چاہیئے پیشاب کی پلیدی کو گلاب کے
ہمشکل ہونے سے پوشیدہ نکرنا چاہیئے یہہ کام لائق سخن پروری
کے نہیں یہہ ذخیرہ اخرت کا ہے وہانکو ہمراہ لیجاتا ہے اقول پستعین
پاکیزگی عقیدہ حقہ امامیہ کی مفصلاً و مشروحاً زیب تحریر ہوئی اور
اسیطرح برعکس اوسکے اعتقاد اہل سنت کا کہ ساتھہ وقوع انواع

تحریف و تصحیف و تفرق و انتشار و زیادت و نقصان و تبدیل و تغیر و
تقدیم و تاخیر و غلط و لحن اور نزول حسب کلام و راے صحابہ کے قرآن
مین قایل ہین اور عدم تواتر بہی بنا بر ضرویات اونکے کے لازم آتا ہے
تو گویا قایل عدم تواتر قرآن کے بہی ہین چنانچہ بحوالہ کتب معتبرہ اہل سنت
معرض بیان مین آیا حاجت اعادہ کی نہین مگر ایک امر اور کہ اوس عقیدہ
قلبیہ اور اس عقیدہ فی اللہ اوسکی کو بالبداہت جدا کردی لکہتا ہون
کہ امامیہ کے نزدیک بسبب تحقیق جناب مجیب لبیب صاحب انوار کے
تحقیق یہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور حقیقۃ قرآن کہ محرف ہوئی ہم سبکو
منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتے ہین اور اہانت اور
استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احتراق بار جہیم
ہے اور بنا بر روایات سبعہ احرف کے جو اختلافات اونمین تہے
وہ ازجملہ ساتون حرفون کے تہے کہ قرآن مجید اونپر نازل ہوا تہا
اور اہلسنت کے نزدیک حسب تصریح مخاطب سب قرآن صحابہ عظام
اور اہلبیت کرام کے حتی کہ مصحف امیر المومنین علی علیہ السلام کہ جنہین سوا
سترون قرآن ہونیکے یہہ بہی بزرگی تہی کہ اون بزرگوارون نے حضور
رسول مقبول اپنے دست حق پرست سے اونکو لکہا تہا اور اونکی تلاوت
کرتی تہی سبکی سب لایق محو تام کے اور قابل احراق کے تہے چنانچہ
انکی خلیفہ ثالث نے اون سب قرآن کی جلانیکا امر کیا اور جلا دئی گو

اور یہہ حضرات اہلسنت اس احراق کو اونکی مدح قرار دیتے ہین اور
بہ نہایت تعظیم عثمان جامع القرآن کہتے ہین اے صاحبان انصاف
صاف کہو کہ سب قرآنونکا عموماً اور مصاحف اصحاب کبار و اہلبیت
اطہار کا خصوصاً منزل من اللہ اور واجب التعظیم جاننا عقیدہ پاکیزہ
ہے یا اون مصاحف کا واجب الاحراق اور قابل محو تام سمجھنا اور جلانیوالونکو
ممدوح کہنا جو لوگ پاکیزہ طینت اور پاکیزہ طبیعت ہین شق اول کو اختیار
کرتے ہین اور جناب مخاطب کہ بفحواے الخبیثات للخبیثین حال اونکا اس
کلام سے اونکے عیان ہے شق ثانی کو بکمال طمطراق اختیار فرماکر بیان
اعتقاد اہل سنت مین لکھتے ہین کہ ہر ایک صحابہ نے موافق اپنے
علم و ادراک بلا مشورہ غیر مصاحف بنوعدگر و طرز علاحدہ جمع کئی تھی
اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے جو بطور تفسیر کے ذیل آیہ مین ارشاد
ہوا اور وحی متلو کو حدیث قدسی سے اور متواتر کو احاد و شاذ سے
اور منسوخ التلاوت کو غیر منسوخ التلاوت سے تمیز و جدائی نکی تھی غرض
کہ ہر ایک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ و تصحیح شدہ نہ تہا وہ مصاحف
لائق محو تام کے اہل سنت کے نزدیک تھے اور پھر بعد فاصلہ یسیر
لکھتے ہین چنانچہ جناب امیر علیہ السلام بھی یہہ ہی شان رکھتے تھے کہ اولا
اونہون نے بطور خود قرآن جمع کیا اور شروع رسالہ مین یہہ عبارت
لکھی ہے کہ ان لوگون نے بکمال دیانت و امانت و حفاظت و صیانت

ورع و تقوی وجد و جہد و تنقد و تفحص بقدر طاقت بشریہ اجتماعیہ اپنے کے خاص کلام اللہ کو کلام نبوی سے اور راویین سے وحی متلو کو غیر متلو یعنی حدیث قدسی سے اور وحی متلوین سے متواتر کو غیر متواتر یعنی احاد و شاذ سے اور راویین سے غیر منسوخ التلاوت کو منسوخ التلاوت سے اور راویین سے لغت قریش کو غیر لغت قریش سے متمیز و ممتاز کر کے خاص نفس وحی متلو متواتر الروایت غیر منسوخ التلاوت کو بموجب لغت قریش کے بین الدفتین مدون اور منتظم کیا انتہی ناظرین انصاف کریں کہ جب علی مرتضی جامع قرآن ناقص اور ہر ایک صحابی خلط ملط کر کے قرآن متلو کو غیر متلو سے اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے ملا کر جمع کرنیوالے مصاحف کے ٹھیرین اور یہہ عقیدہ مدار ایمان قرار پاجاوے اور پھر یون کہا جاوے کہ اہل سنت کے لوگون نے بکمال تفحص و تلاش قرآن متلو کو غیر متلو اور دیگر اقسام سے چھانٹ کر جمع کیا اور وہ بھی بعہد خلیفہ ثالث یعنی زمانہ نبوت اور دور شیخین اور اوایل خلافت خلیفہ ثالث مین وہ جملہ خرابی قرآن شریف مصرحہ بالا قبول کر لی جائین تو البتہ کوئی نافہم کہ جسکو کچھ بھی سمجھ ہو وہ یہہ کہیگا کہ بیشک عقیدہ اہلسنت نسبت قرآن شریف کے بہت اچھا ہے ورنہ ایک لڑکا پکارا اوٹھیگا کہ جب سنی بگاڑ دیا اور ہر ایک صحابی نے حتی کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب صلواۃ اللہ علیہ نے

بہی باعتراف مخاطب قرآن غیر صحیح جمع کیا تو پہر اوسکی صحت کیونکر ہوئی
اور ایسے گم کئے ہوئے کو کہان سے پایا یہہ عقیدہ تو نہایت خراب ہے
گویا فی المعنی قرآن کو غلط بتاتا ہے اب مین کیا کہون ناظرین سمجہہ لین
کہ یہہ عقیدہ گلاب ہے یا پیشاب قال الفاضل المتوحد اور بعض شیعہ
جو اسباب ہین درمیان دونون خبیث اور طیب کے خلط ملط کرکے الزام
اہلسنت سے جانبری چاہتے ہین اقول و بہ نستعین حسب تصریح مخاطب
اہل سنت انواع خلط ملط کے کلام ایزد بیچون مصداق لایمسہ الا المطہرون
مین قائل ہین یہانتک کہ شمول غلط و کلام عمر و عائشہ وغیرہ کا بہی قرآن
مین بیان کرتے ہین پس خلط و ملط خبیث و طیب کا انہین لوگون کا کلام
ہے شیعہ اس خلط ملط سے بالکل منزہ و مبرا ہین اور اہلسنت بیچارے
خود ہی مورد الزام ہین اپنی ہی جان بچانی اونکو دشوار ہے شیعہ کو الزام
کیا دینگے قال الفاضل المتوحد اور کہتے ہین کہ وقوع نقصان انکے
نزدیک بہی تو ثابت ہے اقول و بہ نستعین جو کچہہ کہتے ہین سچ کہتے ہین
چنانچہ اس رسالہ مین بہی مشرحاً بیان ہوا قال الفاضل المتوحد
چنانچہ مجیب سوالات حلت متعہ و تحریف قرآن نے بہی
یہہ ہی راہ اختیار کی اقول و بہ نستعین جناب مجیب مصیب نے جو راہ
اختیار فرمائی ہے صراط مستقیم ہے جو اوس راہ کو بمقتضائے
کجی طبیعت کے کج سمجہی گمراہ ہے قال الفاضل المتوحد تو جواب اسکا یہ

لکھنا اوس کا اس ناچیز کو بعلی وجہ الاختصار ضرور دکھلایا تا کہ حق و باطل مین تمیز رہے اور طیب او رخبیث مختلط نہون واذا مہدنا ھذا فلان نشرع فی الجواب وباللہ التوفیق اول و بہ نستعین وہ جواب از اول تا آخر باصواب ہے دندان شکنی مین انتخاب ہے سچ تو یہہ ہے کہ لاجواب ہے دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے کیون نہو کسنے یہہ جواب دیا ہے مجیب مصیب طاب ثراہ ایسے شہسوار یکہ تاز میدان مناظرہ مین کہ جنکی طعن الرماح کو مخالفین جانتی ہین لوہا مانتے ہین اونکے بوارق مو بقہ کا حال کسکو معلوم نہین کہان کہان دہوم نہین اوس سے ہر مخالف آنکہہ چہپکتا ہے ہر یک کو سکتہ ہے نہ آج تک کسینی کچہہ کہا نہ کہہ سکتا ہے اونکی ایک ضربت حیدریہ شاہ صاحب کے شاگرد رشید فاضل رشید نہ اوٹہا سکے کسیطرح جان نہ بچا سکے قدرت خدا مخاطب جہالت مآب اور اونکا جواب الجواب چہوٹا مونہہ بڑی بات اوسکو تو اونکا کلام متانت التضمام سمجہنے کی بہی استعداد نہین کلام سعدی بہی یاد نہین شعر تکیہ برجاے بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ٭ اونکے جواب الجواب کا وہی ارادہ کریگا جسکو شعور جواب دیگا مخاطب نے اونکے کس قول کا جواب دیا ہے بقول اسے مثل مشہور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل

جہل اپنا ظاہر کیا ہے قال سلطان العلماء طاب ثراہ حقیقت حال یہ ہے کہ جو قرآن مجید کہ بالفعل مروج و متداول ہے الی آخرہ قال الفاضل المتوحد سایل خواستگار الزامی جواب کا نہین تہا جو جناب مجیب جوابات الزامی پر جہوٹ پڑے وہ تو تحقیقی جواب کا بموجب مذہب شیعہ خواہان تہا چاہیئے تہا کہ اپنی روایات اور اپنی معتقدات کے موافق جواب شروع کرتے انجام کو اگر جواب الزامی بہی کسیقدر لکہہ دیتے تو مضایقہ نہین تہا اقول و بہ نستعین جناب سلطان العلما طاب ثراہ نے حقیقت حال حسب مسلمات سایل بیان کر کے صاف ارقام فرمادیا ہے کہ تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور جتنے قرآن کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل تکریم جانتے ہین اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احراق نار جحیم ہے اور بنا بر روایات سبعہ احرف کی جو اختلافات اون مین تہے از جملہ ساتون حرفونکے تہے کہ قران مجید اونپر نازل ہوا تہا پس اب جناب مخاطب کا یہہ قول کہ تحقیقی جواب تحریر نہین فرمایا محض تلبیس ابلیس ہے قال الفاضل المتوحد خیر اب ہم کہتے ہین کہ جلانے کا طعن جو ہے سو اوسکا جواب ایک تو تحقیقی ہے اور دوسرا الزامی جواب تحقیقی تو یہہ ہے کہ شارح بخاری نے لکہا ہے کہ حضرت عثمان جامع القرآن نے اون مصاحف متنوعہ کو اولاً پانی سے دہو کر الفاظ

محو کئے تھے بعد اوسکے قراطیس مغسولہ کو مزید احتیاط جلایا تھا پس اسصورت مین نہایت اہتمام اونکا مراعات تعظیم قرآن مین ثابت ہوا اقول و بہ نستعین اس جواب تحقیقی سے کہ بسند قول شارح بخاری کے لکھا ہے نہایت سنئے تحقیقی مخاطب کے تحقیق ہوتی ہے اسلئے کہ سب عبارت شرح بخاری کی کہ متعلق اس مطلب کے ہے دیکھکر یہہ جواب تحقیقی استنباط کیا ہوگا حالانکہ ملاحظہ سے تمام عبارت کے ظاہر ہے کہ یہہ جواب ہرگز لایق التفات نہین اسواسطے کہ روایتون سے ایک امر ان تین امرونمین سے ثابت ہوتا ہے یا پہاڑنا یا جلانا یا محو کرنا ہر چند محو کرنےمین احتمال بعید ہے کہ دہوکر جلایا ہو مگر جبکہ اکثر روایات مین تصریح جلانیکی واقع ہوئی تو محو کو عام ہی جلانی پر کہ خاص ہے حمل کیا جاویگا کما لا یخفی اور مہذا شارح نے بہی اس احتمال کو قطع کر دیا چنانچہ بعد نقل روایت محو کی فرمایا کہ محو اعم ہے اس سے کہ بطریق غسل ہو یا بطریق تحریق اور اکثر روایات صریحہ مین تحریق مین پس صرف تحریق ہی ہے واقع ہوئی انتہی بترجمتہ اور بعد ذکر روایات اور قطع احتمال کے اعتقاد عیاض بیان کیا وقد جزم عیاض بانہم غسلوہا بالماء ثم احرقوہا مبالغۃً فی اذہابہا اور اوسکے بعد قول ابن عطیہ بیان کیا الروایہ بالحاء المہملہ اصح وہذا الحکم ہو الذی وقع فی ذلک الوقت واما الآن فالغسل اولی لما دعت الحاجۃ الی ازالتہ یعنی روایتہ

یحرق ساتھہ حاے مہملہ کے کہ جس سے جلانا ثابت ہوتا ہے صحیح تر
ہے اور یہہ ہی وہ حکم کہ اوسوقت مین واقع ہوا اور لیکن اب پس
دہونا بہتر ہے جسوقت ضرورت زایل کرنیکی داعی ہو الغرض روایات
سے اور قول شارح سے اور اور قولون سے جلانا بخوبی ثابت ہوتا ہے
اور دہو کر جلانا پایہ ثبوت کو نہین پہونچتا پس اسصورت مین فساد اعتقاد
عیاض کا کہ مستند طرف کسی روایت کے نہین ہے ظاہر ہوا اور
حال جواب تحقیقی جناب مخاطب کا ہی کہ ماخوذ اوسیکی اعتقاد سے ہی
واضح ہوا التعجب ہے کہ جناب مخاطب نے تمام عبارت شرح بخاری
سے قول عیاض کو کہ غالباً شارح نے تعریضاً بیان کیا ہے چنانچہ
ماقبل ومابعد اوسکا دو نو شاہد عدل ہین واسطے سند جواب تحقیقی
کے انتخاب کیا اور کچھہ نظر ماقبل ومابعد پر نفرمائی کہ اوس سے صرف
جلانا ہی ثابت ہوتا ہے اور عیاض نے وجہہ مین دہو کر جلانیکی مبالغہ
فی اذہالہا کہا ہے اور مخاطب اوس سے یہہ نہایت اہتمام مراعات
تعظیم قرآن ثابت کرتے ہین یہہ ظاہرا قبیل سے توجیہ القول بما لا یرضی
بہ قائلہ کے معلوم ہوتا ہے اور با این ہمہ یہہ جواب تحقیقی مخاطب کا
قول ابن عطیہ مین کہ الروایۃ بالحاء المہملۃ اصح وہذا الحکم ہو الذی وقع
فی ذلک الوقت اور قول شارح بخاری مین کہ اکثر الروایات صریحۃ
فی التحریق فہو الذی وقع اور روایت فذلک زمان حرقت المصاحف

بالعراق بالنار ہین نافذ نہین ہے کما ہو الظاہر پس اس تقریر سے
واضح ہوا کہ مخاطب ہر مقام مین ایسے ہی تحقیق واسطے تلبیس عوام کے
عمل مین لاتے ہین اور اسیطرح کی تلمیحات کو ہر جگہہ کام فرماتے ہین جب
یہہ مطلب ذہن نشین ہوا تو اب اصل عبارت فتح الباری واسطے تفریح
قلوب مخالفان و تفریح خاطر مومنان ذیل مین نقل کیجاتی ہے وقوله
امر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق فی
روایة الاکثران یخرق بالخاء المعجمة وللمروزی بالمهملة و
رواه الاصیلی بالوجهین والمعجمة اثبت فی روایة الاسماعیلی
ان یمحا او یحرق وقد وقع فی روایة شعیب عند ابی داود و
الطبرانی وغیرهما وامرهم ان یحرقوا کل مصحف یخالف المصحف
الذی ارسل به قال فذالک زمان حرقت المصاحف بالعراق
بالنار وفی روایة بکر بن الاشج فامر بجمع المصاحف فاحرقها
فنثبت فی الاخبار التی کتب ومن طریق مصعب بن سعد
قال ادرکت الناس متوافرین حین احرق عثمان المصاحف
فاعجبهم ذلك او قال ولم ینکر منهم احد وفی روایة
ابی قلابة فلما فرغ عثمان من المصحف کتب الی اهل الا
مصار انی قد صنعت کذا وکذا ومحوت ما عندی فامحوا
ما عندکم وامحوا امر ان یکون بالغسل والتحریق واکثر

الروایات صحیحۃ فی التحریق فھو الذی وقع ویحتمل وقوع کل منہا بحسب ما رای کل من بیدہ شئی من ذلک وقد جزم عیاض بانہم غسلوھا بالماء ثم احرقوھا مبالغۃ فی اذھابھا وقال ابن عطیۃ الروایۃ بالحاء المھملۃ اصح وھذا الحکم ھو الذی وقع فی ذلک الوقت واما الآن فالغسل الاولی لما دعت الحاجۃ الی ازالتہ وقولہ امر بما سواہ ای ما سوی المصحف الذی استکتبہ والمصاحف التی نقلت منہ وسوی المصحف الذی کانت عند حفصۃ ورجعا الیھا ولھذا استدرک مروان الامر بعدھا واعدمھا ایضاً خشیۃ ان یقع لاحد منہا توھم ان فیھا ما یخالف المصحف الذی استقر علیہ الامر لما تقدم قال الفاضل المتوحد اور جواب الزامی یہہ ہے کہ جیسی جلانا فعل استخفاف ہے ویسی ہی زمین پر دے مارنا فعل استخفاف ہے حضرت موسی علیہ السلام نے جو الواح توریت کو زمین پر دی مارا اور برادر بزرگ اپنے نبی اللہ کی ریش مبارک اور بال پکڑ کر کہینچ ڈالے کہ یہہ بھی بالبداہت فعل استخفاف اور استحقار کا ہے شیعہ کے نزدیک کیا جواب رکہتا ہے فما ہو جوابہ عندہم فہو جوابنا عندنا اگر کہیں کہ حضرت موسی تو نبی تھے عثمان تو نبی نہین تھے ہم کہین گے کہ نبی ہونا اور بہی معصیت کو زاید اور اشد کرتا ہے اور اگر کہین کہ وہ بنابر مصلحت

سکے تہا تو ہم بہی کہین سکے کہ یہہ بہی بنا بر مصلحت کے تہا استخفافاً نہ تہا اور ظاہر ہے کہ استخفاف سے حضرت عثمان کو کیا غرض تہی اگر استخفاف منظور ہوتا تو قرآن کو بالکل نیست و نابود کر دیتے یہہ نسخہ طیار کر کے واسطے ہدایت مخلوق کے کسلئے شائع فرماتی فما ہذا الطعن علیہ الا بہتان عظیم اقول و بہ نستعین جواب الزامی بہی غلط ہے اصل یہہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی حکایۃ عن کلیم اللہ فرماتا ہے وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗ اِلَیْهِ جناب مخاطب جو القا کے معنی زمین پر دے مارنا لیتے ہین یہہ خوش فہمی اونکی ہے القا بمعنی پہونچانے کے اس مقام پر ہے یعنی پہونچا دیا الواحکو چنانچہ غیاث اللغات مین لکہا ہے کہ القا بالکسر رسانیدن و افگندن از منتخب و کنز و صراح یا یون کہو کہ جو بہت جلدی سے الواح کو حضرت موسی نے رکہدیا ہذا القا سے تعبیر ہوا اور جناب سلطان العلما طاب ثراہ کتاب ذوالفقار النظیر طعن الرماح مین افادہ فرماتے ہین بالجملہ شکی نیست کہ تاویل کریمہ یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی بر مذہب شیعہ و اہل سنن واجب و لازم است و احدی در باب اعتذار دست بدامن تفرقہ میان اغضاب و غضب نزدہ پس لابد گفتہ شود کہ این منازعہ حقیقیہ نبودہ و کریمہ لا تاخذ بلحیتی ولا براسی دلالت بر تحقق غضب و معاندت ندارد زیرا کہ از کجا کہ اخذ محاسن ہارون بتقریب عتاب بودہ چہ در حال

رافت و استفسار احوال ہم اخذ محاسن بدست متمد او لست ہمچنین در
حال تفکر و تردد خاطر و غیر آن پس حمل آن بر خصوص عتاب وجہی نداشته
باشد قال الرازی فی التفسیر الکبیر فی تضاعیف اجوبۃ الاشکالات
فی الآیۃ ہکذا و ثانیہا ان موسی اقبل و ہو غضبان علی قومہ فاخذ
براس اخیہ یجرہ الیہ کما یفعل الانسان بنفسہ مثل ذلک عند الغضب
فان الغضبان المتفکر قد یعض علی شفتیہ و اصابعہ و یاخذ بلحیتہ فاجری
موسی اخاہ ہارون مجری نفسہ لانہ کان اخاہ و شریکہ فصنع بہ ما یصنع
الرجل فی حال الفکر و الغضب و اما قولہ لا تاخذ بلحیتی و لا براسی فلا
یمتنع ان یکون ہارون خاف من ان یتوہم بنو اسرائیل انہ منکر علیہ
غیر معاون لہ ثم اخذ فی شرح القصۃ فقال انی خشیت ان تقول فرقت
بین بنی اسرائیل و ثالثہا ان بنی اسرائیل کانوا علی نہایۃ سوء
الظن بموسی حتی ان ہارون غاب عنہم غیبۃ فقالوا لموسی انت قتلتہ
فلما وعد اللہ موسی و کتب لہ فی الالواح من کل شیء ثم رجع
فرای من قومہ ما رای فاخذ براس اخیہ لیدنیہ فیتفحص
عن کیفیۃ الواقعۃ فخاف ہارون ان یسبق الی قلوبہم ما لا
اصل لہ فقال اشفاقا علی موسی لا تاخذ بلحیتی لئلا یظن القوم
ما لا یلیق بک انتہی و نیز میتوان گفت کہ اکثر اوقات بنا بر اظہار
عظمت گناہ یا برای اظہار مزید نصفت و عدالت و عدم رعایت قرابت

نسبت بعزیزان و قریبان اظهار عتاب نمودہ میشود اگرچہ در حقیقت
از دل آزردہ نباشند و الا امریکہ باعث عتاب حقیقی باشد از حضرت
ہارون بمنصہ ظہور نرسیدہ بود و شان نبوت ارفع است از انکہ مرتکب
امری شوند کہ مستحق عتاب باشد و از انکہ عتاب کنند بر کسیکہ مستحق
عتاب نباشند انتہی اور مخاطب نے یہہ جو کہا ہے کہ اگر کہین وہ بنابر
مصلحت کے تہا تو ہم بہی کہین گے کہ یہہ بہی بنابر مصلحت کے
تہا سبحان اللہ نہ ہی شعور و نہی فہم اگر فعل انبیاء اولوا العزم مشتمل
مصلحت پر کہا جاے تو کیا لازم ہے کہ فعل ہر کس و ناکس کا بہی جسکا
مذموم ہونا بدیہی ہو خالی از مصلحت نہ سمجہا جاوے این الثریا من الثری
اور اگر یہہ بہی مصلحت شناسی جناب مخاطب کی ہے تو شاید فعل یزید
پلید کو بہی خالی مصلحت سے نہ سمجہتے ہونگی اور یہہ جو فرمایا ہے کہ اگر استخفاف
منظور ہوتا تو قرآن کو بالکل نیست و نابود کر دیتے تہا یہ عجیب ہے کیا
استخفاف کسی چیز محترم کا اسیمین منحصر ہے کہ اوسکو بالکل نیست
و نابود کر دیا جاے اور اگر نزدیک مخاطب کے اسیمین انحصار ہے تو
چاہئی کہ جلانا تمام قرآنونکا ساتہہ باقی رکہنے ایک نسخہ کے جایز سمجہین
اور اوسکا نقتدی جاری کرین اور اگر جامع القرآن قرآنکو بالکل نیست
و نابود کرتے تو خود بہی نیست و نابود گنے جاتے بلیجا و اس مصلحت کے
اس سعادت سے محروم رہے قال الفاضل المتوحد تمسے اسلئے پوچہتے

ہین کہ ہمنے جلایا تو تمنے کیون جلانے دیا تم ہی تو اوسکے اہل تھے اور تمپر یہہ ہی واجب تہا کہ جلانے والے سے لڑتے جو تمہارے پاس تو ذوالفقار موجود تھے اور وصف تمہارا تہا کرار غیر فرار غالب علی کل غالب علی ابن ابی طالب کیا تم یہہ نہین جانتے تھے کہ پہر بعد سوخت ہونے اون مصاحف کے تا خروج حضرت صاحب الامر مصحف مجموعہ محرق القرآن پر عمل کرنا پڑیگا تو اپر پہر اونکا اور اسکا سمجہ لینا ضرور ہے اور قطع نظر ایسکے تم تو بعد کو اون جلانے والونکے بخوبی قادر ہوئے تھے اسپر کہ اپنے جمع کئے ہوئے کو کہ محض حق و راست تہا اور تمہارے پاس موجود اور جلانے سے محفوظ رہا تہا جاری کردیتی اور اوسکو جلا ڈالتے یہہ تمنے کیا کیا نہ ہمکو جلانیسے روکا نہ اپر پہر کو اونکے یاد کرلیا اور نہ بعد کو اپنا جمع کیا ہوا جاری کیا اب تم کس گہر کے رہے کس کتاب پر عمل کرتے ہو اور کونسی دستاویز دین کی رکہتے ہو تیلاؤ اقول وبہ نستعین اس قول سے کہ جس سے نہایت بی ادبی مخاطب کی نسبت جناب نفس رسول زوج بتول صلوٰۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہوتی ہے شیعونپر کوئی الزام نہین آتا ہے بلکہ یہہ تو الزام قوی شیعونکا سنیونپر ہی کہ جس سے بصراحت ثبوت تقیہ کا ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جملہ اوصاف حیدر کرار غیر فرار صاحب ذوالفقار غالب علی کل غالب جناب علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اولیا مخاطب کو

تسلیم مین اور باعتراف اکابر اہلسنت یہہ بہی ثابت ہے کہ ایک قران
جناب علی مرتضی علیہ السلام نے جمع فرمایا تہا کہ اس قران متداول کے
مغایر تہا اور اس سے اچھا تہا اور شائع ہوا اور جلانے سے بہی
محفوظ رہا چنانچہ ابن عبد البر مالکی نے کتاب استیعاب مین محمد بن
شیرین سے روایت کی ہے کہ جب لوگون نے ابوبکر سے بیعت
کی تو حضرت امیر علیہ السلام نے بیعت مین تاخیر کی اور اپنے گھر مین
بیٹھہ رہے ابوبکر نے کہلا بہیجا کہ کیون دیر کی تمنے میری بیعت مین
آیا کراہت کی تمنے میری امارت اور خلافت سے پس فرمایا حضرت
امیر نے کہ کراہت تو نہین کی تہی لیکن قسم کہائی ہے مینے کہ نہ
اوڑہونگا اپنی ردا کو سواے وقت نماز کے جب تک کہ نہ جمع کرلون
قرآن کو کہا ابن شیرین نے کہ یہہ روایت پہونچی مجھکو کہ اون
حضرت نے جمع کیا قرآن کو موافق اوسکے کہ نازل ہوا تہا اور
اگر ہاتہہ آتا وہ تو البتہ اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا فقط اور اوسکے
قریب دوسری روایت عبد الرزاق کی اسناد سے اوسی کتاب
مین مذکور ہے اور شیخ عبد الحق لکہتے ہین آوردہ اند کہ امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کرد قران را بہ ترتیب نزول وگفتہ اند کہ اگر
آن مصحف معمول شدی ومشہور گشتی علم کثیر ازان حاصل شدی
کہ معرفت ناسخ ومنسوخ است ودانا کہ [illegible] ی رضی اللہ [illegible] اختلاف

انزا بروے کار رنیا ورده تاہمہ عالم بریک وجہہ و بریک نسق باشند واللہ
اعلم انتہی چنانچہ یہہ عبارت پہلی بہی گذری اور خود مخاطب خطا بآ لجنا بہ الاشرف
الاعلی کہتا ہے کہ تم تو بعد کو اون جلانے والونکے بخوبی قادر ہوے تہے
اسپر کہ اپنے جمع کئے ہوئے کو کہ محض حق و راست تہا اور تمہارے
پاس موجود اور جلانیسی محفوظ رہا تہا جاری کردیتے اور اسکو جلا
ڈالتے بعد اس تمہید سدید کے ہم حضرات اہل سنت سے پوچہتے
ہین کہ حضرات کرار غیر فرار صاحب ذوالفقار غالب علی کل غالب نے
اپنی قرآن کو کہ اس قرآن متداول سے بہتر تہا ایام خلافت شیوخ ثلثہ
مین خصوصاً اپنی عہد عدالت مہد مین کہلی شائع نفرمایا اگر یہہ کہین کے
کہ حضرت علی نے تقیہ کیا چنانچہ ہم ایک تائید اوسکے عنقریب کلام سے
شاہ عبد العزیز دہلوی کی نقل کرینگے فہو المراد ورنہ یا تو العیاذ باللہ جناب
کو الزام لگائینگے کہ بدون مانع کے قران بہتر کو چہپا ڈالا اور امت
کو علم کثیر سے محروم رکہا اور یا اپنے اور اصحابہ کبار کو بصراحت تمام ملزم
ٹہیرائینگے کہ اونہون نے شائع ہونی دیا مگر یہان ہمارے حضرت
مخاطب کہ اقوال سے اپنی علما کے بہی اطلاع نہین رکہتے برعکس
اونکے اقوال کے عبارت آئندہ مین فرمائینگے کہ وہ قرآن جناب
امیر کا صحیح نہین تہا اور ہم بہی جواب اوسکا وہین لکہینگے لیکن
ایک نکتہ یہان بہی زیب تحریر ہوتا ہے کہ جب بتصریح مخاطب

مصحف جناب امیر العیاذ باللہ غیر صحیح اور لایق محو تام تہا تو حضرت
جامع القران نے باانہمہ اہتمام قرآن سوزی کہ ابن مسعود سے
صحابی جلیل القدر کو پٹوایا اور اونکے قرآن کو جلوایا اوس مصحف
غیر صحیح کو کیون جلانے سے چھوڑ دیا اور کسلئے اس سعادت کو
حاصل نکیا حال آنکہ شاید نزدیک مخاطب کے جلانا اوسکا نسبت
اور مصاحف اصحاب کے زیادہ تر ضرورت رکہتا ہوگا سبحان اللہ
مخاطب ہمہ دان نے اپنی دانست مین انکو الزام سے بچایا مگر جامع
القران کا خیال نفرمایا سچ ہے دشمن دانا بہ از دوست نادان
قال الفاضل المتوحد اعتقاد حضرات شیعہ کا اس مقدمہ مین یہہ ہے
کہ وہ مصاحف مغشوشہ تہے یعنی ہر ایک صحابی نے موافق اپنے
علم و ادراک کے بلا مشورہ غیرے وہ مصاحف بنوع دیگر و طرز علیحدہ جمع
کئے تہے اور کلام اللہ کو کلام نبوی سے جو بطور تفسیر کے ذیل آیہ
مین ارشاد ہوا اور وحی متلو کو حدیث قدسی سے اور متواتر کو احاد
و شاد سے اور منسوخ التلاوت کو غیر منسوخ التلاوت سے ممیز و جدا
نکی تہی غرضکہ ہر یک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ اور تصحیح شدہ نتہا
لہذا بعد استحصال قرآن اجماعی اور تنقیح و تصحیح اجماعی کے وہ مصاحف
لایق محو تام کے اہل سنت کے نزدیک تہے اسواسطے حضرت
جامع القرآن نے القا و نکا محض اس نسخہ مصححہ کے سمجہکر اونکا شستشو

تا بیاً یا حراق قراطیس اونکو محو فرمایا کہ مبادا اگلی کو یہہ مصاحف متنوعہ
قادح اون مصحف صحیحہ کے ہون اور اختلاف اہل اسلام مین اس
جہت سے پڑے تو اسصورت مین آیہ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور لَا
یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ اس قران پر خوب صادق رہین اور صدق مین اونکے
کچھہ خلل واقع نہوا اور ہر ایک اون جامعین سے کہ جنہون نے فرداً فرداً
مصاحف جمع کئے تھے ہرگز منافق نہ ٹھہرا اور داخل اجماع ہوا اقول و
بہ نستعین اولاً جناب مخاطب سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا
خلط قران متواتر غیر منسوخ التلاوۃ ساتھہ ما عدا اوسکے کہ باتفاق
اہلسنت بنا بر تحریر مخاطب ہر ایک سے اہل بیت کرام اور اصحاب
عظام مین سے واقع ہوا ہے اچھا تھا اور تمیز کرنا جناب جامع القران
عثمان اور اونکے اعوان کا برا یا بالعکس یا خلط و تمیز دونون مذموم
تھے یا دونون ممدوح شق اول پر جد وجہد و تفحص و تلاش حضرات
جامعین سے کہ رئیس اونکے حضرت عثمان ہین امر قبیح مین لازم آتی
ہے اور شق ثانی پر اتفاق جمیع اہلبیت اطہار و اصحاب کبار کا
امر مذموم پر ثابت ہوتا ہے اور شق ثالث پر یہہ دونو امر مترتب ہوتے
ہین اور عند العقل بہی بعید ہے اور شق رابع بہی عقلاً و نقلاً مستبعد ہے
اما عقلاً تو اس وجہہ سے کہ عند العقل نہایت بعید ہے کہ دو امر باہم
متنافی ہون اور دونو ممدوح ہون اما نقلاً پس خلط کے ممدوح نہونیکے

سے لئے یہی کافی ہے کہ خود جناب مخاطب مانتے ہین غرضکہ ہر ایک اونمین سے تصحیح شدہ نہ تہا لفظ تصحیح شدہ نہ تہا نص ہے اس امر کہ وہ غلط یا بحث انتہا لسے قرآن اغلاط پر ہوا تہا اور اگر تمیز کرنا مدروح ہوتا تو ابن مسعود کہ فضایل ومناقب اونکی کتب معتبرہ اہلسنت سے منقول ہوئے کیون اپنے مصحف کے دینے کا انکار کرتے اور مستوجب ضرب وتادیب کے ہوتے اب جناب مخاطب کو لازم ہے کہ جو نسے شق شقوق اربعہ سے مرغوب ہو مختار اپنا قرار دیکر جواب ارشاد کرین ثانیاً واہ سنی صاحب کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نے بھی منجملہ صحابہ واہلبیت قرآن صحیح تعلیم نہین پایا تہا یا سبق دیدہ ودانستہ قرآن کو بگاڑ دیا اور اگر ہر ایک صحابی کا قران لکہا ہوا کہ غالباً وہ موافق تعلیم رسولخدا کے ہوگا غیر معتبر تہا تو پہر سب کے اکٹہا ہونے سے معتبر کیونکر ہوگیا کیا پہر جبرئیل آکر کہہ گئے یا بعد وفات رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انحضرت کو پہر سنایا گیا ذرا سمجہو جب ہر ایک کو نہ صحیح یاد ہو نہ صحیح لکہا ہو بلکہ ہر ایک نے جو لکہا وہ غلط لکہا اور اجماع مین کوئی نسخہ اون مین سے صحیح نہ ٹہیرا تو پہر جدید نسخہ کیونکر صحیح ہوگیا اگر صحابہ یہین اہلسنت وجماعت انکار قران کرین تو یہود ونصارا سے بد تر ہوجاتے لہذا یہہ فقرہ بنایا کہ ہر ایک صحابی نے اپنے موافق اپنے علم وادراک کے کلام خدا کو ساتہہ کلام نبوی کے اور وحی متلو کو ساتہہ غیر متلو وغیرہ کے

خلط ملط کرکے لکھ لیا تھا اور ہر ایک اونمین سے بالاجماع منقح و
تصحیح شدہ نہ تھا جسکو ذرا بھی عقل ہو وہ صاف جانتا ہے کہ اگر
اسطرح پر کہ جسطرح اعتقاد اہلسنت مخاطب نے بیان کیا ہے
[illegible]ن ابتر ہوگیا تھا تو پھر اوسکا صحیح ہونا از جملہ محالات ہے یا تو جناب مخاطب
[illegible]قول سے عدول کرین اور یہہ کہین کہ فلان شخصکو صحابہ اولبیت
[illegible]ان صحیح یاد تھا اور اونہون نے جو لکھا تھا وہ بھی صحیح تھا اور یا
[illegible]ن کہ سب نے بیٹھ کر موافق اپنی راے اور تجویز کے درست کرلیا
[illegible]ہو منقول من الرسول نہین وہو کما تری اسے جناب مخاطب
[illegible]ی پر بہیلن ترانی ہے اور کوس لمن الملک اسی تحقیق پر پینتیس برس
[illegible]اپنے درس تدریس مین صرف کئے اور مغز سخن سے آگاہ ہوے
[illegible]کلاب اور کلاب مین فرق نکیا یہہ تو فرمائی کہ جب سب قرآن جیسا کہ
آپنے فرمایا ویسے تھے تو انا لہ لحافظون ولا یاتیہ الباطل
کو لیسے قرآن پر خوب صادق تھا یا نعوذ باللہ اوس زمانہ تک مصداق اسکا
موجود نہین تھا آپنے جو مصداق اسکا خلافت ثالثہ سے قرار دیا یہہ
نہایت تعجب کی بات ہے طفل دبستان اس پر ہنستے ہین کیا زمانہ
رسول مقبول و خلافت شیخین مین خدا قرآنکا حافظ نہین تھا کیا باطل
اوسمین شامل ہوسکتا تھا نہین نہین قرآن کا حافظ خدا ہمیشہ سے ہے
اور کلام اللہ مین باطل کا دخل کبھی ہوا نہوا اور جو کوئی بالقصد باطل چیز کو

قرآن مین ملاوے اوسکے منافق ہونے مین کیا شک اگر ان صحابہ
سے نے قصداً تغیر قرآن قرآن مین داخل کیا تہا تو قباحت اوسکی ظاہر
اور جو نا دانستہ اونکے شامل ہوگیا تو ایسے ایک ہونگے یا دو
نہ کہ سبکی سب پہر تو یہہ ہے کہ مخاطب لاثانی فرماتے ہین کہ ہر
ایک صحابی نے جو قران جمع کیا تہا وہ سب بطرز علیحدہ و نوع دیگر
تہی اور ہر ایک اونمین سے بالاجماع تنقیح یافتہ و تصحیح شدہ نہ تہا
یہانتک کہ خلافت ثالثہ مین یہہ قران اجماعی بہ تنقیح و تصحیح اجماعی مرتب
ہوا نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات ایحضرت اگر تمہاری خاطر سے یہہ محال فرض
کیا جاے تو شیخ اول اور شیخ ثانی قائل حسبنا کتاب اللہ کی نسبت کیا
کہو گی کہ اونکے عہد خلافت مین اسی قرآن غلط لائق محو تام سے مسایل شرعیہ
استخراج ہوتی تہی اور یہی تراویحون مین پڑہا جاتا تہا اور سالہا سال
یہی قرآن غیر صحیح شائع و ذائع رہا ایحضرت واسطے اظہار فضل ایک
جامع القرآن کے یہہ الزام صریح نسبت شیخین کے کہ آپکے نزدیک
اوس سے افضل تہی کیونکر گوارا ہوگا قال الفاضل المتوحد چنانچہ جناب
امیر بہی یہی شان رکہتے تہے اولا اونہون نے بہی بطور خود قرآن جمع
کیا اور وقت اجماع کے داخل اجماع ہوئے اور تفرد پر اصرار نکیا کہ
تفرد جماعت مومنین سے بموجب ارشاد خود بدولت اونکی کے لقمہ
شیطان کا ہونا ہے چنانچہ نہج البلاغت مین آپ فرماتے ہین الزموا

السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب اول و بست تعیین سے تھی مصطفے کے لب پر مناقب امیر کی قرآن مین بہری ہین مراتب امیر کے + روشن ہے اونکے نور سے کون و مکان ہنوز + پر ہے ثنا سے انکی زمین و زمان ہنوز + سیوطی نے اتقان مین لکہا ہے کہ اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود قال ان القران انزل علی سبعۃ احرف ما منہا حرف الا و لہ ظہر و بطن وان علی ابن ابی طالب عندہ منہ الظاہر والباطن وایضاً اخرج عن علی قال واللہ ما نزلت اٰیۃ الا وقد علمت فیم نزلت واین نزلت وان ربی وھب لی قلباً عقولاً ولساناً سؤلاً اور ازالۃ الخفا مین مرقوم ہے و اخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب واخرج ابو عمر عن ابی الطفیل قال شہدت علیاً یخطب وھو یقول سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم ابلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل واخرج عمر عن عبد اللہ بن عباس قال واللہ لقد اعطی علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ تسعۃ اعشار العلم وایم اللہ لقد شارکھم فی العشر

العاشر وقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوجوہ
قال اقضاکم علیؑ وعن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا مدینۃ العلم و
علی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب وعن علی فی قولہ تعالی
انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال علی رسول اللہ المنذر
وانا الھادی حضرت مرتضیٰ فرمود کہ این قرآن قرآن صامت است
ومن قرآن ناطقم واخرج الشیخ السھروردی فی العوارف
عن عبد اللہ بن الحسن قال حین نزلت ھذہ الایۃ وتعیہا
اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی
اللہ عنہ سالت اللہ تعالی ان یجعلہا اذنک قال علی
رضی اللہ عنہ فما نسیت شیئا بعد ما کان لی ان انسی انتہی
روایات مذکورہ سے کالشمس فی وسط النہار ہویدا وآشکار ہے
کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ظاہر وباطن قرآن کا علم رکھتے
تھے اور ہر آیت کو کما ینبغی جانتے تھے اور کوئی شخص سواے
اوس جناب کے سلونی نکہتا تہا اور وہ جناب فرماتے تھے کہ
سوال کرو مجہسے کتاب اللہ سے پس قسم بخدا ایسی کوئی آیت
نہین کہ جسکو مین خوب نجانتا ہون اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ نو عشر
اعشار علم سے جناب امیر کو عطا ہوئے اور ایک عشر باقی ہین اور

لوگونکے شریک ہوئے اور وہ جناب سب اصحاب سے افضل تھے
اور باب مدینہ علم تھے اور ہر قوم کے لئے ہادی تھے اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ جب آیہ و تعیہا اذن واعیۃ نازل ہوئے تو جناب
رسالتمآب صلعم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ مینے اللہ تعالے سے
سوال کیا کہ اذن واعیہ تمہارے گوش حق نیوش کو قرار دے جناب
امیر نے فرمایا کہ پھر نہ بہولا مین کسی چیز کو اور ریاض ابراہیمی مین مذکور ہے
کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہے از سیدنا
امیر المومنین رضی اللہ عنہ نقل است کہ پا در رکاب نہادی و قرآن ختم
میکرد و در روایتے از ملتزم کعبہ تا باب وے اور شواہد النبوۃ
مین ملا جامی نے فضائل مین جناب علی کے لکہا ہے بروایات
صحیحہ ثابت شدہ کہ چون پاے مبارک در رکاب می نہاد افتتاح
تلاوت قرآن میکرد و چون پای دگر در رکاب مے رسید و بر زین قرار
بر بالاے ستور راست می استاد ختم میکرد انتہی جب یہہ ایک
شمہ مناقب جلیلہ بیحد اور مراتب جزیلہ لا تحصی و لا تعد سے
جناب امیر المومنین علی کی منزلہ گلی از گلستانی و قطرہ از عمانی حسب کتب
معتبرہ اہلسنت لذت بخش سامعہ ہوا تو اب حسن اعتقاد مخاطب
ہمہ دان کا نسبت جناب علی مرتضی کے قابل ملاحظہ ہے کہ ہر چند
اولا قول سابق مین تہے بتصریح تمام لکہا تہا کہ ہر ایک صحابی نے موافق

اپنے علم کے قرآن جمع کئی تہے اور کوئی اون قرآنون مین سے تنقیح یافتہ اور تصحیح شدہ نہ تہا اور ظاہر ہے کہ اس قضیہ محصورہ مین جناب امیر بہی شامل تہے کہ اونہون نے بہی العیاذ باللہ قرآن صحیح جمع نہ کیا تہا مگر تنبیاً ذکر سے اور صحابہ کی چشم پوشی کر کر واسطے اظہار تاکید عدم صحت مصحف جناب امیر کے بطریق تخصیص بعد تعمیم فرماتے ہین چنانچہ جناب امیر بہی بہی شان رکہتے تہی کہ اولا اونہون نے بہی بطور خود قرآن جمع کیا ای حضرت یہہ تو ارشاد کیجیے کہ جناب امیر قرآن صحیح کو حسب تعلیم جناب رسول کریم جانتے تہے یا نہین اگر کہیئے گا کہ نجانتے تہے تو کوسنے شہر علم کے دروازہ تہے اور کس علم کی دس حصو نمین سے نو حصہ اونکو دئے گئے تہے اور دسوین حصہ مین اور لوگو نکی مشارک ہوئی کیا قرآن ان دونون علمون مین سے مستثنی تہا اور کیا نے ابن مسعود نے کہا کہ علی ظاہر و باطن حروف سبعہ قرآن کو جانتے ہین اور کس قران کی تلاوت ایک پانون رکاب مین رکھکر شروع کرتے تہے اور جب دوسرا پانون رکاب مین پہونچتا تہا تو ختم کرتے تہے اور یہہ اعجاز کہ عقول بشریہ ادراک سے اوسکے معترف بعجز و قصور ہین کونسی قرآن کی نسبت متحقق ہوتا تہا اور کسواسطے وہ جناب خود فرماتے تہے سلونی عن کتاب اللہ الخ اور یہہ قرآن صامت ہے اور مین قرآن ناطق ہون ای حضرت یہہ تو محال عادی

وعقلی سے ہہ ہے کہ قرآن ناطق قرآن صامت کو نہ جانے اور اوسکی صحت و غلط کو نہ پہچانے اور اگر اور روایات سے غض بصر کرکے کہو کہ یہہ مقولہ جناب امیر کا ایام خلافت مین تہا اور وقت جمع قران تو وہ جناب خلیفہ نہین تہے تو ہم بر تقدیر تسلیم کہین گے کہ خلافت ظاہری کو حصول مین اس مرتبہ جلیلہ کے کچہہ دخل نہین بلکہ یہہ مجاہد شعاع مہر نبوت کے پرتو تہے اسلئے کہ جناب امیر نے حین رضاعت سے کنار تربیت مین جناب رسالتماب کے پرورش پائی تہی اور وہ جناب تعلیم مین اونکے نہایت حریص تہے اور حدت ذہن و ذکا اونکا اظہر من الشمس ہے اور اگر بالفرض خلافت ظاہری کو سبب قول سلونی عن کتاب اللہ قرار دیا جاوے تو ہم کہین گے کہ کسی خلفاء ثلثہ مین سے کہ انکے نزدیک جناب امیر سے افضل تہے کسلئے کبہی ایام خلافت اپنے مین سلونی عن کتاب اللہ نفرمایا بلکہ بارہا واقعات مشکلہ مین طرف جناب امیر کے رجوع کرکے حسب روایت ازالۃ الخفا لولا علی لہلک عمر و بنا بر قول عاصمی لولا علی لہلک عثمان کہتے رہے اور اگر یہہ عذر پیش کیجے گا کہ خلافت شیخین مین تو خود کتاب اللہ تصحیح شدہ اور تنقیح یافتہ نہ تہے تو وہ کسطرح سلونی عن کتاب اللہ کہتے اور حضرت عثمان نے گو ایک نسخہ مصحح تیار کرالیا مگر انکو مقولہ ان فی القران لحنا ستقیمہ العرب نے فرصت ندی کہ سلونی عن کتاب اللہ فرماتے تو اسصورت مین بہی

مقولہ سلونی عن کتاب اللہ مخصوص جناب امیرؑ سے تھا اور بعض الاعلی
خلفا کی نسبت کتاب اللہ کے ثابت ہوگی اور قول خلیفہ دوم حسبنا کتاب
اللہ غیر موجہ ٹھیریگا اور وہ مدعا ہمارا کہ خلافت ظاہری کو مقولہ سلونی
مین کچھہ دخل نہین بخوبی ثابت ہوگا اور اگر فرماوینگے کہ جناب امیرؑ قرآن
صحیح حسب تعلیم جناب رسالتمآب جانتی تھے تو اس صورت مین قرآن
جمع کیا ہوا جناب امیر کا سب سے من جمیع الوجوہ بے شبہہ صحیح ہوگا اور
غلط کہنا اوسکا غلط ہوگا اور اگر فرماوینگے کہ جانتے تھے مگر بھول گئے
تو اسصورت مین قول جناب امیرؑ ما نسیت شیئا کی نسبت کیا تاویل کیجائیگی
کیا اس قول مین مستثنی مع حرف استثنا کے محذوف مانا جائیگا یعنی
ما نسیت شیئا الا القرآن جب یہہ برہان قاطع اور دلیل ساطع صحت
مصحف جناب امیر کے ریب ترقیم ہوئے تو اب ہم کہتے ہین واہ سید
صاحب ایسی شراب محبت جامع القرآن سے مخمور ہوئے کہ اپنی جد امجد
ساقی کوثر قرآن ناطق فخر الاجداد والاولاد کا کچھہ پاس و لحاظ نکیا اجی حضرت
اگر ابکو قدح اونکی عصمت کا کہ جسکو شیعہ ساتھہ براہین واضحہ اور
دلائل لائحہ کی ثابت کرتے ہین منظور تہا تو آپکے نزدیک تو چند امور
قادح عصمت جناب امیر سے صادر ہوئے تھے کہ بیعت خلیفہ اول
مین تاخیر کی شیخین کو باعتراف عمر کاذب غادر خائن آثم یقین کیا جامع
القرآن کو بغسل و کفن پڑا رکھا ام المومنین بی بی عائشہ سے محاربہ

کیا کہ طلحہ و زبیر منجملہ عشرہ مبشرہ اوس لڑائی مین کام آئی خلیفہ
پنجم حضرت معاویہ سے بہت سی لڑائیان لڑی کہ بہت صحابہ اور ہزارہا
اور مسلمان بیجان ہوئے کیا یہہ امور عظیمہ واسطے قدح عصمت کے کافی
نہ سمجہی کہ اونکے قرآن کو غلط بتایا فلا یبعث الا اللہ آنحضرت کیا خلاف
رشید اور ولد سعید ایسا ہی کرتے ہین یہہ تو آج تک کسی ناصبی و
خارجی نے نہین کہا کہ قرآن جناب امیر کا غلط تہا علماے اہلسنت نے
اتنا ہی کہا ہے کہ ایک قرآن جناب امیر نے جمع کیا تہا وہ شایع
نہوا اور بعضون نے یہہ بہی کہا ہے کہ اگر وہ شایع ہوتا تو علم کثیر
اوس سے حاصل ہوتا اور معرفت ناسخ و منسوخ کے حاصل ہوتی چنانچہ
اس رسالہ مین بہی بیان ہوا ای جناب یہہ تو فرمائی کہ جب جناب امیر
روز دار و گیر بحضور خداوند قدیر و رسول کبیر آپ سے پوچہین گے کہ
کونسی سورتین اور کونسی آیتین میرے قرآن کی غلط تہین اور
رسول مقبول فرماوینگے کہ منی تو علی مع القرآن والقرآن مع علی لا
یفترقان حتی یردا علی الحوض کہا تہا تو نے کسطرح علی کو قرآن سے جدا
کیا اور قرآن کو اونکے غلط بتایا تو آپ اسکا کیا جواب دین گے خیر
فیصلہ اس مہم کا روز قیامت پر رہا لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قولہ اور تفرد پر اصرار نکیا
لفظ اصرار کہ بے اختیار خامہ وقت نگار سے ترشح ہوا ہے خود

مشعر اس سے ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جماعت عثمان سے
قرآن کے باب مین تفرد چاہا تہا مگر چونکہ اوس جماعت نے
اونکے ارشاد کو بسمع رضا سے نہ سنا اور نہ اون جناب
کو اونکے حال پر چہوڑا بلحاظ مصلحت وقت جبراً کرہاً تفرد پر اصرار نہ
کیا اور عدم شمول اپنا ظاہر نفرمایا پس اسی سے ظاہر ہوا کہ
صمیم القلب سے اوس جماعت مین شامل نہوے اور فی الواقع
متفرد رہے اور جبکہ تفرد واقعی جناب امام ہمام علیہ السلام کا
جماعت عثمان سے کلام سے مخاطب مقام کے مستنبط ہوا تو اب
جناب مخاطب کو اختیار ہے کہ یا تو جماعت عثمان کو جماعت مومنین
نہ ٹہرائین اور یا جناب امیر کی نسبت کہ فی الواقع اوس جماعت سے
متفرد رہے جو کچہ چاہین فرمائین اور ہم کچہ نہین کہنے اسلیے کہ
ہمکو اختیار شق اول مین نوگستاخی کا نسبت جامع القران کے ڈر
ہے اور بنابر دوسری شق کے ایمان کا ضرر ہے اور جب حضرت
مخاطب کو بفحواے مثل مشہور کہ ادب اوسکی ذکر کی رخصت نہین
دیتا اونہین کے کلام سے ملزم کیا تو اب تبرعاً ایک تائید اس
قول کی بیان کرتے ہین کہ صاحب تحفہ لکہتے ہین کہ جناب امیر
بخوف فتنہ وفساد قاتلان عثمان الفاظ از قبیل توریہ کہ مخاطب کو
وہم مین ڈالین ارشاد فرماتے تہے عبارتہ ہکذا کہ عبارت فتلہ اللہ

دانا سعہ بحق عثمان از قبیل توریہ بود کہ بنا بر ضرورت بعمل آوردہ مثل ہذہ
اختی در حق حضرت سارہ کہ از حضرت ابراہیم سر زدوان ضرورت خوف
بلوا و فتنہ و فساد از قاتلان عثمان بود در لشکر بلکہ خوف آن بود کہ قصد قتل
حضرت امیر نمایند انتہی اعجب العجاب ہی کہ لشکر عایشہ اور معاویہ اس
کثرت سے ہو اور حامیان خلیفہ ثالث بہی لشکر جناب امیر مین ہزارون
موجود ہون تو پہر قاتلان عثمان سے کہ وہ معدودی چند تہی خوف کے
کیا معنی غایت الامر یہہ بات تہی کہ خود حضرت عایشہ یا معادیہ کی لشکر
مین تشریف لیجاتے اور حامیان عثمان بہی چلے جاتے قاتلان
عثمان کا قلع قمع فرماتے یہہ کونسی بات ہے کہ ان تہوڑے سے ادمیونکے
خوف سے ایسے الفاظ زبان مبارک سے ارشاد فرماوین کہ جسکے
سننے سے سننی والونکی بداعتقادی نسبت عثمان بن عفان زیادہ
ہوے اور جناب امیر صلوات اللہ علیہ کو اون لوگون نے اپنا شریک
اس اعتقاد مین جانا ای حضرات یہہ علی ابن ابیطالب وہی غالب
کل غالب کرار غیر فرار ہین تہوڑے سے قاتلان عثمان کی خوف سے
ایسے الفاظ کا زبانپر لانا اولیا سے مخاطب نے جب قبول کیا تو پہر
کس دل سے آیندہ کہین سگے کہ تہوڑون کے خوف سے ایسا ہوا
تو بہت سے لوگونکے خوف سے مثل ایسے امور کے اونسے صادر
ہونا غیر ممکن ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور وہ جو قول جناب امیر بطرق

سند کے درج فرمایا ہے برتقدیر صحت نقل و اعتبار روایت اس
قول مین مراد سواد اعظم سے وہ جماعت ہی کہ اوسمین شمول معصوم
معلوم ہو کہ یہہ جماعت من حیث دخول المعصوم فیہم واجب الاتباع مطلقاً
ہے اور کوئی جماعت من حیث الکثرۃ بدون شمول معصوم کسیطرح سے
من جمیع الوجوہ واجب الاطاعت نہین ہوسکتے کما لا یخفی اسلئے سواد
اعظم کو حدیث مشہور علیکم بالسواد الاعظم مین اورع اعظم پر حمل کیا گیا ہے
چنانچہ ملا علی قاری شرح نخبۃ الفکر مین سے لکھتے ہین وقد قیل فی الحدیث
المشہور علیکم بالسواد الاعظم ای الاورع الاعظم انتہی اور شاہ ولی اللہ
نے بہی نسبت اس حدیث کے کہا ہے کہ جمعی بر وجوب طاعت
خلیفہ اذا لم یکن فی معصیۃ حمل کردہ اند انتہی اور خلیفہ مین قید اذا لم
یکن فی معصیۃ کے خلاف ظاہر ہے تو اسصورت مین حمل اوس
حدیث کا وجوب طاعت خلیفہ معصوم پر ضروری ہوگا اور خلیفہ
معصوم اس امت مین بجز امیر المومنین اور اولاد طاہرین اونکے
کوئی نہین کہ شیعہ نے اونکی عصمت کو بیانات واقعیہ سے ثابت
کیا ہے بنا بر علی ہذا اس حدیث مشہور سے وجوب طاعت حضرت
امیر المومنین اور اونکی اولاد طیبین ائمہ اثنا عشر کا بفحوا سے حدیث لن
یزال امر امتی قائما حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من القریش بخوبی
واضح ہوگا اور بعد ملاحظہ اس تقریر کے وہ مراد کہ سمنی قول مین جناب

امیر کے بیان کی ہے بوجہ احسن ظاہر ہوگی فقد بر قال الناقض المتوحد
اور یہہ اتفاق جناب امیر کا اسی قرآن پر اور عمل درآمد کرتے رہنا
عہد خلافت اپنے مین تہے اسی پر مضمون عدم افتراق ثقلین کا
اور مصداق لن یفترقا حتی یردا علی الحوض کا ہوا اقول وبہ نستعین
صاحبان ہوش گوش حق نیوش سے سنین کہ مخاطب نے اتفاق
جناب امیر کا قرآن عثمانی پر مصداق حدیث ثقلین قرار دیا ہے
بلکہ یہہ کلام تکذیب اس حدیث مخبر صادق کے کرتا ہے اسلئے
کہ اسکے فرماتے ہین کہ ثقل اکبر نے ثقل اصغر کو جب آپ
غائب ہوگئے اپنی جانب کہینچ لیا اور جدا ہونے دیا اور
اس فقرہ سے بصراحت ظاہر ہی کہ حین وفات سرور کائنات
سے زمان عثمان تک ثقل اکبر اس درجہ غیر مرتب وغیر منقح تہا کہ
ثقل اصغر کو اپنی جانب نہ کہینچ سکا اور اوس سے جدا رہا پس
اسصورت مین باوصف افتراق سالہا سال کے قول انجناب
لن یفترقا موکد بلن کہ جسکو علماء عربیت نے واسطے افادہ تاکید
وتابید نفی مستقبل کے لکہا ہے کیونکر صادق ہوگا اور اگر کہو گے کہ
افتراق فرع اتفاق کی ہے اور زمان عثمان تک اتفاق ہی نہ تہا
تاکہ اوس مدت کو زمان افتراق قرار دیا جاوے بلکہ جب یہہ قرآن مرتب
اور منقح طیار ہوا تو اتفاق ثقلین شروع ہوا اور تا ورود حوض باقی رہے گا

تو برتقدیر تسلیم ہم کہین گے کہ موافق آپکے تحقیق کے یہہ قرآن
مرتب و منقح معانی ہی او تکا قرآنوں ہاتکے جناب رسالتماب نے چہوڑی
ہی اسلئے کہ یہہ سب واجب الاحراق اور لائق محو تام تہے اور وہ
قرآن مرتب واجب الاحترام ہے اور یہہ سب ثقل اصغر سے جدا رہے
اور اوسنے مرتب ہوتے ہی ثقل اصغر کو اپنی جانب کہینچ لیا تو اسصورت
مین اوس ثقل اکبر کو کہ جناب پیغمبر نے چہوڑا تہا الی الآن ساتہہ
ثقل اصغر کے تمہارے نزدیک اتفاق نہین ہے پس بنا بر علی ہذا
بجاے لن یفترقا کے لفظ لن یتفقا ضروری تہا مگر یہہ کہ آپ موافق
اوس اصل کے کہ افتراق فرع اتفاق کی ہے اور جب اتفاق
نہوا تو افتراق کیونکر ہوگا لفظ لن یفترقا کے توجیہ فرمائین وفساده
مما لا یخفی علی السفہاء فضلا عن العقلاء والفضلاء اور اگر فرمائیگا
کہ مراد ثقل اکبر سے یہی قرآن ہے جو خلافت عثمان مین مصحح و
منقح ہوا اور جناب امیر نے اوس سے اتفاق کیا تو ہم کہین گے
کہ اوسوقت مین شروع حدیث انی تارک فیکم الثقلین کی کیا
توجیہہ ہوگی اسلئے کہ یہہ قرآن تو انحضرت نے نہین چہوڑا حضرت
عثمان نے طیار کرایا ہے اور انحضرت نے وہی قرآن چہوڑے
تہے جو اونکی نزدیک لائق محو تام تہے اور مصداق ثقل اکبر نہ تہے
قال الفاضل المتوحد کہ ثقل اکبر نے ثقل اصغر کو جب آپ مرتب ہو

منقح ہوگئی اپنی جانب کہینچ لیا اور جدا ہونے دیا انتہیٰ وتنبیہین
سبحان اللہ ثقل اکبر کی تو یہہ شفقت کہ مرتب و منقح ہوتی سے ثقل
اصغر کو اپنی جانب کہینچ لیا اور ثقل اصغر کی یہہ غفلت کہ ثقل اکبر سالہا
سال غیر مرتب اور غیر منقح اور غیر صحیح رہے اور مطلقا خیال نکیا
اور با وصف کثیر التفرقی کی کہ بہات خلافت تفرقہین حضرات شیوخ
ثلثہ کی ہتہے تصحیح و تنقیح ثقل اکبر مین اصلا توجہ نکی بلکہ یہان تک
غافل ہوئی کہ جب ثقل اکبر جدید وجہہ سے عثمان کی مرتب و منقح ہوگئی
تو اوسوقت مین بہی تفرقہ چاہا مگر چونکہ ثقل اکبر نے اپنی جانب کہینچ لیا
اور جدا ہونے دیا تو ناچار تفرقہ پر اصرار نکیا اور اگر کوئی از راہ
بغض علی بن ابیطالب کی توجیہہ اس شفقت بے پایان ثقل اکبر
کے اور غفلت بیکران ثقل اصغر کے اسطرح پر کرے کہ از خوردان
خطا و از بزرگان عطا تو اس حدیث کی نسبت کہ جناب سرور کائنات
نے فرمایا کہ علی مع القرآن و القرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی
الحوض کما فی الصواعق کیا کہیگا بجز اسکے کہ یا اوسکی تکذیب کریگا
یا تمام تقریرات مخاطب کی جہوٹا ہونیکی تصدیق کریگا قال القائل الاوحد
اگر انجناب اس قرآن مجموعی سے اختلاف رکہتے اور اپنی جمع کیے
ہوے کو جاری کرتے تو البتہ ثقلین مین افتراق پڑتا اور کذب حدیث
مخبر صادق کا لازم آتا و اذ لا فلا اقول و تنبیہہ یہہ شرطیہ متصلہ کہ قلم

وقت رقم سے ترشح ہوا ہے اتفاقیہ ہے یا لزومیہ
اگر اتفاقیہ ہے تو مفید مطلوب ہوگا اور اگر لزومیہ ہے تو علاقہ
لزوم بین المقدم والتالی کیا ہے اسلئے کہ پر ظاہر ہے کہ جناب
امیر اگر اپنے جمع کئے ہوئے قرآن کو کہ حسب روایت استیعاب
اگر وہ ہاتھہ آتا تو البتہ علم کثیر اوس سے حاصل ہوتا اور حسب قول شیخ
عبد الحق دہلوی معرفت ناسخ و منسوخ اوس سے حاصل ہوتی جاری
کرتی تو کیونکر ثقلین مین افتراق پڑتا بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر وہ جناب
اپنے قرآن کو جاری کرتے تو وہ اس حقیقت حال کو کہ جس روز
سے جناب رسالتماب نے ثقلین کو امت مین چھوڑا ہے اوسی روز
سے اون دونون مین کبھی افتراق نہین پڑا انکا ہینقی ظاہر کرتا
کما ہو ظاہر بکمال الظہور و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قال
سلطان العلما اطاب ثراہ تحقیق یہہ ہے کہ یہہ قرآن مروج اور
جتنے قرآن کہ محرق ہوئے ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم
اور قابل تکریم جانتے ہین اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ
کبیرہ ہے اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم ہے اور بنابر
روایات شیعہ احرف کے جو اختلاف اونمین ہے وہ از جملہ ساتون
حرفونکے تھے کہ قرآن مجید اونپر نازل ہوا تھا الخ قال الفاضل المتوحد
اس تحقیق بی تحقیق مین جو جناب مجیب نے بیت سبعہ احرف کی سند لاکے

ہین تو انہی بہی روایات سے جہالت کی ہے اسلیئے کہ کلینی مین فضیل
ابن یسار سے روایت کی ہے کہ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ
یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَقَالَ کَذَبُوْا اَعْدَاءُ
اللّٰہِ وَلٰکِنَّہٗ نَزَلَ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ اور بہی
اسی کتاب مین ابی جعفر سے زرارہ روایت کرتا ہے کہ اِنَّ الْقُرْاٰنَ
نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلٰکِنَّ الْاِخْتِلَافَ یَجِیْئُ مِنْ قِبَلِ الرُّوَاۃِ
پس ان دونون حدیث سے معلوم ہوا کہ جملہ مصاحف کہ جنکو نسبت نزل
من اللہ علی سبعۃ احرف بتلاتا ہے اور بلکہ یہہ مصحف اجماعی ہے
کہ ہفت قراءت متواترہ پر مشتمل ہی ان کے نزدیک دروغ محض اور
باطل بحت ہی کہ رواۃ اونکی نے اپنی طرف سے اختلاف سبعہ
احرف بلکہ سبعہ وستیون احرف کا پیدا کیا ہے اور اسی وجہ سے
وہ لوگ معاذ اللہ کاذب اور اعداء الہہ ہوئی ہین اقول وبہ نستعین
جو کچہہ جناب مخاطب نے افادہ فرمایا تحقیق تلبیس ہے بہتان اخبار
اہلبیت اطہار پر ہوا اور انکار سے کہ نازل ہونا قرآن شریف کا سبعہ
احرف پر مذہب امامیہ مین ثابت ہے مگر واسطے اطمینان قلوب
اہل انکار کے دو روایتین نقل کیجاتی ہین قال ابن بابویہ طاب
ثراہ فی کتاب الخصال نزل القرآن علی سبعۃ احرف حدثنا
محمد بن الحسن بن احمد بن الولید رضی اللہ عنہ قال حدثنا محمد

بن الحسن الصفار عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی
الصیرفی عن حماد بن عثمان قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
ان الاحادیث تختلف منکم فقال ان القرآن نزل علی سبعة
احرف وادنی ما للامام ان یفتی علی سبعة وجوہ ثم قال ھذا
عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب حدثنا محمد بن علی
ماجیلویہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن احمد
بن ھلال عن عیسی بن عبد اللہ الھاشمی عن ابیہ عن آبائہ علیہم
السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اتانی آت
من اللہ عزوجل فقال ان اللہ یامرک ان تقراء القران علی
حرف واحد فقلت یا رب توسع علی امتی فقال ان اللہ
عزوجل یامرک ان تقراء القران علی حرف واحد فقلت یا
رب وسع علی امتی فقال ان اللہ عزوجل یامرک ان تقراء
القران علی سبعة احرف اور جب نزول قران سبعہ احرف پر
روایات امامیہ سے ثابت ہوا تو یہہ قول مخاطب کہ جو جناب
مجیب حدیث سبعہ احرف کے سند لائے ہین تو اپنی ہی روایات
سے جہالت کی ہے براہ جہل سہے یا ازراہ تجاہل اور جو کہ اختلاف
سبعہ احرف کا سبب تضاد معنی مقصودہ کا نہین اور بجز تسہیل تلفظ
اور توسعہ قرارت کے افادہ معانے متضاد مین کسیطرح دخل نہین

کہنا تو گویا وہ احرف سبعہ بسبب افادۂ معنی غیر متضاد وہ کے بمنزلہ حرف
واحد کے ہوئے اور جو لوگ اس اختلاف سے تضاد معنی سمجھیں ابعدار الله
اور جو معنی ہیں تو بصورت ہین تاویل روایت اولی کی مخاطب سے بطور سند
کے بیان کی ہے بر تقدیر صحت نقل و اعتبار روایت کے ظاہر ہے
وفی الاستدلال بالروایة الثانیة نظر ظاہر کما لا یخفی علی الماہر
الغرض نزول قرآن بسبعہ احرف روایات فریقین سے ثابت ہے
اور جملہ مصاحف محرقہ کی نسبت یہہ بات کہنا کہ سوائے قرآن منزل
و اختلاف سبعہ احرف کے اور چیزیں بھی اونمیں شامل تہین
تکلم محض ہے جناب مخاطب صاف بیان کرین کہ کس قرآن
مین کس کس صحابہ نے کون کون لفظ سوائے قرآن داخل کر لیا تہا
ورنہ ایک عام بات کہنی سے سوائے دفع الوقتی اور کچھ نہین
ہمارے نزدیک تو جملہ نسخ قرآن مجید مرتب صحابہ منزل من الله تہے نہ
کسی نے اوسمین بڑہایا تہا نہ گہٹایا تہا ہان بجملہ سبعہ احرف کسی قدر فرق
پر ہوت قال سلطان العلما طاب ثراہ لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع و منافی
عمل کا اس قرآن موجود پر ہو الخ قال الفاضل المتوحد جبکہ اصل الاصول
کہ جسکے باعث سے یعنی بہ سبب تمانعی اوسکے بعض انبیا مثل آدم
کے اور جملہ اصحاب پیغمبر یا مہاجرین و انصار اور اکثر ائمہ اہلبیت
صلوات الله سید ہین اور فرقہ ہو گئے اس قرآن مین انکی نام و نشان نہ ہو

یہانتک کہ جیسے کنایۃً اور اشارۃً اس قرآنسے شیعہ امامت
ان ایمہ کی ثابت کرتے ہین اگر نواصب اور خوارج بہی مثل یزید
پلید وغیرہ کے امامت ثابت کرنیلگین تو شیعہ کو کوئی دلیل انکے جواب
پر بمقابلہ اونکے نہو سکے تو پہر اس سے زیادہ کونسا نقصان اور
ہوگا کہ مانع اور منافی عمل کا ہوگا اقول وبہ نستعین حال نقصان
قرآن شروع رسالہ مین بیان ہوچکا فتذکر اور امامت ایمہ اثنا عشر
قرآن متداول موجود بین الدفتین سے بخوبی ثابت ہی مخالفین کو
مجال انکار نہین بڑی بڑی کتابین اس باب مین تصنیف ہین جسکسیکو
شوق ہو عماد الاسلام اور عبقات الانوار فی معرفۃ الایمۃ الاطہار
ملاحظہ کرے اور واسطے بیان عدم استحقاق خلافت ثلاثہ
واخراجہم کتاب مستطاب تشئید المطاعن وشوارق النصوص فی
رد فضایل اللصوص کو دیکہین یہ وہ کتابین ہین کہ انکے نام سے
مخالفین کے چہرہ زرد ہو جاتے ہین اور ہاتہہ پانو کانپ جاتے
ہین ایکدن راقم رسالہ نے تذکرۃً مولوی حیدر علی صاحب منتہی
الکلام سے کہا کہ تشئید المطاعن اور عبقات الانوار کا جواب کیون
نہین تحریر ہوتا تو فوراً بمجرد سننے نام ان کتابون کے چہرہ زرد ہوگیا
ہاتہہ پانو کانپ گئی اور چہرہ سے بوجہ میرے رعب کے کوئی لفظ
خلاف ادب تو زبانسے نکلہ سکے مگر ہونٹ جانتے کہ خاموش ہو رہے

پھر راقم نے آہستہ کہا کہ حضرت کوئی وجہ سکوت کی نہین ہے کتاب
کا جواب کتاب ہونا چاہیے مولوی صاحب ممدوح اور قسم کی باتین
کرینگے اگر جناب مخاطب دلائل ثبوت امامت ایمہ اثنا عشر کو کافی
نہین جانتے تو کتاب عبقات الانوار پر کچھ لکھین اور پھر اوسکے ترد(ید)
کا تماشا دیکھین قال سلطان العلماء طاب ثراہ لیکن زیادتی کسی
آیہ کی تو البتہ نہین قال الفاضل المتوحد حضرات شیعہ اپنی زعم
مین سمجھتے ہین کہ قول بوقوع زیادت قبیح و مستوجب الزام ہے
اور قول بنقصان مین چندان نقصان نہین حالانکہ قول بہ نقصان انکے
حق مین زیادہ تر قبیح و مضر ہے قول بزیادت سے اسلیے کہ قول
بہ نقصان مستلزم اور مجوز ہوتا ہے اسقاط آیات امامت کو اور بے
نشان ہوجانے اوسکے کو اور ضرر اوسکا انہدام بیخ دین
مذہب شیعہ کا ہے اور اگر زیادتی کو مضر زیادہ سمجھتے ہون تو وہ بھی
انکی احادیث اور روایات کے بموجب بہت ثابت ہے چنانچہ
روایت احتجاج سے جسمین جناب امیر نے زندیق کے سوال
مین جواب ارشاد فرمایا ہے صاف مصرح ہے کہ یہہ جتنی براہین
انبیا علیہم السلام اور عتابات الٰہیہ اونپر جو قرآن کی آیات کثیر(ہ) مین
وارد ہین وہ سب زیادتی اور افترا ملحدین یعنی معاذ اللہ جامعین قرآن
کا ہے جو چاہے تفسیر صافی کے مقدمہ سادسہ مین اس مضمون کو

ملاحظہ کرلے و نحن لا نطول الکلام بنقلها فانها روایة طویلة

جداً قد اوردناها فی رسالتنا اثبات التحریف فی صنف التحریف

واستوفینا هذا البحث فیها استیفاءً اما ما اقول و بہ تعیین بروید

فرقۂ امامیہ کے امور شرعیہ میں قیاس کو کچھ دخل نہیں جسقدر اخبار

ائمۂ اطہار سے ثابت ہوتا ہے اوتنا ہی بیان کرتے ہیں بنا بران جبکہ

اخبار صحیحہ سے زیادتی قرآن میں ثابت نہیں ہوتی اجماعاً زیادتی کی

نفی کرتے ہیں ہان قیاس اصول سے ابتداع اول من قاس کے ہے

وہ موجب اپنے قیاس کے جو چاہتی ہیں کہتے ہیں بفرض تسلیم روایت

احتجاج سے یہہ مراد ہے کہ جو برائیان اور عتاب قران مجید

سے انبیا صلواۃ اللہ علیہم کی نسبت ثابت کی جاتی ہیں وہ فی الواقع

قران مجید سے ثابت نہیں ہیں اور وہ آیتین کہ ظاہر انکو موہم عتاب

وغیرہ کے ہیں ماول ہیں ساتھہ تاویلات سدیدہ کے اور محمول

ہیں محامل صحیحہ پر تو اسصورت میں اثبات اونکا قرآن سے افتراء ملحدین

ہی اور یہہ مراد نہیں کہ وہ آیتین کسیطرح قرآن میں زایدکی ہیں اور

جسکو زیادہ شوق اس بحث کے دیکھنے کا ہو وہ ہماری کتاب

آیات محکمات کے تیسرے باب کو ملاحظہ کرے کہ اوسمین بخوب

ترین وجہہ یہہ سب مطالب مفصل مع تردید اقوال مخالفین معرض

تحریر میں آئی ہیں اور جناب مخاطب کا رسالہ مسماۃ باثبات التحریف باو

تلاش آج تک نہین ملتا شاید ابتک موجود فی الخارج نہو ورنہ کبھی
کا جواب پیش کیا جاتا قال سلطان العلماء طاب ثراہ تو وہ بھی ظاہر
ہوگا قال الفاضل المتوحد اب ہم استفسار کرتے ہین کہ وہ ظاہر
ہوکر کیا کریگا آیا اس قرآن مروج کو منسوخ کردیگا اور تلاوت اسکی
موقوف کریگا یا نہین اگر موقوف کریگا تو یہہ قران مثل تیمم کے ہوا
کہ آب آمد تیمم برخاست اور اگر نہ کریگا تو وہ کس مصرف کا ہے کہ جس
پر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اتنی محنت اوسکے جمع مین کیے
تھی اور یازدہ امام نے خصوصاً امام صاحب الامر نے اوسکی محافظت
بدل فرمائی اقول و بہ نستعین واضح ہو کہ ظہور مصحف جناب امیر مین
کئی فائدہ ہین اول تو یہہ کہ منکرین کو جھوٹا کریگا دوسرے حسب
روایت استیعاب علم کثیر اوس سے حاصل ہوگا تیسرے حسب
روایت شیخ عبد الحق ترتیب نزول دریافت ہوگی اور معرفت ناسخ
و منسوخ سکے بہم پہونچیگی چوتھے یہہ کہ جو قرآن حسب روایات معتبرہ
اہلسنت سات حروف پر نازل ہوا تھا خلیفہ ثالث نے چھ حرف
ساقط کئی ایکحرف باقی رکھا اور جناب امیر حسب روایت اتقان
علم ظاہر و باطن سبعہ احرف کا رکھتے تھے تو انجناب کے مصحف
مین وہ احرف سبعہ ضرور مندرج ہونگے تو جب وہ ظاہر ہوگا تو
احرف ششگانہ مسقطہ عثمان پر آگاہی ہوگی اور اس قرآن مین کہ

ایک حرف پر سے جو حرف مجمل ہے اوسکی تصریح احرف ستہ سے
معلوم ہوگی الغرض ظہور مین مصحف جناب امیر کے اتنی فایدہ ہین اور کوئی
اونمین سے مستلزم نسخ قران متداول کا نہین حضرت مخاطب کہ اپنے
مذہب کی کتابونسے اطلاع نہین رکھتے اونکے نزدیک بے فایدہ اوسکے
ظہور کا سوا اسکے کہ اس قرآن متداول کو منسوخ کر دے کچھہ اور نہین
ہو سکتا قال الفاضل المتوحد اب حضرات شیعہ کو بیان اپنے
اعتقاد کا اور جواب ہمارے سوالونکا ضرور اور متحتم ہے واللہ
یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اقول وہ پنتیس اعتقاد سرا
سدا حضرات شیعہ امامیہ کثرہم اللہ تعالے کے قرآن شریف کے
باب مین اس رسالہ عجالہ مین تفصیل تمام زیب دہ تحریر و رونق
بخش تسطیر ہوا اور بتائید اللہ تعالے وحسن توفیقہ تمام سوالات
مخاطب کے جواب باصواب دیئے گئے اور اونکے سب اقوال
کہ اوہن من بیت عنکبوت سے تھے ہباء منثورا و کان لم یکن
شیئا مذکورا کئے گئے اب جواب ہماری الزامات کثیرہ صحیحہ واقعیہ
کا کہ بابت قرآن شریف کے از روے کتب معتبرہ اہلسنت کے
اس رسالہ مین وارد کئے ہین از انجملہ اغلاط کثیرہ کہ بعض اونمین
ایسے ہین کہ پیغمبر خدا نے اوسپر مطلع ہو کر بعض الفاظ سقیم اور
غیر صحیح امت کو پہنچائی اور کسیکو جبرئیل امین و رسول رب العالمین

وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تنبیہ اوسپر حاصل نہوئی یہانتک
کہ خدا تعالے نے کہ بہیجنے والا قرآن شریف کا ہے بعض کو اولیاء
کرام سے اوسوقت کہ وہ ولی ساتھ شرفت رویت خدا تعالے کی مشرف
ہوا اور کلام اللہ کو اوسکے مصنف پر عرض کیا اور ساتھ اصل نسخہ
کے مقابلہ کیا تنبیہ اوسپر فرمائی اور دو ردائیتین مثل اوسکے اور
ہین کہ وہ بہی نقل ہوئین ہین ازانجملہ زیادات واقرہ کہ کلمات وآیات تو
ایک طرف کئی سورتین غیر قرآن اس قرآن مین مندرج ہین اور ازانجملہ
حذف واسقاط بایندرجہ کہ اسقاط کلمات وآیات کس شمار مین ہے
بعض سورتین مثل سور مسبحات کے اور سورہ برارۃ کے ساقط ہوگئین
اور کوئی کوئی آیت کسیکو صحابہ مین سے یاد رہ گئی اگرچہ وہ بہی اس
قرآن مین نہین ازانجملہ تبدیل وتغییر بایندرجہ کہ تمام قرآن کی تبدلات
وتغیرات کا تو انحصار دشوار ہے فقط تغیرات ایک سورہ فرقان
کی کہ نسبت سور طوال کی ایک سورہ مختصرہ ہے شارح بخاری نے
ایکسو تیس ۱۳۰ بیان کی ہے اور عندالتامل عبارت شرح مذکور سے
عدد مذکور سے بہت زاید ثابت ہوتی ہین اور ازانجملہ قول تنزول
قرآن حسب کلام ورائے صحابہ کہ فساد اوسکا بوجہ احسن مبین ہوا
اور ازانجملہ تقدیم وتاخیر اور ازانجملہ عدم تواتر کہ باکمل وجوہ ثابت ہے لیکن
جمیع حضرات اہلسنت پر عموماً اور جناب مخاطب پر کہ جنکے نسبت بیدا آنجا

نے تحریر فرمایا ہے کہ اس عرصہ مین مباحث مذہبی مین اپنا نظیر وعدیل نہین رکھتے خصوصاً واجب ولازم ہے وانی لهم ذلک ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا لان تلک الالزامات اوقعتهم فی المهالک فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا واذا بلغنا ہذا المقام فلنختم الکلام واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین واله الطیبین الطاہرین خاتمہ صاحب رسالہ آیات بینات اور صاحب طعن السنان اور صاحب مظاہر حق دعوی کرتے ہین کہ شیعہ اثنا عشریہ کو قرآن شریف حفظ نہین ہوتا اگرچہ یہہ دعوی سراسر ہیچ اور واہی ہے مگر واسطے دفع اس توہم بیجا کے راقم رسالہ اپنی دوستو نکے نام کہ جو مذہب امامیہ رکھتے ہین اور حافظ قران ہین تحریر کرتا ہے جناب سلطان القرا مولوی حافظ سید جعفر علی صاحب متوطن بجارچہ ضلع میرٹھہ سید الحفاظ حافظ سید محمد اسمعیل صاحب متوطن محلہ دربار کلان منحلات امروہہ ممتاز الحفاظ حافظ سید بشیر علی صاحب متوطن محلہ دربار کلان منحلات امروہہ ضلع مراداباد حافظ سید بنیاد علی صاحب متوطن محلہ قاضی زادہ منحلات امروہہ حافظ سید منظور حسین صاحب ساکن پہند پرگنہ نگینہ ضلع بجنور الحال وارد محلہ قاضی زادہ منحلات امروہہ حافظ سید محفوظ حسین صاحب ساکن میمن پرگنہ نجیب آباد ضلع بجنور حافظ سید علی کبیر صاحب ساکن

ہیمن ضلع مذکور حافظ[10] شیخ چھجو صاحب ساکن ہیمن ضلع مرقوم ملک[9]
الحفاظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آبادی ملک اودہ سید[10] سرور حسین صاحب
بن سید صفدر حسین مقام سونی پت ضلع دہلی احمد خانصاحب[11] بن
محمد خان قوم افغان ساکن سونی پت سید[12] سجاد حسین صاحب
بن افضل علی صاحب انصاری ساکن پانی پت ضلع دہلی
سید[13] سجاد حسین صاحب ولد سید امان علی ساکن سونی پت
ضلع دہلی حافظ[14] محب علیصاحب ساکن دہلی الحال وارد امرتسر
حافظ[15] عبد اللطیف صاحب ساکن لاہور حافظ[16] عبد العزیز صاحب ساکن لاہور
حافظ[17] مصطفے صاحب ساکن ملتان یہہ سب حافظ راقم رسالہ کے
دوست ہین اور چونکہ اہلسنت اکثر ازراہ جہل یا تجاہل انکار حفظ قرآن
نسبت شیعیان اہلبیت اطہار کے رکھتے ہین لہذا جناب مرزا
کلب عابد خان صاحب بہادر اکیسٹرا اسسٹنٹ امرتسر کے مکانپر
ایک جلسہ ہوا اور حافظ محب علیصاحب ساکن قدیم دہلی نے
اول اپنا عقیدہ بیان کر کے تمام کلام اللہ اول سے آخر تک سنایا
اور اعظم گڈھ مین مکان پر میر علی حسن صاحب تحصیلدار مقام مذکور
کے جناب ملک الحفاظ مرزا محمد تقی صاحب فیض آبادی نے اول
سے آخر تک تمام کلام اللہ بائیس حافظون کے مجمع مین سنایا اور
بمقام کیرت پور ضلع بجنور مکان پر جناب منشی تجمل حسین خانصاحب

رئیس اعظم کیرت پور کے سید محفوظ حسین صاحب اور سید
علی کبیر صاحب نے از اول تا آخر کلام اللہ شریف جلسہ مین
تیس چالیس حافظون اہلسنت وجماعت کے سنایا اور سید الحفاظ
سید محمد اسمعیل صاحب اور ممتاز الحفاظ سید شبیر علی صاحب
نے بمقام متہرا جلسہ مین صدہا آدمیونکے جنمین چند با بہ حافظ قران
تہے اول سے آخر تک ایک ہی روز مین کلام اللہ سنایا کہ مخالفین کو
سکتہ ہوگیا غالبا جناب مخاطب انکار حفظ قران کا نسبت امامیہ
کے نرکہتے ہونگے کیونکہ یہہ دونون صاحب ہم محلہ بلکہ ہمسایہ جناب
مخاطب کے ہین لیکن راقم رسالہ کو یہہ منظور ہے کہ جناب مخاطب
صاف اقرار تحریری کرین کہ آیا امامیہ مین حافظ ہوتے ہین یا نہین
اگر ہوتے ہین تو قول مخاطب اونکے اسلاف کے تکذیب مین کافی
ہے اور اگر جناب مخاطب کو انکار ہو تو حافظ محمد اسمعیل صاحب
سے بارہا سن چکے ہین اور حضرت اوٹہائے تھے پہر سن لین اور
اگر چاہین اور دو چار حافظ جمع کرلین ہم بفضل خدا اتنے حافظ
مذہب امامیہ کے مخاطب لا ثانی کہین گے جمع کر دینگے الغرض
آیندہ ایسے دعوی لاطایل سے جناب مخاطب اور اولیاء اونکے
باز رہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

تمت بالخیر والظفر

اعلان

حامداً و مصلیاً کتاب ہذا تالیف جناب افضل الاذکیا اکمل
البلغا مورد عنایات حضرت صمد سید مقبول احمد صانہ اللہ
من شر حاسد اذا حسد چھاپہ ہو کر جلدیں اسکی کمترین خلایق
کے پاس موجود ہیں قیمت فی جلد دو روپیہ ہے جنکو خریداری
اسکی منظور ہو میری پاس زر قیمت بھیجکر کتابیں طلب کر لیں
محصول ڈاک ذمہ خریدار ❊

راقم سید غلام مہدی ساکن محلہ محمد شفاعت

مرحوم متصلات امروہہ ضلع مراد آباد